تعارف و تاریخ

سلسلہ عالیہ نیازیہ (بریلوی) در شہر حیدر آباد سندھ (پاکستان)

مرتب کار

حضرت قبلہ محمد علی شاہ میکش نیازی اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

را۔ غلام و خاک پا

حقیر ناچیز **شمس نیازی**

Marfat.com

تعارف وتاریخ

سلسلۂ عالیہ نیازیہ (بریلوی)

در۔ شہر حیدرآباد، سندھ، پاکستان

مرتب کار

حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میکش اکبرآبادی

را۔ غلام وخاکِ پا

حقیر ناچیز: شمس نیازی (ٹیلی فون والا)

حیدرآباد (سندھ) پاکستان

22/6554

ناشر: انجمن سراج السالکین حیدرآباد، سندھ، پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: تعارف وتاریخ
سلسلۂ عالیہ نیازیہ (بریلوی) درشہر حیدرآباد، سندھ
مرتب کار: شمس نیازی (ٹیلی فون والا)
کمپوزنگ: عتیق میو، محمد عمران سہروردی
سرورق: کفیل الرحمٰن قریشی
طبع: اوّل
سال اشاعت: یکم جولائی ۲۰۱۴ء
ہدیہ: ۷۰۰ روپے
ناشر: انجمن سراج السالکین حیدرآباد، سندھ

ملنے کے نشان
صاحبزادہ سیّد فضل حسن چشتی نیازی اجمیری
مکان نمبر ۱۴۰۔ڈی، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد حیدرآباد

صاحبزادہ سیّد فیصل حسن چشتی نیازی
مکان نمبر ۲۰۔ڈی، عقب مرکزی جامع مسجد یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد

شمس نیازی (ٹیلی فون والا)
مکان نمبر ۳۰ / ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

Marfat.com

انتساب

راقم الحروف اپنی مرتب کردہ تالیف وتصنیف بالخصوص، اپنے ملجاو ماویٰ، آقا و مولا، سیّدی و مرشدی حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمیکش اکبر آبادی چشتی نیازی

اور بالعموم اپنے اساتذہ گرامیٔ قدر

۱۔ حضرت خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب رحمۃ قادری چشتی نیازی اکبر آبادی

۲۔ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب رحمۃ قادری چشتی نیازی بریلوی

۳۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین قادری چشتی نیازی اجمیری

سے منسوب کرتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل میرے ان پیارے بزرگان عظام سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کو بلند ترین درجات ومقامات دارین سے سرفراز فرمائے۔ اور اپنی خاص الخاص قربتوں اور محبتوں سے مالا مال فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

نیاز مند

حقیر ناچیز

شمس نیازی

(ٹیلی فون والا)

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

عنوان		صفحہ نمبر
انتساب		۳
☆ تاثرات		
۱۔ حیدرآباد کا نیازی ورثہ	حضرت مولانا پیر حکیم شاہ قدیر احمد قدر القادری	۹
۲۔ تبصرہ تعارف و تاریخ	صاحبزادہ سیّد ظہور حسین نیازی اجمیریؒ	۱۱
۳۔ اظہار خیال، دیباچہ	پیرزادہ سیّد فضل حسن چشتی نیازی اجمیری	۱۳
۴۔ کیف و سرور کی دنیا	صاحبزادہ سیّد فیصل حسن نیازی چشتی اجمیری	۱۶
۵۔ مہکتے گل	حاجی قطب الدین نیازی	۱۷
۶۔ مقامِ شمس نیاز	ذکی نیازی	۱۸
۷۔ میں کیا کہوں	رضی نیازی	۱۹
۸۔ مشعل راہ	احقر برکت علی نیازی	۲۰
۹۔ نقطۂ نگاہ	خلیفہ عبد الصمد چنا نیازی	۲۱
۱۰۔ تقریظ	عتیق محمد میؤ قدیری	۲۲
۱۱۔ شکر	شمس نیازی	۲۳
۱۲۔ پیش لفظ	شمس نیازی	۲۴
۱۳۔ ایک ضروری وضاحت	شمس نیازی	۳۰
۱۴۔ ضرورت تعارف و تاریخ ہذا۔ کیوں؟		۳۱
۱۵۔ اظہار تشکر	شمس نیازی	۳۸
۱۶۔ اسلوب بیاں		۳۹
۱۷ پیغام خاص		۴۱

Marfat.com

• حصہ اوّل

۱۸۔ ذکر پاک در اختصار ۵۱

☆ کلام شاہ نیاز بے نیاز (اختصار) ۵۱

۱۹۔ حمد باری تعالیٰ ۵۲

۲۰۔ نعت پاک (بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ۵۳

☆ مناقب

۲۱۔ (درمدح حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ) ۵۴

۲۲۔ (درمدح حضرت امام حسین شہید کربلا رحمۃ اللہ علیہ) ۵۵

۲۳۔ (درمدح حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) ۵۶

۲۴۔ (درمدح خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ) ۵۷

☆ عارفانہ کلام ۵۸

۲۵۔ عرس کے موقع پر پڑھا جانے والا کلام ۶۱

۲۶۔ عارفانہ کلام جناب حکیم سلطان احمد نیازی ۶۲

☆ اجمالی تذکرہ ہائے حیات

۲۷۔ تاجدار اوّل، حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ ۶۴

۲۸۔ تاجدار دویم، حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ ۸۰

۲۹۔ تاجدار سویم، حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمدؒ ۸۴

۳۰۔ تاجدار چہارم، حضور امام السالکین شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ ۹۰

۳۱۔ تاجدار پنجم، حضور شاہ محمد حسن سجادؒ (عرف حسن میاں) ۹۵

۳۲۔ تاجدار ششم، حضور شاہ محمد حسنین (عرف حسنی میاں صاحب مدظلہ العالی) ۹۸

۳۳۔ دریا در کوزہ۔ یعنی برائے ''دریک نظر'' (مطابق ہفت روزہ ''روہیل کھنڈ بریلی) ۱۰۲

۳۴۔ دو بول، بسلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی (آنکھوں دیکھے، کانوں سنے) ۱۰۵

Marfat.com

• حصہ دویم

۳۵۔ تعارفِ (خصوصی) تبلیغی و روحانی ذیلی نیازیہ بانی سینٹر، حیدرآباد ۱۴۴

☆ اجمالی تذکرہ ہائے حیات

۳۶۔ حضرت صاحبزادہ قبلہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب ۱۵۱
۳۷۔ حضرت صاحبزادہ قبلہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کے بڑے کام (کارنامہ ہائے) ۱۵۸
۳۸۔ حضرت صاحبزادہ قبلہ سیّد محمد ظہور حسین صاحب ۱۶۰
۳۹۔ حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب ۱۶۷
۴۰۔ حضرت صاحبزادہ سیّد نور الحسن صاحبؒ ۱۷۲
۴۱۔ حضرت صاحبزادہ سیّد خواجہ حسن صاحبؒ ۱۷۸
۴۲۔ حضرت صاحبزادہ سیّد عبدالرؤف چشتی نیازی صاحب ۱۷۹
۴۳۔ حضرت صاحبزادہ سیّد خورشید عالم صاحب ۱۸۳
۴۴۔ حضرت صاحبزادہ سیّد قمر عالم صاحب ۱۸۴
۴۵۔ حضرت صاحبزادہ سیّد فخر عالم صاحب ۱۸۵
۴۶۔ شاہین و شہباز صفات حامل خلفاء و مریدین کے اجمالی حیاتی تذکرے ۱۸۶
۴۷۔ ۶۰ سالہ تاریخ کے آئینے میں ۱۹۶
۴۸۔ تبلیغی و روحانی، ذیلی نیازیہ بانی سینٹر کے بڑے کاموں کا نچوڑ ۲۰۱
۴۹۔ انداز و ادائے کارگزاری (یعنی طریقہ کار) ۲۰۴

• حصہ سویم

۵۰۔ تبلیغی و روحانی، ذیلی نیازیہ بانی سینٹر کا سرسری تعارف ۲۱۲
۵۱۔ انداز و ادائے کارگزاری (یعنی طریقہ کار) ۲۱۵
۵۲۔ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے کرتے دھرتے محبین کے کچھ مختصر تذکرے ۲۲۱

☆ اجمالی تذکرہ ہائے حیات

۵۳۔ حضرت علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی ۲۲۵
۵۴۔ حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحب ۲۴۶

Marfat.com

۵۵۔ روح رواں اوّل، خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب	۲۴۹
۵۶۔ روح رواں دوئم، حاجی لطیف الدین نیازی صاحب	۲۷۱
۵۷۔ روح رواں سوئم، حاجی شفیق الدین نیازی صاحب	۲۸۹
۵۸۔ روح رواں چہارم، شمس الدین نیازی (ٹیلی فون والا)	۳۰۲
۵۹۔ حاملِ شاہین وشہباز صفات نیازیہ شاہکار عشاق کے اجمالی حیاتی تذکرے	۳۲۴
۶۰۔ حضرت بہزاد لکھنوی صاحب کراچی	۳۶۰
۶۱۔ حضرت سیّد اعجاز علی شاہ صاحب (ایبٹ آباد والے)	۳۶۵
۶۲۔ حضرت قبلہ شاہ محمد جعفر میاں صاحب	۳۷۴
۶۳۔ حضرت قبلہ شاہ محمد صادق عرف سچے میاں صاحب	۳۸۰
۶۴۔ حضرت قبلہ شاہ محمد نقی صاحب عرف محبوب میاں صاحب	۳۸۴
۶۵۔ حضرت قبلہ شاہ زین العابدین صاحب	۳۸۹
۶۶۔ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب	۳۹۳
۶۷۔ حضرت قبلہ شاہ مجتبےٰ حسین نیازی صاحب	۴۱۰
۶۸۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ مسعود حسین نظامی نیازی صاحب	۴۱۴
۶۹۔ ایک اسپیشل کیس کا مختصر تعارف حضرت قبلہ مولوی شفیق الرحمٰن نیازی صاحب	۴۲۱
● حصہ چہارم	
۷۰۔ سالانہ انعقادات، سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی، درشہر حیدرآباد، سندھ	۴۲۷
۷۱۔ ہلکا پھلکا تعارف بہ سلسلۂ ہفت روزہ وماہ بہ ماہ سالانہ انعقادات	۴۴۱
۷۲۔ ضروری کوائف، مریدین سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی مستقل رہائشی ودرشہر حیدرآباد	۴۵۱
۷۳۔ نیازی مریدین کے ضروری کوائف بہ لحاظ۔ مکمل۔ ''گھرانہ''	۴۵۴
۷۴۔ نیازی مریدین کے ضروری کوائف بہ لحاظ ''انفرادی حیثیت''	۴۶۸
۷۵۔ خصوصی وخاص الخاص قدر وقدردانی	۴۷۴
☆ کتابیات	۴۷۹

Marfat.com

''حیدرآباد کا نیازی ورثہ''

استاد معظم حضرت مولانا پیر حکیم شاہ قدیر احمد قدرؔ القادری قاتلی روحیوی سعیدی مدظلہ العالی
سجادہ نشین دربارِ زندہ ولی سرکار، حیدرآباد، سندھ، پاکستان

☆

الفاظ کی مثال ایک خزانے کی سی ہے جس میں ایک جہانِ معانی آباد ہوتا ہے اور یہ بات اپنی جگہ مُسلّم ہے کہ مافی الضمیر کے اظہار کا منہ سے نکلنے والے الفاظ، انسانی اعضاء کی جنبش، آنکھوں کے اشارات و کنایات اور چہرے کے تاثرات سے گہرا تعلق ہے۔ کیوں کہ تعارف ہو یا تاریخ، علم شریعت ہو یا طریقت و معرفت یا دیگر علوم، الفاظ ہی کے ذریعے نسل در نسل منتقل ہوتے ہیں۔ اپنے تمام علوم و خیالات کا اظہار لفظی پیکر میں ڈھال کر قرطاس پر منتقل کر دینا

این سعادت بہ زورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

کے مصداق اللہ رب العزت کا خاص عطیہ ہوتا ہے جو ہر کس و ناکس کو ودیعت نہیں ہوتا۔

عزیزم شمس نیازی صاحب جو کہ سلسلۂ نیازیہ کے صاحبِ عرفان شخصیات میں سے ایک ہیں اور خاموش مجاہد کی حیثیت سے جہاد میں مصروف ہوتے ہوئے زمانے کے نشیب و فراز کے ساتھ ساتھ اس بات کا اچھی طرح عرفان رکھتے ہیں کہ اگر سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی تعلیمات، حیدرآباد شہر میں ہونے والے انعقادات اور بزرگان سلسلہ نیازیہ کے حالات و افکار کے خزانے کو سینے میں محفوظ رکھا تو قبر اور قبر پر ڈالی گئی منوں مٹی کے نیچے اس طرح محفوظ ہو جائیں گے کہ اس خزانے کو شان و شوکت سے محفوظ کرنے والے بھی اس سے استفادہ نہ کر سکیں۔ لہٰذا انھوں نے اس خزانے ''تعارف و تاریخ'' کو بیان و درس کے ذریعے منتقل کرنے کے ساتھ قرطاس پر بھی منتقل کر دیا تاکہ آنے والی نسلیں نیازی فیوض و برکات اور حیدرآباد شہر میں سلسلۂ نیازیہ بریلوی کی ترویج و تبلیغ

Marfat.com

اورانعقادات کی تفصیل اور معاونین و مخلصین کے حالات وواقعات سے واقف رہیں۔

''تعارف وتاریخ'' کے ورق گردانی سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ حضرت شمس نیازی صاحب نے اپنی زندگی سلسلۂ عالیہ نیازیہ اوراس سلسلہ سے وابستگان کے لیے کس طرح وقف کی اور انھیں اس ''تعارف وتاریخ'' کے مرتب کرنے میں کتنا طویل سفر طے کرنا پڑااوراس سفر میں کتنی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ کتنے حریف پیدا ہوئے اور کتنے رفیق، لیکن انھوں نے اپنے سفر کو جاری رکھا اور منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ فی زمانہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ اپنے محسنوں کا شاگرد اپنے اساتذہ کو بھول جاتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں۔ لیکن تعارف وتاریخ کے پورے سفر میں یہ بات نظر نہیں آتی کہ شمس نیازی صاحب نے اپنے محسنوں اور اساتذہ کو فراموش کیا ہو، ایسا ہوتا بھی کیسے شمس کا کام روشنی دینا ہے اور روشنی کا کام ہر شے کو ظاہر کرنا ہے اور اس نیازی شمس اپنی فراست کی روشنی سے ہر نیازی کو ''تعارف وتاریخ'' کے اوراق پر ظاہر کر دیا ہے۔

انھوں نے اپنے محسنوں کو اپنے ساتھ رکھا ان کی یادوں اور ان کی تعلیمات کو اپنا رہبر بنایا۔ جو ان کی سعادت مندی اور فیض سلسلہ نیازیہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ۴۸۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب جو کہ حیدرآباد شہر سے متعلق سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی ایک اہم دستاویز ہے، اسے ''حیدرآباد کا نیازیہ ورثہ'' کے نام سے موسوم کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ جناب شمس نیازی نے اس ورثہ کو حقیقی وارثوں میں تقسیم کر دیا اب یہ وارثین کا کام ہے اس ورثہ کو اپنے پاس کس طرح محفوظ رکھتے ہیں اور مستقبل کے وارثین میں کس طرح تقسیم کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت صاحبِ تعارف وتاریخ کو مزید ہمت عطا فرمائے اور نیازی سلسلے کے تمام فیوضات سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

کمترین خلائق

قدیر احمد قدیر القادری غفرلہ القوی

مرکز تصوفِ پاکستان

۲۲۰ ر ای، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد

موبائل: 0314-2838670

Marfat.com

تبصرہ تعارف وتاریخ

سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی درشہر حیدرآباد، سندھ، پاکستان

حضرت صاحبزادہ قبلہ سیّدظہور حسین شاہ نیازی اجمیری

گدی نشین

خواجہ کل خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

میں نے مذکورہ بالا تعارف وتاریخ کا سرسری مطالعہ کیا جس میں راقم تاریخ نے صرف و صرف ان تمام نیازیہ بزرگان عظام اور صادق محبتیں وعشاق سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی خدمات کا ذکر کیا ہے کہ جنھیں راقم تاریخ نے اپنی چالیس سال سے زائد نیازیہ زندگی میں شہر حیدرآباد میں سلسلہ عالیہ کے لیے کام کرتے دیکھا۔ اس میں خدمت گزاران کے تعارف اور ان کے کاموں کی تفصیلات یا خلاصوں کے علاوہ اور کچھ نہیں یعنی سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی ظاہری وباطنی تعلیمات اس میں قطعی نہیں ماسوا تعارف وخدماتِ غلامانِ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ۔

تعارف وتاریخ کا اسلوب بیان بہت عمدہ اختیار کیا گیا ہے کہ پہلے اپنے جد امجد بانئ سلسلۂ عالیہ نیازیہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ اس کے بعد آپ کے سلسلۂ عالیہ اور آپ کی ذریت پاک کی تعریف وتوصیف کے ساتھ تعارف کرایا گیا۔ بعدہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے خاص و عام نیازیہ بزرگان عظام پاک پھر سلسلہ عالیہ نیازیہ کے عشاق، غلاموں کے تعارف وخدمات اور یہ کہ دیگر اور بھی پہلوؤں کو بہت عمدگی سے اُجاگر کیا گیا ہے جیسے یہ کہ شہر حیدرآباد میں پورے سال میں کتنے سالانہ۔ ماہانہ ہفت روزہ نیازیہ انعقادات ہوتے ہیں ان کی تفصیلات اور یہ کہ شہر

Marfat.com

حیدرآباد میں وہ بڑے خاندان جو پورے کے پورے سلسلۂ عالیہ میں داخل ہیں ان کی تفصیلات اور یہ کہ انفرادی حیثیت میں داخل سلسلہ عالیہ کے کوائف بھی رقم کیے ہیں ۔ زیادہ سے زیادہ نیازیوں کے پتے بھی حاصل کر کے اس میں درج کیے گئے ہیں۔

شمس نیازی کی یہ ایک اچھی کاوش ہے جو ایک نئی (جدیدیت) چیز اپنے اندر سموئے ہوئے ہے کہ پورے شہر حیدرآباد کے نیازیوں کا تعارف ایک کتاب کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

اسے پڑھ کر جو بات میرے من کو بھائی اور میں نے اس تعارف و تاریخ میں سے اخذ کی وہ یہ ہے کہ کاش پوری دنیا کے شہروں جہاں جہاں نیازی آباد ہیں بڑی یا چھوٹی ایسی تاریخیں لکھ لکھ کر ہمیں اپنے مرکز اعلیٰ خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف قبلہ حضور حسنی میاں صاحب کی بارگاہ میں ارسال کرنا چاہیے تاکہ تمام دنیا کے نیازی وہاں سے رابطہ کر کے آپس میں ایک دوسرے کے قریب ترین ہو جائیں اور بہت سے قسم کے رشتے بھی قائم ہو سکیں جیسے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں بڑی آسانی ہو جائے گی ۔ ایک دوسرے کی خیریت سے باخبر رہا کریں گے ۔ ایک دوسرے کی مدد کر سکیں گے۔ مختصر یہ کہ قربتیں اور محبتیں پروان چڑھتی رہیں گی اور اجنبیت و ناواقفیت سے نجات ملے گی وغیرہ وغیرہ۔

دعا گو ہوں کہ راقم کو باری تعالیٰ اپنے تعمیری و مثبت مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

صاحبزادہ سیّد ظہور حسین نیازی اجمیری

Marfat.com

اظہار خیال/دیباچہ

حضرت پیرزادہ شاہ سیّد فضل حسن چشتی نیازی اجمیری
گدی نشین: خواجہ کل خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

ذکر نیکو رفتگان دادِ ثواب
می رہاند عاصیاں را از عذاب

الٰہی تابود خورشید و ماہی
چراغِ چشتیاں را روشنائی
اے اللہ جب تک چاند سورج میں روشنی باقی رہے
سلسلۂ چشتیہ کے چراغ کو روشن رکھ

برادر طریقت جناب بھائی شمس الدین نیازی صاحب جو کتاب پیران عظام کی شان میں لکھ رہے ہیں اس کی حیدر آباد شہر میں پہلی کڑی جناب حافظ احمد حسن شاہ دانش نیازی فتح محمدی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات فتح محمدی کے نام سے شائع کی دوسری کڑی بھائی شمس الدین صاحب نے بے حد اچھے اوصاف کریمانہ سے لکھنے کا شرف حاصل کیا اور کم معلومات کے باوجود اپنے پیران

Marfat.com

عظام پیر طریقت کے بارے میں بہت کچھ اور بہت اچھا لکھا آپ شاعر بھی ہیں اور ادیب بھی میری کم علمی کی وجہ سے میں زیادہ کیا کہوں خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے واحسان ہے کہ انجمن سالکین نیازیہ کے مہربان نوجوان عقیدت مند جناب شمس الدین نیازی نے علمی وادبی اور مذہبی کتابوں کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا ہے یہ کتاب بھی ان کے اوصاف کریمانہ اور حسن ظن کا آئینہ ہوگی میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے میں اُن کی تصدیق کروں ان حضرات گرامی کے حالات پڑھنے سے بھی یہی اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے دین وشریعت کی وہ پاس داری واشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور بہ کثرت لوگوں کو اتباع شریعت کے لیے آمادہ اور دلدادہ بنایا ہے ان حضرات علیہ الرحمہ کے معمولات ارشادات رشد وہدایت اور کشف وکرامات وغیرہ مختلف عنوانات کے ذیل میں بہ کثرت سبق آموز واقعات درج ہیں جو ہماری اصلاح وفلاح کے لیے بے حد مفید ہیں یہ ان کی کرامات کیا کم ہیں کہ انھوں نے بے شمار لوگوں کو اصلاح فرمائی اور شریعت کے اصولوں پر گامزن کرادیا۔ لاکھوں عظمتیں، رحمتیں نازل ہوں ان پر اور ان کے بزرگوں پر جنھوں نے سلسلۂ چشتیہ قادریہ نیازیہ عالیہ کے خصوصی برکات کو عام کیا اور دونوں جہانوں کی فلاح وخیر کا راستہ دکھادیا ایسی روحانی باتیں دین اور دین والوں کے لیے بے حد ضروری ہیں اور ان کا پڑھنا ان کا دیکھنا ان پر عمل کرنا ان بزرگوں کی صحبت سے مستفید ہونے کے برابر ہے۔

میں جناب محترم شمس الدین صاحب نیازی دامت برکاتہم العالی کا احسان مند ہوں کہ انھوں نے ایک مفید علمی تحفے سے ہمیں نوازا اللہ پاک ان کو ایسی ہزاروں کتابیں لکھنے کی سعادت عطا کرے اور ان کے علم وادب میں اور زیادہ روحانی ترقی عطا کرے اللہ پاک ان کو جزائے خیر اور اجر عظیم ان بزرگوں کے صدقے خواجہ صاحب کے صدقے عطا فرمائے۔ آمین۔

شمس الدین نیازی صاحب چھپے رستم نکلے ان کے لیے یہ شعر حاضر خدمت ہے

دلبر ہے بر میں الحمد للہ
سب کچھ ہے گھر میں الحمد للہ

اب اس کتاب میں ان سب کی شان کی منقبت حضرت مولانا شاہ نیاز احمد صاحب کی

Marfat.com

شان میں حضرت تاج الاولیاء کی شان میں اور حضرت سراج السالکین کی شان میں حضرت صاحبزادہ شاہ فتح محمد صاحب کی شان میں حضرت مخدوم سید محمد علی میکش آبادی کی شان میں اور حضرت جعفر میاں اور حسنی میاں اور خود شاہ فتح محمد کی شان میں جو سپاس نامہ لکھے وہ بھی لکھیں اور جن بڑے سرکاروں کا ذکر کیا ہے ان کی منقبت جیسے سرکار بھائی نخی نیازی کے حالات میں ان کی لکھی ہوئی نعت شریف ضرور لکھیں۔

کتاب کے شروع میں حمد باری تعالیٰ اور پھر اس کے بعد رسول مکرم دو جہاں کی نعت شریف دیں۔

مانا کہ راستے میں بہت آئے پیچ و خم
سر ساحل مرا یہ کیا لینے گئے

منجانب:

پیرزادہ شاہ سیّد فضل حسن چشتی نیازی اجمیری
۱۴۰ ارڈی، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد حیدر آباد

Marfat.com

کیف و سرور کی دنیا

صاحبزادہ سیّد فیصل حسن نیازی چشتی اجمیری

خلف رشید حضرت صاحبزادہ سیّد نور الحسن نیازی چشتی اجمیریؒ

والدِ ماجد صاحبزادہ سیّد نور الحسن صاحب تالیف و تاریخ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی در شہر حیدر آباد، سندھ (پاک) کے مسودہ کو بار بار پڑھا کرتے اور ہر بار اشکبار ہوا کرتے تھے۔ جب اس کی وجہ ان سے پوچھی گئی تو فرمایا کہ راقم تالیف نے میرے سرکاروں کی تعریف بڑے صدق و اخلاص سے محبت میں ڈوب کر ایسی بیان کی ہے کہ وہ مجھے رونے پر مجبور کر دیتی ہے اس قدر اثر ہوتا ہے کہ اشکباری بے اختیار ہوتی ہے۔

ان کے وصال کے بعد اس سال ۲۰۱۲ء اس تالیف کے مسودہ کے مطالعہ کا مجھے بھی موقع ملا کہ کتاب آخری مراحل طے کر کے چھپنے جارہی ہے۔ جب میں نے مطالعہ شروع کیا تو والد محترم کی اشکباری سمجھ میں آ گئی کہ میں بھی جب پڑھتا ہوں کیف و سرور کی دنیا میں گم ہو جاتا ہوں بے خودی کے ساتھ یہ راقم نے واقعی اپنے سرکاروں کی تعریف و توصیف صرف قلب و روح کی گہرائیوں کے ساتھ کی ہے۔

مذکورہ بالا اثرات کے بعد اب کچھ کہنے کی کچھ گنجائش ہی نہیں کہ یہ بہت کافی ہے کہ تالیف خود ہی اثر چھوڑ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے تمام سرکار راقم کی پرخلوص و محبت کی کوشش قبول فرمائیں اور انھیں اپنی قرب و محبت انعامات و کرامات سے نواز فرمائیں (آمین)

صاحبزادہ سیّد فیصل حسن نیازی چشتی اجمیری

۲۰/ڈی، عقب مرکزی جامع مسجد یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد

Marfat.com

مہکتے گل

کتاب تعارف وتاریخ جو اپنی تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہی ہے میرے پیر بھائی شمس نیازی نے جونہی تعاون کے لیے کہا میں نے اپنی سرتوڑ کوششوں کے ساتھ اپنے پاس کے تمام مواد اور دوسرے پیر بھائیوں سے خاصے مواد جمع کر کے راقم تعارف وتاریخ کو پیش کیے جس سے کتاب میں زبردست جان پڑ گئی اور آخری وقت تک دوڑ دھوپ کر کے کچھ نہ کچھ سلسلۂ عالیہ کا مواد مہیا کرتا رہا۔

جب کتاب مکمل ہو چکی اور میں نے مطالعہ کیا تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی کہ راقم تعارف وتاریخ نے ویسا ہی کچھ کر دکھایا جو اپنے خیالوں میں اس کا نقشہ رکھتا تھا۔ حیدرآباد شہر کا یہ ایک نیا خدماتی ومعلوماتی عجوبہ ہے جو اپنے وقت پر ان شاءاللہ بہت معطر ومہکتے گل کھلائے گا۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ باری تعالیٰ میرے پیر بھائی کو ایسی کئی اور سلسلۂ عالیہ کی خدمات پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

دعا گو

حاجی قطب الدین نیازی

یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد

سندھ، پاکستان

Marfat.com

مقام شمس نیازی

محترم جناب شمس نیازی صاحب جو کہ شمس نیازی ٹیلیفون والے کے نام سے معروف ہیں میرے والد بزرگوار صوفی محمد سخی نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اُن دیرینہ نیازی ساتھیوں میں سے ہیں جو بظاہر دو علیحدہ علیحدہ جسم لیے ہوئے ہیں لیکن اُن کے ادارے اور سوچ ایک دوسرے سے ایسی ہم آہنگ ہے کہ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ دو علیحدہ علیحدہ جسم رکھتے ہیں لیکن ان کے دل اور دماغ ایک ہیں دونوں ہمیشہ سلسلہ نیازیہ کے فروغ اور تعلیمات کو عام کرنے میں ہمہ وقت مصروف عمل رہے۔ آج میرے والد بزرگوار بظاہر اس دارِ فانی سے راہی ملک عدم ہو چکے ہیں لیکن ان کی سوچ و فکر شمس نیازی کی صورت میں اب بھی زندہ ہے۔

شمس نیازی صاحب سلسلۂ عالیہ نیازیہ سے جس قدر مخلص ہیں اُس کی جیتی جاگتی تصویر اُن کی تالیف ''تعارف و تاریخ'' سلسلہ عالیہ نیازیہ در شہر حیدر آباد کی صورت میں عیاں ہیں تعارف و تاریخ سلسلہ عالیہ نیازیہ (بریلوی) ایک بہت بڑا کام ہے اور بڑا کام بڑے لوگ ہی سرانجام دے سکتے ہیں جو صرف اور صرف شمس نیازی صاحب کا حصہ ہے۔

اللہ عزوجل محمدؐ و آل محمدؐ اور مشائخ سلسلہ نیازیہ کے طفیل شمس نیازی صاحب کی عمر، عمل اور روحانیت میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا گو

ذکی نیازی

ابن

صوفی محمد سخی نیازی

Marfat.com

میں کیا کہوں

میرے پیارے والد صوفی محمد سخی نیازی رحمۃ اللہ علیہ آج اس دنیا میں نہیں لیکن اُن کے شاگرد خاص شمس نیازی اُن کی کمی کو پورا کیے ہوئے ہیں جس طرح صوفی صاحب کے زمانے میں نیازی انعقادات ہوا کرتے تھے۔ آج بھی شمس نیازی اسی طرح اِس ذمہ داری کو پورا کر رہے ہیں اللہ پاک انہیں جزاء عطا فرمائے۔ آمین

زیرِ نظر کتاب ''تعارف و تاریخ'' میں جہاں سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشائخ اور خادمین کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں وہاں والدِ گرامی کے حالات و واقعات کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا اور والد گرامی کا تذکرہ اس حد تک کیا کہ بعض اوقات یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید مشائخ سلسلۂ نیازیہ (بریلوی) نے شمس نیازی کے قلم کے ذریعے والد گرامی کو جتنا وہ خود کو چھپاتے تھے اتنا ہی اُجاگر کر دیا ہے بقول شاعر ؎

لاکھ ڈالے تری تصویر پہ پردے لیکن
تیرے پہچاننے والے تجھے پہچان گئے

اللہ پاک شمس نیازی کو اس کام کی احسن جزاء عطا فرمائے۔ آمین

احقر

رضی نیازی

ابن

صوفی محمد سخی نیازی

Marfat.com

۵/جنوری ۲۰۲۱ء

مشعل راہ

شمس الدین نیازی صاحب نے قابل ستائش کام کیا ہے۔ یہ تصنیف نیازی بھائیوں کے لیے آگے چل کر مشعل راہ ہوگی۔

سلسلہ سینٹر نیازیہ میں آپ نے سب کچھ تفصیل سے بیان کردی ہیں جو اچھی کاوش ہے اوراس سے ساری معلومات فراہم ہوجاتی ہیں۔

اسی طرح ہر مرید کو سلسلۂ نیازیہ کے لیے اپنے اپنے وسائل سے بڑھ کر خدمات انجام دہی کرنی چاہیے اوراپنے گردوپیش مریدین کی تعداد بڑھانی چاہیے۔ سرکارؒ مدد فرمائیں گے بس ذرا ہمت کرنے کی ضرورت ہے۔ ان شاء اللہ

دعا گو

احقر برکت علی نیازی

Marfat.com

نقطۂ نگاہ

وجدان ایک ایسا عالم ہے جس میں ہر لمحہ پر آن حقیقتیں عکس ریز ہوتی رہتی ہیں۔ عالم وجدان کا مسافر وہ کچھ دیکھ لیتا ہے جو عقل کی گہرائیوں میں رہنے والا مشن دیکھ سکتا انسانی جبلت اور فطرت کا موازنہ کیا جائے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جبلت بے قرار اور بے سکون رہتی ہے اور فطرت مین آدمی پر سکون اور راحت کی بارش ہوتی ہے۔ اس لیے فطرت براہ راست خدا سے ہم رشتہ اور تخلیق کائنات کرنے والی ہستی سراپا سکون و راحت ہے عالم وجد میں کیفیت کے عالم میں خود آدمی اس جمعیت میں اپنی ہیت بھول جاتا ہے اور روحانی سمندر میں ڈوب جاتا ہے جو کہ جناب شوکت میاں نیازی صاحب اور صوفی محمد یحیٰ نیازی صاحب سے شمس الدین نیازی کو ملا سبحان اللہ، اللہ درجات میں اضافہ فرمائے۔

مطالعۂ تعارف و تاریخ کے بعد بہ آسانی یہ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں یہ کتاب اکابرین سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی خدمات ہمیشہ یاد دلاتی رہے گی وہیں سلسلۂ عالیہ میں داخل ہونے والے نئے نیازیوں کے لیے بہت ہی سودمند ثابت ہوگی کہ وہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اپنے اکابرین کے نقش قدم پر آسانی سے پیرا عمل ہوتے ہوئے درست سمت میں اپنا نیازیہ سفر جاری رکھ سکیں گے جو خالص و بے لوث عشق و محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ تعارف و تاریخ کی رقم طرازی پر جس قدر سخت جانفشانی و محبت سے راقم نے تیاری کی ہے دعا ہے انھیں باری تعالیٰ اپنے انعامات و کرامات خصوصی سے نوازے اور توفیق دے کہ ایسے اور بھی کام سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے ان کے قلم سے انجام پائیں۔

دعا گو

خلیفہ عبدالصمد چنا نیازی

پیر جو گوٹھ، سندھ

Marfat.com

تقریظ

حیدرآباد شہر سے متعلق سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی تاریخ بہ عنوان ''تعارف و تاریخ'' کا مسودہ میرے شیخ حضرت قدیر احمد قدر القادری مدظلہ العالی کی وساطت سے نظر نواز ہوا۔

''تعارف و تاریخ'' کو جناب شمس نیازی جو کہ سلسلۂ نیازیہ کے سالکین میں سے ہیں، مرتب کی ہے۔

سلسلۂ نیازیہ بریلوی کے سالکین کے لیے یہ کتاب نہایت اہمیت کی حامل ہے جو مستقبل کے سالکین نیازی کو بھی راہ دکھائے گی کیوں کہ اس میں حیدرآباد شہر میں ہونے والے نیازیہ انعقادات کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے اور سلسلۂ نیازیہ کے بزرگوں کے وہ حالات جو اکثر کتب میں نہیں ہیں اور سینہ بہ سینہ شمس نیازی صاحب تک پہنچے یا انھوں نے خود بزرگانِ سلسلہ کی صحبت میں رہ کر ملاحظہ کیے، آشکار کر دیئے ہیں اگر آپ ایسا نہ کرتے تو مستقبل میں سالکین سلسلۂ نیازیہ بریلوی اور دیگر سلاسل کے سالکین بالخصوص ان حالات سے آگاہ نہ ہوتے گویا شمس نیازی صاحب نے وہ کام کیا ہے جو ابھی تک نہیں ہوا تھا۔ یہ صرف توفیق الہیہ اور فیضان بزرگانِ سلسلۂ نیازیہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مجھے یہ مسودہ پڑھنے کی سعادت کمپوزنگ کی ذمہ داری کے باعث ہوئی۔ میں لکھنا تو بہت کچھ چاہتا ہوں لیکن میں تو ابھی طفل مکتب ہوں۔ شمس نیازی صاحب نے ابھی کام کی ابتدا کی ہے۔ امید ہے یہ سلسلہ جاری رہے گا اور اس طرح کہ سلسلۂ نیازیہ کے وابستگان اپنے اکابرین کے حالات و تاریخ کو منظر عام پر لاتے رہیں گے کیوں کہ جو لوگ اپنے اسلاف کو بھول جاتے ہیں پھر انھیں بھی کوئی یاد نہیں رکھتا۔ دعا گو

عتیق محمد میو
ایم۔فل اسکالر، شعبۂ اردو
سندھ یونیورسٹی جام شورو

Marfat.com

شکر

اے میرے پاک پروردگار یا اللہ واحد لاشریک۔ یارحمٰن یارحیم، یاحیّی یا قیوم، یاخالق یامالک، یارب العالمین واحکم الحاکمین۔ تیرے جمیع ذاتُ وصفاتُ وافعال وَ کمالات پر تہہ قلب و روح سے واری وقربان جاتے ہوئے میں تیرا انتہائی عاجز وناتواں، محدود ومحتاج، عاصی وخاطی بندہ محتاج تَو تیرے ہر لحظہ ولحہ برستے ہوئے (نزول ہوتے ہوئے) بے شمار ولاتعداد انعامات و اکرامات کا بے حدوحساب قلبی وذہنی وبار بار شکرادا کرتا ہوں کہ تو بہ صدقہ وطفیل میرے پیارے آقا و مولا واپنے حبیب لبیب پاک علیہ ﷺ۔کس قدر عظیم توفیق عطا فرمارہا ہے کہ حقیر ناچیز، ناکارہ ونابکار، سیاہ کار یہ تعارف وتاریخ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی در۔شہر حیدآباد (سندھ) پاکستان رقم کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

میں قربان تیری ذاتِ پاک عزّ وجلّ کے کہ میرا یہ برسہا برس پرانا ایک خواب شرمندہ تعبیر فرمارہا ہے۔ایک خاکہ قلب وروح کوصورت عطا فرمارہا ہے بارِ الٰہہ ساتھ ہی یہ توفیق بھی عطا فرما کہ اس تعارف وتاریخ نویسی کا مجھ حقیر سے کماحقّہٗ حق ادا ہوجائے (آمین ثم آمین)۔چونکہ کام نہ صرف بڑا ہے بلکہ دشواری یہ ہے کہ معلومات جمع کرنے کے لیے پرانے (سینیئر) نیازی پیر بھائیوں اور نیازیہ بزرگان عظام کی تعداد نہ ہونے کے برابر جیسی بہت ہی کم دستیاب ہے۔لیکن تیری خصوصی توفیق ونصرت کے ساتھ اس طرح قدم آگے بڑھارہا ہوں کہ

ہمت مرداں، مدد خدا
نہ ہمت مرداں، بیزار خدا

یاالٰہُ العالمین
رحم کن برحال من
کن مدد در کارِ من

طالب توفیق ونصرتِ تو
تیرا ممنون ومشکور بندۂ ناچیز وملتجی

شمس نیازی (ٹیلیفون والا)

Marfat.com

پیشِ لفظ

یہ سلسلہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہ صدقہ وطفیل اپنے حبیب ولبیب پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم راقمِ تاریخ ہذا کو حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکشؔ اکبرآبادی کے دستِ پاک پر بیعت ہونے کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ سو یہ میرا ازلی وابدی اصلی وروحانی رشتہ اور تعارفِ حقیقی ہے۔

اور یہ سلسلہ ایک خلیفۂ خاص حضرت قبلہ چودھری رحیم بخش صاحب اکبرآبادی جو قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحب کے مرید وخلیفہ تھے، کی آرائیں برادری سے میرا تعلق ہے۔ حضرت قبلہ چودہری صاحب ہماری آرائیں برادری کے ایک بڑے سردار تھے اور ہم ان کی عوام ورعایا سو یہ میرا فانی و (مجازی) رشتہ وتعارفِ عارضی ہے۔

یہ سلسلہ ناچیز کو بذریعہ حضرت خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۵۷ء میں نیاز نگر میں داخلہ کا شرف حاصل ہوا اور دس سالہ تعلیم وتربیتِ خصوصی کے بعد باقاعدہ بیعت شریف کی سعادت ۲۶/ ذیعقدہ ۱۳۸۷ھ بروز پیر مطابق یا تو آخر ماہ دسمبر ۱۹۶۷ء یا اوائل ۱۹۶۸ء میں عطا ہوئی۔ شکر الحمدللہ کہ میں ایک عظیم چوکھٹِ پاک سے نوازا گیا اور ایک کامل مرشد عطا فرمائے گئے۔ یہ توجہ خصوصی وتصرفِ خاص ہزاروں میل ظاہری دوری رکھتے ہوئے بھی میرے پیارے پیر ومرشد سے میری تعلیم وتربیت کے لیے مندرجہ ذیل اساتذہ گرامی قدر کا ایک خاص الخاص اہتمام فرمایا کہ جن کی نشستوں میں بیٹھ بیٹھ کر کلی طور سے خوب ہی سیر حاصل مجلس علوم اور تعلیماتِ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی ناچیز کو حاصل ہوا۔ اساتذہ گرامی قدر کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں:

Marfat.com

اوّل حضرت خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب اکبر آبادی ۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۹ء

دوم حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب بریلوی ۱۹۷۹ء تا ۱۹۹۱ء

سوم حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحب اجمیری ۱۹۹۱ء تا ۲۰۱۰ء ہنوز جاری ہے

علاوہ مذکورہ بالا اساتذۂ گرامی قدر مزید یہ بھی عطائیں شامل حال رہیں کہ ایک جانب مندرجہ ذیل عظیم نیازیہ بزرگِ عظام ہستیوں بشمول ذریتِ پاک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتیں اوران کی نشستوں میں حاضری کا بھی شرف حاصل رہا تو دوسری جانب سے ان کے جزوی وکلی طور کے مجلسی علوم سے بھی ناچیز کو استعفادہ حاصل ہوا۔

۱۔ حضرت بہزاد لکھنوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) قبل از ۱۹۶۲ء

۲۔ حضرت سیّد اعجاز علی شاہ صاحب عرف اعجاز میاں صاحب (ایبٹ آباد) از ۶۳-۱۹۶۲ء تا ۱۹۹۱ء

۳۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، (اجمیر شریف) (خلیفہ قبلہ حضور ننھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ) از ۱۹۶۳ء تا وصال سال ۱۹۷۴ء

۴۔ حضرت قبلہ شاہ محمد جعفر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بریلی شریف)
(نبیرۂ سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ) دورۂ حیدرآباد پر ۱۹۶۹ء

۵۔ حضرت قبلہ مولوی سیّد عبدالقادر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) (خلیفہ حضور ننھے میاں صاحب) بردورۂ حیدرآباد حضرت جعفر میاں صاحب (۱۹۶۹ء)

۶۔ حضرت پروفیسر عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) حضور جعفر میاں صاحب کے دورۂ حیدرآباد کے موقع پر ۱۹۶۹ء

۷۔ حضرت قبلہ شاہ محمد صادق عرف سچے میاںؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بریلی شریف) (نبیرۂ سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ) پہلے دورہ حیدرآباد کے موقع پر ۱۹۷۰ء بعدہٗ دومرتبہ پاکستان تشریف لائے اورتین دورے کیے دوسرا دورہ، تیسرا دورہ۔

Marfat.com

۸۔ حضرت قبلہ شاہ محمد نقی عرف "محبوب" میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بریلی شریف) (نبیرۂ سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ) برموقع دورہ حیدر آباد ۱۹ء

۹۔ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بریلی شریف۔کراچی) (نبیرۂ سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ) ۱۹۷۹ء تا ۱۹۹۱ء ۱۲ رسال تک

۱۰۔ حضرت قبلہ شاہ زین العابدین عرف "عابد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بریلی شریف) (نبیرۂ سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ) ہر سال پاکستان آتے تھے ۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۰ء

۱۱۔ حضرت قبلہ شاہ مجتبیٰ حسین عرف چمنہ میاں صاحب (بریلی شریف) (نبیرۂ سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ) بردورۂ حیدر آباد ۱۹۹۱ء، بعدۂ آپ نے ایک دورہ پاکستان اور کیا۔

۱۲۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر مسعود حسین عرف گوہر میاں مدظلہ العالی صاحب (بریلی شریف) (نبیرۂ سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ) پہلا دورہ پاکستان ۱۹۷۰ء دوسرا دورہ پاکستان ۱۷ر دسمبر ۱۹۹۹ء، تیسرا دورہ پاکستان دسمبر، جنوری، فروری، مارچ ۲۰۰۴ء-۲۰۰۵ء۔

۱۳۔ حضرت سیّد اچھن میاں رحمۃ اللہ علیہ صاحب (کراچی) حضرت قبلہ مولوی عبدالقادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے صاحبزادے اکثر اہم موقعوں پر حیدر آباد آتے جاتے رہتے تھے۔

۱۴۔ حضرت سیّد صفدر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب (ایبٹ آباد) حضرت اعجاز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے بعد وصال والد محترم ۱۹۹۲ء سے کئی سال حیدر آباد آئے، پھر آنا بند کر دیا۔

۱۵۔ ۱۹۸۷ء میں ناچیز کو جب آگرہ (ہندوستان) پیرو مرشد کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا تو حضرت قبلہ علامہ سیّد محمّد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب میکش اکبر آبادی کے ساتھ ساتھ ان کی ذریّت پاک کی زیارت و قربت اور ان کی پُرفیض نشستوں کا بھی شرف حاصل ہوا۔ یعنی

Marfat.com

(۱) حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب میکشؔ اکبرآبادی۔ مرشد والا ۱۹۸۷ء۔

(۲) حضرت پروفیسر سیّد معظم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ میاں کے بڑے صاحبزادے ۱۹۸۷ء

(۳) حضرت سیّد حیدر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی میاں صاحب کے چھوٹے صاحبزادے ۱۹۸۷ء

(۴) حضرت سید اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالی میاں صاحب کے بڑے پوتے ۱۹۸۷ء

(۵) حضرت سیّد شبر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی میاں صاحب کے چھوٹے پوتے ۱۹۸۷ء

مندرجہ بالا بزرگ نیازیہ ہستیوں کے ساتھ ساتھ ایک اور عظیم ترین کرم وعنایت یہ بھی فرمائی گئی، جس کے لیے بعد ہزار ہا شکرگزاریاں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی خوش نصیبی پر ناز ہے کہ سلسلہ عالیہ نیازیہ، بریلوی کی موجودہ سب سے بڑی ہستیءپاک کی زیارتِ پاک ودست وپابوسی کی بھی سعادت حاصل ہوئی کہ ایک جمعہ ــــــ ء کا تمام دن حضرت والا کی بارگاہِ اقدس میں حاضری ہوئی۔ روبرو چند منٹوں کی دو ملاقاتوں کا شرف بھی حاصل ہوا اور وہ ہیں پوری دنیا کے نیازیوں کے پیرومرشد کے پیرومرشد اور تمام نیازیوں کے پیروں کے پیر قبلہ حضور شاہ محمد حسنین عرف حسنی میاں صاحب مدظلہ العالی جانشیں وسجادہ نشیں۔ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف یعنی موجودہ تاجدارِ خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

آپ اچانک ہی پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لائے اور پیپلز کالونی کراچی میں قیام فرمایا۔ حضرتِ والا قریب ہفتہ دس دن کراچی میں مقیم رہے۔ آپ کے دورۂ پاکستان کراچی کے آخری دن جمعۃ المبارک کو حیدرآباد کے دیگر بڑی تعداد میں نیازیوں کے ساتھ حضرت والا کی خدمت اقدس میں حاضری کی سعادت ناچیز کو بھی نصیب ہوئی۔

درایں پیش لفظ یعنی ابتدائیہ میں ناچیز راقم الحروف نے سلسلہ عالیہ نیازیہ کی مذکورہ بالا بزرگ ہستیوں سے اپنی وابستگی محض اس لیے پیش کی ہے کہ تاکہ قارئین حضرات گرامی کو مطالعہ تعارف وتاریخ ہذا کے وقت مندرجہ ذیل سہولتیں اور معاونت حاصل رہیں۔

(۱) یہ کہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلی شریف سے وابستہ کن کن نیازی بزرگوں نے شہر حیدرآباد کو مقام منظور نظری سے پسند فرماتے ہوئے اپنی خصوصی وخاص توجہ اس شہر پر مبذول فرمائی۔ مثن

Marfat.com

تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے کس طرح دامے، درمے، قدمے، سخنے انہوں نے اپنی بھرپور صلاحیتوں، کوششوں اور کاوشوں کو استعمال میں لیا۔ سینکڑوں ہزاروں میل کے لمبے سفر، پیرانہ سالیاں، قیمتی اوقات کا اصراف، جملہ اخراجات کا بوجھ بھی اپنی ہی ذات پر۔ بیوی بچوں اور جملہ اہل خانہ واپنے شہر وطن سے دوری، پردیس کا بے سکون وپُر تکالیف قیام۔ ایسی ہی نہ جانے کتنی اور کیسی کیسی صعوبتوں اور قربانیوں کے ساتھ ایک جانب حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی وفاداری کا حق ادا کر رہے تھے تو دوسری جانب مخلوق خدا کو حق کی جانب مدعو بھی کر رہے تھے اور تعلیمات حق مخلوق کے دروازوں پر دستک دے دے کر پہنچا رہے تھے۔ سبحان اللہ کیا مقامات طے ہور ہے تھے کہ دین اسلام کی جمیع تعلیماتِ حقیقی بذریعہ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی نہایت اعلیٰ حسن خوش اسلوبی و جانفشانی سے انجام دیئے جا رہے تھے۔ بار الٰہہ ہمارے مذکورہ بالا بزرگان عظام کی خدمات کا صلہ بھی تو اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقہ وطفیل اپنی شانِ عطا کے مطابق انہیں عطا فرما (آمین ثم آمین)

(۲) یہ کہ ان نیازیہ بزرگان عظام نے اپنی پُرکشش وپُر محبت روحانی قربت ونشستوں سے جو محبین وعشاق اس شہر حیدرآباد میں پیدا فرمائے اور بعدہٗ انہوں نے بھی جو اپنی قابلِ قدر وقابل تحسین خدمات پیش کیں کہ جن کے اذکار بھی اگلے صفحات کو زینت بخشیں گے وہ بھی قارئین کے علم میں رہے گا کہ نہ صرف یہ کہ مذکورہ بالا نیازیہ بزرگانِ عظام نے خود تو سلسلہٴ عالیہ کے مشن وتبلیغ و توسیع کے لیے عظیم کارہائے نمایاں انجام دیئے بلکہ اس شہر میں اپنے بعد کے لیے بھی خاصی تعداد میں اپنے نائبین آفتاب ومہتاب بنا کر چھوڑ گئے کہ جو ان کے بعد ہو بہو ان کی تعلیم وتربیت کے مطابق سلسلہٴ عالیہ نیازیہ کی خدمات انجام دیتے رہے اور ہنوز اپنی بساط کے مطابق مصروفِ عمل ہیں۔ یعنی شمع بعد شمع، کہ ایک شمع سے کثرت میں نیازیہ شمعیں روشن ہو کر اس وقت شہر حیدرآباد کو اپنی دینی وتبلیغی روشنیوں سے جگمگا رہی ہیں۔

(۳) یہ کہ قارئین گرامی قدر کے یہ بھی پیش نظر رہے گا کہ مؤلف ومصنف تاریخ ہذا کی سلسلہٴ عالیہ نیازیہ بریلوی اور اس کے بزرگان عظام بشمول ذریّت پاک حضور قبلہ شاہ نیاز رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ سے جنرل وابستگی : از ۱۹۵۷ء تا ۲۰۱۲ء، ۵۵ سال رہے اور بحیثیت مرید سلسلۂ عالیہ نیازیہ از ۱۹۶۹ء تا ہنوز ۲۰۱۲ء، ۴۳ سالہ ہے۔ ایک طویل مدت وعمر ناچیز راقم الحروف کو حق تعالیٰ نے ان آقاؤں کی زیارتوں، قربتوں، صحبتوں اور ان کی نشستوں برائے حصول تعلیم و تربیت عطا فرمائیں۔ لہٰذا تاریخ ہذا میں بمقابلہ صرف کانوں سُنے حقیر ناچیز کے آنکھوں دیکھے حالات و واقعات کثرت سے مذکور ہیں۔

یہ الحاج دامنِ تنگ وتشنہ پھیلا کر اپنے ربّ رحیم وکریم سے دعا گو ہیں کہ بارِالٰہ میری نیت، میرا جمیع ظاہر و باطن تجھ سمیع و بصیر، لطیف وخبیر کے حضور روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ مطابق نیت من وعمل اس کارِ خیر میں اپنی نصرت وحمایت کے ساتھ مجھے کامیابی وکامرانی عطا فرما اور توفیق خاص الخاص سے بھی سرفراز فرما کہ عظیم کارِ خیر کا کماحقہٗ مجھ سے حق ادا ہو جائے (آمین ثم آمین)

چونکہ بشر و غلطی کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور ہمارا کوئی بھی کام اغلاط سے خالی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اپنے پیارے قارئین گرامی قدر سے ملتمس ہوں کہ جہاں کہیں بھی اس تالیف وتصنیف میں غلطی پائیں میری اصلاح فرماتے ہوئے میری مدد فرمائیں تاکہ آئندہ میں درستگی کر لی جائے۔ ایسے تمام محسنوں کا ممنون ومشکور رہوں گا۔

احقر العباد
شمس نیازی
(ٹیلیفون والا)

Marfat.com

ایک ضروری وضاحت

ناچیز راقم تعارف و تاریخ ہذا کا نام بھی شمس الدین ہے اور میں نے محکمہ ٹیلیفون میں گورنمنٹ ملازمت کی ہے ۱۹۶۲ء میں محکمہ T & T میں داخل ہوا اور ۱۹۹۰ء میں خارج از محکمہ ہوا۔ ہمہ وقت بڑے بھائی جناب عالی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے سب سے چھوٹے بھائی کا نام بھی شمس الدین ہے۔ جناب حاجی شمس الدین نیازی صاحب کا اوّل روز سے ہی شعبہ تعلیم یعنی درس و تدریس سے واسطہ رہا ہے جو ہنوز جاری ہے اور ان کا اسکول ''لطیف نیازی ہائی اسکول نمبر ۱۱ لطیف آباد'' ان کی ایک عظیم پہچان ہے نہ صرف حیدر آباد بلکہ ملکی سطح پر بھی۔

اتفاق کہیے خوش بختیاں کہیے کہ ہم دونوں پیر بھائی حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکشؔ اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ پاک پر ہی بیعت ہیں چونکہ ہم دونوں کے عریضے حضرت کی بارگاہِ اقدس میں جایا کرتے تھے تو حضرت والا کو دونوں ناموں کی وجہ سے الجھن سی محسوس ہوئی ہوگی کہ کون سے شمس الدین کا معاملہ درپیش ہے، لہذا نہ صرف اپنی بلکہ سب کی آسانی کے لیے حضور پیری و مرشدی دونوں کو الگ الگ خطابات سے سرفراز فرمایا۔ یعنی مجھے تحریر و تخاطب دونوں صورتوں میں شمس الدین ٹیلیفون والا لطیف بھائی کے بھائی صاحب کو شمس الدین اسکول والا فرمایا کرتے تھے۔ لہذا آپ خود سمجھ لیں کہ مجھے حضور پیری و مرشدی کا عطا کردہ یہ خطاب کس قدر عزیز و پیارا ہوگا لہذا نام کے ساتھ اس لیے ''ٹیلیفون والا'' ضرور لکھتا ہوں، یہ میری خصوصی پہچان ہے۔ از اِس جہاں تا اُس جہاں۔

احقر

شمس الدین

(ٹیلیفون والا)

Marfat.com

ضرورتِ تعارف و تاریخ ہذا۔ کیوں؟
بشمول مقاصد و فوائد

راقم تعارف و تاریخ ہذا نے کبھی سوچا بھی نہ تھا، نہ ذہن میں کوئی ایسی منصوبہ بندی تھی۔ نہ ہی اس کی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ و ذریّتِ پاک سے ذاتی لاگ و لگن کا عمل دخل تھا۔ جو یہ تعارف و تاریخ وجود میں آتی بلکہ یہ تو اچانک ہی ایک حادثاتی واقعہ کے ظہور پذیر ہونے کے موقع پر غیب سے دل و دماغ پر آمد شدہ درآمدات کا نتیجہ ہے جو کہ اس تاریخ کے لکھنے کی ضرورت پڑی۔ واقعہ کچھ یوں گزرا۔

حضور پیری و مرشدی حضرت قبلہ علاّمہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی کے ایک خلیفہ تھے، حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ جو حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے چھوٹے بھائی تھے اور یونٹ نمبر 6 لطیف آباد میں رہا کرتے تھے۔ قریب 17/18 سال دل کے عارضہ میں بیمار رہ کر جب اچانک ایک دن وصال فرما گئے تو تجہیز و تکفین کے وقت میں بھی موجود تھا۔ پیر بھائی ہونے کے ناطے دل تو دکھی تھا ہی کہ اچانک ہی دل و دماغ پر سوالات و جوابات کا ایک ہجوم در آیا۔ مثلاً یہ کہ جناب حاجی صاحب اپنے بڑے بھائی لطیف الدین نیازی صاحب کی طرح ایک بڑے صادق عاشقِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی ہونے کے ساتھ ساتھ سلسلۂ عالیہ کے بڑے کرتا دھرتا شخصیت تھے، اب سلسلۂ عالیہ کے سلسلہ میں ان کا کام کون کرے گا۔ جب ان کے خاندان و کنبہ پر نظر ڈالی تو ان جیسا ایک بھی نظر نہیں آیا۔ پھر شہر حیدر آباد میں پورے سلسلۂ عالیہ پر نظر ڈالی تو اپنے وجود کے اندر ایک گہری تشویش و فکر کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ و بے چینی سی محسوس ہوئی اور سوچ و فکر کا ایک طوفان برپا ہو گیا۔ جب دم پایا کہ شہر حیدر آباد میں سلسلہ عالیہ نیازیہ اپنے پرانے

Marfat.com

صادق عشاق سے قریب قریب خالی ہو چکا ہے۔ محدود چند ہی پرانے نیازی باقی رہ گئے ہیں، جن کے سینوں میں قیام پاکستان سے لے کر اب تک کے معلوماتی ذخائر موجود ہیں۔ یہاں پرانے نیازیوں سے متعلق وہ پرانے عشاق ہیں، جن کا اوڑھنا بچھونا، مرنا جینا ہی حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کا سلسلہ عالیہ ہی رہا ہے، اگر عمر میں زیادہ دو چار ایسے نیازی بھائی ہوں گے بھی تو ظاہر ہے وہ رسمی سی معاملات کے حامل ہی ہوں گے۔

مذکورہ بالا حالات کی روشنی میں جب ذہنی طور پر شہر حیدرآباد میں پرانے نیازی بزرگ و نیازی بھائیوں کی تلاش میں گھومنا شروع ہوا تو مجھے صرف کام کے یہ لوگ نظر آئے جن میں حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین چشتی نیازی اجمیری صاحب اور ان کے دو صاحبزادے حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب چشتی نیازی اجمیری۔ حضرت صاحبزادہ سیّد نور الحسن صاحب چشتی نیازی اجمیری۔ جناب حاجی قطب الدین نیازی صاحب اور حقیر ناچیز راقم تعارف و تاریخ ھذا شامل ہیں جوان بڑوں کے پیچھے پیچھے ہم سفر ہے۔ اس صورتحال نے مجھے ایک شدید فکری جھٹکے سے جگا سا دیا ہے کہ جیسے ہم سوئے ہوئے تھے کہ ہم باقیات سلسلۂ عالیہ نیازیہ بھی چراغ سحری ہیں اور یکے بعد دیگرے جانے کو بیٹھے ہیں۔ اگر سلسلۂ عالیہ کے لیے کچھ کام کر کے نہ چھوڑ گئے تو مستقبل کے نیازی ہمیں کوستے ہی رہیں گے، دوئم یہ کہ حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کو ہم کیا منہ دکھائیں گے۔

قلب و روح از یوم وصال جناب بھائی حاجی شفیق نیازی صاحب بے قرار و بے چین سے رہنے لگے۔ خیالات (سوالات و جوابات) کا تسلسل بھی رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا، طرح طرح کی تعلیمات برائے فکر و عمل بھی خیالات میں شامل ہو چکی تھیں۔ یہ منظر بھی دکھائے اور بتائے جا رہے تھے کہ شہر کراچی کے نیازیہ بزرگوں نے تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے بڑے جامع و جاندار کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور کراچی کے تمام مریدین نیازیہ بھی اپنے بزرگوں کے کام میں دل و جان سے شریک کار ہیں۔ کافی تعداد میں خانقاہیں قائم کی جا چکی ہیں، جہاں سے سلسلہ عالیہ کی تبلیغ و توسیع کا کام ہمہ وقت جاری رہتا ہے۔ اسی طرح کراچی کے بزرگوں نے تعلیمات و معلومات نیازیہ مریدین اور عوام الناس کے لیے شعبۂ نشر و اشاعت بھی قائم کیے

Marfat.com

ہوئے ہیں اور تصنیف و تالیف کے ڈھیر لگا دیے ہیں اور کافی کتب بھی لکھی جا چکی ہیں۔ ساتھ ساتھ ادارے بھی قائم کر دیے گئے۔ ان کاموں کی وجہ سے کراچی کے نیازیہ مریدین وعوام الناس سلسلۂ عالیہ نیازیہ اور اس کے تمام بزرگان و اکابرین کا پورا پورا علم رکھتے ہیں اور اس طرح کراچی میں سلسلۂ عالیہ بہت وسعت رکھتا ہے، لیکن شہر سمندر ہونے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آتا، جب تک کوئی رہبر (گائیڈ) نہ ہو۔ میری حقیر و محدود معلومات کے مطابق کراچی میں حضرت قبلہ مولوی عبدالقادر صاحب کی خانقاہ گولیمار میں ہے۔ حضرت بہزاد لکھنوی صاحبؒ، حضرت ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف صاحب، حضرت پروفیسر عبدالغنی شاہ صاحبؒ اور منشی احمد خان صاحبؒ کی خانقاہیں یا مراکز نیازیہ بھی کراچی میں موجود تبلیغی و توسیعی کام میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ہو سکتی ہیں، لیکن میرے علم میں نہیں۔ اسی طرح ادارے بھی اپنا کام کر رہے ہیں، جیسے حضرت ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف صاحب جبلپوری صاحب کا قائم کردہ ایک ادارہ ''جماعت سالکین آغائیہ مرتضویہ'' کے نام سے ہے اور حضرت کیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کافی تعداد میں کتب تصنیف و تالیف بھی کی ہیں، جو بہت ہی جاندار و سودمند خزائن میں سے ہیں۔ اسی طرح حضرت پروفیسر عبدالغنی شاہ صاحب کا قایم کردہ ایک ادارہ بنام ''نور العرفان'' ہے۔ آپ نے بھی بڑی بے مثال کتب لکھ کر ہمارے (نیازیوں) اور عوام الناس کے لیے چھوڑی ہیں۔ ان بزرگوں نے تو بڑی سطح کے کام کیے ہیں، جب کہ ایک ایک دو دو کتب لکھنے والے بھی ہمارے کئی بزرگ ہیں، جیسے حضرت کوثر صاحب، الحاج جناب حافظ احمد حسن صاحب، دانش، جن کی کتب بھی میری نظر سے گزری ہیں یہ تو میری محدود ترین معلومات ہیں، جب کہ کتنا نیازیہ خزانہ کراچی میں موجود ہے، وقت ہی بتائے گا۔

برعکس مذکورہ بالا کے شہر حیدرآباد میں ایک خانقاہ تو درکنار کوئی نیازیہ مرکز بھی نہیں بنوایا گیا، نہ ہی شعبۂ نشر و اشاعت میں کوئی دوسرا کام ماسوائے دیوان شریف حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اور وہ بھی حضور سراج السالکین کے خلیفہ حضرت صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب چھپوا گئے۔ صرف گھروں پر نیازیہ محافل منعقد کرتے ہیں۔ اللہ بھلا کرے ہمارے بریلوی اجمیری،

Marfat.com

اکبرآبادی اور ایبٹ آبادی بزرگوں کا جنہوں نے چند یوم رہ رہ کر بغیر نشرو اشاعت برسوں کے کام دنوں میں کر کے چلے جاتے رہے اور سلسلۂ عالیہ کو وسعت دیتے رہے۔ حیدرآباد والوں کا اس میں بھی کوئی بڑا نمایاں کردار نہیں۔ تمام باہر سے حیدرآباد آنے والے بزرگوں نے سلسلۂ عالیہ کو وسعت دی ہے۔ یہی بات تو پریشان کی ہوئی ہے کہ ہم پرانی باقیات بھی اپنے آنے والے نیازیوں کو مذکورہ بالا اکابرین نیازیہ کی شخصیتوں کے تعارف اور ان کے کارہائے نمایاں بتائے بغیر اللہ کو پیارے ہو گئے تو 65 سال کا سارا کا سارا نیازیہ کام (ریکارڈ) سلسلہ تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ ہمیشہ کے لیے ہمارے ساتھ ہی دفن ہو جائے گا اور مستقبل کے نیازی معلومات سے خالی ہاتھ ہوں گے۔

اس لیے اس تعارف وتاریخ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی در شہر حیدرآباد لکھنے کی ضرورت ہی نہیں، بلکہ اشد ترین ضرورت پڑی کہ جلد سے جلد، جتنی جلد ہو سکے باقی پرانے نیازی بزرگوں اور نیازی بھائیوں سے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر کے تحریراً میں محفوظ کر لی جائیں۔ بشمول تعلیمات نیازیہ تاکہ موجودہ بھی اور مستقبل کے نیازیوں کو سلسلۂ عالیہ نیازیہ کا قیمتی وانمول خزائنی اثاثہ محفوظ طریقہ سے پہنچ پائے۔ جس کی روشنی میں آسانی سے وہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ وتوسیع کے کام کو لے کر مزید پیش قدمی کر سکیں گے۔ یہ ہے اصل ضرورتِ تعارف وتاریخ ہذا۔

مذکورہ بالا کام سے متعلق جب میں نے اپنے پرانے ذمہ دار نیازی بزرگ ومریدین سے تذکرہ کیا تو وہ سب کے سب نہ صرف خوش ہوئے بلکہ مجھے اس کام کو کرنے کے لیے آگے بڑھایا، حوصلہ افزائی کرتے ہوئے وعدہ کیا کہ ہم ہر طرح تمہارے اس کام میں تمہاری مدد ومعاونت کریں گے اور تمہارے شانہ بشانہ رہیں گے۔ لہٰذا حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین چشتی نیازی صاحب۔ صاحبزادہ سیّد فضل حسن چشتی نیازی صاحب، صاحبزادہ سیّد نور الحسن صاحب چشتی نیازی، صوفی محمد سخی نیازی کی اہلیہ صاحبہ اور جناب صوفی سخی نیازی صاحب کے دو بیٹے جناب محمد ذکی سخی نیازی صاحب اور جناب محمد رضی سخی نیازی صاحب، جناب حاجی قطب الدین نیازی صاحب نئے مریدین نیازیہ میں جناب عبدالصمد نیازی صاحب، جناب برکت علی نیازی صاحب اور ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحب بھی کلی طور پر اور ہمہ وقت میرے ساتھ اس

Marfat.com

تاریخ کی تکمیل میں میرے شریک کار رہے، جب کہ جزوی طور پر خلیفہ محبوب قاسم صاحب، جناب عثمان نیازی صاحب اور جناب نور محمد نیازی (لنان و پاپڑ والے) بھی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے میرے کام میں دلچسپی لیے ہوئے ہیں۔ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے دونوں بیٹوں جناب ذکی نیازی صاحب اور جناب رضی نیازی صاحب نے تو یہاں تک پیشکش کی ہوئی ہے وعدہ کے ساتھ کہ جب کہ تاریخ مکمل ہو جائے تو ہمیں بتا دیں، جب کہیں گے اسے چھپوا بھی دیں گے۔

تاریخ ہٰذا لکھنے کے لیے جب مقامی مذکورہ بالا حالات میرے حق میں ہو گئے تو پھر میں نے انڈیا اپنے حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالی کو فون کیا اور 6 منٹ تک بات کر کے تمام حالات بتا کر اجازت مانگی۔ حضرت نے فوری اجازت مرحمت فرما دی، سو اس طرح اس تاریخ کی تالیف و تصنیف کا کام لے کر آگے چل رہا ہوں۔

جہاں تک مقاصد کی بات ہے تو وہ بھی اظہار بالا میں کافی کچھ آ چکا ہے، یہاں صرف خاص الخاص مقصد اختصار میں قلمبند کیا جاتا ہے اور وہ یہ کہ شہر حیدرآباد میں جن جن بزرگان نیازیہ اور عشاق مریدین نیازیہ نے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ و توسیع کے لیے جو کچھ اپنی خدمات پیش کیں اور بڑے بڑے کام کر کے اس دار فانی سے جا چکے اگر ان کے کارہائے نمایاں اور خدمات کے تعارف اگر ہم بقیہ چند گنتی کے چراغ سحری نیازی حضرات کے سینوں سے حاصل کر کے کتابی صورت میں ریکارڈ نہ کر سکے تو وہ سب ضائع ہو گا۔ اس لیے کہ مستقبل کے نیازیوں کو اپنے اکابرین سے متعلق قطعی کوئی درست معلومات حاصل نہ ہو سکیں گی اور جب ماضی کی روشنی ان کے ساتھ نہیں ہو گی تو مستقبل کا نیازی سفر ان کے لیے پُرخطر ہو جائے گا۔ تو اس تاریخ کا خاص الخاص مقصد مختصراً یوں کہہ لیں کہ ماضی کی مکمل نیازیہ تاریخ قیام پاکستان سے اب تک جمع کر کے اور اس کا جامع ریکارڈ تیار کر کے اپنے مستقبل کے نیازی بھائیوں کے حوالہ کرتے جائیں۔

اب ذرا فوائد تاریخ ہٰذا کی طرف چلتے ہیں۔ اوّل یہ کہ شہر حیدرآباد میں گو نہ ہونے کی برابر ہیں، تاہم شعبۂ نشر و اشاعت کا آغاز تو ہوا۔ یعنی حضور قبلہؒ کے دیوان شریف کی اشاعت کے

Marfat.com

بعد یہ دوسری کاوش/اضافہ تو وجود میں آیا۔ اس تاریخ کے ساتھ میرے ذہن میں ایک کام اور غیب سے آیا تھا اور وہ یہ کہ شہر حیدرآباد کے تمام مقیم نیازی بزرگوں اور مریدین سے ان کے پیرومرشد کی طرف سے جو والہانہ ۔۔۔۔ میں آئے ہوں، ان کی فوٹو کاپیاں لے کر جمع کی جائیں پھر ان کی تعلیمات نیازیہ تلاش کی جائیں جب جمع کرنے کا کام مکمل ہو جائے تو ایک کتاب نیازیہ مکتوب کی بھی مدون کی جائے جو ان شاء اللہ نیازیوں کے لیے تو سودمند ہوگی ہی، غیر نیازی بھی استفادہ حاصل کرسکیں گے۔ چونکہ اس تاریخ کا ایک بڑا و نہایت ذمہ دار و اہم کام میرے ہاتھ میں ہے اور عمر اس مقام کو پہنچ چکی ہے بیماری کی نعمتوں کے ساتھ کہ شاید دوسری کتاب کا کام نہ کر پاؤں۔ اس کے لیے میں نے حضرت صاحبزادہ سیّد نورالحسن صاحبؒ سے عرض کیا تھا کہ حضور یہ کام آپ کر لیجیے گا۔ انہوں نے وعدہ بھی فرمالیا تھا کہ مشیت ایزدی و راز و نیاز الٰہی کہ حضرت میری فانی زندگی میں بھی مجھ سے پہلے میرے سامنے ہی واصل حق ہو گئے۔ اب پھر میری درخواست ہے کہ کوئی شہر حیدرآباد کا نیازی بھائی اس کام کے لیے کمربستہ ہو کر میدانِ کارگزار میں اتر جائے اور اس کار خیر کو منزل تک پہنچائے۔ آمین

دوم یہ کہ تمام مریدین نیازیہ حیدرآباد جو پاکستان بننے کے بعد سے تشنہ ہیں، اپنے سلسلہ عالیہ۔ بانیٔ سلسلۂ عالیہ۔ تاجداران سلسلۂ عالیہ۔ تعلیمات سلسلۂ عالیہ اور اکابرین سلسلۂ عالیہ جنہوں نے شہر حیدرآباد کو نیازیہ سلسلۂ عالیہ سے بھی سجایا، دیگر سلاسل کی طرح سے متعلق جامع و جمیع و سیر حاصل معلومات کے ذخائر ان سب کے پاس ہوں تاکہ اس کی روشنی میں صحیح سمت میں وہ اپنا نیازیہ سفر جاری رکھ سکیں۔ اسی طرح اس تاریخ ہذا کو پڑھ کر عام حیدرآبادی شہری بھی جب ہمارے سلسلہ عالیہ اور بزرگوں اور تعلیمات سلسلہ عالیہ سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہے گا تو بہت ہی آسانی سے حاصل کر سکے گا، جس سے مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ کو اچھی تقویت ملے گی۔

سوم یہ کہ جب یہ تاریخ عام نیازی بھائی کے ہاتھ میں ہوگی تو باطل شری و سفلی قوتیں اُسے آسانی سے اپنا ہدف نہیں بنا سکیں گی، یعنی غلط سمت میں نہیں چلے گا، کیونکہ نیازیہ قریب قریب تمام ہی موضوعات و شخصیتوں کے سیرت و کردار و بنیادی ہدایات و تعلیمات اس کے پیش نظر ہوں

Marfat.com

گی اور ہمیشہ رہیں گی۔

چہارم یہ کہ یہ تاریخ جب قبلۂ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ العالی کی بارگاہِ اقدس میں پیشی کا شرف حاصل کرے گی (ان شاء اللہ) اور جب مرکز سلسلۂ عالیہ نیازیہ یعنی خانقاہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ (چھوٹے / چشت نگر) میں بھی رکھی جائیں گی تو حضرت والا کو شہر حیدرآباد میں سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی ساری کی ساری حقیقت و حالات کا ظاہر سامنے ہوگا۔ (باطن میں وہ سب علم رکھتے ہیں، یہ الفاظ صرف کاغذ کا پیٹ بھرنے کے لیے ہیں) وہاں کے تمام نیازی بزرگ و مریدین بھی شہر حیدرآباد سے متعلق یا پیر بھائی سے رابطہ کرنا چاہیں، کرسکیں اور حیدرآباد جب کبھی آئیں تو ذرہ بھر تکلیف نہ ہو۔ اسٹیشن پر کوئی نہ کوئی پیر بھائی ان کا پُر تپاک استقبال کرتے ہوئے ان کو اپنے گھر لانے کے لیے موجود ہو۔

پنجم یہ کہ اس موقع و محل کی مناسبت سے یہاں میری ایک خواہش و آرزو اور درخواست یہ بھی ہے کہ کاش تمام دنیا کے شہروں کے یا تو ذمہ دار نیازیہ بزرگ یا ذمہ دار عشاق مریدین اور اس شہر کی تفصیلی تعارف تاریخ بسلسلۂ نیازیہ بریلوی لکھ کر اس کو اپنے شہر میں بھی رکھے، لیکن خاص طور سے مرکز خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف قبلہ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ العالی کی بارگاہ اقدس میں ضرور روانہ کریں، تاکہ ہمارے مرکز پر تمام دنیا کی نیازیہ تفصیلات ہر وقت موجود ہوں اور بین الاقوامی طور پر ہم تمام نیازی پیر بھائی اور نیازیہ بزرگ ایک دوسرے کی معلومات اور رابطہ کی سہولت ہر وقت حاصل کرسکیں۔ اس سے نہ صرف ایک دوسرے سے روحانی محبت پروان چڑھے گی، بلکہ ایک دوسرے کی خیر خیریت معلوم ہوگی، بلکہ دنیاوی امور و معاملات میں بھی ایک دوسرے سے مدد لے سکیں گے اور مدد کرسکیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ میری یہ دعا قبول فرمائے۔ (آمین)

مذکورہ بالا سطور کی روشنی میں ضرورت تعارف و تاریخ ہذا کی اہمیت و افادیت تک پہنچنے میں انشاء اللہ اب کوئی رکاوٹ نہیں۔

Marfat.com

اظہار تشکر

میں شمس نیازی صوفی سخی نیازی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل صاحبزادگان جناب ذکی سخی نیازی صاحب، جناب رضی سخی نیازی صاحب، جناب نعیم سخی نیازی صاحب، جناب ڈاکٹر وسیم سخی نیازی صاحب (نیرو سرجن) کا بے حد ممنون و مشکور ہوں کہ انھوں نے تعارف و تاریخ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی اشاعت میں خصوصی معاونت فرمائی اگر یہ حضرات خصوصی معاونت نہ فرماتے تو شاید یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں نہ ہوتی۔ اللہ رب العزت سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے بزرگوں کے طفیل ان کے علم و عمل میں اور رزق میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

شمس نیازی

(ٹیلی فون والا)

Marfat.com

اسلوبِ بیاں

ہذہٖ سلسلۂ (قادریہ، چشتیہ، نیازیہ)

اَصلُھَا ثَابِتٌ وَفَرعُھَا فِی السَمَآءِ

سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی وتاجدار اول خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف۔ مدارِ اعظم، حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز شاہ نیاز احمد قدس سرّہٗ العزیز علوی، قادری، چشتی، سہروردی۔ نقشبندی (قدیم) سے متعلق نیازی بزرگوں اور عشاق نیازیہ مریدین نے بھی دل کھول کھول کر حضرت کے ایک ایک پہلو کو اپنی استطاعت بھر خوب ہی اجاگر کیا ہے۔ غیر نیازی محبین ومعتقدین بھی کچھ کم نظر نہیں آتے، لیکن حضرت حضور قبلہ کی ہستی پاک اور ان کا مقام ہی کچھ ایسا ہے کہ جب بھی کوئی راقم ان پر کچھ لکھنا چاہے تو پہلوؤں پر بڑی گنجائش ہوتی ہے کہ جہاں سے چاہے شروع ہو جائے۔

حضور قبلہؒ کی ہستی پاک کے رقم طرازوں کی کاوشوں کے مطالعہ کے بعد راقم الحروف کی حیثیت واہلیت، مورخ کو چراغ دکھانے کے سوا کچھ نہیں، کجا حاملِ حقیری وناچیزی، محدودیت محتاجیت، بے بسی وبے چارگی اور کجا مدحتِ پاک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ۔ جب یہ نہیں تو اس کاوش کا اسلوبِ بیاں کیا ہے تو وہ صرف اتنا سا جو ذیل کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۹۴۷ء قیام پاکستان سے لے کر اب تک کی ایک تعارف وتاریخ ترتیب دینا ہے، جس میں گزشتہ اتنی طویل مدت میں جن نیازی بزرگوں، ان کے نائبین وخلفاء اور عشاق نیازی مریدین نے مشنِ تبلیغ وتوسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے ہمارے شہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان میں جو اپنی خصوصی خدمات پیش کی ہیں۔ ان اکابرین نیازیہ کے تعارف کے ساتھ ساتھ ان کے شاندار شاہکار کارہائے نمایاں اختصار سے ہی سہی لیکن اس تعارف وتاریخ میں قلمبند ضرور کیے جائیں۔

Marfat.com

کہنا درکار یہاں یہ ہے کہ یہ ایک خالص تعارف وتاریخی کتاب ہوگی، نہ یہ کسی خاص و نہ کسی عام شخصیت کی مکمل سوانح حیات ہوگی۔ نہ ہی یہ سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خصوصی (ظاہری و باطنی) تعلیمات کی حامل ہوگی اور نہ ہی یہ کوئی دیگر صنفِ علم وادب ماسوا حامل ایک تعارف وتاریخ۔ لہٰذا اس میں اسلوب بیاں اس طرح اختیار کیا جارہا ہے کہ سب سے پہلے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا ذکر پاک، بعدہٗ، آپ کی ذریّت پاک کا تذکرہ، بعدہٗ سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی ظاہری و عام سی یعنی روزمرہ معمول کی تعلیمات وعملیات پر مختصر روشنی جو شب روز نیازیہ مریدین کے عمل میں رہنے کے ساتھ عوام الناس کے مشاہدات میں بھی رہتی ہیں۔ یوں پھر اپنے مرکز اعلیٰ کے خصوصی تعارف کے بعد شہر حیدرآباد (سندھ) کی نیازیہ تاریخ کا آغاز کیا جائے گا۔ یعنی ان اکابرین نیازیہ کے تعارف اور ان کے کارناموں کے تذکرے کیے جائیں گے، جنھوں نے مشنِ تبلیغ وتوسیع کے لیے شہر حیدرآباد میں خدمات انجام دیں اور جواب بھی جاری وساری ہیں۔ تاریخ ھذا کے اسلوبِ بیاں کے بیان کے ساتھ ہی یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ راقم ھذا نے ترتیبِ تعارف وتاریخ میں مندرجہ ذیل بزرگوں کی کتب سے بھی معتبر معلومات حاصل کی ہیں۔ پیری ومرشدی حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ میکش اکبرآبادی صاحبؒ، حضرت حکیم سید سلطان احمد نیازی صاحبؒ اکبرآبادی، حضرت ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی صاحبؒ، جبلپوری کراچی، حضرت پروفیسر محمد عبدالغنی شاہ صاحب کراچی، حضرت سید صفدر علی شاہ صاحب ایبٹ آباد اور خلیفہ حافظ احمد حسن صاحبؒ کراچی، علاوہ ازیں دیگر نیازیہ متعلقین کی کتب ورسائل سے بھی قیمتی ونادر ونایاب ماخوذات سے اپنی اس کاوش کی زیبائش کی ہے۔

بر داخلِ در کوچۂ شاہِ نیازؒ
ساتھ لے سنگ یار کا پیغامِ خاص

Marfat.com

پیغام خاص

یعنی تعلیم ''مرکز'' قدر و قیمت اور اس کا مقام و اہمیت

از: پیری و مرشدی، حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحبؒ میکشؔ اکبر آبادی

پیری و مرشدی حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میکش اکبر آبادی ہر مرید کو بیعت فرمانے کے بعد جو ابتدائی تعلیمات فرمایا کرتے تھے۔ ان میں یہ تعلیم خاص الخاص و لازمی طور پر فرمایا کرتے تھے۔

تعلیم:

''میاں کبھی بھی اور کسی صورت بھی اپنے مرکز سے کٹ کر مت رہنا۔ یعنی یہ کہ نہ مرکز سے غافل ہونا اور نہ نظر انداز کرنا۔ ہمیشہ مرکز سے چمٹے رہنا، مرکز کا دامن تھام کر رکھنا اور خود کو اس کی پناہ میں رکھنا۔ مرکز کی عظیم الشان قدر و قیمت و مقام و اہمیت سدا پیش نظر رکھتے ہوئے کماحقہٗ آپ کی دل و جان سے نہ صرف قدر دانی بلکہ اس کے حضور اس کے احکامات کی تعمیل میں سر خم رکھنا۔ قطعی چوں و چراء نہ کرنا، ہمہ وقت تن، من، دھن سے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لیے خود کو تیار رکھنا۔ اپنے عقیدہ و خیالات کی ہوش مندی و سختی سے حفاظت کرنا۔ سوئے ظن لمحہ بھر کے لیے بھی وجود میں نہ آنے پائے، بصورت دیگر یعنی مرکز سے کٹا ہوا، مرکز کو بھولا ہوا، مرکز کو نظر انداز کیا ہوا تو پھر اللہ خیر کرے، کچھ پُرسان حال نہیں ہوتا۔ دین و دنیا دونوں ہی غیر محفوظ ہوتے ہیں، حصول روحانی فیوض و برکات و انعامات و اکرامات کا تو تصور ہی نہیں کیا جا سکتا کہ اس قدر دوری و محرومی کا دور دورہ ہوتا ہے۔

خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف اور اس کے تاجدار (یعنی جو بھی حاضر و موجود) جانشین

Marfat.com

وگدی نشین سجادہ صاحب حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ ہوں، وہی ہم تمام نیازیوں کے مرکز ہوں جیسے اس وقت قبلہ شاہ محمد حسنین عرف حسنی میاں صاحب سجادہ نشیں و تاجدار ہوتے ہوئے ہم تمام دنیا کے نیازیوں کے موجود پیروں کے بھی پیرو مرکز ہیں۔ لہٰذا تمام نیازیوں کو مکمل صدق و اخلاص کے ساتھ قبلہ حضور حسنی میاں صاحب کو ہی وقت حاضر و ظاہر کے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ اور اپنا مرکز جاننا چاہیے۔

اس تعلیم کے سلسلہ میں حضرت پیری و مرشدی بڑا زور دیتے ہوئے یہاں تک فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو میاں کبھی ایسا وقت اور ایسا مقام آجائے کہ جہاں قبلہ حضور حسنی میاں صاحب تشریف فرما ہوں اور میں بھی ان کا غلام وہاں موجود ہوں تو آپ میرے مریدین اس وقت میرے پاس مت آنا ہر معاملہ میں ان ہی سے رجوع کرنا کیونکہ اس وقت وہی آپ کے اور میرے بھی پیرو مرشد ہوں گے اور میں بھی خود ان سے رجوع کر رہا ہوں گا۔

مرکز سے متعلق حضرت صاحبؒ کی مذکورہ بالا تعلیم سے متعلق ذیل میں بھی دو تاریخی و واقعاتی مثالیں بھی یہاں پیش کی جا رہی ہیں۔ جن میں ایک سلسلہ عالیہ نیازیہ سے متعلق ہے اور دوسری غیر نیازیہ مثال ہے۔ جو مرکز کی اہمیت کا خود منہ بولتا ثبوت واظہر من الشمس ہے۔

نیازیہ تاریخی وواقعاتی مثال:

اپنے بزرگوں کے اعلیٰ ترین مقامات و درجات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مکمل تقدس و پردہ داری کے ساتھ پیش قدمی کر رہا ہوں، تاکہ ان روحانی ہستیوں کی معمولی سی بھول چوک سے صرف اپنی تعلیم و تربیت درکار ہو نہ کہ کسی قسم کی تنقیص۔

سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی ابتدائی کتابوں میں ایک کتاب ''کرامات نظامیہ'' میں یہ واقعہ مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ حضرت سید ظہور میاں صاحب مدظلہ العالی تو اپنی نشستوں میں اکثر اپنے مریدین و نیازیوں کی تعلیم و تربیت میں یہ واقعہ بیان فرماتے رہتے ہیں۔ وہ یہ کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ ظاہری طور پر پردہ فرما جانے کے بعد جب حضرت قبلہؒ کے فرزند ارجمند قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ صاحب قادری چشتی نیازی بحیثیت

Marfat.com

جانشین وسجادہ نشین خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کی گدی پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ کی عمر شریف بہت چھوٹی تھی۔ ایک مرتبہ کسی کام کے سلسلہ میں حضور قبلہؒ کے ایک مرید وخلیفہ کو ان کے علاقہ کی نیازیہ خانقاہ کی طرف ایک والہانامہ ارسال فرمایا ان خلیفہ کو کام کرنے کا حکم جاری فرماتے ہوئے جب ڈاکیہ والہانامہ لے کر خلیفہ صاحب کے پاس پہنچا تو وہ اپنے مریدین وعقیدت مندوں کے جھرمٹ میں بیٹھے محوِ گفتگو تھے۔ ڈاکیہ سے والہانامہ لے کر اس پر سرسری سی نظر ڈالی اور بڑے متکبرانہ انداز میں یہ کہتے ہوئے کہ اچھا صاحبزادہ صاحب کا ہے لاپرواہی سے توہین والہانامہ کے مرتکب ہوتے ہوئے ایک طرف ڈال دیا۔ شیطان لعین نے کیا ہی خوبصورت انداز میں کبر وریاء کا رنگ ان پر چڑھا آنکڑہ لگا دیا، وہ یہ بھول گئے کہ یہ صاحبزادہ تمہارے لیے صاحبزادہ نہیں تمہارے پیر ومرشد حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی جگہ اب تمہارے پیر ومرشد بھی ہیں اور تمہارے مرکز بھی، چونکہ حضور قبلہؒ نے جب انہیں اپنا جانشین بنا کر گدی پر بٹھایا تو کھلا اعلان فرمایا تھا کہ میں ان کو شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ بنا کر اپنی گدی پر بٹھا رہا ہوں اور یہ کہ آج سے میرے تمام مریدین وخلفاء ان کے مریدین وخلفاء ہوں گے۔ اس متکبرانہ طرزِ عمل کے فوری بعد ان کی تمام روحانی قوتیں سلب کر دی گئیں اور وہ خالی کر دیئے گئے اور اس بری طرح معتوب ہوئے کہ وہی شہر اور اس کے لوگ جو ان پر جان چھڑکتے تھے ان کے جانی دشمن تک ہو گئے۔ خلیفہ صاحب سمجھ گئے کہ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی، جب سب کچھ چھن گیا اور جان تک کے لالے پڑ گئے تو خلیفہ صاحب معافی وتلافی کے لیے فوری اپنے مرکز بریلی شریف کی طرف بھاگے۔ مارے شرم کے خانقاہ عالیہ میں داخل ہو نہیں پا رہے تھے، پاگلوں کی طرح نہایت خراب وخستہ حالت میں خانقاہ شریف کے چاروں طرف یا ہر شہر میں گھومتے پھرتے رہتے تھے۔ جب ان کی حالت بہت ہی خراب ہو گئی تو پیر بھائیوں سے نہ دیکھا گیا اور تدبیریں کرنے لگے کہ کس طرح ان کو حضرت کے روبرو پیش کر کے معافی تلافی کرائی جائے کیونکہ حضرت صاحبؒ بھی شدید ناراض تھے۔ ہمت کر کے لاڈلے منہ لگے مریدین وخلفاء کے ذریعہ حضرت کو منایا گیا اور راضی کیا گیا کہ معتوب خلیفہ کو پیش کر کے معافی کرائی جائے۔ حضرت سے معافی کے بعد خلیفہ صاحب کی لنگر خانہ میں مصالحے پیسنے پر ڈیوٹی

Marfat.com

لگی، جہاں طویل مدت تک مصالحے پیستے رہے۔ کورس مکمل ہونے پر انہیں قبلہ حضور تاج الاولیاء نے پھر سے نوازا اور مکمل روحانی طور پر انہیں بحال کر کے یعنی تمام روحانی قوتیں واپس دے کر ان کے پہلے ہی والے علاقے کی خانقاہ پر دوبارہ ان کو مقرر کر کے روانہ کر دیا۔ جہاں پہنچ کر پھر تو وہ اپنے آخری وقت تک بہت چاک و چوبند رہے اور مرکز کی قدر و قیمت و اس کے مقام و اہمیت کو ہمیشہ پیش پیش رکھتے ہوئے کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

''کبر'' یعنی بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس صفت میں باری تعالیٰ کسی کو برداشت نہیں کرتا نہ اس میں کوئی شامل ہوسکتا ہے اور اس سے بڑا دنیا میں کوئی بے وقوف نہیں جو اس صفت میں شمولیت اختیار کرنا چاہے یعنی بڑا بننا چاہے، اس لیے کہ بڑائی اللہ تبارک و تعالیٰ کی چادر ہے اگر کوئی احمق تکبر کر کے خود کو بڑا ظاہر کرنا چاہے تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے اپنے اللہ تبارک و تعالیٰ کی چادرِ کبر کھینچ لی۔ اس فعل پر منجانب اللہ تعالیٰ فی الفور اور تیز ترین کارروائی حرکت میں آتے ہوئے متعلقہ شخص کو سخت ترین سزا دے دی جاتی ہے۔ بعدہ ہمہ وقت بندہ سینکڑوں گناہ کرتا رہتا ہے اور رحمٰن و رحیم، ستار و غفار حق تعالیٰ تائب ہونے اور استغفار کے لیے اپنے بندہ کو وقت پر وقت بے حد وقت اور مواقع دیتا رہتا ہے۔ معاف کرنے کے لیے اور ہمہ وقت معاف بھی فرماتا رہتا ہے۔ بعض صفات ایسی بھی ہیں جنہیں اپنانے کی تعلیم و تربیت کا اہتمام بھی فرماتا ہے۔ ''کبر'' وہ صفت ہے، جہاں کسی کا گزر نہیں اور خلیفہ شیطان کے آنکڑے میں پھنس کر ''کبر'' اختیار کرتے ہوئے اپنے مرشد و مرکز کو اپنے سے کمتر اور خود کو برتر کر کے غوطہ کھا گئے لیکن مرشد، مرشد ہی ہوتا ہے، روحانی باپ ہوتا ہے، صرف معمولی سزا دے کر معاف کر دیتا ہے، اولاد کتنی ہی بری حرکتیں کر لے، کتنا ہی بڑا ہو، نظر انداز بھی کر دیتا ہے۔ معاف بھی کرتا ہے اور توجہ خاص سے اس کی اصلاح بھی کرتے ہوئے صراط مستقیم پر ڈالتا ہے۔ کوئی باپ اپنی اولاد کو جان سے نہیں مارتا، وقتی ناراض ضرور ہوتا ہے اور وہ بھی اس کی بھلائی کے لیے۔ لہٰذا مرشد قابل برداشت سزا دیکر سنبھال لیتا ہے یہ تو مرید ہی ہوتا ہے جو صراط مستقیم سے ہٹ کر خود کو نقصان پہنچا لیتا ہے ورنہ روحانی باپ تو اپنے روحانی بیٹے کا ہمہ وقت و ہمیشہ بھلا ہی بھلا چاہتا ہے۔

Marfat.com

غیر نیازیہ تاریخی وواقعاتی مثال

طریقت وتصوف کی دنیا میں یہ ایک عام سامشہور ومعروف تاریخی واقعہ ہے جو ہر عام و خاص طریقتی وتصوفی شخص کی زبان پر ہوتا ہے اور تمام سلاسل کے بزرگان اس واقعہ کے ذریعہ اپنے مریدین کی خصوصی تعلیم وتربیت بھی فرماتے ہیں۔ دنیائے طریقت وتصوف میں یہ واقعہ ایک سبق/باب کا درجہ رکھتا ہے اور تصوف کی جان ہے۔ لہٰذا بزرگان کے اسمائے پاک ظاہر کر دیئے جاتے ہیں تا کہ طالبانِ حق پر گہرا اثر ہو اور طلبِ حق میں ان کی پیاس میں اضافہ ہو۔

یہ واقعہ حضرت قبلہ بابا بلھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ کے پیر ومرشد مجازی طور پر نسلاً ''آرائیں'' برادری سے تعلق رکھتے تھے، یعنی حضرت قبلہ عنایت اللہ شاہ صاحبؒ آرائیں تھے، جب کہ حضرت قبلہ بلھے شاہ صاحبؒ سادات تھے۔

اس مشہور واقعہ کو بے تعداد لوگوں نے زبانی/ کتابوں/ رسائل اور اخباروں میں اپنے اپنے حساب کتاب سے اور مختلف طور طریقوں سے عوام الناس وطریقت وتصوف والوں کے لیے پیش کیا ہے۔ ہم یہاں ان سب سے ہٹ کر صرف وصرف برائے حصول روحانی درس وتدریس اور تعلیم وتربیت اس واقعہ کا نچوڑ لیتے ہیں اور وہ اس طرح کہ چند منفی وشرّی اذہان لوگوں نے یہ کہہ کہہ کر آپ سے کہنا شروع کر دیا کہ حضرت (بلھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) آپ سید صاحب ہیں، جب کہ آپ کے مرشد حضرت قبلہ (عنایت اللہ شاہ صاحبؒ) آرائیں ہیں۔ لہٰذا اس حساب ولحاظ سے آپ رتبہ میں ان سے برتر و بڑے ہوتے ہیں، شروع شروع میں اس پر آپ سخت برہم و ناراض ہوتے ہوئے لوگوں کو بُری طرح ڈانٹ دیتے تھے، سمجھاتے ہوئے کہ یہاں اس لائن میں حسب نسب نہیں چلتا، یہ دنیائے مجاز (جسم) نہیں، یہ دنیائے حق (روح) ہے۔

ابلیس لعین بھی تو کچھ کم نہیں اترا۔ فرشتوں اور اللہ تعالیٰ سے بڑی خاص قوتیں لیے ہوئے آدمؑ اور ان کی اولاد سے برسرپیکار ہے۔ چھوٹے موٹے کیس کو تو اپنے چیلوں سے کراتا رہتا ہے اور ایسے بڑے بڑے کیسوں کو اپنے ہاتھوں سے کرنے کے لیے میدان کارزار میں آتا ہے/ اترتا ہے۔ جب دیکھا کہ حضرت بابا سید بلھے شاہ صاحبؒ کسی طرح قابو نہیں آرہے ہیں تو

Marfat.com

ایک قدم اور آگے بڑھا کر ایک اور نئی چال چلی کہ منفی، شرّی لوگوں کو یوں لگایا کہ وہ حضرت کے اہل خانہ یعنی گھر والوں سے بھی یہی بات کہنے لگے کہ حضرت بابا بلھے شاہ صاحب برتر ہیں، اپنے مرشد سے سید ہوتے ہوئے یہاں باطل کو وہی کامیابی ہوئی کہ گھر والے بھی متاثر ہو کر حضرت بابا بلھے شاہ صاحب کو یہی بات کہنا شروع ہو گئے۔ گھر والوں کو بھی حضرتؒ بہت سمجھاتے رہے، لیکن لوگ گھر والوں کے پیچھے اور گھر والے شاہ صاحب کے پیچھے۔ گھریلو معاملہ ہونے کے لیے رات دن دباؤ بڑھتا رہا۔ آخر ایک دن وہ گھڑی آ ہی گئی کہ شیطان لعین ہلکا پھلکا اس میں کامیاب ہوا اور شاہ صاحبؒ کی آزمائش شروع ہو گئی کہ حضرت شاہ صاحب نہ چاہتے ہوئے نہ مانتے ہوئے بھی ایک لمحہ کے لیے غوطہ کھا ہی گئے، یعنی لمحہ بھر کے لیے یہ جو سوچا کہ ہو سکتا ہے اہل جہاں جو کچھ کہہ رہے ہیں شاید سچ ہی کہتے ہوں۔ شیطان لعین کے اس کامیاب حملہ پر حضرت شاہ صاحب کے پیر و مرشد حضرت قبلہ عنایت اللہ شاہ صاحبؒ بھی اپنے مرید کو بچانے کے لیے فوری حرکت میں آئے اور شیطان لعین کے وار پر اپنا زبردست وار کر کے اس کا وار خالی کر دیا اور کاٹ پھینکا اور اپنے پیارے مرید کو بچا لیا۔ ان کو فوری سلب کرتے ہوئے یعنی ساری روحانی قوتیں چھین کر انہیں خالی کر دیا، تاکہ ''کبر و ریاء'' پوری طرح کام نہ کر جائے اور شیطان کا مکمل ہدف نہ بن جائیں۔ جب حضرت شاہ صاحبؒ نے یہ دیکھا کہ میری ساری روحانی دولت چھن چکی ہے تو سمجھ گئے غلطی و خطا ہو گئی ہے۔ بس پھر کیا تھا شرم سے حالت خراب ہو گئی غم و فکر سے چوبیس گھنٹے کے تمام لمحات جہنم بن گئے۔ تدبیریں سوچنے لگے کہ کس طرح پیر کو مناؤں۔ آخر ایک طوائف کے روپ میں گانے والی بن کر مرشد کی محفل میں گئے اور ناچ گا کر یار منایا اور اپنے معافی تلافی مرشد سے کرا کر دوبارہ روحانی قوتوں سے بحال ہوئے یعنی ان کے مرشد نے پھر سے ان کی کیاری میں روحانی پانی بحال کر دیا۔

حاصلِ موضوع:

یہ ایک قطعی فطری فارمولا ہے جو ہم روزمرہ مادی زندگی کے تمام مشاہدات و تجربات سے بھی بہ آسانی حاصل کر سکتے ہیں کہ ہر تخلیق اپنے ایک مرکز سے جڑی اپنا کام انجام دے رہی ہے اور اس صورت میں وہ قطعی طور پر محفوظ و طاقتور حیثیت میں اپنی جملہ موجود و بھرپور صلاحیتوں

Marfat.com

کے ساتھ اعلیٰ کارکردگی میں عمل پیرا ہے۔ برعکس مرکز سے رابطہ ختم ہوا تو پہلے اس شے کا زوال شروع ہوتا ہے اور یہیں فوری و فی الفور کارروائی کر کے اگر دوبارہ اس شے کو مرکز سے پھر جوڑ لیا جائے تو بچ جاتی ہے، یعنی پھر سے زندگی مل جاتی ہے، ورنہ ہوتا یہ ہے کہ مرکز سے کٹنے کے بعد پہلے کچھ دن اس کے زوال پذیر ہونے کے ہوتے ہیں، پھر وہ فنا/ختم ہو کر منظرِ عام سے غائب ہو جاتی ہے۔ نچوڑ یہ کہ ہر شے کی فنا اسی طریقے سے ہوتی ہے کہ وہ جوں ہی اپنے مرکز سے کٹی، رابطہ ٹوٹا، مرکز سے خود کٹا یا مرکز نے خود اس کو جدا کیا۔ مرکز سے جدائی کا ہی سارا کھیل تماشہ ہے۔ اس سلسلے میں چند دنیاوی و مشاہداتی مثالوں کا ذکر بھی یہاں کرتے چلیں۔

۱۔ مچھلی کا مرکز پانی ہے۔ اگر مچھلی پانی سے نکال کر پانی سے باہر خشکی پر ڈال دی جائے یا خود وہ خشکی پر آ جائے تو پہلے اس کا زوال شروع ہوگا، یعنی مرکز سے جدائی پر کچھ دیر تڑپے گی پھڑ پھڑائے گی۔ اگر یہاں دوبارہ پانی میں نہ گئی یا نہ ڈالی گئی تو بعد زوال فنا یعنی دم توڑ کر مر جائے گی اور پھر اس کا وجود غائب ہو جائے گا۔

۲۔ کوئی بھی پھل جب تک اپنے درخت کے ساتھ جڑا (لگا) ہوا ہے، محفوظ و ہرا بھرا ہے۔ جوں ہی اپنے مرکز درخت سے ٹوٹ کر جدا ہوتے ہوئے نیچے گرا (یا گرایا گیا، مرکز سے جدا کر کے) تو سب سے پہلے سوکھنا شروع ہوتا ہے، یعنی زوال کا وقت اس پر ہوتا ہے اور سوکھتے سوکھتے فنا، ختم ہو کر نظر غائب ہو جاتا ہے۔

۳۔ جب تک ایک جانور اپنے مالک کی کھونٹے پر بندھا ہوتا ہے، ایک اہمیت و قیمت کا حامل و محفوظ و طاقتور حیثیت رکھتا ہے اور مالک کے اسی کھونٹے پر کس قدر اچھل کود، مار دھاڑ کرتا رہتا ہے، لیکن مجال ہے کہ کوئی میلی آنکھ سے بھی اُسے دیکھ سکے۔ اسے نقصان پہنچانا تو دور کی بات ہے، سینکڑوں شکاری ہاتھوں میں ہتھیار لیے چوبیس گھنٹہ اس کے سامنے سے گزرتے رہیں، لیکن کسی کی جرات نہیں کہ اس کا کچھ بگاڑ سکیں، چونکہ وہ جانتے ہیں کہ فلاں مالک کا یہ جانور اپنے مالک کے کھونٹے (مرکز) سے جڑا ہوا ہے۔ برعکس اس کے اگر کوئی جانور اپنے مالک کے کھونٹے سے رسی تڑا کر جوں ہی بھاگا، غیر

Marfat.com

محفوظ ہو جاتا ہے، یعنی زوال شروع ہو جاتا ہے، یعنی غیر محفوظ مارا مارا پھرتا ہے، پھر معمولی سا شکاری (قصائی) بھی اس کو شکار کر کے فنا کر دیتا ہے۔

مذکورہ بالا مثالوں کی روشنی میں اب سمجھنے سمجھانے کے لیے کیا باقی رہ جاتا ہے کہ جو روزمرہ ہمارے مشاہدے اور تجربات میں رہتی ہیں۔ مجازی مرکزی، قدر و قیمت و اہمیت کی طرح روحانی مرکزیت بھی اپنے مقامات پر اپنا کردار ادا کر رہی ہے، جو کہ مجاز سے بہت آگے اعلیٰ و بالا درجات کی حامل ہے۔ مجازی مرکزیت تو محدودیت کے ساتھ صرف اپنا ہی خیال رکھتی ہے، جب کہ روحانی مرکزیت لامحدود و بے پناہ قوی ہونے کے ساتھ ساتھ مجازی و روحانی (حقیقی) امور و معاملات یعنی دونوں ہی کا خیال رکھتی ہے۔

حضرت پیری و مرشدی کی تعلیمات بہ سلسلہ ''مرکز'' کا بس یہیں اختتام کرتا ہوں۔ پھر ایک بار یاد دہانی کراتے ہوئے کہ ہم سب دنیا کے نیازیوں کے مرکز قبلہ حضور حسنی میاں صاحب ہیں اور ہمارا مرکزی مقام خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف ہے۔ جس نے بھی ذرہ بھر اپنے اس مرکز سے سوئے ظن رکھا، روحانیت کا حصول تو کیا قریب سے بھی اس کا گزر نہ ہو سکے گا۔ خالی ڈھول کی طرح اپنا سراپا لیے پھرتا رہے گا۔ عام اہلِ سلاسل سے بھی درخواست ہے کہ قربِ حق اگر آپ کی طلب میں ہے تو آپ بھی اپنے مرکز سے چمٹے رہیں، جڑے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی اپنی مراد کو ضرور پہنچیں گے۔

Marfat.com

حصہ اوّل

(55 سالہ اِجمالی)

تعارف و تاریخ
سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

در

شہر حیدرآباد (سندھ)

(پاکستان)

خانقاہِ چشت میں جس نے قدم پہلا رکھا
دوسرا اُس کا قدم پھر عرش کے بالا پڑا
قاب قوسین اسکے آگے ایک ہے ادنیٰ مقام
واں پہنچ کر کچھ نہ پوچھو کیا سے کیا پھر کیا ہوا
نقش ہستی مٹ گیا نام ونشاں سب اُٹھ گیا
صاف مطلع ہوگیا جو تھا یہاں واں کچھ نہ تھا
سخت مشکل ہے دلا اس کا پھر آنا اس طرف
وہ نہ ان مردوں میں ہے جن کو مسیحا لے جلا
کیا ہی جی کو بھاتی ہیں باتیں یہ تیری اے نیاز
قول حق ہم تو سمجھتے ہیں میاں تیرا کہا

مرتبہ
حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی

راہ۔ غلام وخاکِ پا
حقیر ناچیز۔ شمس نیازی (ٹیلیفون والا)
حیدرآباد سندھ (پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

ذکر پاک (دراختصار)

بانیٔ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی وتاجدارِاول خانقاہِ نیازیہ بریلی شریف
قطب عالم مدارِاعظم حضور قبلہ، شاہ نیاز بے نیاز شاہ نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ
علوی، قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی (قدیم)، نظامی، صابری، بریلوی
اور خانوادہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ رہے۔

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کے چند مشہور ومعروف کلاموں سے تعارف و تاریخ ھذا کی ابتدا کی جارہی ہے۔

کلامِ شاہ نیازؒ بے نیاز (دراختصار)

یہ ایک عام اور مشہور ومعروف سی بات ہے جس پر نہ صرف یہ کہ قوال حضرات تو عمل کرتے ہی ہیں، بلکہ دیگر سلاسل کے باکمال واہل نظر بزرگان بھی بہ وقتِ ضرورت قوالوں سے عمل کراتے ہیں کہ ''جس محفل میں رنگ نہیں آرہا ہو، اس میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا کلام پڑھوایا جائے، محفل میں رنگ آجائے گا''

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

اے غنی ذاتِ تو از اقرار و از انکار ما

اے اللہ تیری ذات ہمارے اقرار وانکار سے مستثنیٰ ہے

بے نیاز از ما و از پیدائی و اظہارِ ما

اور ہم سے اور ہمارے اظہار و بیان سے بے نیاز ہے

عین ہستی خود توئی پس از چوں منکر شویم

تو خود عین ''ہستی'' ہے، تجھ سے ہم کس طرح منکر ہو سکتے ہیں

حجتِ ہستیِ تست ایں ہستی انکارِ ما

ہمارے وجود کی نفی تیری ہستی کی دلیل ہے

خارج از عقل و قیاس و فہم جملہ خاص و عام

تو تمام خاص و عام کی عقل و فہم اور قیاس سے بالاتر ہے

دور از حد یکہ باشد حیطہء افکارِ ما

جہاں تک ہمارے افکار کا احاطہ ہو سکتا ہے، ان کی حدود سے تو بہت دور ہے

حیرت اندر حیرت آمد حیرت اندر حیرتست

حیرت کے اندر حیرت ہوئی اور حیرت میں حیرت ہے

ہست با حیرت ز سر تا پای کاروبارِ ما

ہمارا سارا کاروبار سر سے پیر تک حیرت ہے

دادہ ام از ذات احدیت نشانت اے نیاز

اے نیاز میں نے تجھے ذاتِ احدیت کی نشانی بتادی

چشمِ دل بکشا بنگر معنی اشعارِ ما

اپنے دل کی آنکھ کھول اور میرے اشعار کے معنی سمجھ

Marfat.com

نعتِ پاک
(بحضورِ سرورِ کونین ﷺ)

دِلا خاک رہِ کوئے محمد شُو محمد شُو
اے دل محمد ﷺ کے کوچے کی خاک ہو جا محمد ﷺ کے کوچہ کی خاک ہو جا
ز ہر سوئے بیا سوئے محمد شُو محمد شُو
ہر سمت سے محمد ﷺ کی جانب آ محمد ﷺ کی جانب آ
بہر دم سجدہء جاں سوئے ابروئے محمد کُن
ہر دم جان کا سجدہ محمد ﷺ کے ابرو کی طرف کر
بَروئے قبلہء رُوئے محمد شُو محمد شُو
اپنے قبلہ کا رخ محمد ﷺ کے چہرہ کی طرف کر، محمد ﷺ کے چہرہ کی طرف کر
تجرُّد پیشہ گیر از قیدِ عالم وارہاں خودرا
خلوت کو اپنا شعار بنا (دنیا کے قیود سے الگ رہ) اور اپنے کو اس قید سے رہا کردے
اسیرِ حلقہٴ موئے محمد شُو محمد شُو
اور محمد ﷺ کی زلفوں کا اسیر ہو جا محمد ﷺ کی زلفوں کا اسیر ہو جا
با خلاقِ الٰہی مُتصف بودن اگر خواہی
اگر اپنے کو اخلاق الٰہی سے آراستہ کرنا چاہتا ہے تو
سراپا سیرت و خوئے محمد شُو محمد شُو
مجسم محمد ﷺ کی سیرت و کردار ہو جا محمد ﷺ کی سیرت و کردار ہو جا
نیاز اندر دِلت گر مہر عرفانِ خدا باشد
نیاز اگر تیرے دل میں اللہ کے عرفان کی خواہش ہے
فدائے شانِ دلجوئے محمد شُو محمد شُو
تو محمد ﷺ کی دلکش شان پر فدا ہو جا۔ محمد ﷺ کی دل کش شان پر فدا ہو جا

Marfat.com

منقبت شریف

(حضرت مولاء علی کرم اللہ وجہہ)

زہے عزّ و جلالِ بو ترابِ فخرِ انسانے

فخر انسان بوتراب کرم اللہ وجہہ کی شان وشوکت کیا بیان کی جائے

علیؑ مرتضٰی مشکل کشائے شیر یزدانے

جن کا نام علی المرتضٰی جو مشکل کشا اور شیر خدا کے لقب سے پکارے جاتے ہیں

ولی حق وصیؑ مصطفٰی دریائے فیضانے

جو ولی حق وصی رسول ﷺ اور فیض کا ایک دریا ہیں

امامِ دو جہانے قبلۂ دینے و ایمانے

جو دنیا کے امام اور دین و دنیا کے قبلہ ہیں

امیرِ کشورِ فقرے شہر اقلیم عرفانے

فقر کی دنیا کے امیر عرفان کی سلطنت کے بادشاہ

خدا گوئے خدا دانے خدا بینے خدا شانے

خدا کا نام لینے والے خدا کی منقبت کو سمجھنے والے، خدا کو دیکھنے والے

پیمبر بر سر منبر نشست و خواند مولا لیش

حضور سید الکونین ﷺ منبر پر بیٹھ کر ان کو مولا کہا

کہ تا مولائیش را باشد اندر خلق برہانے

تا کہ ان کی مولائیت دنیا کے لیے دلیل رہے

نیاز اندر قیامت بے سر و سامان خواہی شد

نیاز قیامت کے دل بھی بے سروسامان نہیں ہوگا

کہ از حُبّ و تولائے علی داری تو سامانے

کیونکہ اس کے پاس سب سے بڑی دولت حضرت علی کی الفت ومحبت ہے

Marfat.com

منقبت شریف

(در مدح حضرت امام حسین شہید کربلاؓ)

اے دل بگیر دامن سلطان اولیاء

اے دل سلطانِ اولیاء (ولیوں کے بادشاہ) یعنی حسین ابن علی کا دامن پکڑ

یعنی حسینؓ ابنِ علی جان اولیاء

جو اولیاء کی جان ہیں

ذوقے دگر بجامِ شہادت ازو رسید

ان کے جام شہادت سے ایک اور ذوق ہی ہم تک پہنچا

شوقے دگر بہ مستیء عرفانِ اولیاء

اسی طرح اولیاء کے عرفان کی مستی سے ہم نے شوق پایا

چوں صاحبِ مقامِ نبی و علیست او

کیونکہ آپ مقام نبی و مقام علی کے مالک ہیں

ہم فخرِ انبیاء شدہ ہم شانِ اولیاء

اس لیے آپ انبیا کے لیے بھی باعث فخر ہیں اور اولیاء بھی ایک شان رکھتے ہیں

آئینۂ جمالِ الٰہی ست صورتش

ان کی صورت جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے۔

زانروشدہ است قبلۂ ایمان اولیاء

اس وجہ سے وہ چہرہ اولیاء اللہ کے ایمان کا قبلہ ہے

دار و نیاز حشر خود امید با حسین

نیاز کو امید ہے کہ اس کا حشر حسینؓ کے ساتھ ہوگا

با اولیاء ست حشر مُحبانِ اولیاء

چونکہ جو اولیاء سے محبت کرتے ہیں، ان کا حشر بھی ان ہی کے ساتھ ہوتا ہے۔

Marfat.com

منقبت شریف

(در مدح حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

بدہ دستِ یقیں ای دل بدست شاہ جیلانیؒ

اے دل اپنا دست یقیں حضرت شاہ جیلانی کے ہاتھ میں دے دے

کہ دستِ او بود اندر حقیقت دستِ یزدانیؒ

کہ ان کا ہاتھ دراصل خدا کا ہاتھ ہے

امیرِ دست گیرے غوثِ اعظم قطب ربّانی

امیر (کردار) دستگیر مدد کرنے والے غوثِ اعظم قطب ربانی

حبیبِ سیدِ عالم زہے محبوب سبحانی

حضور سید الکونین علیہ السلام کے پیارے اور اللہ کے محبوب ہیں

نشانِ شانِ بے چونی بیانِ سرِّ مکنونیؒ

شان بے چوں کے نشان۔ اسرار باطن کے افشاں کرنے والے

بسیرت مثلِ پیغمبر بصورت مرتضٰی ثانی

جو سیرت میں حضور سرورکونین علیہ السلام کی طرح اور صورت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مثل ہیں

سراپا جلوہء حسنے تمامی مہر تابا نے

جن کا جلوہ مجسم آفتاب عالمتاب ہے

کند یعقوبیش گر باشد ایں جا ماہ کنعانی

اگر ماہِ کنعان (حضرت یوسف) بھی ہوتے تو ان سے (ان کا حسن دیکھ کر) عشق کرنے لگتے

نیاز اندر جناب پاک اُو از قدسیاں باید

نیاز آپ کی خدمت میں فرشتے حاضری دیتے ہیں

کہ آید جبرئیل از بہر کاروبارِ دربانی

اور جبرئیل آپ کی دربانی کے لیے آتے ہیں

Marfat.com

منقبت شریف

(خواجہ معین الدین چشتی غریب نوازؒ)

خواجۂ خواجگاں معین الدینؒ
خواجگان کے خواجہ معین الدینؒ
فخرِ کون و مکاں معین الدینؒ
کون و مکاں کے فخر معین الدینؒ
سرِّ حق رابیاں معین الدینؒ
اسرارِ حق کے بیان معین الدینؒ
بے نشاں را نشاں معین الدینؒ
بے نشان کے نشان معین الدینؒ
مظہر و جلوہ گاہے نورِ قدم
نورِ قدم (نورِ ذات احدیت) کی جلوہ گاہ اور مظہر
آفتابِ جہاں معین الدینؒ
دنیا کے آفتاب معین الدینؒ
خواجہء لا مکان و قدسِ مقام
لا مکان کے خواجہ بارگاہ الٰہی میں قرب رکھنے والے (قدس مقام)
آسماں آستاں معین الدین
جن کی چوکھٹ آسمان ہے وہ معین الدینؒ
قربِ حق اے نیازؔ اگر خواہی
اے نیازؔ اگر اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو
ساز وردِ زباں معین الدینؒ
تو معین الدینؒ کا ورد زبان پر ہمیشہ رکھو

Marfat.com

عارفانہ کلام

ای طالباں ای طالباں من باشما ہر جاستم

اے طلب کرنے والو اے طلب کرنے والو میں تمہارے ساتھ ہر جگہ ہوں

ہم جلوہ گر در دید ہا ہم مضمرِ دلہا ستم

تمام آنکھوں میں ظاہر بھی ہوں اور تمام دلوں میں چھپا ہوا بھی ہوں

ایں دوری و مہجوریم از وہم و پندار شما ست

میری دوری وجدائی محض تمہارا وہم اور خیال ہے

در نسبت خود باشما دریا و موج آسا ستم

ورنہ میری نسبت تمہارے ساتھ ایسی ہے جیسے سمندر اور موج

ہم صورتِ ناسوتیم ہم معنیٔ لاہو تیم

میں (ظاہر میں) خلق کی صورت میں ہوں، لیکن باطن میں حق ہوں

پنہاں تراز پنہاں وہم پیدا تراز پیدا ستم

پنہاں سے زیادہ پنہاں اور ظاہر سے زیادہ ظاہر

با حسن خود درباختم من نرو عشق و عاشقی

میں عشق و عاشقی کے کھیل میں باوجود اتنے حسن و جمال سے ہار گیا (خود اپنے حسن سے ہار گیا)

ہم لیلیٰ و مجنوں منم ہم وامق و عذار ستم

میں لیلیٰ و مجنوں بھی ہوں اور وامق وعذرا بھی ہوں

ہم اوّل و آخر منم، ہم ظاہر و باطن منم

میں اوّل بھی ہوں اور آخر بھی ہوں، ظاہر بھی ہوں، باطن بھی ہوں

ہم عالمِ دنیا منم، ہم نشاءِ عقبا ستم

میں اس جہان کی دنیا میں بھی ہوں اور آخرت کی دنیا میں بھی ہوں

گاہے نیاز ایمانِ من گہہ بی نیازی شان من

کبھی نیاز میرا ایمان ہوتا ہے، کبھی بے نیازی میری شان ہوتی ہے

این ہر دوی زیبد بمن ہم بندہ ہم مولا ستم

یہ دونوں چیزیں مجھے زیب دیتی ہیں کہ میں ہی بندہ ہوں، میں ہی مولا ہوں

Marfat.com

عارفانہ کلام

نوٹ: وحدت الوجود سے متعلق حضرت والا کی یہ غزل صاحب حال کے لیے مشعل کا درجہ رکھتی ہے۔

کسیکہ سرّ نہا نست در علن. ہمہ اوست
جو بھی چھپا ہوا راز ہے وہ علی الاعلان سب وہی ہے
عروس خلوت وَ ہم شمع انجمن ہمہ اوست
عروس خلوت (خلوت کی دنیا) بھی وہی ہے اور شمع محفل بھی تمام وہی ہے
(یعنی خلوت وجلوت میں تمام وہی ہے)
بمصحف رُخ خوباں ہمیں نمود رقم
حسینوں کے رخ (چہرہ کی کتاب) پر لکھا ہوا ہے
کہ خطّ و خال و رُخ و زُلف پُر شکن ہمہ اوست
کہ خدو خال رخ اور زلف پُر شکن سب وہی ہے
ز سرِّ عشق چو واقفِ شوی یقیں دانی
عشق کے بھید سے اگر تو واقف ہو جائے تو یقین کر لے
کہ قیس و لیلیٰ و شیریں و کوہ کن ہمہ اوست
کہ قیس و لیلیٰ شیریں و فرہاد، سب وہی ہے
شنیدہ ام بہ صنم خانہ از زبانِ صنم
صنم خانہ (بت خانہ) میں خود بت کی زبان سے میں نے سنا
صنم پرست و صنم ہم صنم شکن ہمہ اوست
کہ بُت پرست اور بُت شکن سب وہ ہے
ز ساز مطرب پُر سوز ایں رسیدہ بگوش
مطرب پُر سوز (سوز سے بھری ہوئی آواز سے گانے والا) کے ساز سے کانوں میں یہی آواز پہنچی

Marfat.com

کہ چوب و تار و صدائے تنن تنن ہمہ اوست

کہ (ساز کی) لکڑی تار اور اس کی تنن تنن سب وہی ہے

اگر تو دفترِ اسلام و کفر پارہ کنی

اگر تو کفر و اسلام کے دفتر کو پھاڑ دے

یقین شود بتوکیں شیخ و برہمن ہمہ اوست

تو تجھے یقین آئے گا کہ شیخ و برہمن سب وہی ہے

نیاز نیست می گوید ایں کلام ایں دم

اس وقت جو گفتگو کر رہا ہے وہ نیاز نہیں ہے

قسم بہ حق کہ دریںوقت درسخن ہمہ اوست

قسم خدا کی اس وقت تمام کلام اسی کا ہے (اس وقت سب گفتگو کرنے والا ہی ہے)

Marfat.com

عرس کے موقع پر پڑھا جانے والا عارفانہ کلام

رفتم اندر تہ خاک اُنس بتانم باقیست
میں خاک کے نیچے چلا گیا لیکن بتوں کی محبت باقی ہے
عشق جانم بر بود آفت جانم باقیست
عشق نے میری جان لے لی، لیکن میرا آفت جاں باقی ہے
سر وسامانِ وجودم شررِ عشق بسوخست
میرے وجود (ہستی) کے سر وسامان کو عشق کی آگ نے جلا دیا
زیرِ خاکسترِ دل سوزِ نہانم باقیست
لیکن اس جلے ہوئے دل کی خاک کے نیچے سوز نہاں (چھپی ہوئی جلن) باقی ہے
کار وانم ہمہ بگزشت ز میدانِ شہود
تمام قافلہ "میدان شہود" سے گزر گیا
ہمچو نقش کف پا نام و نشانم باقیست
کسی کف پا کے نشانات کی طرح میرا نام ونشان باقی ہے (خود میں موجود نہیں ہوں)
ہستیم جملہ خیالست بتمثال سراب
میری ہستی تمام تر خیال ہے بالکل سراب کی طرح
بایقین من نیم و وہم و گمانم باقیست
حق یہ ہے کہ میرا خود کا کوئی وجود نہیں، صرف وہم وگمان باقی ہے
طمع فاتحہ از خلق ندرام اے نیاز
اے نیاز مجھے قطعی اس کی لالچ نہیں یہ لوگ مجھ پر فاتحہ پڑھیں
عشتم اندر پس من فاتحہ خوانم باقیست
اس لیے کو میرا عشق مجھ پر فاتحہ خوانی کے لیے موجود ہے (جو ہمیشہ مجھ پر فاتحہ پڑھتا رہے گا)

Marfat.com

عارفانہ کلام

نوٹ: جناب حکیم سلطان احمد نیازی صاحب اکبر آبادی نے اپنی کتاب "سلسلہ عالیہ نیازیہ" میں یہ واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ اس صدی کے مشہور و معروف زمانہ صوفی بزرگ حضرت قبلہ حاجی وارث علی شاہ صاحبؒ کی زبانِ مبارک پر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت "اللّٰھم لبیک" کی جگہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا یہ شعر جاری تھا۔

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پر لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا
اس کو خدا پر چھوڑ دے، بحر خدا جو ہو سو ہو

عقل کے مدرسہ سے اُٹھ عشق کے میکدہ میں آ
جامِ فنا و بے خودی اب تو پیا جو ہو سو ہو

لاگ کی آگ لگتے ہی پنبہ نمط سا جل گیا
رختِ وجود و جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو

دنیا کے نیک و بد سے کام تجھ کو نیاز کچھ نہیں
آپ سے جو گزر گیا اب اُسے کیا جو ہو سو ہو

Marfat.com

تعارف و تاریخِ ھذا کے دیگر موضوعات کی جانب آگے بڑھنے سے پہلے اولاً اپنے پیارے آقاؤں یعنی تاجدارانِ خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف از حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز شاہ نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ قدس سرّہ العزیز (بانی سلسلہ) تا موجو جانشین وسجادہ قبلہ حضور شاہ محمد حسنین المعروف حسنی میاں صاحب مدظلہ العالی کا ذکر پاک دراختصار ہدیۃً پیش کر رہا ہوں جو نہ صرف اس تاریخ کی جان و روح کا درجہ رکھتے ہیں بلکہ اس کارِ خاص میں خیر و برکت کا سبب بھی۔ اس تاریخ کا سارا حسن و جمال آرائش و زیبائش اور فیض ان ہی آقاؤں کے ذکرِ پاک کے مرہون منت ہے۔ ذکر پاک کے لیے کرامات نظامیہ۔ جملہ کتب و رسائل حضور نے پیری و مرشدی کے علاوہ مندرجہ ذیل نیازیہ بزرگوں کی کتب کا بھی مجھے تعاون حاصل رہا ہے۔

۱۔ ''سلسلۂ عالیہ نیازیہ'' مرتبہ: جناب حکیم سلطان احمد نیازی صاحب (آگرہ)

۲۔ ''عزیز جہاں شدہ محمد تقی مرتبہ'' جناب عزیز ملک صاحب (ایبٹ آباد)

۳۔ ''سوانح فتح محمد مرتبہ'' جناب حافظ احمد حسن نیازی صاحب (کراچی)

۴۔ کتابچے و رسائل۔ مختلف ذرائع سے قریب

۵۔ ''جمیع کتب'' حضرت ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی صاحب (کراچی)

۶۔ ''کتب'' حضرت پروفیسر عبدالغنی نیازی صاحبؒ (کراچی)

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

بانیٔ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی وتاجدارِ اوّل

خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

بحرِ ذخّار، اسرار العارفین، مرکزِ افتخارِ علماءِ محققین، محرم خاص بارگاہِ راز و نیاز، امامِ جانثارانِ سوز و گداز، مطلع انوارِ شریعت وطریقت۔ شہنشاہِ اقالم حقیقت ومعرفت (معرفت وحقیقت)

حضور قبلہ: شاہ نیاز بے نیاز

شاہ نیاز احمد۔ قدس سرہ العزیز،

علوی، قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی (قدیم) نظامی، صابری، بریلوی

دریک نظر:

۱۔ اسم مبارک: راز احمدؒ، المعروف نیاز احمدؒ

۲۔ والد ماجد: حضرت قبلہ حکیم شاہ رحمت اللہ علویؒ

۳۔ والدہ ماجدہ: حضرت بی بی شاہ غریب نوازؒ

۴۔ مرشدِ والا: (بہ خاندانِ قادریہ) حضرت قبلہ سید عبداللہ بغدادیؒ (پوتے حضور غوث پاکؒ) (بہ خاندان چشتیہ) حضرت قبلہ مولانا سید فخر الدین محمد دہلوی (فخر پاک) سجادہ نشین حضور خواجہ غریب نوازؒ

۵۔ تاریخ پیدائش: ۱۱۵۵ھ بمطابق ۱۷۴۲ء

۶۔ مقام پیدائش: سرہند

Marfat.com

۷۔ تاریخ وصال: ۱۲۵۰ھ ہجری مطابق۔۔۔۔

۸۔ مقامِ وصال: بریلی شریف

۹۔ حسب ونسب: والدِ ماجد کی طرف سے علویؒ سید اور والدہ ماجدہ کی جانب سے فاطمیؒ سید

۱۰۔ فیضِ روحانی: از۔ سلسلہ قادریہ، سلسلہ چشتیہ، سلسلہ سہروردیہ، سلسلہ نقشبندی (قدیم)

۱۱۔ ابتدائی تعلیمِ ظاہری: مرشدِ والا حضرت قبلہ مولانا فخر پاکؒ کے مدرسہ سے ہی ابتدائی و تعلیم ظاہری بھی حاصل کی، پندرہ برس میں فارغ التحصیل ہو کر دہلی ہی میں دستار بندی ہوئی، جس میں تمام علمائے دہلی نے شرکت کی۔

۱۲۔ بانی: سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

۱۳۔ آپ کی خانقاہ: خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

۱۴۔ خلافت واجازت: ا۔ خلافت واجازتِ حضور غوث پاکؒ۔ از۔ پیر و مرشد حضرت قبلہ عبداللہ بغدادی قادریؒ

۲۔ سجادگیٔ حضور خواجہ غریب نوازؒ۔ از۔ پیر و مرشد حضرت قبلہ فخر الدین محمد دہلوی چشتیؒ

۱۵۔ آپ کا دورِ سجادگی:

۱۶۔ شاعری ونثر نگاری: آپ نے خاصی تعداد میں کتب و رسائل تصنیف فرمائے اور بے مثال وکمال شاعری بھی فرمائی۔ آپ کا ''دیوانِ نیاز'' تو بہت مشہور و معروف اور فیض رساں دیوان ہے۔

۱۷۔ آپ کے شہزادے: (۱) حضرت قبلہ تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ بڑے صاحبزادہ تھے۔ جن سے آپ کی نسل آگے چلی اور آپ کا سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی بھی۔ (۲) حضرت قبلہ شاہ نصیر الدین حسینؒ۔ آپ کے چھوٹے صاحبزادہ تھے (چھوٹے میاں) لیکن آپ نے شادی نہیں کی۔

۱۸۔ مزارِ اقدس در: بریلی شریف (خانقاہِ عالیہ نیازیہ)

Marfat.com

تعارف خصوصی و اختصاری

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز، شاہ نیاز احمدؒ کے اجداد بخارا کے علاقہ ''اندی جان'' کے فرمانروا تھے۔ ان میں سے حضرت شاہ آیت اللہ علویؒ صاحب شاہانہ ٹھاٹ باٹ ترک کر کے اور ہجرت فرما کر شہر ملتان (ہند پنجاب) میں تشریف لے آئے۔ چند برس کے بعد حضرت شاہ آیت علوی صاحبؒ کے پوتے حضرت شاہ عظمت اللہ صاحبؒ ملتان سے سرہند تشریف لے آئے۔ یہیں ۱۱۵۵ھ میں آپ کے صاحب زادہ حضرت حکیم شاہ رحمت اللہ علوی صاحبؒ کے یہاں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی ولادت ہوئی۔ نام راز احمد عرف نیاز احمد رکھا گیا۔ آسانی کے لیے کچھ اس طرح بھی ملاحظہ فرمایئے۔

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے جد:

۱۔ حضرت شاہ آیت اللہ علوی صاحبؒ: اندی جان بخارا سے ہندوستان صوبہء پنجاب کے شہر ملتان میں ہجرت کر کے آباد ہوئے۔ آپ کے صاحبزادے آپ کے ساتھ ہی ملتان میں آپ کے ساتھ رہے، جب کہ پوتے

۲۔ حضرت شاہ عظمت اللہ علوی صاحبؒ: ملتان سے ہجرت کر کے سرہند تشریف لے آئے اور یہیں رہائش اختیار فرمائی۔ حضرت شاہ عظمت اللہ علوی صاحبؒ کے بیٹے

۳۔ حضرت حکیم شاہ رحمت اللہ علوی صاحبؒ: کے یہاں سرہند میں ہی ایک بیٹے

۴۔ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز۔ شاہ نیاز احمدؒ: پیدا ہوئے

حضرت قبلہ حکیم شاہ رحمت اللہ علوی صاحبؒ ۱۱۶۰ھ میں سرہند سے دہلی منتقل ہو گئے جہاں حضور قبلہؒ نے حضرت قبلہ مولانا فخر پاکؒ کے ذریعہ ان کے مدرسہ میں علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی۔ اوائل عمر میں ہی یہاں دہلی میں آپ کی والدہ ماجدہ حضور بی بی غریب نوازؒ نے حضور قبلہؒ کو حضرت قبلہ مولانا سید فخر الدین محمد دہلوی عرف فخر پاک سے بیعت بھی کرا دیا تھا۔ یہیں دہلی میں ہی بہت چھوٹی سی عمر پندرہ برس میں حضور قبلہؒ مرشد کے مکتب سے ہی فارغ التحصیل و دستار بندی کے بعد بحیثیت عالمِ دین اور شاگرد بزرگ صاحبِ مقامات و احوال نامور و اعلیٰ مقام ہوئے۔

Marfat.com

حضرت قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ اس مسندِ عالی کے والی تھے جو حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ بہ سلسلہ ہوتے ہوئے حضرت مولانا سید فخر الدین محمد دہلوی عرف فخر پاک رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچی اور پھر پوری آب و تاب کے ساتھ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کو منتقل ہوئی۔

یہ زمانہ برصغیر کے مسلمانوں کے زوال کا دور تھا۔ مسلم معاشرہ ذلت کی پستیوں میں دھنسا جا رہا تھا۔ افلاک کی لائی ہوئی تو کسی تدبیر سے ٹلنے سے رہی، مگر یہاں دین و ایمان کو بچانے کی کوششیں ضرور جاری تھیں۔ جس کے لیے حضرت مولانا سید فخر الدین محمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کو سجادگی کے اعزاز سے نوازا اور بریلی پہنچایا تاکہ روہیل کھنڈ کی زمین میں ان عناصر کی شیرازہ بندی ہو سکے جو سیاسی استقلال کی شکست و ریخت کے بعد دینی و روحانی حصار کا کام دیں۔

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ بریلی شریف تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کے آسرے پر ایک دینی درسگاہ اور اس کے ساتھ ہی خانقاہ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ سینکڑوں طلباء یہاں تعلیم حاصل کرنے لگے۔ اس مدرسہ و خانقاہ کی بدولت ''یُزَکِّیھِم وَ یُعَلِّمُھُم اَلکِتَابَ'' کا عملی نمونہ دنیا نے دیکھا۔

۱۲۵۰ھ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے وصال پر اس مرکزِ علم و عمل کی زمامِ کاران کے فرزندِ ارجمند قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ کے ہاتھوں میں آئی۔

خصوصی خصائص پر اِجمالی روشنی:

دو بول بہ سلسلہ: ''چشتی عطائیں'' (ماخوذ از سوانح فتح محمد)

حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہٗ العزیز کے من جملہ خلفاء میں سے ایک خلیفہ ''شاہِ شاہاں شاہ نظام الدین'' اورنگ آبادی بھی تھے جو حضرت مولانا فخر الدین محمد دہلوی المعروف ''فخر پاک'' کے والد ماجد اور پیر و مرشد بھی تھے اور ان ہی من جملہ خلفاء میں سے حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی کے ایک اور خلیفہ حضرت مولانا سید سعید الدین رضوی سرہندی

Marfat.com

بھی تھے۔ جو حضرت بی بی شاہ غریب نوازؒ کے والد محترم تھے اور حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ حضرت بی بی شاہ غریب نوازؒ کے فرزند ارجمند تھے۔ یعنی ایک جانب حضرت خلیفہ سید سعید الدین رضوی سرہندی حضرت مولانا فخر پاک دہلوی کے والدِ ماجد حضرت خلیفہ شاہ، شاہاں شاہ نظام الدین اورنگ آبادی کے پیر بھائی تھے تو دوسری جانب بیٹی کا بیٹا ہونے کی وجہ سے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے نانا جان تھے۔

جب حضرت قبلہ مولانا فخر پاک رحمۃ اللہ علیہ دہلوی اپنے والدِ ماجد و پیرو مرشد حضرت قبلہ شاہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے فقر اور عرفان کی تکمیل کر چکے تو آپ کے والدِ ماجد نے فرمایا کہ تمہاری کچھ نعمت بھائی سید سعید الدین رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس امانت ہے۔ دہلی جا کر ان سے بھی لے لو لہٰذا حسب ارشاد والا دہلی جا کر دو تین سال حضرت مولانا سید سعید الدین رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر جو بھی امانت تھی حاصل کی۔

چونکہ حضرت مولانا فخرِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت بی بی شاہ غریب نوازؒ (والدہ ماجدہ حضور قبلہؒ) کے والدِ محترم حضرت قبلہ مولانا سعید الدین رضوی صاحبؒ سے فیض پہنچا تھا اس لیے حضرت مولانا فخر پاکؒ حضرت بی بی شاہ غریب نوازؒ کو اپنی مرشد ذاتی مانتے ہوئے ہر پنج شنبہ آپ کے دروازہ پر حاضر ہوتے اور آپ کی دہلیز کو ہاتھ لگا کر اپنے منہ پر پھیرتے اس کے بعد حضرت بی بی شاہ غریب نوازؒ میں سلام کہلاتے۔

حسبِ حکم حضرت بی بی شاہ غریب نوازؒ جس وقت حضرت مولانا فخرِ پاکؒ آپ کی ظاہری تعلیم و تربیت فرما رہے تھے کہ حضرت قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ نے آپ سے بیعت کرنے کی درخواست بھی کر دی۔ حضرت قبلہ مولانا فخرِ پاکؒ نے اس درخواست کے جواب میں فرمایا کہ بروقت تمہارے مکتب ہونے کے تمہارے نانا جان حضرت قبلہ مولانا سید سعید الدین رضوی صاحب نے تمہارے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا ہے اور وہ میرے مرشد ہیں۔ لہٰذا میں ان کے ہاتھ پر ہاتھ نہیں رکھ سکتا۔ اس پر حضور قبلہؒ نے عرض کیا کہ وہ ہاتھ رکھنا میری صغیر سنی میں تھا۔ اس کی کوئی سند نہیں ہے۔ اس پر حضور فخر پاکؒ نے فرمایا کہ جب شیخ نے قبول کر لیا تو بس یہی سند ہے۔ اس پر

Marfat.com

حضور قبلہ ؒ نے پھر عرض کیا کہ بغیر بیعت کے فیض نہیں ہو سکتا اگر آپ بیعت نہیں کرتے تو میں رخصت ہوتا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ میری تقدیر میں آپ سے فیض حاصل کرنا میرا مقدر نہیں۔ حضرت مولانا فخرِ پاک ؒ نے جب یہ حالت دیکھی تو فرمایا۔ بیعت طلبی اختیار کرو، چنانچہ بہ پاسِ ادب اپنے مرشد کے آپ نے ہاتھ پر ہاتھ نہیں رکھا اور دامن پکڑوا کر بیعت فرمائی اور اس کا نام ''بیعت طالبی'' رکھا۔ بعدہ حضرت مولانا فخرِ پاک ؒ دہلوی نے تعلیم باطنی بھی کرنا شروع کر دی۔ یہ پاسِ ادب مرشد والاؒ حضرت فخرِ پاک دہلوی نے کبھی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ اپنا مرید و خلیفہ جیسا سمجھا اور نہ کبھی آپ کا نام لیا۔ ہمیشہ آپ کو ''میاں'' کہتے تھے۔ علمِ باطنی کے وہ اسرار تعلیم فرمائے کہ بعد تکمیل جب حضرت مولانا فخرِ پاک دہلویؒ نے آپ کو روہیل کھنڈ کو رخصت کیا تو اپنی مسند و تکیہ مرحمت فرمایا۔ چنانچہ وہ مسند و تکیہ اور دستار جس پیچ کے ساتھ حضرت قبلہ مولانا کے سر پر تھی بدستور اسی پیچ کے ساتھ اِس وقت تک خانقاہ شریف میں موجود ہے۔ اعراس کے مواقع پر کبھی کبھی غلاموں کو اس کی زیارت کرائی جاتی ہے۔

دو بول بہ سلسلہ: (ماخوذ از سوانح فتح محمد) ''قادری عطائیں''

جب دہلی میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے کمالات کی شہرت ہوئی تو حاسدوں نے یہ مشہور کیا کہ ان کو تو کسی سے بیعت ہی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضور قبلہ شاہ نیازؒ کو بہت ملال ہوا۔ کئی روز بعد حضرت قبلہ مولانا فخر پاک ؒ صبح کے وقت جب مکان سے برآمد ہوئے تو تمام خدام کے سامنے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میاں آج کی شب عالمِ رویا میں حضرت پیرانِ پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی نے تمہاری بیعت اپنے دستِ مبارک پر قبول فرمائی اور مجھ کو ایک صورت دکھائی اور فرمایا کہ اپنی خاص اولاد میں سے ان کو بھیجتا ہوں بہ ظاہر ان کے ہاتھ پر تکمیل کرا دینا۔ یہ سن کر حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ نے قدم چوم لیے۔ بعد چھ ماہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت قبلہ سید عبداللہ بغدادیؒ قادری دہلی تشریف لائے اور جامع مسجد دہلی میں قیام فرمایا۔ یہ سن کر حضرت مولانا فخر پاک ؒ نے مٹھائی لانے کا حکم دیا جب مٹھائی آ گئی تو اس مٹھائی کا خوان اپنے سر پر اٹھا لیا اور داہنے ہاتھ سے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا ہاتھ پکڑے

Marfat.com

ہوئے دہلی کی جامع مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت قبلہ سید عبداللہ بغدادی قادریؒ نے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کو دیکھ کر فرمایا کہ ان ہی کی صوت مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی، جن کے لیے میں بھیجا گیا ہوں۔ غرض مٹھائی کا خوان حضرت قبلہ فخر پاکؒ نے سر سے اتار کر حضرت قبلہ سید عبداللہ بغدادی قادری کے سامنے رکھا اور آپ حضرت قبلہ عبداللہ بغدادی قادری نے وہیں محرابِ مسجد میں بعد ادائے دوگانہ تحیت و دعائے ماثورہ خاندانی بیعت فرمائی اور ہر قسم کی تعلیم و تربیت سے مالا مال کر دیا۔ علاوہ اشغال کے باون (۵۲) طریقوں سے ذکرِ نفی و اثبات تعلیم ہوا۔ جو خدام حقیقی میں موجود ہے اور عربی میں خلافت نامہ لکھ کر جو پانچ مہروں سے مزین ہے معہ اپنی دستار کے مرحمت فرمایا جو تبرکاً اب بھی خانقاہ شریف میں موجود ہے اور نیز اپنی صاحبزادی صاحبہ کا نکاح حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سے فرما دیا جو کچھ عرصہ بعد اس دار فانی سے عالمِ جاودانی کوچ فرما گئیں۔ اس طرح حاسدوں اور شرّی لوگوں کی زبانیں ہمیشہ کے لیے بند ہو گئیں اور حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کو منفی سوچ عناصر سے نجات مل گئی۔

علاوہ شجرہ شریف قادریہ و چشتیہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک خصوصی گھریلو نسبت و تعلق سے متعلق نقشہ بھی پیش کیا جا رہا ہے، جس سے بہ آسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ باری تعالیٰ نے آپ کو کیا کچھ نہیں نوازا اور کیسا عظیم الشان مقام عطا فرمایا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ

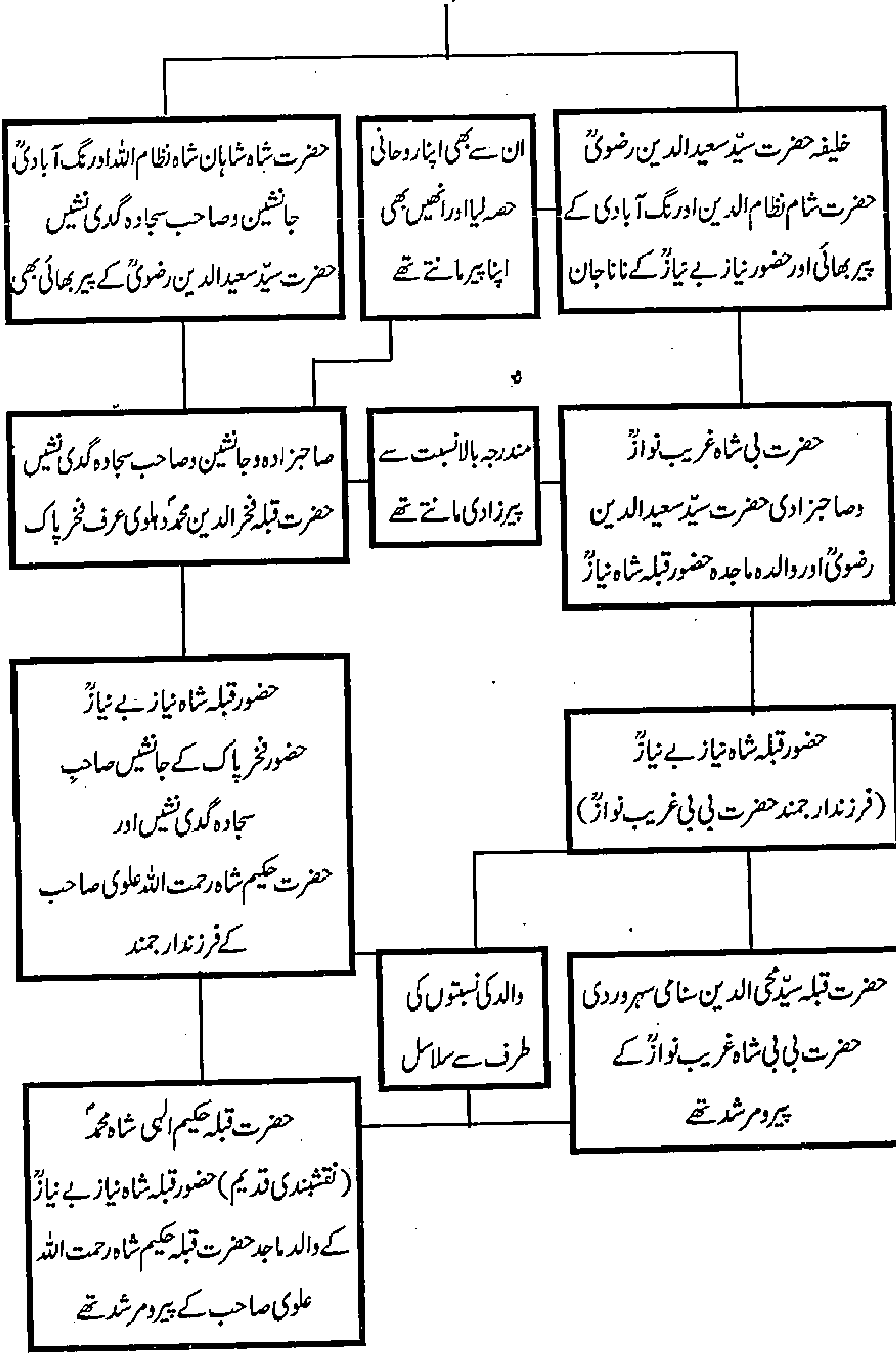

Marfat.com

ضروری وضاحت:

یہ کہ حضرت قبلہ فخرِ پاک دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہکو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت فرمانے کے بجائے دامن پکڑوا کر جو بیعت فرمایا پھر جس کی حاسدی وشرّ ی عناصر نے جوخوب خوب بدنامی کی کہ وہ تو کسی سے بیعت ہی نہیں اس کی حقیقت مندرجہ بالانقشہ کی مدد سے قطعی واضح ہو جاتی ہے کہ بوجہ ادب حضرت فخر پاک رحمۃ اللہ علیہد ہلوی نے ہاتھ کی بجائے دامن پکڑ سے بیعت طلب فرمائی۔ وجہ اول یہ تھی کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہکے نانا جان حضرت سید سعید الدین رضویؒ نے بچپن میں اپنے نواسہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور حضرت فخرِ پاک رحمۃ اللہ علیہ انہیں بھی اپنا پیر جانتے تھے۔ وجہ دوئم یہ تھی کہ والدہ ماجدہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہحضرت بی بی شاہ غریب نوازؒبھی حضرت فخرِ پاک رحمۃ اللہ علیہد ہلوی کی پیرزادی تھیں۔

مزید خاندانوں سے فیض روحانی

(ماخوذ از حیات فتح محمد صفحہ نمبر چھیالیس)

خاندان قادریہ سے:

سلسلہ عالیہ قادریہ کے پانچ خاندانوں سے مندرجہ ذیل طریقوں سے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کو فیض پہنچا۔

اوّل: حضرت قبلہ سید عبداللہ بغدادی قادریؒ سے: حضور قبلہ شاہ نیازِ بے نیازؒ سے لے کر حضور غوثِ پاکؒ تک چودہ واسطے ہیں۔

دوئم: حضرت قبلہ سید محی الدین سنامیؒ سے: بواسطہ والدہ صاحبہؒ حضرت بی بی شاہ غریب نوازؒ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سے لے کر حضور غوث پاکؒ تک آٹھ واسطے ہیں۔ اس سلسلہ میں شاہ عنایت اللہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کی عمر چار سو برس ہوئی ہے۔

سوئم: حضرت قبلہ سید محی الدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ سے: بواسطہ والدہ ماجدہ صاحبہؒ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ تا حضور غوثِ پاکؒ سترہ واسطے ہیں۔

Marfat.com

چہارم: حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے: بواسطہ حضرت قبلہ عبداللہ بغدادی قادریؒ۔ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سے لے کر حضور غوثِ پاکؒ تک چودہ واسطے ہیں۔

پنجم: قادریہ سہروردیہ سے۔ بواسطہ حضرت فخرِ پاکؒ دہلوی: حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سے لے کر حضور غوث پاکؒ تک اکیس واسطے ہیں۔ یہ سلسلہ قادریہ، سہروردیہ شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی سے شروع ہوا ہے۔

خاندان چشتیہ سے

چشتیہ خاندان سے تین مندرجہ ذیل طریقوں سے فیض پہنچا۔

اول: چشتیہ نظامیہ: بہ واسطہ حضرت مولانا فخرِ پاکؒ دہلوی، جس میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سے لے کر حضرت محبوب الٰہی تک تیرہ واسطے ہیں۔

دوئم: چشتیہ نظامیہ سے: بہ واسطہ حضرت قبلہ سید سعید الدینؒ رضوی سرہندی (حضور قبلہؒ کے نانا جان) جس میں قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سے لے کر حضرت قبلہ محبوب الٰہی تک سترہ واسطے ہیں۔

سوئم: چشتیہ نظامیہ سے: بواسطہ حاجی الحرمین حکیم الٰہی شاہ محمد رحمت اللہؒ۔ جس میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سے لے کر حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابری کلیری رحمۃ اللہ علیہ تک سولہ واسطے ہیں۔

خاندان سہروردیہ سے:

اوّل: قادریہ سہروردیہ: بہ واسطہ حضرت مولانا فخرِ پاک رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ جس میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ تک۔ یہ سلسلہ شیخ ضیاء الدین ابوالخیر عبدالقاہر سہروردی سے شروع ہوا ہے۔ اس کا ذکر اوپر خاندانِ قادریہ میں سیریل پنجم پر بھی کیا جاچکا ہے۔

خاندانِ نقشبندیہ (قدیم) سے:

اس سلسلہ میں اپنے والد ماجد کے مرشد حکیم الٰہی شاہ محمد رحمت اللہ قدس اللہ سرہٗ سے فیض پہنچا جس میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سے لے کر حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی سرہ تک چودہ واسطے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں کہنے سننے کی گنجائش تو کچھ اب باقی نہیں رہی،

Marfat.com

سب کچھ اظہر من الشمس ہے کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کو چاروں ہی سلاسل۔ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ (قدیم) سے روحانی فیض پہنچا اور آپ ہی کی وجہ سے سلسلہ عالیہ نیازیہ کو ہنوز چاروں ہی سلاسل سے تسلسل کے ساتھ فیوضِ روحانی جاری وساری ہے۔

مقام وعالمِ روحانی فیض کا صرف ایک واقعہ:

گو میری یہ کاوش محض ایک تعارف وتاریخ ہے، حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کی جامع وجمیع سوانح حیات نہیں۔ اس میں تو آقاؤں کے مختصر ترین تعارف ہی پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تاہم دل کے ہاتھوں مجبور اپنے دل کو شاد وآباد محبت سے معمور ومنور و معطر کرنے اور اس تالیف کو رنگ وبوئے بے مثل حسن وجمال سے بھرنے کے لیے ایک واقعہ تو ضرور پیش کرتا چلوں گا، جس کی برکت سے انشاء اللہ اس کاوش کے بھاگ ہی کھل جائیں گے۔

واقعہ یوں ہے کہ حضرت قبلہ مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے، ایک مرتبہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی نسبت لوگوں نے ان سے کہا کہ فی زمانہ ایک صاحبزادہ ایسے بھی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی نظر کی تاب نہیں لاسکتے۔ یہ سن کر حضرت قبلہ مظہر جانان جاناں نے فرمایا کہ "برسات میں ایسے پودے بہت ہوتے ہیں، جن کے پتے چمکیلے اور وہ ہونہار بھی معلوم ہوتے ہیں، لیکن آخر میں درخت تو ایک دو ہی ہوتے ہیں، باقی سب پودے جل جاتے ہیں۔

اس بات کا ذکر کسی نے حضرت فخر پاک رحمۃ اللہ علیہ دہلوی سے کر دیا آپ کو ناگوار گزرا اور فرمایا کہ "یہ وہ پودا نہیں جو جاتا رہے" یہ حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ تھا اور حکم فرمایا کہ میاں کے شجرہ میں یہ بات شامل کی جائے۔

"اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ"

معنی یہ کہ: یہ وہ درخت ہے جس کی جڑیں زمین میں مضبوط ہیں اور اس کی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں اور ہر موسم میں پھل دیتی ہیں۔

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اپنے مرشد (شیخ) کا یہ خاص عطیہ ہے

Marfat.com

کہ سوائے خاندان نیازیہ کے شجروں کے حضرت مولانا فخر پاک دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر خلفاء کے شجروں میں اس کے لکھنے کا حکم نہیں دیا ہے۔لہٰذا اگر دوسرے خاندان کے لوگ اپنے شجروں کی ابتدا اس آیت پاک سے لکھ کر شروع کریں تو یہ ایک کھلا ہوا سرقہ ہے۔ بعدہٗ۔

ایسا بھی ہوا کہ شہر میں کسی جگہ عرس مبارک ہو رہا تھا۔اس موقعہ پر حضور مولانا فخرِ پاک رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی اجازت سے اپنا ایک کلام حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان مبارک سے حضرت مرزا جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا جس میں مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے جب یہ شعر پڑھا ؎

امشب آنست کہ زد حلقہ جہاں بر درِ ما

نیّرِ نورِ ُدا کہ طلوع از بر ما

تو مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ وجد میں آ گئے اور تمام غلط فہمیاں دور ہو گئیں ۔مرزا صاحب نے بعد غزل وجد کے اختتام پر فرمایا۔میاں صاحبزادہ کیا کہتا ہے بہت خوب۔تمھاری نسبت جو میرا خیال تھا اور میری زبان سے جو الفاظ نکلے وہ محض غلط تھے۔آپ معاف فرمادیں۔

وصال بے مثال

وصال سے قبل حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ پر محویت و استغراق کا اس قدر غلبہ تھا کہ دن رات کسی وقت بھی ہوش نہ آتا تھا۔باوجود اس صورت حال کے خلفاء اور مریدین کو یہ سخت تعلیم فرمائی ہوئی تھی کہ جس طرح ہو سکے ہر وقت ہم سے نماز پڑھوالیا کرنا۔نماز کے وقت خدام ہشیار کرتے تو مشکل سے آپ اُس عالم سے اِس عالم میں نزول فرماتے۔نماز کی نیت کرتے ہی پھر ڈوب جاتے اس صورت سے جب نماز ختم ہوتی تو لوگ کہتے کہ حضور نماز ختم ہو گئی ہے۔ آپ فرماتے ''الحمد اللہ علی ذالک'' کھانے کے وقت جب خدّام عرض کرتے تو کچھ سنائی نہیں ہوتی تھی، کیونکہ غذائے رحمانی چھوڑ کر اس غذا کی طرف التفات نہیں ہوتا۔ہاں بعض اشعار پڑھنے یا مضامین پر آپ کی حالت میں تغیر پیدا ہوتا، اُس وقت آپ فرماتے ''خراب کر دیا''، ''خراب کر دیا''۔یہ حالات آخر تک قائم رہے اور ہر کسی بھی صورت میں نماز ترک نہیں کی۔ بروقت آخری لمحہ

Marfat.com

تک نماز پڑھتے رہے۔ خلفاء ومریدین کو سخت ترین تاکید فرماتے ہوئے برائے ادائیگی نماز۔

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ وصال سے کچھ دیر پہلے ہوشیار ہو گئے تھے۔ مخدومی سے فرمایا" کہ اس وقت سختی اور تکلیف بہت ہے۔ مخدوم نے عرض کی حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ میں نے جناب باری میں عرض کیا تھا کہ میرے سلسلہ کے تمام مریدین کی "تکلیفِ جاں کنی" مجھ پر کر دی جائے اور ان کو بری کیا جائے تو بات مقبول بارگاہ ہوئی۔ اس کو بھگت رہا ہوں۔ آپ کا وصال چھ جمادی الثانی سن بارہ سو پچاس میں ہوا۔

آپ کی تصانیف:

تقریباً تمام اصناف پر آپ کی تصانیف موجود ہیں، جن کی تعداد تو بہت زیادہ ہے، صرف مشہور ومعروف تصانیف کے نام مندرجہ ذیل میں پیش ہیں۔

۱۔ تحفہء نیاز بحضرت بے نیازؒ

۲۔ رسالہء شمس العارفین

۳۔ رسالہء لیعبدُون

۴۔ رسالہء لیعرفون

۵۔ فتاوائے نیازیہ

۶۔ رسالہء راز ونیاز

۷۔ رسالہء نیاز جعفریہ

۸۔ رسالہء لب لباب رمل

۹۔ رسالہء تسمیۃ المراتب

۱۰۔ مجموعہ قصائد عربیہ

۱۱۔ شرح قصائد عربیہ

۱۲۔ آپ کی تفسیر بھی بلند پایہ اور بے مثل ہے۔

۱۳۔ حضرت مولانا آلِ رسول صاحب مارہروی قدس سرہ العزیز کو آپ نے جو رسالہ

Marfat.com

عنایت فرمایا تھا وہ "علم ہیئت" پر ایک مکمل اور مدلّل تصنیف ہے۔

۱۴۔ آپ کے کلام کا مختصر مجموعہ "دیوان نیاز" آپ کی حیاتِ ظاہری میں ہی شائع ہو گیا تھا جو اردو ہندی، فارسی اور عربی کلاموں پر مشتمل ہے۔

صاحبزادگان:

۱۔ حضرت قبلہ تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ۔ جن سے آپ کی نسل بھی چلی اور آپ کا سلسلۂ عالیہ نیازیہ بھی۔ جو آج تک جاری و ساری ہے۔

۲۔ حضرت قبلہ شاہ نصیر الدین حسینؒ (چھوٹے میاں)۔ انہوں نے شادی نہیں کی۔

چیدہ چیدہ سی چند یادگاری باتیں قبل از اختتام اجمالی تعارف:

آپ علوم ظاہری و باطنی کے منتہیٰ تھے۔ آپ کی تعلیمات میں ہمیشہ غلبۂ شریعت رہا۔ دامنِ شریعت کبھی بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ تحصیل علم معرفت کے لیے آپ نے ہمیشہ منہیات سے پرہیز کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حسن ماموراتِ اور قبیح ماموراتِ پر رائے زنی کی ضرورت نہ سمجھی بلکہ شارع نے جس چیز کو حلال کہا ان کو حلال سمجھا، جس کو حرام کہا اس کو حرام سمجھا۔ مستحب کہا، مستحب سمجھا۔ اسی پر یقین کیا اور اسی پر عمل کیا، ہمیشہ اخلاقِ حسنہ کی تاکید فرمائی۔ مرشدِ کامل کی صحبت اور تعلیم و تلقین کو لازم بتایا۔

آگرہ میں مزارِ اقدس حضرت قبلہ سیدنا امیر ابوالعلاء رحمۃ اللہ علیہ کو گردشِ زمانہ نے نظروں سے اوجھل کر دیا تھا تو اس آپ کے مزار اقدس کی دریافت حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے پیر و مرشد حضرت قبلہ مولانا فخر الدین محمد دہلویؒ عرف فخر پاکؒ نے فرمائی تھی۔ (مطابق) سلسلہ عالیہ نیاز۔ مرتبہ حکیم سید سلطان احمد نیازی اکبر آبادی)

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر بہت سے لوگوں نے اپنی تالیف و تصنیف میں جزوی ذکرِ پاک ہی سے کام لیا ہے۔ مکمل سوانح حیات کے سلسلہ میں حضرت پروفیسر عبدالغنی شاہ صاحبؒ نے بھی ایک بہت ہی اچھی کوشش فرمائی ہے۔ چونکہ حضرت پروفیسر صاحب رحمۃ اللہ علیہ گھر کے اندر کے فرد تو نہیں تھے۔ لہٰذا ان کی مذکورہ بالا کاوش غیر نیازیوں کے

Marfat.com

لیے تو بہت خوب و کافی ہے۔ تاہم اہلِ سلسلہ مزید اور کے طلب گار و تشنہ ہیں۔ بقول حضرت گوہر میاں صاحبؒ نبیرۂ سراج السالکینؒ بریلی شریف کی حاضری کے ایک موقع پر انہوں نے حضور قبلہؒ سے متعلق جتنا بھی مواد حضرت پروفیسر عبدالغنی صاحبؒ کو فراہم کیا اتنے ہی مواد کی روشنی میں حضرت پروفیسر صاحبؒ نے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی سوانح حیات لکھ کر حضور قبلہؒ میں نذر کر دی۔ یہ حضرت پروفیسر عبدالغنی شاہ صاحبؒ کا ایک قابل تعریف و قابل قدر کارنامہ ہے اور حضور قبلہؒ سے ان کی صادق و خالص محبت کا مظہر بھی۔

دورہ اول ۱۹۷۰ء پھر دورہ دوئم ۱۹۹۹ء کے بعد اس مرتبہ دورہ سوئم دسمبر ۲۰۰۱ء تا مارچ اپریل ۲۰۰۵ء کے دوران حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب مدظلہ العالی اپنی چالیس سالہ کاوشِ عظیم الشان یعنی سوانح حیات حضور قبلہ شاہ نیازؒ کا مسودہ ساتھ لائے تھے اور اس کی طباعت کے لیے کوششیں فرماتے رہے کہ یہ کسی طرح پاکستان میں ہی چھپ جائیں۔ لیکن افسوس کہ وقت کی قلت اور حضرت کی ناسازیٔ طبع یہاں نہ چھپ سکی۔ جب کہ حضرت کی لکھی ہوئی یہ ''سوانح حیاتِ حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ'' دیکھی اور سنی گئی تو بے حد و حساب خوشی ہوئی کہ ایک عظیم جامع و جمیع سوانح عنقریب ہمارے درمیان موجود ہوگی۔ چونکہ یہ سوانح حیات اندر گھر کی ہی ایک عظیم شخصیت ہوئی لکھی ہے، یعنی نبیرۂ حضور قبلہؒ تو بتایئے اب اس میں کیا کچھ نہیں ہوگا۔ حق تعالیٰ رب کریم سے دعا ہے کہ حضرت کی کاوش جلد از جلد چھپ کر ہمارے ہاتھوں میں ہو تا کہ ہماری علمی تشنگی کو سیرابی حاصل ہو۔

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ سلسلہٴ عالیہ نیازیہ بریلوی کے بانی ہیں۔ آپ کی خانقاہ شریف شہر بریلی میں واقعہ ایک بہت ہی مشہور و معروف خانقاہ ہے۔ آپ کے مریدین و خلفاء (غیر منقسم) ہندوستان، بلخ و بخارہ، کابل، بدخشاں، مصر، شام اور روم میں قریب آٹھ نو لاکھ کے قریب ہیں۔ غیر ممالک میں ایسے خلفاء اور مریدین کی تعداد بھی کثرت میں ہے۔ جن کا نام و نشاں بھی نہیں معلوم۔

آپ کی پیدائش ۱۱۵۵ھ مطابق ۱۷۴۲ء ہے اور آپ کا وصال ۶ جمادی الثانی ۱۲۵۰ھ مطابق ۔۔۔ ہے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادہ قبلہ حضور مولانا مرشد تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ سجادہ و مسند نشیں ہوئے یعنی تاجدارِ دوئم خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلوی شریف۔

Marfat.com

منقبت شریف

درمدح: حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ

مُرشدُ و مَلجا و ماوا شاہ نیاز بے نیازؒ
سید و آقائے والا شاہ نیاز بے نیازؒ
ہے جلی شاہی بھرم تو ہے خفی جانِ دھرم
فاطمہؓ کی گود جایا شاہ نیاز بے نیازؒ
ہے شمع نور نبی وہ نور پاشوں میں شمار
سو بکھیرے ضو اجالا شاہ نیاز بے نیازؒ
پیر ہن ملبوس ہے وہ قادری و چشتیہ
شانِ پیکر اللہ والا شاہ نیاز بے نیازؒ
بے نیازی و نیازی اس کے ہیں راز و نیاز
چار سو ہے بول بالا شاہ نیاز بے نیازؒ
ہے شریعت اور لدونی علم کا وہ با کمال
عالم و عارف کا بابا شاہ نیاز بے نیازؒ
شمسؔ پائے جو بھی چاہے، در غلامی ء نیازؒ
پادرِ اقدس نرالا شاہ نیاز بے نیازؒ

ازغلام۔شمسؔ نیازی

مذکورہ بالا تو حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر ترین تعارف ہے۔صاحب ذوق وشوق اگر جلدی میں ہوں تو حضرت پروفیسر عبدالغنی شاہ صاحبؒ کی لکھی سوانح حیات پڑھ سکتے ہیں، جب کہ جامع جمیع سوانح حیات حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ جس پر ان کے ایک نبیرہ حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب مدظلہ العالی کام کر رہے ہیں اور تکمیل کے مراحل میں ہے۔سو ان کی عظیم الشان کاوش کا ابھی انتظار کرنا ہوگا۔

Marfat.com

اجمالی تذکرہء حیات

تاجدار دویم

خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

سجادہ نشین سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ

علوی، قادری، چشتی، سہروردی (نقشبندی قدیم) نیازی، بریلوی

دریک نظر:

۱۔ اسم مبارک: نظام الدین حسینؒ

۲۔ والدِ ماجد: حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ

۳۔ مرشدِ والا: حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ

۴۔ حسب ونسب: علوی سید

۵۔ وابستگئ بسلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے سجادگی: از حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ

۷۔ تاریخ پیدائش: یکم صفر ۱۲۳۴ھ مطابق۔۔۔۔

۸۔ مقامِ پیدائش: بریلی شریف (بھارت)

Marfat.com

۹۔ تاریخ وصال: یکم رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۰ ارنومبر ۱۹۰۴ء

۱۰۔ مقامِ وصال: بریلی شریف

۱۱۔ مزارِ اقدس در: بریلی شریف (خانقاہِ عالیہ نیازیہ)

۱۲۔ ابتدائی تعلیم: مدرسہ خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

۱۳۔ آپ سے متعلق تصنیف: ''کرامات نظامیہ'' آپ کے حالاتِ زندگی اور آپ کے کشف و کرامات سے متعلق کے آپ ایک خلیفہ جناب سید فائق صاحبؒ نے تالیف وتصنیف فرمائی۔ خلیفہ صاحبؒ حضرت مولوی عبدالقادر صاحبؒ (کراچی) کے والدِ محترم اور اچھن میاںؒ کے دادا جان تھے۔

۱۴۔ دورِ سجادگی: از وصال حضور قبلہؒ ۱۲۵۰ھ تا یکم رمضان ۱۳۲۲ء

تعارف (خصوصی واختصاری)

حضرت قبلہ تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے بڑے صاحبزادہ تھے۔ آپ ہی حضور قبلہؒ کے وارث ہوئے، یعنی سجادہ نشین ہو کر آپ کی گدی پر جلوہ افروز ہوئے۔

آپ نے بھی والدِ ماجد کی طرح برصغیر (غیر منقسم) کے پُر آشوب و دردناک حالات سے مقابلہ کرتے ہوئے کہ دینِ اسلام کی بڑے بڑے ذاتی و اجتماعی اداروں کی ہوا اکھاڑ کر رکھ دی تھی۔ مگر بریلی شریف کی خانقاہِ عالیہ نیازیہ نے دگرگوں حالات میں بھی شمع اسلام روشن رکھی۔

یہ تحفظ تاریخ کے اُس نازک دور میں مخصوص چند افراد ملت کا مسئلہ نہ تھا بلکہ تعلیمات نبویہ ﷺ اور تصوّف کے مقدس مشن کو دست بردِ زمانہ سے بچانے کے لیے برصغیر میں خانقاہِ نیازیہ نے نامساعد حالات میں جو کردار ادا کیا ہے، سارا زمانہ اس کا معترف ہے۔ کیسے کیسے شہباز اس تربیت گاہ سے نکلے جنھوں نے قریہ قریہ نگری نگری حق کی دعوت دی اور بیسویں صدر کے آغاز تک پشاور سے راس کماری تک بلکہ بیرون ممالک تک سارا مطلع اسی آفتاب کی کرنوں سے جگمگا رہا تھا۔

حضور قبلہ تاج الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی اور آپ کے کشف و کرامات

Marfat.com

سے متعلق آپ کے ایک مرید وخلیفہ حضرت مولوی سید محمد فائق واسطی نظامی نیازی صاحب نے تقریباً ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل کتاب ''کراماتِ نظامیہ'' لکھی ہے۔ اگر کسی باذوق یا طالب کو آپ کی تفصیلاتِ حیات سے متعلق مطالعہ درکار ہو تو اس کتاب سے فیض و فائدہ حاصل کرے لہذا یہاں محض ضروری و اجمالی تعارف ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

تعلیم وتربیت:

آپ کی تعلیم وتربیت ظاہری و باطنی آپ کے بابا جان حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی اور اس اعلیٰ مقام کی، کہ خود فرمایا میں انہیں شاہ نیاز بے نیازؒ بنا کر اپنی گدی پر بٹھا رہا ہوں لہذا اس سلسلہ میں کچھ کہنے سننے کی گنجائش ہی نہیں کہ تعلیم وتربیت سے متعلق سب کچھ فرما دیا گیا۔

اوصاف حمیدہ:

آپ پیکرِ لائق دید تھے۔ حضور قبلہؒ نے باطن کے علاوہ آپ کے ظاہری پیکر کو بھی ایسا آراستہ فرمایا تھا کہ اگر یہاں ذکر نہیں ہوا تو یہ ایک بخلِ برملا کہلائے گا۔ صورت وشکل سے وجاہتِ ظاہری نمودار۔ ہیبت ورعب چہرہ سے نمایاں، قیام معشوقانہ، رفتار باوقار شیوہ، حمید گی نمودار، گفتار درشار، لباس شاہانہ، جلوس خسروانہ، ہر غریب وامیر کے ساتھ مساوی سلوک واخلاق، جلالت شان وہیبتِ حق سے بڑے بڑے لوگوں کی بات کرنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔

باطن از مولا سروکار۔ با ظاہر شکار، ظاہر میں شکار کے بہت شوقین تھے اور آئے دن شکار پر آتے جاتے رہتے تھے۔ شکار کا جلوس شاہانہ ہوتا تھا۔ یہ سب دکھاوا تھا خود کو چھپانے کا۔ بادشاہی میں فقیری بڑی ہی یکتا انداز میں بہ معنی وحصولِ اہداف ادا فرمائی۔

کھانا نہایت تکلف کا نوش فرماتے۔ دوسری جانب ہمہ وقت سادہ مزاجی کا یہ عالم کہ دو دو وقت صرف ابلے چنوں پر گزارا کرتے۔ حاضر باش، خانقاہ اور آنے جانے والوں کے لیے لنگر جاری رہتا۔ توکل پر گزارا تھا۔ کچھ آ گیا تو سب سامان شاہانہ کا اہتمام ہوا اور کچھ نہ آیا تو دو دو تین تین دن تمام اہل خانہ بشمول خانقاہی جانور بھی بھوکے رہتے تھے۔ یعنی سنتِ فاقہ بھی ادا کی جاتی

Marfat.com

تھی۔سنتِ فاقہ خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کی ایک لازم وملزوم ادا ہے جو حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے وقت سے ہنوز جاری وساری ہے،لیکن ذرہ بھر پتہ نہیں چلتا اس قدر پردہ میں یہ سنت ادا ہوتی ہے۔

ہر قسم کے علوم وفنون میں مہارت رکھتے تھے، بلکہ اس کی اصل سے واقف ہوتے اور ہر شبہ کی لم اور حقیقت واقفیت وآگاہی صفات بشری کا خاصہ نہیں بلکہ متقضی ہے۔ یکہ وہ صفات بشری سے نکل کر صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہر شرکی حقیقت بن جاتا ہے، عارف کامل نہں عارف گر بھی تھے۔

آپ سادات عظام اور پیرانِ عظام۔اُن کے آستانوں کی اور اُن کے آستانوں کے صاحبزادوں کی وہ تعظیم وتکریم فرماتے تھے جو دوسروں کے لیے ممکن ہی نہیں۔آپ اہل بیت کی محبت سے ایسے سرشار تھے کہ آخر اس ادا سے آپ مرتبہءمقبولیت کے ایک عظیم وخاص الخاص مقام سے نوازے ہوئے بنا دیئے گئے تھے۔

واقعات خصوصی:

کشف وکرامات اور خدمات سلسلہءعالیہ نیازیہ کے لیے کتاب ''کرامات نظامیہ'' ہی پیاس بجھا سکے گی، چونکہ یہ ضخیم تصنیف مکمل طور پر لکھی ہی آپ کے لیے ہی لکھی گئی ہے۔

وصال بے مثال:

آپ نے یکم رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں وصال فرمایا۔آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادہ حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمدؒ عرف ننھے میاں صاحبؒ آپ کے جانشین ہوتے ہوئے بحیثیت سجادہ نشین آپ کی گدی پر جلوہ افروز ہوئے۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

تاجدارِ سویم

خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

سجادہ نشیں سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

قبلہ حضور سراج السالکین۔شاہ محی الدین احمدؒ

علوی، قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی (قدیم)، نیازی، بریلوی

دریک نظر:

۱۔ اسم مبارک: محی الدین احمد

۲۔ والدِ ماجد: قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ

۳۔ مرشدِ والا: قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ

۴۔ حسب ونسب: علوی سید :

۵۔ وابستگی سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے سجادگی از: قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ

۷۔ تاریخ پیدائش: ۱۹ ربیع الاوّل ۱۲۸۶ھ مطابق ۱۸۵۸ء

۸۔ مقام پیدائش: بریلی شریف

Marfat.com

۹۔ تاریخ وصال: ۲۶/ربیع الاوّل ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء ساڑھے نو بجے شب

۱۰۔ مقام وصال: سید شریف

۱۱۔ ابتدائی تعلیم از: والدِ ماجد پیرومرشد درخانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

۱۲۔ دورِ سجادگی: از وصال قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ یعنی یکم رمضان ۱۳۲۲ھ تا ۲۶/ربیع الاول ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۳۹ء

تعارف (خصوصی واختصاری)

قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند تھے اور حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز صاحبؒ کے پوتے، بعدِ وصال والدِ ماجد و پیر و مرشد قبلہ حضور تاج الاولیاءؒ ان کے جانشین ہوتے ہوئے بحیثیت سجادہ نشین ۱۳۲۲ ہجری میں ان کی گدی پر جلوہ افروز ہوئے۔

جناب سید حسین شاہؒ نے فرمایا کہ میں ایک رات شب کے آخری حصہ میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے مزارِ اقدس میں حاضر اپنے شغل میں ڈوبا ہوا تھا اور فجر کی نماز کا وقت قریب تھا کہ یکا یک چونک پڑا جو سنا کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے مزارِ اقدس سے ایک آواز آرہی ہے ''محی الدین احمد'' پیدا ہوا۔ بعد، وہی نام حضور تاج الاولیاءؒ نے تجویز فرمایا۔ چونکہ یہی نام حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے بھائی کا تھا، لہذا آپ کی دادی جان نے اس نام کو پسند نہیں فرمایا۔ لہذا دادی جان تازیست درگاہی کہتی رہیں محی الدین نہیں فرمایا، جب کہ قبلہ حضور تاج الاولیاءؒ نے مزارِ اقدس سے عطا کردہ نام ہی قایم رکھا۔

تعلیم وتربیت

آپ کی بسم اللہ شریف مطابق رسمِ خاندانی پہلے بسم اللہ کہہ کر شیخ نے بچہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ پھر ان کو بسم اللہ اور اقراء پانچ آیات پڑھائیں، بعدہٗ فاتحہ خوانی ہوئی اور شیرنی تقسیم ہوئی۔ آپ نے قرآن شریف مولوی عبداللہ سے پڑھا، صرف مولوی عبدالباری صاحب سے، نحو مولوی علی احمد بریلوی صاحب سے جو خوش نویس بھی تھے۔ کافی مولوی عبداللہ بیگ بریلوی

Marfat.com

صاحب شکستہ چھاؤنی سے، باقی علم مولوی احمد یار خان صاحب سے پڑھا۔ حدیث و معقول مولوی یعقوب علی خان صاحب اور مولوی ہدایت اللہ بریلوی سے پڑھا۔

باطنی تعلیم کی تکمیل آپ کے والدِ ماجد پیر و مرشد نے فرمائی ''مراۃ الحقیقت'' خاص طور سے آپ کی تعلیم کے واسطے لکھی گئی تھی۔ تصوف میں جو کتابیں ضروری تھیں۔ سبقاً سبقاً سب کو آپ نے پڑھا۔ حضور قبلہؒ کی تالیف و تصنیف ''شمس العین'' کو حضرت قبلہ حضور تاج الاولیاءؒ نے چار مرتبہ آپ کو پڑھایا۔ (کراماتِ نظامیہ صفحہ نمبر ۳۴۶ سے ۳۶۰)

اوصاف حمیدہ:

آپ اپنے والدِ ماجد حضرت قبلہ تاج الاولیاءؒ کی طرح علم ظاہر و باطن، ریاضات و مجاہدات، تعلیم و تربیت، کرامات و خرق عادات اور فیضِ رسانی مخلوقِ خدا میں اپنی مثال آپ تھے۔ انسانِ کامل و مردِ مومن کے لیے حضرت عبدالکریم جیلی اور علامہ اقبال کا ایسی ہی ہستیوں کی طرف اشارہ ہے۔ جملہ علوم و فنون میں کامل مہارت رکھتے تھے۔ صرف و نحو کے ماہر، فقہ، حدیث، تفسیر، منطق، فلسفہ و حکمت میں مہارت کُلّی تھا۔ فارسی، عربی میں ایسے کہ جیسے اہلِ زبان ہوں۔ پشتو، ترکی، پنجابی میں بھی کمال حاصل تھا۔ توکل و استغنا حد درجہ بڑھا ہوا تھا۔ سخاوت کا یہ عالم کہ قیمتی سے قیمتی چیز فوری عطا فرما دیتے۔ ایثار و کسرِ نفسی کا یہ عالم کہ مرید کے پیچھے نماز پڑھ لیتے۔ خود نفیس کھانے کھاتے اور بلا تخصیص خاص و عام ویسا ہی کھانا سب کو کھلاتے۔ سخاوت، تعظیم آلِ رسول و سادگی و بے ریائی آپ کی خصوصی خصوصیات تھیں۔

کشف و کرامات و واقعاتِ خصوصی:

آپ کے کشف و کرامات اس قدر ہیں کہ تاریخ ہذا ان کا وزن برداشت کرنے کی متحمل نہیں، چونکہ یہ صرف ایک تعارف و تاریخ ہے۔ لہذا کسی بھی بزرگ کے کشف و کرامات اس میں شامل نہیں کیے گئے ہیں۔ یہ موضوع تو خود الگ سے ایک پوری کتاب ''مثل کرامات نظامیہ'' اپنے لیے ضرورت رکھتا ہے۔ بر موضوع ہذا بس اتنا کہنا ہی بہت کافی ہے جو سب کچھ اپنے اندر چھپایا ہوا بھی ہے کہ ''جس نے بھی آپ کے چہرہ اقدس کی زیارت کی بس پھر اسے کچھ اور دیکھنے دکھانے اور کچھ سننے سنانے کی کبھی حاجت ہی نہیں رہی۔

Marfat.com

خدماتِ سلسلہء عالیہ نیازیہ

سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے حضرت کی ذات نقطہء عروجِ کمال تھی۔ آپ کے بابرکت دور میں سلسلۂ عالیہ کو غایت درجہ ترقی وفروغ حاصل ہوا۔ آپ کے عہد سجادگی میں خانقاہ سے وابستہ مریدین کی تعداد تیئیس لاکھ سے زیادہ تجاوز کر گئی تھی۔ آپ کے وسیلہ سے بے شمار غیر مسلم حلقۂ بگوشِ اسلام ہوئے اور بے شمار مسلمان فیوضِ روحانی سے بہرہ ور ہوئے۔

ارشادات مبارک بطور تبرک

آپ کی سادگی اور بے ریائی کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے، لیکن اس سے بھی عجیب یہ کہ دیکھنے والوں کو آپ دور سے متکبر نظر آتے ہیں جو بے تصنع ہونے کی دلیل اور فخر کا خاصہ ہے اور اسی سلسلہ میں آپ کا ایک ارشاد مبارک ہے۔

''زیادہ خاکساری بھی ریاکاری کی حد کو پہنچ جاتی ہے''

آپ نے ایک مرتبہ ''جوازِ سمع'' کے بارے میں مسبوط و مدلل تقریر میں فرمایا ''میدان جنگ میں ڈہل اور طبل'' بجایا جاتا ہے تا کہ لڑنے والوں کا مزید حوصلہ بڑھے اگر ہم لوگ اسی کے ہم شکل کو چھوٹا کر کے ''ڈہل کا ڈھول'' اور طبل کا طبلہ نام رکھ لیں تو کون سی بدعت وجدت کی۔

وصال بے مثال

قبلہ حضور سراج السالکینؒ کو حضرت خواجہ قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک نسبت و فیضانِ خاص حاصل تھا اور مولائے کائنات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے بھی بے حد لگاؤ تھا، لہذا وصال کے لیے ''سید'' پسند فرمایا اور درگاہ وخانقاہ چراغ علی شاہ صاحبؒ سید تشریف لے گئے۔ قوالی میں جب وہاں یہ شعر پڑھا گیا۔

''باشد ایمانِ مسلماں مصحف روئے علی رحمۃ اللہ علیہ
سجدہ گاہ ماست محرابِ دوابروئے علی رحمۃ اللہ علیہ

چونکہ ہمارے سرکار میں غلوئے محبت اہل بیت ونسبت مرتضوی غالب تھی لہذا وفورِ محبت مولائے کائنات نے یہ رنگ دکھلایا کہ یہ شعر سنتے ہی ''آتش عشق'' شعلہ زن ہوئی اور اس نے

Marfat.com

رختِ وجودِ عاشق کو پھونک دیا یعنی

لاگ کی آگ لگتے ہی پنبہ نمط سا جل گیا
رختِ وجودِ جان وتن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو

شاہ نیاز بے نیازؒ

حالت وجد و بے ہوشی و بے خودی میں سجدہ کرنا اس غرض سے تھا کہ عبدیت ومعبودیت کے معنی کو ظاہر و آشکار کر کے دکھائیں اور سمجھا دیں کہ سجدہ کرنا اظہار عقیدت کی دلیل ہے۔ ''عبد'' کے معنی فانی اور مبتہلک ہونے کے ہیں، آپ میں سجدہ میں کیا گئے گویا عبد اپنے معبود میں فانی و مستہلک ہوگیا۔ عاشق کو وصالِ حقیقی و دائمی نصیب ہوا۔ آپ نے ساڑھے نو بجے شب، ۲۷ ربیع الاول ۱۳۴۹ ہجری مطابق ۱۹۲۴ عیسوی، بریلی شریف سے بائیس کلو میٹر دور بمقام سید رحلت فرمائی۔

نوٹ: نیاز یہ انعقادات کے لیے ۲۶ تاریخ لکھی جاتی ہے، ورنہ وہ شب ستائیس کی تھی۔

پس ماندگان

پس ماندگان میں آپ کی صرف ایک اکلوتی صاحبزادی تھیں، جن کی اولاد کو آپ نے اپنی گدی عطا فرمائی۔ آپ نے اپنے آقائے والا حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی سنت ادا فرماتے ہوئے اپنی روحانی دولتِ لازوال اپنے نواسوں کے حوالہ فرمائی۔ یعنی حضرت قبلہ بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے سپرد فرمائی۔ آپ کے اکلوتے داماد حضرت قبلہ مہدی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور بابا صاحبؒ کی اولاد میں سے پوتوں میں سے ایک پوتے تھے۔

قبلہ حضور سراج السالکینؒ کے چار نواسے تھے، جن کے اسمائے مبارک ذیل میں پیش ہیں۔

۱۔ حضرت قبلہ شاہ محمد نقی، عرف عزیز میاں صاحب۔ سب سے بڑے نواسے۔
۲۔ حضرت قبلہ شاہ محمد تقی، عرف محبوب میاں صاحب۔ حضرت عزیز میاں سے چھوٹے۔
۳۔ حضرت قبلہ شاہ محمد صادق، عرف سچے میاں صاحب۔ حضرت محبوب میاں سے چھوٹے۔
۴۔ حضرت قبلہ شاہ موسیٰ رضا، عرف موسی میاں صاحب۔ حضرت سچے میاں سے چھوٹے

Marfat.com

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلۂ عالیہ نیازیہ یعنی حضرت خواجہ غریب نوازؒ معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتیؒ کی جانشینی، یعنی سجادگی و مسند نشینی اپنے سب سے بڑے نواسے حضرت قبلہ شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحب کو عطا فرمائی۔

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کی شادی سترہ سال میں ہوئی۔ اکیس سال کی عمر میں آپ کی اہلیہ رحلت فرما گئیں، صرف چار سال مدتِ تاہل رہی، پھر عقدِ ثانی نہیں فرمایا، بعض حضرات کے اصرار پر فرمایا ''حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز'' نے فرمایا ہے کہ تمھاری نسل اولادِ کور سے نہیں چلے گی، بلکہ مثل رسول پاک ﷺ نواسہ سے چلے گی۔ میری لڑکی کے بطن سے جو پہلا لڑکا تولد ہوگا وہی میرا جانشین و مسند نشین اور صاحبِ سجادہ ہوگا۔ میرا نام اور سجادہ کی آبادی اس سے ہوگی۔ سنت نبوی ﷺ و مشیت ایزدی یوں ہی ہے۔ میں خدا کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرسکتا۔ اس لیے نکاح ثانی کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کی صاحبزادی بی بی صاحبہ کے بطن سے اولاً حضرت قبلہ شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ ولی مادر زاد پیدا ہوئے اور حضرت نے باضابطہ طور پر ان کو اپنی فرزندیت میں لے لیا اور تعلیم ظاہری و باطنی مثل اپنے آباؤ اجداد کے فرمائی اور اپنا جانشین فرمایا۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

تاجدار چہارم

خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

سجادہ نشین، سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

قبلہ حضور، امام السالکین ۔شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ، قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی، (قدیم) نیازی، بریلوی

در یک نظر:

ا۔	اسم مبارک:	محمد تقیؒ (عرف عزیز میاں صاحبؒ)
۲۔	والد ماجد:	حضرت قبلہ مہدی میاں صاحبؒ
۳۔	مرشدِ والا:	قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ (نانا جان)
۴۔	حسب ونسب:	فاروقی وفریدی
۵۔	وابستگیٔ سلسلۂ روحانی:	سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی
۶۔	عطائے مسند وسجادگی از:	قبلہ حضور شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ
۷۔	تاریخ پیدائش:	۳۰ رجولائی ۱۸۹۹ء مطابق

Marfat.com

۸۔ مقام پیدائش: بریلی شریف

۹۔ تاریخ وصال: ۱۷ر جنوری ۱۹۶۸ء مطابق ۱۴ر شوال المکرم ۱۳۸۷ھ

۱۰۔ مقام وصال: جے پور

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: درخانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف آپ کی تعلیم کی ابتداء حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسینؒ سے ہوئی۔

۱۲۔ دورِ سجادگی: قریب ۴۴ سال از ۱۹۲۴ء تا ۱۹۶۸ء

۱۳۔ آپ کی تصانیف: آپ کا مجموعہ کلام ''راز و نیاز'' کے نام سے شائع ہوا۔

اس کے علاوہ رازِ حقیقت، رازِ معراج، ترانہ چشتی، رازِ محبت اور میلادِ شریف بھی شامل ہیں۔

تعارف (خصوصی واختصاری)

نومبر ۱۹۲۴ء میں قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کے وصال کے بعد آپ کے سب سے بڑے نواسے قبلہ حضور امام السالکین شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ کو سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی یعنی حضور خواجہ غریب نوازؒ کی جانشینی و سجادگی کا شرف حاصل ہوا۔ یعنی آپ بحیثیت صاحبِ سجادہ و مسند نشین اپنے نانا جان کی گدی پر جلوہ افروز ہوئے۔ کیا خوب ہی سنتِ نبوی ﷺ ادا ہوئی۔ سبحان اللہ اور اس طرح آپ تاجدارِ خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کہلائے۔

حسب ونسب

آپ کے والدِ ماجد حضرت قبلہ مہدی میاں صاحبؒ، حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے پوتوں میں سے ایک پوتے ہوئے تھے، لہٰذا اس نسبت سے فاروقی ہوئے۔ بابا صاحبؒ، حضرت عمر فاروقؓ کی اولادوں میں سے تھے، جبکہ نانا جان حضور ننھے میاں صاحبؒ علوی سید تھے اور والدہ کی نسبت سے علوی سیدہ بھی آپ کے ساتھ تھی۔ آپ کے نانا جان کی صرف ایک اکلوتی بیٹی تھیں، لہٰذا آپ کے نانا جان نے سید عالم نور مجسم ﷺ کی سنت ادا کرتے ہوئے اپنی گدی اپنے نواسوں کے حوالہ کی۔

Marfat.com

تعلیم وتربیت

قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ ہی میں سن شعور کے ساتھ ہی ہائے بسم اللہ سے مکتب کا آغاز ہوا۔ آپ کی نگاہِ تربیت میں ابتدائی مراحل طے ہوئے، تربیت کا وہ انداز و ماحول دوسروں کو کہاں نصیب ہوا۔ علومِ ظاہری تو ایک بہانہ تھا، باتوں باتوں میں عرفان کی تعلیم ہوتی چلی گئی اور علم وفضل کے نئے افق کھلتے چلے گئے۔ حضرت قبلہ عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ ان کی تعلیم وتربیت کی ابتدا قبلہ حضور تاج الاولیاء نے فرمائی اور انتہا نانا جان قبلہ حضور سراج السالکین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔ قبلہ حضور تاج الاولیاء کے وصال کے وقت حضرت قبلہ عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر پانچ سال تھی۔ بارہ سال کی عمر میں حضرت عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ، قبلہ حضور ننھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ پاک پر بیعت ہوئے تھے۔ بیعت اوّل قبلہ حضور تاج الاولیاء صاحبِ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر ہوئی تھی۔ تین (شغل) بھی عطا ہوئے تھے اور فنِ بانک بنوٹ بھی۔

اوصاف حمیدہ

اخلاقِ مجسم وانتہائی منکسر المزاج تھے۔ اخلاق محمدی ﷺ وانسانِ کامل کا نمونہ تھے۔ گفتگو میں نرمی کے ساتھ اختصار وجامعیت سے ہر شخص متاثر ہوتا تھا۔ ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر کھلتی رہتی تھی۔ ذوق میں لطافت واطوار میں نفاست فطری خصوصیات تھیں۔ تصوّف، روحانیت، فلسفہ، تفسیر، فقہ، طب، شعر وسخن، گویا کسی موضوع پر طبیعت بند نہ تھی۔ یہی حال کم وبیش دنیاوی علوم و فنون کا تھا۔ خاندانی روایت کے مطابق فنِ حرب وضرب وبن نوٹ کی بھی مشق اور تکمیل کرائی گئی تھی۔ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ نے شاعری فرمائی۔ تخلص ''راز'' تھا اور کلام آپ کا دیوانِ راز ونیاز کے نام سے طبع شدہ ہے۔ لباس شاہانہ کھانا انتہائی سادہ اور قلیل تناول فرماتے۔ جانشینِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ ہوتے ہوئے اور حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مشن پر عمل پیرا ہوتے ہوئے چھب بھی ایسی اختیار فرمائی تھی کہ ہندو، سکھ، عیسائی حضرات بھی والہانہ شگفتگی رکھتے اور کہتے کہ حضرت تو ہمارے بھگوان کے اوتار ہیں۔

Marfat.com

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ کی شاہی و شہنشاہی اور قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کا فقر و استغناء، تقریر و تحریر، نظم و نثر، فارسی و عربی، اردو اور ہندی میں دسترس، خصوصیات کا ایک دلکش پیکر تھے۔ جامع شریعت و طریقت، کم گفتن، کم خوردن اور کم خفتن تھے۔ زہد و توکل، جود و سخا، وسیع القلبی، وسیع النظری، بصیرت و بصارت، بدرجہ اتم موجود تھا۔

آپ کے حالات و واقعات زندگی کے لیے تالیف شدہ ''عزیز جہاں شدہ'' اور ''سلسلۂ عالیہ نیازیہ'' کا مطالعہ کرنا ہوگا اور مکمل سوانح حیات کے لیے انتظار۔ یہاں تو نہایت اختصار و اجمال سے کام لیا گیا ہے وگرنہ آپ بھی اپنے بزرگوں کی طرح بہت بڑی ہستی گزرے ہیں۔

خدماتِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ

خدماتِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے سلسلہ میں قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کا دورِ مبارک اگر نقطۂ عروج تھا تو آپ کا عہد مبارک منتہائے کمال تھا۔ آپ کے دور میں بھی سلسلۂ عالیہ نیازیہ کو عروج بے زوال خوب ہی ملا۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور حضور خواجہ غریب نواز کے درباروں کی صحیح نمائندگی ادا کرنے کی آپ کی ذاتِ گرامی نے کماحقہٗ سعی فرمائی۔ خانقاہ شریف کی تعمیر و توسیع میں ہمیشہ دلچسپی فرمائی۔ قبلہ حضور ننھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد پچیس سال معمار و مزدور مستقل ملازم رکھے اور ترمیم و تعمیر کے سلسلہ باقاعدگی سے جاری رکھا۔

آپ کا ایک خصوصی ارشادِ مبارک

آپ فرمایا کرتے تھے ''ہمارے سلسلۂ نیازیہ'' میں صرف لفافہ تبدیل ہوتا ہے، مگر مضمون وہی رہتا ہے۔

وصال بے مثال

آپ نے ۱۴ر شوال المکرم ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۷ر جنوری ۱۹۶۸ء شہر جے پور میں وصال فرمایا۔ وصال سے قبل اجمیر شریف تشریف لے گئے تھے، مکمل حاضری و اجازت کے بعد شہر

Marfat.com

جے پور تشریف لائے تھے اور اپنے نانا جان کی سنت ادا کرتے ہوئے بریلی شریف کی بجائے دیگر شہر جے پور میں وصال فرمایا۔ یہاں سے آپ کا جسدِ خاکی بذریعہ موٹر بریلی شریف پہنچا، جہاں آپ کی تجہیز و تکفین ہوئی۔

پس ماندگان

آپ نے پس ماندگان میں چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں چھوڑیں۔ جن کی مکمل تفصیل اگلے اوراق میں سجائی جائے گی۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

تاجدار پنجم

خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

سجادہ نشین سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی،

قبلہ حضور شاہ محمد حسن سجاد رحمۃ اللہ علیہ (عرف حسن میاں)

قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی (قدیم)، نیازی، بریلوی

در یک نظر:

۱۔ اسم مبارک: محمد حسن سجاد رحمۃ اللہ علیہ (عرف حسن میاں)

۲۔ والد ماجد: قبلہ حضور شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ مرشدِ والا: قبلہ حضور، شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں رحمۃ اللہ علیہ صاحب

۴۔ حسب ونسب: مطابق والد صاحب

۵۔ وابستگیٔ سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ، بریلوی

۶۔ عطائے مسند وسجادگی: ۔۔۔حضور عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ تاریخ پیدائش: ۲۱ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ بروز جمعہ، مطابق

۸۔ مقام پیدائش: بریلی شریف

Marfat.com

۹۔ تاریخ وصال:

۱۰۔ مقام وصال: بریلی شریف

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: درخانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

۱۲۔ دورِ سجادگی:

تعارف (خصوصی واختصاری)

آپ قبلہ حضور عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادہ تھے بعد وصال والدِ ماجد ۱۹۶۸ء سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلی کے صاحبِ سجادہ ومسند نشین ہوئے۔ یعنی تاجدارِ پنجم خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف ہوتے ہوئے حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی گدی شریف پر جلوہ افروز ہوئے، آپ کا تاریخی نام خورشید حیدر تھا۔

تعلیم وتربیت

آپ کی مکمل تعلیم وتربیت ظاہری وباطنی کی تکمیل آپ کے والدِ ماجد و پیرومرشد قبلہ حضور عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی اور ہر طرح سے اپنا جیسا سجایا، جس کی وجہ سے جوں ہی جانشینی وسجادگی کے لیے پیش کیے گئے، فوری مقبولِ بارگاہ ہوئے۔

اوصاف حمیدہ

اپنے شیوخ کا کامل نمونہ اوران کی صفات کے مکمل نمائندہ تھے۔ علم وفضل، شریعت و طریقت میں وسعت معمولات، زہد وتقویٰ، جود وسخا، فقر واستغناء، دریا دلی، سیر چشمی، اوللعزمی، علوم وفنون میں کمال، بے مثل قوتِ حافظہ، دلیری وہمت، خلق میں مروت ورواداری، ایثار و انکساری، جیسی خصوصیات کا منبع تھے۔ سخاوت میں تو والدِ ماجد سے بھی چند قدم آگے تھے۔ حضرت قبلہ عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں تو سنجیدہ اور دریا جیسی رواں سخاوت تھی ہی جب کہ حضرت قبلہ حسن میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں تو ہیجانی وطوفانی سخاوت تھے۔ ایسے سخی کہ بے سوچے سمجھے سب کچھ ہی خیر خیرات کر ڈالتے۔ آپ کا رنگِ سخا ایک الگ ہی رنگ لیے ہوئے تھا، جو بڑا قابلِ دید ہوتا تھا۔

Marfat.com

خدماتِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ

آپ نے اپنے والدِ ماجد و پیر و مرشد اور تمام اپنے شیوخ کی پیروی میں کماحقہٗ، سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی ہو بہو خدمات کرنے میں ذرہ برابر بھی کسر نہیں چھوڑی۔ جب کہ آپ کے زمانہ کے واقعات و حالات نے آپ کا راستہ روکنے کی بہت کوشش کی، مگر ان مخالف حالات کو شکست دیتے ہوئے اپنا کام مکمل کر ہی گئے۔ آپ کے والدِ ماجد و پیر و مرشد کے ذمہ تین سالانہ اعراسِ مبارک تھے، جب کہ آپ کے حصہ میں چار ہوئے۔ آپ بڑی ہی ذمہ داری کے ساتھ خانقاہِ عالیہ نیازیہ سے متعلق تمام امور و مراسم حسبِ سابق و حسبِ معمول جاری و ساری رکھے رہے۔

وصال بے مثال

پس ماندگان

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

تاجدارِ ششم

خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

سجادہ نشین، سلسلۂ عالیہ، نیازیہ، بریلوی

قبلہ حضور شاہ محمد حسنین (عرف حسنی میاں صاحب مدظلہ العالیٰ)

قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی (قدیم)، نیازی، بریلوی

دریک نظر:

۱۔ اسم مبارک: محمد حسنین (عرف حسنی میاں صاحب مدظلہ العالیٰ)

۲۔ والدِ ماجد: قبلہ حضور۔ محمد حسن سجاد رحمۃ اللہ علیہ (عرف حسن میاں صاحب)

۳۔ مرشدِ والا: قبلہ حضور۔ محمد حسن سجاد رحمۃ اللہ علیہ (عرف حسن میاں صاحب)

۴۔ حسب ونسب: مطابق والدِ ماجد

۵۔ وابستگیٔ سلسلہء روحانی: سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے مسند وسجادگی از: قبلہ حضور شاہ محمد حسن سجاد رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ تاریخ پیدائش: ۱۱رمحرم الحرام ۷ ۱۳۶ھ مطابق ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۰ء (سہ شنبہ)

۸۔ مقام پیدائش: بریلی شریف

Marfat.com

۹۔ ابتدائی تعلیم: درخانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف

۱۰۔ دورِ سجادگی: از وصال والدِ ماجد تاہنوز جاری

تعارف (خصوصی واختصاری)

آپ قبلہ حضور حسن میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہکے صاحبزادہ ہیں، یعنی قبلہ حضور عزیز میاں صاحبؒ کے پوتے۔ والدِ ماجد وپیرومرشد قبلہ حضور حسن میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد سلسلۂ عالیہ نیازیہ یعنی حضور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہکے جانشینی وسجادگی کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔ یعنی آپ تاجدارِ ششم خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف ہیں اور اس وقت آپ ہی تمام دنیا کے نیازیوں کے مرشدِ اعلیٰ ومرکزِ خاص ہیں۔ باری تعالیٰ صحت کاملہ کے ساتھ ہمارے سرکار حضرت حسنی میاں صاحب مدظلہ العالی کو طویل عمر عطا فرماتے ہوئے ہم تمام نیازیوںؒ کے سروں پر آپ کا سایہ قایم فرمائے۔ آمین ثمہ آمین

تعلیم وتربیت

آپ کی تعلیم وتربیت ظاہری وباطنی حسبِ خاندانی روایت آپ کے والدِ ماجد وپیرومرشد قبلہ حضور حسن میاں صاحبرحمۃ اللہ علیہ نے ہی فرمائی اور ایسا رنگ ونور بھرا کہ نہ صرف برصغیر ہندوپاک بلکہ تمام دنیامیں آپ سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ وتوسیع وترویج وفروغ بڑی کامیابی وشانداری سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اوصافِ حمیدہ

آپ کی باطنی حقیقت تواہلِ نظر ہی بیان کرسکتے ہیں، ہم حامل نظرِ مجازی غلام تو یہ دیکھتے رہتے ہیں کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں یعنی جس بھی محفل ومجلس میں بس الگ ہی ایک نمایاں وممتاز یکتاومنفرد شخصیت نظر آتے ہیں۔ کسی کی بے ارادہ ہی صرف ایک مرتبہ ہی آپ پر نظر پڑ جائے تو پھر اس کے بس کی بات نہیں کہ ازخود نظر ہٹالے، چاہے گا کہ سدادیکھتا رہے۔ ظاہری حسن وجمال کا تو یہ عالم ہے کہ کشش اس قدر کہ مریدومعتقد ہی کیا ہر دیکھنے والا آپ کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور یہ منظر تو خود مجھ حقیر ناچیز نے اپنی آنکھوں سے کراچی میں دیکھا کہ جب پاکستان کے پہلے دورہ کے

Marfat.com

موقع پر آپ پیپلز کالونی کراچی میں قیام فرمائے ہوئے تھے اور ایک پورے دن (جمعہ) کی حاضری مجھ غلام کی بھی حضرت والا کی خدمتِ اقدس میں رہی تھی۔ وہ منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے گھومتا ہے اور ہمیشہ گھومتا رہے گا۔ یعنی تشنگیٔ دیدارِ یار الحمد للہ اب بھی باقی ہے اور باری تعالیٰ سدا باقی رکھے۔ آمین

آپ کا مزاجِ مبارک اعلیٰ درجہ کے مقامِ اعتدال پر قیام فرماتا ہے۔ انتہائی ٹھنڈک، ہر ادا میں جمال ہی جمال، فقیری و شاہی کا ایک حسین امتزاج، سوجھ بوجھ و علم و تدبر کی بھی ایک غیر معمولی ہستی پاک۔ غیر معمولی و خصوصی و خاص خصوصیات اور بھی کثرت سے آپ میں ایسی پائی جاتی ہیں جن کا کما حقہ احاطہ طفلِ مکتب کا قلم تو نہیں کر سکتا۔ بس اپنی اوقات بھر نذرانۂ عقیدت و محبت پیشِ حضور ہے۔ آپ نے پورے خاندان و کنبہ کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک تسبیح میں یکجا فرما دیا ہے۔ آپ خاندان و کنبہ کے ایک ایک فرد یعنی بڑے، جوان، بچے کے مطابق ان کے مقامات کا ہمہ وقت ہر طرح سے خیال فرمائے رہتے ہیں۔ یہ تعریف و توصیف کے الفاظ و جملے میرے ذاتی نہیں، بلکہ جو بزرگ بھی بریلوی شریف سے یہاں تشریف لائے ہر اک سے سن کر میں نے تحریر کیے ہیں۔ آپ کے اخلاق اعلیٰ کے یہ تو ان کے گھر والوں کے اظہار تھے۔ ان کے خاندان و کنبہ والوں نے یہ تک فرمایا کہ باری تعالیٰ نے ہمارے گھرانے میں قبلہ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ کی صورت میں ہمیں ایک بہت بڑی ہستی عطا فرمائی ہے۔ جب وہ ایک ایک فرد کا خیال فرما رہے ہوتے ہیں تو ان کی کسرِ نفسی ایسی دیدہ ور ہوتی ہے کہ ان کی اس ادا پر بھی قربان ہونے کو دل چاہتا ہے، یہ تو ان کے گھرانہ والوں کا حال ہے کہ ان پر دیوانہ وار فدا ہوئے جاتے ہیں۔

دوسری جانب مریدین و معتقدین کا عالم بھی کچھ کم نہیں۔ ہر اک آپ کی سحر کن و پر کشش اخلاقی اداؤں سے مطمئن و شاد ہے کہ حضرت صاحب مدظلہ مجھ پر بھی ہمہ وقت توجہ فرمائے ہوئے ہیں۔ یہ آپ کی روحانی قوتوں کا کھلا مظہر ہے کہ ہر طالب کو اس کی طلب کے مطابق سیراب فرماتے رہتے ہیں۔

آپ کے اس پہلو کی بھی بڑی دھوم ہے کہ آپ نے سلسلۂ عالیہ نیازیہ اور خانقاہِ عالیہ کی

Marfat.com

توسیع وترویج میں اتنی ترقی فرمائی ہے کہ آپ کے بزرگوں کے وہ ابتدائی زمانے یاد آجاتے ہیں، جس میں سلسلۂ عالیہ و خانقاہ شریف کی وسعتوں کے لیے انہوں نے ابتدائی کوشش فرمائیں۔

آپ کا دورِ سجادگی چونکہ اس وقت جاری وساری ہے اور آپ تمام دنیا کے نیازیوں کے مرکز و سرچشمہ ہیں اور تمام دنیا کے نیازیوں کو سیراب فرمارہے ہیں۔ لہٰذا ہم دعاگو ہیں کہ بارالٰہ ہمارے سرکار حضور حسنی میاں صاحب ؒ کو صحتِ کاملہ وطویل عمری کے ساتھ ہمارے سروں پر ان کا سایہ فرما۔ آمین ثم آمین

ایک یہ بھی کہ ابھی آپ کا دور سجادگی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے، لہٰذا آپ کے حالاتِ زندگی کی رقم درازی کا کماحقہ حق کوئی مورخ موجودہ نہیں کرسکتا اس لیے کہ نہ جانے کیسے کیسے کارہائے نمایاں آپ سے ابھی اور بھی انجام دیئے جانے ہیں۔ یہ تو صرف مستقبل کے مورخ کو شرف حاصل ہوگا کہ تاریخ کے اوراق پر آپ کی شخصیت کو کماحقہ اجاگر کرے گا۔ حقیر ناچیز وادنیٰ وکمترین حضرتِ والا کا تو اس تاریخ میں صرف چند تعارفی کلمات اور وہ بھی نہایت اختصار کے ساتھ پیش کرسکا ہے جو آپ کے درجات ومقامات کے لحاظ سے قطعی ناکافی بھی ہیں اور تشنہ بھی ہیں۔

منقبت

درشان قبلہ حضور شاہ محمد حسنین میاں صاحب مدظلہ العالی

(مکمل کلام میں سے چند اشعار)

میرے خوابوں کی تعبیر حسنی میاں — لٹ گیا دیکھ تصویر حسنی میاں
ہوش آئے تو کچھ ان کی مدحت کرے — یہ گرفتارِ تنویر حسنی میاں
اِک نظر چاہیے ورنہ اہلِ نظر — خود بتائیں گے توقیر حسنی میاں
یاد آئے خدا دیکھتے ہی انہیں — اللہ والوں کی تفسیر حسنی میاں
کھینچا تانی شر سے بری ہو گیا — تم نے ڈالی وہ زنجیر حسنی میاں
رانجھا دنیا دکھاوا تھا ہر پردہ میں — کہتی پھرتی تھی یہ ہیر حسنی میاں
شمس کھونٹے سے بندھ کر ہوا بے نیاز — اس کی تدبیر و تقدیر حسنی میاں

Marfat.com

(مطابق ہفت روزہ ''روہیل کھنڈ بریلی'') ۱۴/تا۱۹/جنوری ۱۹۶۸ء

دریا در کوزہ۔ یعنی برائے ''در یک نظر''
افرادِ خانوادۂ نیازیہ

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز شاہ نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ
کے صاحبزادے

قبلہ حضور شاہ نظام الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ تاج الاولیاء
کے صاحبزادے

سراج السالکین قبلہ حضور شاہ محی الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ
کے چار نواسے

۱۔ حضرت قبلہ شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ حضرت قبلہ شاہ محمد نقی عرف محبوب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ حضرت قبلہ محمد صادق عرف سچے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ حضرت قبلہ موسیٰ رضا عرف موسی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مذکورہ و مندرجہ بالا چاروں برادرانِ حقیقی کی
اولاد کی تفصیل مکمل ذیل میں پیش ہے۔

Marfat.com

نمبرا: اولاد حضرت قبلہ شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ

۱۔ بڑی صاحبزادی صاحبہ زوجہ حکیم سید سلطان احمد صاحب نیازی اکبرآبادی

۲۔ صاحبزادہ (بڑے) حضرت شاہ محمد حسن سجاد عرف حسن میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ صاحبزادہ (منجھلے) حضرت شاہ محمد جعفر میاں صاحبؒ عرف جعفر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ منجھلی صاحبزادی صاحبہ زوجہ سید محبوب الرحمان عرف بابر میاں نیازی جے پور

۵۔ صاحبزادہ (تیسرے) حضرت شاہ زین العابدین عرف عابد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ صاحبزادہ (سب سے چھوٹے) حضرت شاہ محمد علی عرف نصیر میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ سب سے چھوٹی صاحبزادی صاحبہ

نمبر۲: اولادِ حضرت قبلہ "شاہ محمد تقی" عرف محبوب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ صاحبزادہ (بڑے) حضرت شاہ محمد حسنین عرف محمود میاں نیازی صاحب

۲۔ صاحبزادہ (منجھلے) حضرت شاہ احمد حسین عرف احمد میاں نظامی صاحب

۳۔ صاحبزادہ (تیسرے) حضرت شاہ حامد حسین عرف حامد میاں صاحب

۴۔ بڑی صاحبزادی صاحبہ

۵۔ منجھلی صاحبزادی صاحبہ

۶۔ سب سے چھوٹی صاحبزادی صاحبہ

۷۔ صاحبزادہ (سب سے چھوٹے) حضرت شاہ حمید حسین عرف حمید میاں صاحب

نمبر۳: اولاد حضرت قبلہ شاہ محمد صادق" عرف سچے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ"

۱۔ صاحبزادہ (بڑے) حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ عرف شوکت میاں رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ صاحبزادہ (منجھلے) حضرت شاہ مسعود حسین عرف گوہر میاں صاحب (ڈاکٹر)

۳۔ صاحبزادہ (تیسرے) حضرت شاہ مصطفیٰ حسین نظامی عرف اقبال میاں صاحب

Marfat.com

۴۔ صاحبزادہ (چوتھے) حضرت شاہ مرتضیٰ حسین عرف موتی میاں صاحب

۵۔ صاحبزادہ (پانچویں) حضرت شاہ مجتبیٰ حسین عرف چمہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ صاحبزادی (اکلوتی) زوجہ حضرت سید عاقل میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کراچی پاک)

نمبر۴: اولادِ حضرت قبلہ شاہ موسیٰ رضا عرف موسیٰ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(داماد حضرت قبلہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش؛ اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ)

۱۔ صاحبزادی (اکلوتی) پیدا ہونے کے بعد بچپن میں ہی وصال فرما گئی تھیں۔ زوجہ محترمہ کے وصال کے بعد حضرت نے دوسری شادی نہیں کی۔

Marfat.com

دوبول

بسلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

(آنکھوں دیکھے کانوں سنے)

یعنی نچوڑِ نیازیہ زیست

از ۱۹۵۷ء تا ۲۰۱۱ء

منجانب حقیر ناچیز۔ راقم تعارف وتاریخِ ہذا

بہ توفیق الٰہی خصوصی من بندہ ءعاصی وخاطی کو ۱۹۸۷ء میں حضور پیری ومرشدی حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادیؒ صاحب کے درِ دولت پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مرشدِ والا اور ان کی جمیع ذریّت پاک کی دل بھر کر زیارتیں نصیب ہوئیں۔ تشنگی رہی تو بس یہ کہ وقت کی شدید قلت کی وجہ سے اپنے اعلیٰ مراکز خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف دہلی اور اجمیر شریف کی حاضریاں نہ ہوسکیں۔ دعا ہے کہ بارِالٰہ مستقبل میں توفیق عطا فرمائے (آمین)

اپنے پیارے سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے مختصر ترین تعارف کو سمیٹتے ہوئے میں اپنی بیالیس سالہ زندگی ۱۹۶۹ء تا ۲۰۱۱ء جو سلسلہء عالیہ نیازیہ سے وابستہ رہی ہے کی روشنی میں مندرجہ ذیل آنکھوں دیکھے کانوں سنے چند حالات وواقعات اور تعلیمات وہدایات ظاہری انتہائی اختصار کے ساتھ قلمبند کر رہا ہوں، یعنی یہ کہ شہر حیدر آباد میں سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے جتنے بھی

Marfat.com

بزرگانِ عظام کی خدمت اقدس میں حاضریوں سے جو کچھ بھی مجھے حاصل ہوا بشمول حاضری، درِ مرشد سے نادر و نایاب، بے مثالی وقیمتی تعلیم و تربیت سے آراستہ لمحات کا نچوڑ بھی قارئین کے مطالعہ کے لیے ذیل میں پیش ہے۔

ا۔ جانشینیٔ وسجادگیٔ

شہنشاہِ ہند خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ سید معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتیؒ

شہنشاہِ ہند حضرت قبلہ خواجہ غریب نواز چشتی اجمیریؒ کی گدی جانشینی وسجادگی حضرت قبلہ سید فخر الدین محمد دہلوی نے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کو عطا فرمائی تھی، جب کہ بقیہ تمام خصوصی نائبین کو صرف خلافتیں، ہندالولی حضرت قبلہ خواجہ غریب نوازؒ کی یہ امانت تب سے آج تک سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلی شریف میں چلی آرہی ہے۔ اس سلسلہء عالیہ نیازیہ کے جمیع صاحبِ سجادہ ومسند نشیں بزرگان حضراتِ گرامی قدر اس منصب اعلیٰ ترین کی کماحقہ ذمہ داریاں پوری ادا کرنے کے لیے اپنی تمام تر قوت وصلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تن، من ودھن سے ہمہ وقت مصروفِ کار رہتے ہیں۔ اس حقیقت کو بتانے اور منوانے کے لیے کسی قیل وقال میں قطعی پڑنے کی ہم ضرورت ہی محسوس نہیں کرتے۔ اس لیے کہ ہمارے جمیع نیازیہ بزرگاِ عظام نام ونمود اور ہر قسم کی نمائش کے سخت ترین خلاف ہیں اور سدا نہ پسند فرمائے رہتے ہیں۔ ہاں، اگر کوئی صاحبانِ ذوق و شوق اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے عقیدت ومحبت رکھنے والے محبین یہ اظہار صرف دیکھنا ہی چاہتے ہوں تو سالانہ عرسِ مبارک حضور خواجہ غریب نوازؒ چشتی کے موقع پر اجمیر شریف تشریف لے جا کر اور چند یوم قیام کر کے اپنی مجازی آنکھوں سے بھی حقائق کا مشاہدہ کریں کہ حضور غریب نوازؒ کے مزارِ اقدس حقیقی (کچے) کو غسل کون دے رہا ہے اور حضرت کی گدی شریف پر کون جلوہ گر ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس سے آگے کہنے سننے کی اب کوئی ضرورت نہیں کہ حق اظہر من الشّمس سامنے ہوگا اور اس حق کے حصول کے لیے اس سے حسین طریقہ اور کیا ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

۲۔ مرکزِ تعلیم و تربیت

سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی ''عشق'' (ہے)

سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں رسمی عقیدوں کی جگہ تعلیم و تربیت کا مرکز ''عشق'' ہے، جس میں کائنات کی ہر شہ سے محبت کرنا سکھایا جاتا ہے۔ یعنی

جو ہیں آشنا سرِّ اسرار کے
وہ ہیں یار ہر یارِ اغیار کے

سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی یہ مرکزی و بنیادی تعلیم بھی حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی سجادگی و جانشینی در سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے مزید ایک اور خود منہ بولتا ثبوت ہے کہ درِ خواجہ غریب نوازؒ جمیع مخلوقات کے لیے بلا کسی تمیز و امتیاز ہر وقت کھلا رہتا ہے اور یہ ادا ''عشق و محبت'' کے بغیر کسی بھی صورت پیدا نہیں ہوسکتی۔ یہ وہ لاثانی و لازوال، بے توڑ و شکست ہتھیار ہے، جس سے مذہبِ اسلام کے عظیم ''روحانی'' امیر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے پورا ہندوستان بلا مجازی ہتھیار فتح کیا، یعنی جسم کے بجائے دل جیتے اور قریب چھیانوے لاکھ یعنی کروڑ کے لگ بھگ مسلمان کیے اور تب سے آپ کے نائبین ''ماتحت (روحانی امیروں و خلفاء صاحبان) آپ کی تقلید کرتے ہوئے ہنوز باطل قوتوں کے خلاف برسرِ پیکار رہتے ہوئے فتوحات پر فتوحات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ جو قیل وقال والے ناکام و شکست خوردہ ظاہری دعویٰ داروں کو نظر نہیں آتا یا آتا ہے تو تسلیم نہیں کرتے کہ واقعی دینِ اسلام پھیلا یا ہی اولیاء اللہ مشائخ عظام نے چونکہ ان کا ہتھیار ہی عشق و محبت ہے جو اس ہتھیار سے جسم نہیں دل جیتے ہیں اور جب دل ہی کسی کا ہو گیا تو پھر اس کے پاس بچا ہی کیا، پس پردہ ہو یا پیشِ پردہ، سب کچھ فاتح کی ملکیت ہو جاتا ہے۔ علماء ظاہری میں صرف وہ علماء دینِ اسلام کو وسعت دیتے ہیں جو پیر و مرشد والے بھی ہوتے ہیں۔ کتابی علوم کے ساتھ جب کہ محض کتابی علماء ناقص علوم کے ساتھ حکمت سے خالی دینِ پاک کو فتنہ فساد کے ساتھ تماشہ بنائے رہتے ہیں، جو عام سا شخص بھی مشاہدہ کرسکتا ہے، جو حالت ملک و قوم کی اس وقت انہوں نے بنائی ہوئی ہے۔

Marfat.com

لہٰذا شہنشاہِ ہند کے جمیع نمائندے (نائبین / خلفاء) کبھی کسی مذہب و مسلک کو نہیں چھیڑتے، بس اپنے عشق و محبت کے دلکش و مسحور کن سیرت و کردار سے پیش قدمی کرتے ہوئے دینِ اسلام پیش کرتے ہیں اور یہ جادو ایسا سر چڑھ کر بولتا ہے کہ جس پر فدا ہوکر ہر توفیق یافتہ اپنا سب کچھ لٹا بیٹھتا ہے۔ سرِّ سلسلۂ عالیہ نیازیہ پر حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ نے یعنی اس سلسلۂ عشق میں ہی بسنت کی تقریب اپنے پیرانِ سلسلہ کی درگاہوں میں قایم کرائی، جو درگاہ اجمیر شریف سے لے کر خانقاہِ عالیہ نیازیہ تک سب میں بدستور منائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف تمام اسلامی ممالک کے مسلمان بلکہ غیر مسلم دنیا میں بھی یعنی ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ بھی بلا کسی خوف و خطر اور جھجک اپنے مذاہب و مسالک پر قایم رہتے ہوئے اس خانقاہِ عالیہ نیازیہ میں آتے رہتے ہیں اور تعلیم و طلب میں پورا پورا فیض پاتے ہیں، چونکہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ خانقاہ چشت نگر اجمیر شریف کا پرتو ہے کہ جو کچھ وہاں اجمیر شریف میں ہوتا ہے وہی سب کچھ یہاں خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف میں ہوتا ہے۔

۳۔ خانقاہِ عالیہ نیازیہ کی اساس

''توکّل'' (پر ہے)

راقم الحروف جو یہ کلمات یہاں قلمبند کر رہا ہے، کاش اس کے مقابلہ میں کتنا ہی اچھا ہو کہ کسی طالب و تحقیق و معلومات حاصل کرنے والے کو خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کے انتظامی امور بہ چشمِ خود دیکھنے کا موقع ملے اور وہ خود تصدیق کرے اس کی جو وہ دیکھ چکا ہو کہ جب حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ نے اس خانقاہ شریف کی بنیاد رکھی اسی دن سے اس کے کاروبارِ انتظامات کی بنیاد ''توکل'' پر رکھی نہ کہ ''چندوں اور نذرانوں'' پر اور تب سے آج تک ان کے جانشین اسی بنیاد (اساس) پر بڑی پابندی سے عمل پیرا ہوتے چلے آرہے ہیں اور یہ اس خانقاہ کے قوانین کا ایک بنیادی و اہم جزو ہے۔ اس کی تصدیق و صداقت کے لیے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے دیوان شریف کا ذیل میں رزم شدہ ایک شعر ہی کافی ہے۔

Marfat.com

طمع فاتحہ از خلق ندا ریم نیاز
عشقم اندر پسِ من فاتحہ خوانم باقیست

اسی توکل کی بنیاد پر یہاں کے بزرگوں کا ''روزہ ء فاقہ'' سنتِ نبوی ﷺ ہمیشہ سے دستور رہا ہے کہ باری تعالیٰ کسی بھی ذریعہ سے کچھ پہنچا دیتا ہے تو یہاں کے گلشن کا کاروبار اُسی پہنچ کی چادر میں رہتے ہوئے جاری وساری ہو جاتا ہے اور جب کبھی باری تعالیٰ کی پہنچ میں انتظار کا حکم ہوتا ہے تو خانقاہِ عالیہ نیازیہ کا ہر باسی بشمول جانور تک ''روزہ فاقہ'' سے کئی کئی روز تک سرور ومستی میں لطف اندوز ہوتے ہیں۔ رب کی شکر گزاریوں کے ساتھ شب وروزِ حیات آگے بڑھاتے رہتے ہیں تاوقت کہ باری تعالیٰ کی پہنچ نہ پہنچ جائے۔ یہ سنت پاک ﷺ اس خانقاہ شریف کے بزرگوں کا ایک پسندیدہ خاص الخاص خاصہ ہے جو مریدین کی تعلیم وتربیت کے اسباق میں شامل ہے۔

۴۔ شریعت ظاہری کی سختی سے پیروی

سلسلہ ءعالیہ نیازیہ میں اولیت وترجیح بھی ''پیروئ شریعتِ ظاہری کو دی جاتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ شریعت ظاہری کی سختی سے پیروی کرائی جاتی ہے بلکہ ہر معاملہ میں شریعت ظاہری کو پیش پیش رکھا جاتا ہے۔ ہر ممکن طور پر سعی کی جاتی ہے کہ کوئی حرکت ونفس (سانس) شریعت ظاہری سے ہٹ کر ادا نہ ہو جائے اور سلسلہ میں بانئ سلسلہء عالیہ نیازیہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی تمام حیاتِ پاک تادمِ آخر ایک کھلی کتاب ہے کہ وصال سے چند یوم پہلے بھی عالمِ جذب ومغلوبیت میں بھی ایک رکعت نماز تک قضاء نہیں ہونے دی تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بقیہ معاملات شرعی کا کیا عالم ہوگا۔ ہاں اگر کوئی نیازی مرید کم علمی، غفلت یا صحبت ناقصین سے متاثر ہو کر کوئی شرعی غلطی کرتا ہے تو اس کے ایسے فعل کا وہ خود ذمہ دار اور بارگاہ الٰہی میں جوابدہ ہوگا۔ سلسلہ ءعالیہ نیازیہ کی تعلیمات سے ایسے معاملات کا قطعی کوئی تعلق نہیں ہوگا، چونکہ کوچہ ءشاہ نیاز بے نیازؒ میں تارکِ شریعت ظاہری کا گزر ہی نہیں۔

اس سلسلہ میں مجھ حقیر ناچیز کا بھی ایک عملی مشاہدہ وتجربہ ہے۔ یعنی ایک واقعہ میرے ساتھ بھی گزرا جس کی روشنی میں کچھ کہوں گا جب کہ واقعہ پردہ میں کرتا ہوں۔ یہ کہ ہمارے تمام ہی

Marfat.com

نیازی بزرگ اپنے مرید کو کبھی بھی آگے نہیں بڑھاتے تاوقت یہ کہ وہ مکمل طور پر باشرع نہ ہوجائے اور یہ بھی مشاہدہ و تجربہ کی اٹل بات ہے کہ جس کسی کو باشرع پاتے ہیں تو از خود اسے آگے بڑھانا شروع کردیتے ہیں اور مرید کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ وہ کہاں سے کہاں تک پہنچایا جاچکا ہے۔ اگر کوئی طالب مرید کی سفارش کے ذریعہ بھی کچھ کرنے کرانے یا پڑھنے پڑھانے کے لیے اجازت کا طالب ہوتا ہے تو سفارش کرنے والے سے بھی سب سے پہلے سختی سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا وہ طالب باشرع ہوگیا اور اگر نہیں ہوا تو طلب فی الفور منسوخ کردی جاتی ہے اور باشرع ہوچکا ہوتا ہے تو پھر تین مرتبہ سفارش کرنے والے کی گواہی اس کے منہ سے کہلا کر لی جاتی ہے، پھر اس کا ضامن و ذمہ دار تا آخرت بنا کر پھر کہیں جا کر اجازت عطا کی جاتی ہے۔ تعلیمات سلسلہ عالیہ نیازیہ کی بنیادی تعلیمات میں سے یہ بھی ایک اہم تعلیم ہے کہ باشرع نہ ہونے کی صورت میں کوئی بھی ایک قدم بھر بھی روحانی ترقی نہیں کرسکتا ہے خواہ کتنے بھی دعوے ودلیلوں کے مظاہرے کرتا پھرے۔

۵۔ اپنائیت عالمِ سادگی و ناپسندیدگیٔ نام و نمود و نمائش

جانشینی و سجادگی سلسلہ عالیہ چشتیہ (حضور خواجہ غریب نوازؒ) ہونے کے باوجود جمیع سجادگانِ سلسلہ عالیہ نیازیہ از حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ تا قبلہ حضور حسنی میاں صاحب (ظاہری و موجودہ سجادہ صاحب) تمام ہی سرکاروں کا عالمِ سادگی سدا قابلِ دید رہا ہے۔ کسی بھی قسم کا ذرہ برابر نام و نمود، خود پرستی و خودنمائی اپنانا تو بہت بڑی و دور کی بات ہے، اس کے تصور کا بھی یہاں گزر نہیں۔ گو پیکرِ حسن و جمال اور پر کمال و بے مثال ہی سے نہیں، ان نیازیہ آقاؤں کے جمیع اقوال۔ اقوال واحوال کے اعلیٰ مقامات بھی دیدہ ور ہوتے ہیں۔ سادگی و بھولپن، عجز و انکساری، صدق و اخلاص سے پُر محبت میں ڈوبے ہوئے ان کے انداز بڑے پُر سحر و پُر کشش ہوتے ہیں۔ لیکن مجال ہے کہ مذکورہ بالا عالمین کسی بھی پہلو سے داخلِ ہستی پاک ہوسکیں۔

۶۔ دنیاوی بڑوں سے بیزاری و دوری

اس سلسلہ عالیہ میں اپنے اکابرین کی تعلیم و تربیت اور ان کے سیرت و کردار کو پیش پیش رکھتے ہوئے نہایت سختی و پابندی سے اس پر عمل پیرا ہوا جاتا ہے کہ دنیاوی بڑے لوگوں سے دوری

Marfat.com

اختیار کی جائے۔ حضرات قبلہ سجادگان سلسلہ عالیہ نیازیہ کی تو شان ہی یکتا وجداگانہ ہے۔ نیازیہ سلسلہ کے عام بزرگ یعنی نائبین وخُلفاء تک دنیاوی بڑوں سے سدا بیزار رہتے ہوئے دوری و فاصلے رکھتے ہیں، نہ انہیں قریب کرتے نہ قریب جاتے ہیں۔ در پیروی بڑے مرشدِ والا حضرت قبلہ شاہ نظام الدین اولیاءؒ کہ آپ نے دہلی کی تمام زندگی میں قریب درجن بھر کے قریب بادشاہ دیکھے اور ہر بادشاہ کی خواہش رہی کہ حضرت صاحبؒ اپنے دربار عالیہ کی حاضری کی صرف ایک دفعہ ہی اجازت مرحمت فرمادیں، لیکن حضرت قبلہؒ نے کبھی کسی بادشاہ کو منہ نہیں لگایا بلکہ صاف صاف پیغام پہنچا دیا کرتے تھے کہ ہم فقیروں کا بادشاہوں سے کوئی واسطہ نہیں، اگر آپ ایک دروازہ سے اندر آئے تو ہم دوسرے دروازہ سے باہر نکل جائیں گے۔ اپنے ان بزرگوں کی تقلید میں سلسلہ عالیہ نیازیہ کے تمام حضرات قبلہ سجادگان صاحبان ان کے نائبین وخلفاء یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں اور سدا کے لیے رہے ہیں۔ اس سلسلہ کی مثالیں لکھنا شروع کروں تو اس کے لیے بھی ایک الگ کتاب درکار ہوگی۔ میں یہاں صرف اپنے آنکھوں دیکھے کانوں سنے ایک واقعہ کو شامل کررہا ہوں وہ یہ کہ ہمارے آقا ومولاء مرشدِ اعلیٰ سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ بریلی شریف قبلہ حسنی میاں صاحب پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لاکر پیپلز کالونی کراچی میں قیام فرما ہوئے۔ آپ نے دہلی ایئرپورٹ سے ہی فون پر کراچی نیازیہ استقبالیہ کمیٹی کو حکم ارشاد فرمایا کہ کراچی ایئرپورٹ پر جب مجھے لینے آئیں تو ایک گاڑی میں صرف دو تین نیازی ہوں۔ کسی قسم کا دھوم دھڑکا، شور شرابہ نہ ہو۔ پبلک جمع کر کے کسی قسم کی نمائش ودکھاوا نہ ہونے پائے، نہ ہی کوئی اخباری نمائندہ، ریڈیو یا ٹی وی نمائندہ وہاں موجود ہو۔ نہایت سادگی وگمنامی سے مجھے ایئرپورٹ سے مقامِ قیام خاص تک پہنچائیں، سب سے معذرت چاہ لیں۔ حضرت کے حکم کی تعمیل کی گئی اور برصغیر کی ایک عظیم ہستی یعنی اصلی جانشین حضور خواجہ غریب نوازؒ نہایت سادگی وخاموشی وگمنامی کے ساتھ کراچی ایئرپورٹ سے گزر گئے، کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو پائی۔ جب کہ آئے دن ہم ٹی وی پر دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے بڑے مزارات کے صرف خدّام صاحبان ملک کے صدر و وزیراعظم سے مل رہے ہیں اور ان دنیا کے بڑوں کے دروں پر چکر لگا رہے ہوتے ہیں اور بذریعہ الیکٹرک و پیپر میڈیا پورے ملک میں

Marfat.com

نام ونمود ونمائش کا اودھم دھاڑ مچائے ہوئے ہوتے ہیں، جب کہ سلسلہ عالیہ کے تمام بزرگان اپنے اکابرین کی تعلیمات پر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہیں کہ ''فقیر کا صاحب اقتدار لوگوں سے کیا واسطہ'' جب آپ پیپلز کالونی قیام گاہ پہنچ گئے تو نہ جانے کیسے کہاں سے اخباری وٹی وی نمائندے وہاں پہنچ گئے۔ حضرت صاحب نے بڑی شفقت ومحبت سے ان سے معذرت کرتے ہوئے جان چھڑائی کہ میاں ہمارے سلسلہ میں نہ ہی نام ونمود نمائش اور نہ بڑوں سے تعلق ہوتا ہے، ہم فقیر لوگ ہیں اور ہمارا ایسی چیزوں سے تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح علاقہ کے ایم کیو ایم لیڈران بھی تشریف لائے کہ حضور ہم آپ کے لیے باڈی گارڈ لگا دیتے ہیں، اجازت مرحمت فرمائیں۔ آپ نے نہایت محبت و شفقت سے ان سے بھی معذرت کر لی۔ فرماتے ہوئے کہ میاں ہم فقیر لوگ سب سے محبت کرتے ہیں، ہمارا کوئی دشمن نہیں ہوتا، سب ہمارے بھائی و دوست ہوتے ہیں۔ اس قدر احتیاط کے باوجود لوگوں کا ایک اژدھام ہر وقت رہا، جب تک کہ آپ نے قیام فرمایا۔

۷۔ دین و دنیا کو ساتھ ساتھ لے کر چلایا جاتا ہے۔

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی تعلیمات کے مطابق سلسلہء عالیہ نیازیہ میں ''حقوق اللہ وحقوق العباد'' کی روشنی میں بڑے اعتدال وتوازن اور فطری و منصفانہ اصولوں کے ساتھ جمیع معاملات دین اور دنیا ایک ساتھ، شانہ بشانہ، قدم سے قدم ملا کر چلائے جاتے ہیں۔ یہاں نہ تو یہ ہوتا ہے کہ تسبیح مصلیٰ دے کر چوبیس گھنٹے مصلیٰ پر جام کر دیا جائے یعنی مکمل تارکِ دنیا بنا دیا جائے (غافل و تارکِ حقوق العباد) اور نہ ہی دنیا میں اس قدر منہمک وغرق کہ حقوق اللہ سے ہی منہ موڑے پھرے (غافل و تارکِ حقوق اللہ)۔ حسب معمول حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی تعلیمات جو حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی مکمل حیات طیبہ کو پیش پیش رکھ کر تعلیم وتلقین کی جاتی ہیں۔ یہاں کا ہر غلام اپنی دنیوی زندگی دین سے آراستہ کر کے مکمل میانہ روی کے ساتھ گزارتا ہے۔ اس لیے نیازیہ سلسلہء میں مجذوب نہیں پائے جاتے۔ بزرگان سلسلہء عالیہ نیازیہ ہمہ وقت وہمیش ہمیش باطنی طور پر بھی اپنے ایک ایک مرید پر کامل توجہ اور نظر خصوصی رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور سالک یعنی حالتِ ہوش میں ہی رکھتے ہیں اور ہوش بھی ایسا کہ جو مکمل دین میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔

Marfat.com

سبحان اللہ کیا آراستگی و بناوٹ سجاوٹ ہے کہ بظاہر مکمل دنیادار لیکن بہ باطن دین دار ومحبِ دین ہوتا ہے۔ دنیا ضرورت اور وقت کے مطابق استعمال میں لیتا ہے جب کہ دین سے اس کی ایک ایک سانس و حرکت ہر لحظہ ولمحہ آراستہ ہوتی ہے۔ جمیع نیازیہ بزرگان کے اپنے مریدین کو بڑے کھلے احکامات ہوتے ہیں کہ صبح بعد نماز فجر رزقِ حلال کے لیے نکل جائیں۔ رزقِ حلال سے اول اپنے ماں باپ بعدہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کریں۔ اگر ان ادائیگیوں سے وقت ملے اور آپ قلبی و ذہنی طور پر تیار ہوں زبردستی نہیں۔ یعنی وقت و حالات اجازت دیں تو پھر مزید تعلیمات وفیوض روحانی کے لیے ہمارے پاس آسکتے ہیں، اگر وقت و حالات کی مجبوری ہو تو آنے کی ضرورت نہیں، گھر پر بیوی بچوں میں ہی رہتے ہوئے حصول رزق حلال، ماں باپ، بیوی بچوں اور مزید دنیاوی حقوق و فرائض میں لگے رہیں۔ پانچوں وقت کی نمازوں کو قائم کرتے وسجاتے ہوئے خصوصی باطنی تعلیمات کے ساتھ۔ اس طرح کی دنیاداری دین ہی ہوتا ہے۔ دنیاداری کرو لیکن یادِ الٰہی کے ساتھ ساتھ جیسی مرشد سے تعلیم شدہ ہو۔

۸۔ دین میں پوراپورا داخلہ صرف عشق ومحبت سے، قیل وقال سے نہیں

اس موضوع پر بھی کوچہء شاہ نیاز بے نیازؒ میں ایک عجیب سارنگ وڈھنگ پایا جاتا ہے۔ یہاں بیعت کرنے کے بعد مرید کو لمبی چوڑی فہرست اس کے حوالہ نہیں کی جاتی کہ یہ پڑھتے رہو اور وہ بے چارہ چوبیس گھنٹہ تسبیح مصلیٰ پر زور آزمائی کرتا نظر آئے۔ دنیاداری ترک کرتے ہوئے یا اس سے بہت بڑی حد تک غفلت برتتے ہوئے یہاں بیعت کے بعد ابتدائی طور پر نہایت ہلکی پھلکی سہل سی تعلیم دی جاتی ہے، جو بے حد آسانی سے جاری رکھی جاتی ہے۔ خوشی خوشی وخشوع و خضوع سے کوئی وزن و بیزاری محسوس نہیں ہوتی بلکہ خوشی ہمہ وقت کیف وسرور کے ساتھ سنگت کرتی ہے۔ ابتدائی تعلیمات میں یہ تعلیم ضروری طور پر دی جاتی ہے کہ حالات و وقت جب بھی تمہیں اجازت دیں اور ہمارے پاس آؤ تو نہایت ادب وآداب وخاموشی سے دوزانوں بیٹھے صرف ہمیں دیکھتے رہو اور جب دل چاہے چلے جاؤ، نہ آنے پر اصرار نہ جانے پر پابندی تمہارے اختیار میں ہے، جب آؤ، جب جاؤ، بس اتنا ضرور ہے کہ جب بھی نشستوں میں بیٹھو، صرف ہمیں

Marfat.com

دیکھتے رہو۔ ابتدا میں نیا ہونے والا مرید ضرور چکراتا ہے کہ یہ کیسے پیر صاحب ہیں کہ کوئی لمبی چوڑی پڑھنا پڑھانا، تعلیم کی جگہ یہ کیسی عجیب تعلیم ہے کہ بس ہمیں دیکھتے رہو۔ جو نیک بخت اس تعلیم پر جم گیا کہ ہمیں دیکھتے رہو، بس اس کا کام ہوگیا، دیکھت دیکھت میں ہی ذوق وشوق، عقیدت ومحبت میں منتقل ہوتی چلی جاتی ہے۔ مرید اپنے مرشد کی تمام ہی ادائیں دیکھتا رہتا ہے، کس طرح گفتگو کرتے ہیں، قول وفعل کیسا ہے، کھانا پینا کیسا ہے، اٹھنا بیٹھنا کیسا ہے۔ سیرت و کردار جمیع ظاہری اس پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں، جو مرید کو متاثر کرتے چلے جاتے ہیں اور جوں جوں ادائیں پسند آتی چلی جاتی ہیں، اس کی محبت پروان چڑھتی رہتی ہے اور محبت کی چوٹی عشق کی طرف اس کی پرواز شروع ہوجاتی ہے۔ اس طرح یعنی دیکھتا ہی دیکھتا کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مرشد کو زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی، مرید گرفتارِ عشق ومحبت ہوتے ہوئے مرشد بننا شروع ہو جاتا ہے، خود بہ خود وہ کرنا شروع کر دیتا ہے جو مرشد کر رہا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ عشق ومحبت اس کو منزل یعنی حق تک آسانی سے صراطِ مستقیم سے گزار کر پہنچا دیتا ہے اور بغیر عشق ومحبت پیدا کیے صرف قیل وقال کا حال آپ مشاہدہ کرسکتے ہیں کہ مرشد سامنے آگئے تو ٹوپی جما کر حال مولوی صوفی بن گئے اور شیخ کے نظر سے ہٹتے ہی پھر پہلے جیسے۔ اصل جڑ بنیاد ہی عشق ومحبت ہے، جب تک طالب مرید میں یہ داخل نہیں کیا جائے گا وہ کبھی کماحقہ صراطِ مستقیم پر آ ہی نہیں سکتا، کتنا بھی قیل وقال کا زور لگا کر دیکھ لیں یہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز کی تعلیم مکمل سنت نبی پاک ﷺ ہے۔ مرید ہوتے ہی اول اول اس پر عمل کیا جاتا ہے اور دکھا دکھا کر اس کے دل میں محبت کی چنگاری سلگا دی جاتی ہے، پھر درجہ بدرجہ وقت گزرنے کے ساتھ چنگاری سے محبت شعلہ بنا دی جاتی ہے، یہاں تک کہ مقامِ بھٹی سے بھاڑ تک پہنچ کر مکمل فنا ہوکر عشق کی چوٹی پر مرید/طالب پہنچ کر حق کو پالیتا ہے اور جب یہاں پہنچ جاتا ہے پھر نہ وہ خود واپس آسکتا نہ باطل اس کا کچھ بال بیکا کرسکتا، کیونکہ ہر باطل اس تک پہنچ سے پہلے ہی جل کر راکھ ہوجائے گا۔ سنتِ نبوی ﷺ ملاحظہ ہو کر پہلے چالیس سال لوگوں میں بیٹھ کر اور رہ کر سرکار ﷺ نے سب لوگوں کو خوب دل بھر کر اپنے کو دکھایا یعنی اپنے جمیع سیرت وکردار کی اداؤں کا اظہار فرمایا کہ کافر ومشرک بھی امین وصدیق کہنے لگے اپنے عشاق کا

Marfat.com

عالم تو ملاحظہ ہوان چالیس سالہ دیکھت دیکھت میں ہی وہ عشق پروان چڑھا کہ رومن جنرل کڑھاؤ کے ابلتے تیل میں صحابیوں کو جب ڈال رہا تھا تو وہ ہنس کر مسکرا کر آگے بڑھ کر تیل میں خود کودرہے تھے۔ یہ تھا عشق محمد ﷺ جو داخل تیل ہو رہا تھا اور رومن جنرل سر پکڑ کر رو رہا تھا کہ اس قوم کو شکست نہیں دی جا سکتی یہی وہ عشقِ محمد ﷺ ہے، جسے اُس وقت سے آج تک یہودی و نصاریٰ ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں، سازشوں پر سازشیں کرتے ہوئے اور پریشان اور خوف زدہ ہیں کہ کہیں پھر مسلمانوں میں اپنے نبی پاک ﷺ سے صحابہؓ جیسا عشق پیدا نہ ہو جائے۔

چوں کہ ہمارے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی تعلیمات مکمل طور پر سنت محمدی ﷺ پر مبنی ہوتی ہیں، لہٰذا رزلٹ / نتیجہ بھی ویسا ہی برآمد ہوتا ہے۔ قیل وقال اس سلسلہء نیازیہ میں بنیاد میں ہی نہیں ڈالے جاتے۔ مختلف قسم سے یہاں مرید کی بنیاد میں عشق و محبت ڈالا جاتا ہے، اسی پر اس کی بنیاد رکھی جاتی ہے، حق تک رسائی کے لیے جس کے لیے خود آقاؤں کا فرمان ہے کہ ہمارے چشت نگر میں جو پہلا قدم رکھتا ہے فی الفور دوسرا قدم عرش معلیٰ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ اسی عشق و محبت کی بنیاد کی وجہ سے آپ کو نیازی مرید اپنا پیر بدلتا ہوا نظر نہیں آئے گا وہ جام ہو جاتا ہے، ماسوائے اس کے جس نے "دیکھتا ہی دیکھتا" کھیل کھیلا ہی نہ ہو۔ اس موضوع پر لکھنے کو پوری کتاب درکار ہے، یہاں اختصار ترین تعارف پیش ہے، جو میرے لیے مکمل پیاسہ رہا ہے۔

۹۔ تبدیلی احوالِ نیازیہ مریدین نظر و توجہ خصوصی و باطنی روحانی قوتوں سے کیے جاتے ہیں نہ کہ زبانی قیل وقال سے

بعد داخل در سلسلہء عالیہ نیازیہ مریدین کو جو اول و ابتدائی تعلیم دی جاتی ہے وہ اس قدر سہل، ہلکی پھلکی و پُرکشش و پُراثر ہوتی ہے کہ خوشی اور خضوع سے اس پر عمل پیرا ہو لیا جاتا ہے۔ لمبے چوڑے اوراد و وظائف کی محنت و مشقتِ سخت سے نہیں لادے جاتے کہ معدودے چند بقیہ کمزور تمام بھاگ جائیں یا غفلت و عدم توجہ کا شکار ہو جائیں اور گنتی کے دو چار ہی فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوں۔ بعد سہل ترین تعلیمات کرنی دھرنی مریدین میں اول محبت کی چنگاری سلگا کر اتنی تیزی سے بھڑکائی جاتی ہے کہ سینہ بھاڑ بن جائے اور مقامِ عشق پر آکر از خود اشارہ ابروئے مرشد

Marfat.com

پر چلتے ہی نہیں بلکہ دوڑ دوڑ کر اڑ اڑ کر منزل کی طرف جلد از جلد پہنچ جائے (قرب و وصلِ حق) لیکن مذکورہ بالا سب کچھ بزرگان کی نظرِ کریمانہ، توجہ خصوصی و باطنی روحانی قوتوں کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ مریدین کی اپنی کرنی دھرنی کا کرشمہ۔ مقصد یہ ہے کہ مریدین کرنے کے بعد نیازیہ بزرگان اپنے مریدین پر مسلسل نظر رکھتے ہوئے آہستہ آہستہ ان کے احوال تبدیل کرتے رہتے ہیں، خفیہ طور پر اور ان کو پتہ بھی نہیں ہونے دیتے بظاہر یعنی دیکھنے میں یہ معاملات و واقعات دیکھے ہی نہیں جاتے ہیں، جنہیں مریدین نیازیہ ہی کیا عام پبلک بھی کچھ نہیں سمجھ پاتی۔ ظاہر میں مرید و مرشد کے حضور میں ان کی نشست میں بس انہیں دیکھتا ہے اور ان کی ادائیں جمیع بھی۔ علاوہ ازیں ہفتہ روزہ، ماہانہ اور سالانہ اعراس مبارک میں حاضریاں ہوتی رہتی ہیں جس میں کھانا و گانا چلتا رہتا ہے۔ یعنی لنگر و سماع کے دور چلتے رہتے ہیں۔ عام و خاص لوگ بھی آج تک کچھ نہیں سمجھ پائے اور یہ ہی ماخوذ بیان کرتے ہیں کہ بھئی اس سلسلہ میں کھانا (لنگر) پھر گانا (سماع) پھر سونا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ کرتے کراتے نظر نہیں آتے۔ یہ وہی بات ہے جو میں اوپر بیان کی کہ ہمارے بزرگ اوپر ہی اوپر توجہ خصوصی و نظرِ کریمانہ و فیاضانہ...... کرتے چلے جاتے ہیں آہستہ آہستہ اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا یہاں تک کہ بعض کو تو ولایت تک پہنچا دیتے ہیں اور ظاہر میں بھی وہ باشرع ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ نیازیہ بزرگان کی اپنے مریدین سے نرالی و انوکھی محبت

یہ بھی میرے مشاہدہ اور تجربہ میں رہا ہے اور بہت ہی قریب سے مطالعہ کیا ہے کہ ہر نیازی بزرگ اپنے ہر مرید سے اپنے سگے بیٹی بیٹا جیسی محبت کرتے ہیں۔ پڑھنے پڑھانے اور دیگر امور کے سلسلہ میں نہایت محتاط و احتیاطی احکامات دیتے ہیں دباؤ اور زور دے کر عمل پیرا ہونے کے لیے نہیں کہتے، بلکہ اوپر ہی اوپر اس کی تبدیلی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں جب میں نے اپنے ایک نیازیہ بزرگ سے جاننا چاہا تو مجھے میرے پیر و مرشد کے ارشادات سے بھی مجھے بتایا گیا۔ فرمایا گیا کہ میاں مکمل دین اسلام تو چودہ سو سال پہلے ہی سے ہمیں عطا کیا ہوا ہے، بات صرف یہ ہے کہ اُمتی کماحقہ اس پر عمل نہیں کر رہا ہے۔ جمیع تعلیمات و احکامات (جمیع اوامر و

Marfat.com

نواہی) پہلے سے ہی ہم میں موجود ہیں کوئی بھی نئی بات نہیں بتانی۔ ہمیں تو صرف اس پر عمل کرانا ہے۔ اب اگر ہم جو براہ راست اس پر عمل کرنے کا بے سوچے سمجھے مرید کے معاملات دیکھے بغیر سختی سے حکم دیتے ہیں تو یہ حکم اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے نبی پاک ﷺ کا ہی ہوتا ہے ہمارا نہیں۔ ہمارے تو بس ذریعہ سے پہنچا ہے۔ اگر مرید نے عمل نہیں کیا تو ڈر و خدشہ ہمیں لگا رہتا ہے کہ اللہ رسول ﷺ کے حکم خلافی کی وجہ سے بارگاہ الٰہی سے ہمارا مرید معتوب و نامقبول کر دیا جائے۔ لہٰذا براہِ راست زبانی حکم پر حکم اور یک دم سارا وزن اس پر نہیں ڈالتے بلکہ ظاہر میں آہستہ آہستہ اس کی استطاعت وطلب کے مطابق اسے آگے بڑھاتے ہیں اور اصلی کام باطن سے کیا جاتا ہے تاکہ پیارا مرید ہر طرح سے محفوظ رہے اور اس کی دین و دنیا دونوں سلامت رہیں ورنہ پھر اس کا ہمارے پاس آنے کا کیا فائدہ۔ وہ تو آتا ہی ہمارے پاس اپنی دین و دنیا جگمگانے سنوارنے۔ لہٰذا یہ ایک پیر کامل۔ رہبر و رہنما کا فرضِ منصبی ہے کہ اپنی کمائی میں سے کچھ خرچ کرتے ہوئے اپنے مرید پر صرف کرے اور صحیح صحیح تعلیم وتربیت کے ساتھ اس کا دین وایمان بچاتے ہوئے صراطِ مستقیم کے ساتھ حق تک اس کی رسائی کرائے۔

۱۱۔ ہر نیازی کا ظاہر کُلّی طور پر عام مسلمانوں جیسا رکھا جاتا ہے

سلسلہء عالیہ نیازیہ کی تعلیمات کے مطابق تمام بزرگان نیازیہ تمام اپنے مریدین کو نہ صرف تعلیم وتربیت دیتے ہیں بلکہ سختی سے عمل بھی کراتے ہیں کہ ان کا ظاہر کُلّی طور پر عام مسلمانوں جیسا ہو، امتیازی وجداگانہ نہ ہو۔ اس سُم قاتل سے بچنے کے لیے ہدایات بھی جاری رہتی ہیں اور زیرِ نظر پاسبانی ونگہبانی بھی مریدین ہوتے ہیں۔ جمیع اقوال وافعال وظاہری ادائیگی زندگی امور عام وسادگی کے لیے ہونا ضروری ہوتے ہیں۔ اسی لیے نیازیوں کا کوئی خاص الخاص لباس و برانڈ لباس نہیں ہوتا۔ انہیں عام مسلمانوں کے جاری و پہنے جانے والے عام لباس میں ہی رکھا جاتا ہے پر شرط لازم وملزوم یہ ہوتی ہے کہ خلافِ شرع لباس نہ ہو۔ اس فعل تعلیم پر پردے، کچھ اس طرح اٹھائے گئے۔ غیر مسلم اور خصوصی طور پر دشمنان اسلام کو اس سے خوشی ملی ہوتی ہے کہ چلو دین محمدی ﷺ میں ایک نئے فرقہ کا اور اضافہ ہوا کیونکہ وہ مخصوص لباسوں اور وضع قطع کو نیا فرقہ ہی تصور

Marfat.com

کرتے ہیں اور بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ ایسی اور بہت سی ہماری کمزوریوں سے وہ ہمیں مختلف زاویوں سے نشانہ (ہٹ) بناتے ہیں۔ ہمیں لڑانے کے لیے مواد و محاذ فراہم کرتے ہیں تو کہیں ہماری تقسیم گروہ بندیوں اور فرقے پرستیوں کے چرچے و بدنامیاں کرتے ہیں الغرض یہ کہ ہماری اس قسم کی کارکردگیوں سے وہ پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دوسری جانب مخصوص لباس و پوشاک اور وضع قطع اپنانے سے سلسلہء عالیہ نیازیہ اور اس کے مریدین کو فائدہ کے مقابلہ نقصانات سے بھی واسطہ پڑسکتا ہے۔ قوی ترین امکانات ہوتے ہیں کہ خاص طور سے مبتدی ابلیس لعین کے حربوں کا شکار نہ ہو جائے کہ وہ عام مسلمانوں کے لباس و وضع قطع کے مقابلہ میں ایک امتیازی و ممتاز جداگانہ لباس/وردی میں خود کو ان سب سے برتر نہ سمجھنے لگے یعنی کبر وریا کار مرتکب ہو کر چوڑا ہوا ہوا نہ پھرتا پھرے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں عام مسلمان سے بھی نیچے درجہ میں مقام پا کر اپنا دین وایمان کے لیے خطرات پیدا کرلے۔ تیسرا پہلو یہ بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ اس مخصوص و امتیازی لباس وضع قطع میں اگر کسی مرید سے خلافِ شرع کوئی بڑا فعل سر زد ہو گیا یا ہو رہا ہے تو اس کی وجہ سے سلسلہ عالیہ کی اعلیٰ نامی پر حرف بھی آسکتا ہے، مرید کے لیے تو نقصان ہی نقصان ہی ہے۔ لہذا ابلیسی شر سے بچنے بچانے کے لیے اس قدم لباس پر بھی خصوصی توجہ رکھی جاتی ہے تا کہ تمام کونے محفوظ ہو جائیں منفی و شری اہداف سے۔ یہاں یہ بھی کہا جانا اشد ضروری ہے کہ مبتدی لباس وضع قطع سے مستثنیٰ ہوتے ہیں چونکہ وہ تو بتدریج جوں جوں کامل فنائیت پائے جاتے ہیں ایک وقت پر اپنے شیخ میں مکمل فنا ہو کر شیخ ہی ہو جاتے ہیں ہر ہر شر و ادا مرشد حامل ہو جاتی ہے۔ لہذا اس مقام پر کسی کی جرات نہیں کہ کچھ کہہ سن سکے کہ اس منتہی بہ لحاظ تمام یعنی جمیع اقوال وافعال اور احوال وکمالات مرشد ہی ہو جاتا ہے۔ حاصل موضوع یہ ہے کہ مبتدی و متوسطی کو مقام منتہی تک پہنچنے سے پہلے پہلے نہایت احتیاط لازم ہے۔ لہذا نیازیہ بزرگان اپنے مریدین کے کرنے دھرنے اور طے شدہ مقامات کو محفوظ کرنے کے لیے لباسِ خصوصی و ممتازی و امتیازی سے دور رکھتے ہیں تا کہ صراط مستقیم میں کہیں یہ بھی رکاوٹ نہ کھڑی کردے اور جمیع معاملات حیات رنگِ محمدی ﷺ میں ہی رنگے جاتے ہیں۔

Marfat.com

۱۲۔ خوشحالی و فارغ البالی

طویل نیازیہ زیست میں خوشحالی و فارغ البالی کا پہلو بھی میرے مشاہدہ، تجربہ میں آیا اور اکثریت میں کیس نظر سے گزرے۔ تمام کے تمام کا ذکر تو تعارف و تاریخ ہذا میں نہیں کیا جا سکتا ان سے متعلق صرف نہایت کام کی باتیں بیان کی جا رہی ہیں۔ ناچیز حقیر نے قریب سے ہمیشہ دیکھا کہ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی میں داخل ہونے والا شخص کتنا بھی غریب و تنگ دست داخل ہوا اگر وہ صدق و اخلاص سے بھرپور سنجیدگی و ذمہ داری سے اپنے نیازیہ مرشد سے عشق و محبت میں ڈوبا حصول رب کے لیے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوا تو کچھ عرصہ بعد ہی بتدریج غربت و تنگدستی کے بادل اس پر سے چھٹ جاتے ہیں اور وہ خوشحالی و فارغ البالی کی منزلیں طے کرتا ہوا کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ یہ تو عام عطائیں ہیں جو قریب ہر نیازی کے حصہ میں آتی ہیں لیکن اس سے بھی بالا ایک بڑا مقام یہ بھی دیکھا کہ جس نیازی نے بے غرض و مطلب حضور قبلہؒ اور ان کی ذریت پاک کی محبت میں اپنا تن من دھن آنکھیں بند کر کے بے حساب کتاب پیش کیا تو پایا تو وہ خود یا ان کی اولاد کو اتنا نوازا گیا کہ لوگ آج و اب بھی رشک کرتے ہیں مثال کے طور پر جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ اور ان کی اولادیں۔ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ۔ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبان اور ان کے بھائی اور اولادیں۔ بس ان ہی ناموں پر قناعت کر رہا ہوں ورنہ پوری لسٹ بن جائے گی۔ ہم سب کیا تھے، کیا سے کیا بنتے چلے گئے۔ باری تعالیٰ مذکورہ بالا بزرگوں کی شخصیتوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی اولادوں کو کہ وہ بھی اپنے اکابرین کی طرح سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خدمات کرتے ہوئے فیوض و برکات سے سدا جھولی بھرے رہیں۔ اس کے برعکس اِکا دُکا پیر بھائی کبھی کبھار ایسا بھی دیکھا گیا کہ وہیں کا وہیں رہا۔ ایسے کسی کیس پر میں نے قریب جا کر اس کا تفصیلی مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ یہ تو سنجیدگی کی بجائے کھیل کود اور خانہ پُری کے لیے یعنی حصولِ مانند جہیز یہ لسٹ کے لیے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوا ہے، حصولِ رب کے لیے نہیں۔

میں نے نیازیہ مریدین کی اس عام فارغ البالی و خوشحالی کے لیے اپنے نیازیہ بزرگوں سے روشنی ڈالنے کے لیے جب بھی عرض کیا کہ جواب وہی ایک مندرجہ سے نوازا گیا کہ سلسلہ عالیہ

Marfat.com

نیازیہ دو محبوبین کی آنکھ کا تارہ ہے۔ دونوں محبوبین حضرت قطب ربانی غوثِ صمدانی محبوب سبحانی سید محی الدین ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور حضرت محبوب الٰہی سید نظام الدین محمد (بہ طرف حضور خواجہ غریبؒ) نے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ پر خاص الخاص توجہ اور چشم کرم فرمائی تھی یعنی حضور قبلہؒ دونوں کی پسند تھے کہ جب حضور خواجہ غریبؒ کی گدی و جانشینی حضور فخرِ پاک نے اپنے مرید حضور قبلہؒ کو عطا فرمائی تو حاسدوں اور شرّی لوگوں نے نہ صرف مذاق بنایا بلکہ اس عطا کو تسلیم ہی نہیں کیا تو حضور غوث پاکؒ کو لوگوں کا یہ رویہ اور حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی دل آزاری پسند نہیں آئی لہٰذا آپ نے پوتے حضرت سید عبداللہ بغدادیؒ کو دہلی بھیج کر حضور قبلہ کو بے حد و بے حساب نوازا بھی اور پڑپوتی سے عقد تک کرا کر کتنا عظیم کرم فرمایا۔ لہٰذا اسی وقت سے دونوں محبوبین کرم فرمائے ہوئے ہیں اور یوں نیازی دونوں محبوبین رب العالمین کی نوازشات سے فی الفور نوازے جاتے ہیں جو اگر صدق و اخلاص سے بھرپور محبت کے ساتھ پیش ہوئے یعنی داخلِ سلسلہ دونوں ہی گدیاں قادریہ و چشتیہ کی طرف سے ہمہ وقت سلسلہ عالیہ نیازیہ کو بن مانگے بھی فیوض و برکات کے نزول سے نوازا جاتا رہتا ہے تو نگری سے سرفرازی اور تنگ دستی سے نجات ایک معمول و عام سا معاملہ ہے۔ یہاں کی آب و ہوا میں سبحان اللہ۔

۱۳۔ نمبر دو معاملات و امور باطل پر فی الفور کارروائی

حقیر ناچیز نے اس قسم کے کیس بھی خاصی تعداد میں دیکھے جن پر فی الفور کارروائی یعنی گرفت و پکڑیں ہوئیں۔ اس سلسلہ عالیہ میں جہاں بے حد پیار و محبت، شفقتیں اور عطائیں ہیں، وہیں مرید نیازیہ کو اپنے سیرت و کردار کو باطل سمت لے جانے یا جاری رکھنے کی صورت میں سخت ترین و فی الفور ایکشن بھگتنا بھی ہوتا ہے۔ ایسا پایا کہ جیسے تمام نیازیہ بزرگان چوبیس گھنٹہ اپنے مریدین پر نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ دسیوں پیر بھائیوں کو میں نے اس حالت سے گزرتے ہوئے دیکھا، بلکہ ناچیز خود بھی اس مقام کا مزہ چکھ چکا ہے۔ تمام مذکورہ بالا جیسے حالات و واقعات کو مکمل پردہ داری میں رکھتے ہوئے تفصیلات میں قطعی جانے کی گنجائش نہیں۔ لہٰذا کام کی حد تک کی گفتگو زیرِ قلم لا رہا ہوں۔ یہ کہ اگر ایک طالب مرید ہونے سے پہلے ایک فعلِ بد کا مرتکب چلا آ رہا

Marfat.com

ہے اور مرید ہونے کے بعد بھی جاری رکھے ہوئے ہے کہ کون سے پیر صاحب دیکھ رہے ہیں یا اس کے دل میں جھانک کر دیکھ رہے ہیں، تو یہ خدا یہ بڑا ہی ''ٹکسالی'' سلسلہ ہے اور اپنے ایمان کامل کے ساتھ عملی تجربہ کی روشنی میں بھی کہتا ہوں کہ واقعی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ بمعہ اپنی ذریت پاک و خلفاء کسی بھی مرید سے غافل نہیں ہوتے۔ اول چند مرتبہ بار بار تنبیہہ کی جاتی ہے تا کہ مرید از خود فعلِ بد چھوڑ کر تائب ہو جائے اور پردہ کا پردہ رہے۔ اگر ان تنبیہوں پر وہ توجہ نہیں دیتا اور اپنی بدروش کو جاری رکھا ہوا رہتا ہے تو پھر اس کی پکڑ و گرفت کر لی جاتی ہے، لیکن گرفت اور ایکشن بھی پُر رحم و محبت ہوتے ہیں۔ محض اصلاحِ احوال کے لیے اور اس حد تک کہ مرید برداشت کر سکے اور جب وہ تائب ہو کر ہوش مندی سے صراطِ مستقیم کا مسافر ہو جاتا ہے تو پھر پہلے ہی کی طرح فوری بحال کر دیا جاتا ہے۔ یہاں میں نے پوری پوری پردہ داری رکھی ہے کہ کوئی تعارف وجود میں نہیں لایا۔ ہاں اگر برائے تعلیم و تربیت کسی پیر بھائی کو اس موضوع پر سیر حاصل تفصیلی معلومات کی ضرورت ہو تو صرف زبانی و تنہائی میں سنا سکتا ہوں تا کہ پردہ نشینی کی صورت متاثر نہ ہو اور پردہ داری کے ساتھ تعلیم و تربیت بھی ہو جائے۔ نچوڑ یہ کہ اس سلسلہ میں طالب کو مرید کرنے کے بعد لاوارث جانور کی طرح روڈوں / راستوں پر آزادانہ نہیں چھوڑا جاتا کہ جس کا چاہے نقصان کرتا پھرے اور اپنا بھی بلکہ مکمل توجہ خصوصی سے اپنے کھونٹے سے مضبوطی سے باندھ کر رکھا جاتا ہے تا کہ وہ خود بھی محفوظ رہے اور مخلوق خدا بھی۔

۱۴۔ ایک اعزازی خاصہ

مانند حضرت شاہ عتیق بابا کا اعزاز خصوصی ''روحانی سرجن''

سانپ کے کاٹے کا علاج

اور خانقاہِ عالیہ میں داخل کرنے کے بعد اس کا نہ مرنا

یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی دین و عطا کی بات ہے جس کو چاہے جو عطا فرمائے، جس سے چاہے مخلوقِ خدا کو فیض جاری فرما دے۔ عام عنایات و نوازشات کے ساتھ ساتھ اپنے بعض دوستوں (ولیوں) کو وہ خصوصی اعزازات سے بھی نوازتا ہے۔ ہمارے ملک پاکستان صوبہ سندھ

Marfat.com

میں ٹھٹھہ کے قریب ایک بزرگ حضرت شاہ یقیقؒ بابا کا دربار ہے، جو دنیا بھر میں مشہور و معروف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''روحانی سرجن'' بنایا ہے، جہاں سے بغیر آپریشن مادی، روحانی آپریشن سے ہزارہا کی تعداد میں مخلوق خدا کو فیض جاری ہے، اسی طرح حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز جانشین و گدی نشیں صاحبِ سجادگان اور خانقاہِ عالیہ نیازیہ کو بھی حق تبارک و تعالیٰ نے ایک خصوصی اعزاز سے نوازا ہوا ہے کہ کسی بھی قسم کا کتنا بھی زہریلا سانپ کسی کو کاٹ لے اور جلد از جلد اس کو خانقاہِ عالیہ نیازیہ میں داخل کر دیا جائے (اندر پھینک دیا جائے) تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے کرم خصوصی سے وہ سانپ کا کاٹا پھر زہر سے نہیں مرتا اور داخل ہوتے ہی اس کا زہر جھاڑ دیا جاتا ہے اور وہ چند منٹوں میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس لیے قرب و جوار کے لوگ جب کسی کو سانپ کاٹتا ہے تو وہ مادی ڈاکٹر کے پاس جانے کے بجائے اپنا مریض سب سے پہلے کسی تیز ترین گاڑی میں ڈال کر جلد از جلد خانقاہِ نیازیہ پہنچتے ہیں اور تیزی سے اپنے مریض کے ہاتھ پاؤں پکڑ کے خانقاہ شریف کے دروازہ سے خانقاہ کے اندر پھینک دیتے ہیں اور پھر پھینکتے ہی مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ان کا مریض بچ گیا اور پھر چند منٹوں کے بعد ہی ان کے مریض کا زہر جھاڑ کر ان کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا اور مشہور و معروف ہے کہ اگر کبھی بہت ہی خطرناک سانپوں کا خطرناک ترین زہر ہوا تو فوری کاٹنے والے سانپ کو خانقاہ میں حاضر کرا لیا گیا اور اسی سے زہر چوسوا کر مریض کو کھڑا کر دیا اور سانپ کو محفوظ راستہ سے واپس بھیج دیا گیا۔ یہ تو ایک ظاہری خدمتِ خلق عام والا اعزاز ہے، جب کہ اندرون خانہ کے خاص الخاص اعزازات کا تو شمار ہی نہیں، نہ ہی زیرِ قلم لائے جا سکتے ہیں۔

۱۵۔ حقیقت و حیثیت۔ نذر و نذرانے۔ در سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی

جیسا کہ پچھلے اوراق میں قلمبند کیا جا چکا ہے کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ نے اول روز سے ہی تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ اور جمیع انتظامی امورِ خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی بنیاد ''توکل'' پر رکھی ہے۔ نذر و نذرانوں پر نہیں۔ لہٰذا مریدین کی جانب سے نذر، نذرانوں کی اس سلسلہٴ عالیہ میں وہ وقعت و اہمیت نہیں کہ امور سلسلہء عالیہ و خانقاہ عالیہ چلانے کے لیے ان کی نذروں پر تکیہ کیا جائے اور دباؤ دے کر نذر، نذرانے طلب و منگائے جائیں اور ان کے منتظر

Marfat.com

رہیں۔ یہاں کاروباری نقطہ نگاہ کے نذر، نذرانوں کی شرفِ قبولیت حاصل نہیں ہوتا بلکہ عشق و محبت میں ڈوبے صدق و اخلاصی نذر، نذرانے قبول ہوتے ہیں یعنی عشق و محبت کا ایک حصہ بنائے ہوئے نذر، نذرانے شرف قبولیت یہاں حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ عشق کے کل اجزاء میں سے یہ بھی ایک جُز ہے کہ عاشق کو اپنی تشنگی محبت پروان چڑھانے کے لیے معشوق کے حضور اس کی نظرِ لطف و کرم اپنی طرف متوجہ کرانے کے لیے نذر، نذرانے کا ہی کوئی خاص بہانہ یا ہتھیار درکار ہوتا ہے اور اسی پردہ میں بات بڑھتی چلی جاتی ہے بقول کسی شاعر

عشق کی واردات کچھ بھی نہ تھی
بڑھ گئی بات ، بات کچھ بھی نہ تھی

نذر، نذرانوں کے سلسلہ میں میں نے اپنے نیازیہ بزرگوں کے عجیب و غریب یکتا رنگی رنگ اور انداز و اداؤں کے جو جو روپ دیکھے، ضرور شرف حاصل کرنا چاہوں گا کہ انہیں بھی اختصار میں یہاں زیرِ قلم لے سکوں۔ میں نے دیکھا کہ اس سلسلہ عالیہ میں جب بھی کوئی مرید اپنے شیخ (پیر) کو نذر پیش کرتا ہے تو وہ نیازیہ پیر اپنے غلام مرید کی معاشی حالت پر بڑی توجہ دیتا ہے۔ پوری پوری طرح اس کے حالات و معاملاتِ زندگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے واپس یا قبول نذر کرتا ہے۔ کسی پر صرف ہاتھ رکھ کر اور فرماتے ہوئے کہ میاں میں نے تمہاری پوری نذر قبول کی، پوری نذر واپس کر دیتے ہیں یہ فرماتے ہوئے کہ میاں یہ اپنے بیوی بچوں کے کام میں لینا۔ حیثیت سے زیادہ نذر پیش کرنے کی صورت میں کبھی تو مرید کو ڈانٹ بھی دیتے ہیں کہ خبردار جو اپنے بیوی بچوں اور اپنے اہل خانہ کا پیٹ کاٹ کر ہمیں نذر کے طور پر لے کر بقیہ تمام نذر مرید کو اسی وقت واپس کر دیتے ہیں۔ یہ بھی کبھی دیکھا بھی اور سنا کہ دن بھر جو نذر آئی رات یا تو اپنے غریب ترین مرید کو سب کی سب دے دی یا دروازہ پر سوال کرنے والے کو تمام دے دی۔ معلوم کیا گیا اس مقام کو تو فرمایا گیا کہ فقر کے اصولوں میں یہ لازم و ملزوم ہے کہ رات سونے سے قبل تمام نعمتیں راہ خدا میں تقسیم کر کے خالی دست و جیب پھر کل کے ''توکل'' پر سونا ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ نیازیہ پیران عظام اپنے مفلس و غریب مریدین کے گھریلو اخراجات بھی اٹھاتے ہیں۔ بڑے اوقات پر

Marfat.com

مریدوں کو قرضے بھی دیتے دیکھا۔ نیازیہ پیرخانوں کا یہ تو عام معمول ہے کہ جتنے دن بھی مرید رہے، اس کے کھانے پینے اور دیگر اخراجات کا بھی پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ جن چند بزرگوں کا جن کے بہت قریب رہ کر ان کے شب و روز دیکھے میں حقیر ناچیز اپنی اس تاریخ کو یہاں ان کے ذکر سے سجانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اول اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی صاحب کا ذکر پیش ہے۔ ۱۹۸۷ء میں ان کے حضور اپنی حاضری کے موقع پر دیکھا۔ آپ جب اپنے مرید ان کے حضور پیش ہوتا اور پہلی مرتبہ جو پہلی نذر پیش کرتا صرف وہ قبول فرماتے بعدہ وہ دو چار دن رہے یا مہینہ پندرہ دن اس کے واپس جانے تک کسی صورت دوسری نذر قبول نہیں فرماتے۔ پہلی نذر کے موقع پر بھی حسب حیثیت نذر قبول فرماتے کبھی کسی کی نذر پر ہاتھ رکھ کر واپس فرمادیتے۔ کبھی تھوڑی سی لے کر بقیہ واپس فرمادیتے۔ بقیہ مرید کتنے ہی دن آپ کے درِ دولت پر رہے، قیام و طعام کا انتظام میاں صاحب کی طرف سے ہوتا۔ حد تو یہ دیکھی کہ میرے تین چار روز پہنچنے کے بعد حضرت قبلہ کے پوتے حضرت سید اجمل میاں صاحب مدظلہ العالی نے مجھے فرمایا کہ میاں شمس الدین صاحب آپ پردیس میں آئے ہوئے ہیں اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی پیسے ختم ہو جاتے ہیں لہذا آپ کسی طرح کی فکر نہ کرنا بلا جھجک و تکلف خرچ کے لیے مجھ سے پیسے لے لینا میں عرض کیا حضور پیسے ہیں، وہ ضد کرتے رہے بتاؤ میاں کتنے پیسے ابھی دوں۔ میں نے بڑی مشکل سے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ سرکار ابھی کافی پیسے ہیں ختم ہونے پر ضرور آپ سے مانگ لوں گا۔ اس واقعہ پر تو میں سکتہ میں بیٹھا سوچتا رہا کہ بارالٰہ دنیا میں ایک ایسا بھی پیرخانہ ہے جہاں سے مرید کو دین و دنیا دونوں ہی مل رہے ہیں۔ جب کہ ہم اپنے علاقوں میں کتنی کثیر و بڑی تعداد میں دو نمبر کے پیر جعلی پیری مریدی کی دکانیں سجائے پیری مریدی کا کاروبار کر رہے ہیں۔ آئے دن اخباروں میں آتا رہتا ہے کہ کس کس طرح بھولی بھالی مخلوق کو وہ ٹھگتے اور لوٹتے ہیں اور حد تو یہ کہ عورتوں کی عزت آبرو بھی تار تار کرتے رہتے ہیں توبہ استغفار، اللہ کی پناہ ایسے ہی لوگوں کے لیے علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری رہے، سلطانی بھی عیاری

Marfat.com

آپ سلسلہء عالیہ نیازیہ کے ضوابط وقواعد کے مطابق غیر نیازیوں سے کبھی بھی نہیں لیتے تھے۔

حضرت قبلہ سید اعجاز علی شاہ صاحب عرف اعجاز میاں صاحبؒ کی نشستوں / مجلسوں میں تو بیٹھنے کا بہت موقع ملا، بہ الفاظ دیگر طویل مدت تک مجلسی علم ان سے حاصل ہوا۔ آپ طبعاً جلالی بزرگ اور دو دھاری تلوار تھے اور بڑی کھری کھری سناتے تھے۔ نذر، نذرانوں کے سلسلہ میں ہر مرید کی نذر پر ڈانٹ ضرور پلاتے تھے۔ فرماتے ہوئے بس -/2 یا -/5 روپیہ نذر دو بقیہ تمام اپنے بچوں کے استعمال میں لینا۔ بڑا خوبصورت رنگ تھا اکثر تمام مریدین اور جمیع نیازیوں اور عقیدت مندوں کو بھی تعلیم فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو میاں صبح کی نماز سے فارغ ہو کر سب سے پہلے حلال کی روزی کے لیے نکلو۔ اس کمائی سے پہلے اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کی کفالت کرو، ان کی خدمت کرو۔ اس کے بعد اگر وقت ملے تو ہمارے پاس آنا کیونکہ وہ بھی عبادت ہے۔ اسی طرح کبھی بچوں اور اہل خانہ کا پیٹ کاٹ کر ہمیں نذر پیش مت کرنا کہ اللہ کے حضور ہمیں بھی جواب دینا مشکل ہو جائے۔ بیوی بچوں سے اگر فالتو بچے اور دل چاہتا ہو تو صرف رسماً قلیل سی نذر پیش کرو جو تمہارے دل و دماغ اور حالات زندگی پر بار محسوس نہ ہو بلکہ دے کر دل خوش ہو۔ دل پر بار گزرنے والی نذر قبول نہیں ہوتی۔ آپ بھی ہمیشہ نیازیوں سے نذر قبول فرما لیتے تھے، لیکن غیر نیازی سے کبھی نہیں لیتے تھے۔ مطابق قانون سلسلہ عالیہ نیازیہ غیر نیازی کی نذر سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

نبیرہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد میاں صاحبؒ حضرت قبلہ شاہ محمد شاہ شوکت حسین نیازی صاحب کی بارہ سالہ نشست و مجلسوں میں حاضریاں رہیں۔ حضرت کے نذر نذرانوں کے سلسلہ میں جو معاملات دیکھے وہ پیش ہیں۔ غیر نیازی کی نذر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نیازیوں اور اپنے مریدین کی نذریں بھی بڑی چھان پھٹک کر قبول فرماتے تھے۔ حسب معمول تمام نیازی پیران عظام کسی پر صرف ہاتھ رکھ کر واپس کر دیتے۔ کسی کی نذر اس کی حیثیت کے مطابق کم کر کے قبول فرما لیتے تا کہ مرید کی دل آزاری بھی نہ ہو۔ دن بھر کی وصول شدہ نذروں میں سے شام یا رات کسی نہ کسی غریب کو ضرور کچھ نہ کچھ دیا کرتے تھے۔ ہم دیکھا کرتے تھے کہ ہر وقت ان کی جیب خالی رہتی تھی ادھر نذر آئی اُدھر گئی۔ یہاں تک کہ محفل سماع میں بھی خالی جیب ہی

Marfat.com

بیٹھتے، لیکن پھر توکل کا رنگ بھی دیکھیے کہ قوالوں کی طرف ہاتھ ان کا چلتا ہی رہتا، رُکتا نہ تھا۔ چونکہ میں بھی ان کے منہ لگوں میں تھا۔ بڑا کرم فرماتے تھے آخر ہمت کر کے ایک دن میں نے پوچھ ہی لیا کہ میاں ہم آپ کی جیب ہمیشہ خالی دیکھتے ہیں۔ کبھی پیسے نہیں ہوتے، جب کہ اس قدر کھلے ہاتھ سے آپ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اس کا راز بتایئے۔ میاں صاحب مسکرائے اور گویا ہوئے۔

میاں آپ نے سچ کہا۔ اس کا راز آپ لوگوں کی سمجھ کے لیے صرف اتنا سا ہے کہ یہ ہی ''توکل'' ہے۔ جس کی بنیاد حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ نے اپنے سلسلہ عالیہ وخانقاہ عالیہ کے لیے رکھی اور خصوصی تعلیمات میں اس کی تعلیم واس پر عمل ابتدائی وبنیادی تعلیمات کا حصہ ہیں۔ توکل کی تکمیل کے لیے اور فقر میں کچھ نہ کچھ حصہ ڈالنے کے لیے سونے سے قبل راہِ خدا میں سب کچھ مخلوقِ خدا میں تقسیم کر کے سونا ہوتا ہے۔ کل مستقبل کے توکل پر۔ میاں میرے یومیہ معاملات کچھ یوں ہیں کہ دن بھر مریدین، سلسلہ عالیہ کے لوگ، عقیدت منداور محبین آتے جاتے رہتے ہیں اور نذریں بھی حسبِ معمول وحیثیت پیش کرتے رہتے ہیں تو میں ان ہی نذروں میں سے آنے جانے والوں کے چائے پانی اور کھانے پینے کا انتظام کرتا رہتا ہوں ان ہی کے ساتھ اپنی بیگم کے ساتھ خود کو بھی ان کے شاملِ حال رکھتا ہوں۔ رات سونے سے قبل اپنا یا غیر جو بھی آخری ضرورت مند آتا ہے تمام نذروں کا بچا ہوا نذرانہ اس کے حوالہ کر دیتا ہوں اور خالی جیب ودست ہو کر پرسکون کی نیند سو جاتا ہوں کل کے توکل پر پھر دوسرے دن باری تعالیٰ ویسے ہی انتظامات فرما دیتا ہے۔ اس طرح کچھ پتہ ہی نہیں چلتا کہاں سے کیا آ رہا ہے کہاں جا رہا ہے۔ توکل خدا بہت اچھے معاملات کے ساتھ وقت گزرتا ہے۔ قلبی وذہنی سکون وآسودگی کے ساتھ، ہماری عقلوں کے مطابق اب سب کچھ سمجھ آچکا ہے کہ میاں صاحب پیری وفقیری دونوں کو ہی سجائے رہتے ہیں۔

بعدہ ۱۹۹۱ء تا ہنوز ۲۰۱۱ء صاحبزادہ حضرت سید محمد ظہور حسین نیازی اجمیری صاحب کی نشست ومجلسوں میں شاگردانہ حاضریاں حاصل ہیں۔ ان میں بھی وہی تمام حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ جیسی خصوصیات ہیں۔ اگر کوئی مریدان کا کافی عرصہ سے غیر حاضر ہو تو اس کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں اور خود خاموشی سے اس کی خیریت وحالات معلوم کرنے

Marfat.com

اس کے گھر چلے جاتے ہیں اور ذرا سا بھی محسوس ہو جائے اسکے حالات درست نہیں تو اس کی ہانڈی سے کچھ کھانے کو مانگ کر اس کے حالات جان کر اس کی مالی مدد بھی کر کے آتے ہیں۔ یہ تو ان کا معمول ہے کہ ان کے مریدین میں کوئی کاروباری طور پر پریشان حال ہو تو زبردستی اس کو قرض حسنہ دے کر پاؤں پر کھڑا کرنے کی سعی فرماتے رہتے ہیں۔ کسی نے واپس قرضہ دے دیا، ٹھیک، نہ دیا تو اس پر دباؤ نہیں ڈالتے بلکہ معاف کرنے جیسے ہوتے ہیں۔ یہ تو قرضہ لین دین تو ایک بہانہ دکھاوہ ہے، ورنہ اپنے اکابرین کی تعلیمات نیازیہ پر عمل پیرا رہتے ہیں۔

مذکورہ بالا صرف چند واقعات سے ہی سب کچھ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کھلی کتاب کی طرح کہ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی تعلیمات کے مطابق نذر۔ نذرانوں کی یہ حقیقت ہے کہ مرید کو باطن ہی نہیں ظاہر سے بھی نوازا جاتا ہے اور پوری گرفت و توجہ سے کھونٹے سے باندھ کر رکھا جاتا ہے۔

۱۶۔ نیاز و فاتحہ کے اہتمام در سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

جمیع نیازیہ بزرگان کی جانب سے اپنے مریدین کو خصوصی نیازیہ تعلیم سے اس سلسلہ نیاز و فاتحہ سے بھی نوازا جاتا ہے کہ "اہتمام نیاز و فاتحہ" اپنی مالی حیثیت یعنی مستقل آمدنی کے مطابق کیا کریں۔ صرف اتنا اہتمام کرو جتنا و جس کو ہمیشہ نباہ سکو۔ عارضی پانی کے بلبلے کی طرح جوش و جذبہ میں آنے کی قطعی ضرورت نہیں۔ ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے آمدنی و اعتدال کو پیش پیش رکھا جائے۔ چونکہ قبولیت کا دارومدار صرف و صرف نیت پر ہے نہ کہ مال کی کثرت و قلت پر اسی نیاز فاتحہ یا نذر۔ نذرانے جس کے کرنے سے دل خوش ہوتا ہو، دل پر بار نہ ہونے کی وجہ سے فوری قبول بارگاہ ہوتے ہیں اور وہ جن سے دل پر بار محسوس ہو اور رنج دے، رد کر دیئے جاتے ہیں، یعنی منہ پر مار دیئے جاتے ہیں بارگاہ الٰہی کی جانب سے۔ لہٰذا صدق و اخلاص سے بھرپور عشق و محبت کو وسعت دینے کی ضرورت ہے جو قبولیت کی اساس ہے نہ کہ مادی اہتمام نام و نمود و نمائشی چالیس سال سے زائد نیازیہ زندگی میں دیکھتا چلا آ رہا ہوں کہ سلسلہ عالیہ نیازیہ میں نیاز و فاتحہ کا نیازیہ سرکاری اہتمام صرف مندرجہ ذیل اشیاء پر ہوتا ہے یعنی یہ ہونا لازم و ملزوم ہیں۔

Marfat.com

1. حسب حیثیت وضرورت بتاشے 2. ایک گلاس پانی 3. ایک کپ چائے 4. خوشبو میں دو ایک اگر بتی یا زائد 5. حسب ضرورت وپسند عطر 6. گلاب کے پھول حسبِ ضرورت۔ان اشیاء کو اور وہ بھی حسبِ حیثیت واعتدال بنیادی حیثیت حاصل ہے۔مذکورہ بالا اشیاء کا فائدہ یہ ہے غریب سے غریب بھی اہتمام کرسکتا ہے تاہم مزید ایک قدم اور آسانی وسہولت کا عطا کیا جاتا ہے کہ کچھ بھی نہ ہو تو صرف ایک گلاس پانی سامنے رکھ کر نیاز فاتحہ کر لی جائے۔اس سادہ اہتمام پر کسی نیازی کی جرات نہیں ہوتی کہ اپنے پیر بھائی پر کسی قسم کی انگلی اٹھا سکے چونکہ تمام نیازیوں کے لیے ہی یہ بنیادی تعلیمات ہیں۔

دوسری جانب ایک صاحب حیثیت وثروت نیازی کو بھی محرومِ عطا نہیں کیا گیا۔اُسے مکمل اجازت ہوتی ہے کہ وہ حسب حیثیت دل کھول کر خرچ کرے لیکن دل میں کسی برتری ونام و نمود ونمائش کا شائبہ تک نہ ہو دل میں صرف خدمت خلق کا جذبہ ہو جس کے ذریعہ اپنا یار راضی و خوش کرنا ہو۔صاحبِ ثروت وحیثیت اگر اعلیٰ ترین سودیگوں کا بھی اہتمام کرے گا تو اول آگے آگے سرکاری نیازیہ اشیائے فاتحہ رکھنا ہوں گی یعنی بتاشے + گلاس پانی + چائے کپ + اگربتی، عطر اور پھول بعدہٗ اپنی سودیگیں تب قبولیت پاسکے گا۔سرکاری اشیائے فاتحہ کو اگر نظر انداز کر دیا گیا تو اس کی ثروتی پیشکش کی کوئی حیثیت وقدر و قیمت نہیں۔صاحبِ حیثیت وثروت لوگوں کو اس لیے کھلی اجازت دی جاتی ہے کہ اُسے قلم بخل سے بچا کر اہل سخا میں کھڑا کیا جائے اور وہ باری تعالیٰ کے دوستوں میں جگہ پاسکے اور یہ کہ اس کی دھن دولت سے غریب غرباء کے چولہے جل سکیں اور انہیں بھی فیض جاری رہے جو ان کا حق ہے۔تو یہ عالم سادگی ہے نیاز فاتحہ کا سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی میں کہ جہاں ایک تنگ دست بھی تونگر بنا ہوتا ہے اور ایک تونگر بھی عالمِ تنگدستی کا مقام طے کر رہا ہوتا ہے۔

قابل توجہ نکتہ: بزرگان عظام واولیاء کرام کے درباروں، خانقاہوں یا مقامات پر پہلے کثرت سے جگہ جگہ نیاز وفاتحہ کے ظاہری نام کے تحت باطنی مقصد ''چوبیس گھنٹہ کا لنگر'' جاری ہونا ہوتا تھا جس کی وجہ سے تمام مخلوق خدا بلا کسی امتیاز وتمیز مذہب ورنگ ونسل اس لنگر سے بھرپور فائدہ اٹھاتی

Marfat.com

تھی، نہ صرف کھاتے تھے بلکہ بھر بھر کر باندھ کر بیوی بچوں کے لیے اپنے گھر بھی لے جاتے تھے۔ اس اولیاء اللہ کے اہتمام سے پیٹ کی ایک بھی خودکشی نظر نہیں آتی تھی آج کے دور میں لنگر محدود ہو گئے۔ دربار و خانقاہی نظام کمزور و بے توجہی کا شکار ہیں۔ کاغذی مولوی ملاؤں کا دور دورہ ہے، جن کو اپنے مفادات و فوائد، نام و نمود و نمائش سے فرصت نہیں لہذا دورِ خودکشی بوجہ ''پیٹ'' عام ہیں۔ اللہ رحم فرمائے امت محمدیہ ﷺ پر کہ وہ اپنے اصل اقدار کی طرف واپس لوٹ آئیں (آمین ثم آمین)

۱۷۔ سماع سلسلہ چشتیہ کی جان بھی پہچان بھی

موضوعات تو بے شمار ہیں جو زیر قلم لانے کو دل بہت تڑپا رہے ہیں اور سجانے کو دل چاہ رہا ہے لیکن بے بسی تاریخ و وقت کی تنگی و کمی۔ لہذا اخاص الخاص پر گزارا کر رہا ہوں اور وہ بھی مختصر ترین۔ ''سماع'' کے موضوع پر اب اختصار و پردہ کے ساتھ روشنی ڈالنے کی جرات و سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

جمیع مراکزِ سلسلہء عالیہ چشتیہ دنیا جہان میں سے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی (خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف) بھی شہنشاہ ہند حضور خواجہ غریب نوازؒ کا ایک مخصوص و نمایاں منظورِ نظر روحانی مرکز ہے سلسلہء عالیہ چشتیہ کی گدی کی جانشینی و سجادگی چونکہ اس مرکز کو حاصل وعطاء ہے لہذا یہ ذیلی چشت نگر اجمیر شریف کا پرتوا ہے اور یہاں سب کچھ وہی ہوتا ہے جو مرکزِ چشت نگر اجمیر شریف میں ہوتا ہے۔

موضوع ''سماع'' اتنی بڑی وسعت کا مالک ہے کہ یہ ایک اجمالی سی تاریخی کتاب اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ اس موضوع ''سماع'' پر ایک زمانہ سے موافقت و مخالفت میں خاصی تعداد میں کتب لکھی جا چکی ہیں، جارہی ہیں اور جاتی رہیں گی۔ لہذا تفصیل نہ چھیڑتے ہوئے صرف خلاصہ پر ہی کچھ اس طرح کہہ لینا کافی ہوگا۔

شہنشاہ ہند حضور خواجہ غریب نوازؒ نے محفل سماع سننے سنانے کی جہاں اجازت فرمائی ہے تو وہاں اس کے لیے باقاعدہ ایک قانون بھی دیا ہے یعنی سماعت سماع کے لیے ضوابط و قواعد بھی ساتھ ساتھ عطا کیے ہوئے ہیں، جن پر عمل لازم و ملزوم ہے اس ذیلی چشت نگر خانقاہ عالیہ نیازیہ

Marfat.com

بریلی شریف میں بڑی سخت و پابندی سے ان پر عمل کیا جاتا ہے اور دنیا جہاں میں پھیلے ہوئے تمام نیازیہ خلفاء و مریدین کو بھی سخت ترین ہدایات جاری ہیں کہ وہ سماع سننے سنانے کے لیے چشتیہ قوانین سماع پر پابندی سختی سے پہلے عمل کریں بعد کو سماع سنیں سنائیں۔ لہذا سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی میں ضوابط و قواعدِ سماع کے اندر ہی اندر رہتے ہوئے سماع کی سماعت کی جاتی ہے۔

سماع سے ذوق و شوق رکھنے والا اگر کوئی شخص قوانین سماع چشتیہ پر عمل پیرا عمل ہوتے ہوئے دیکھنے یا جاننے کا ضرورت مند ہو تو پھر اول و افضل بات یہ ہے کہ یا تو مرکز سماع اجمیر شریف چشت نگر میں جا کر سماع اور اس کے قوانین کا عملی مشاہدہ کرے یا نیاز نگر، بریلی شریف میں جا کر دیکھے بحالت مجبوری دنیا جہاں میں منعقدہ نیازیہ سلسلہ کی محافل سماع سے رجوع کرے تو کچھ نہ کچھ ضرور حاصل ہوگا۔ پاکستان میں تونسہ شریف میں بھی ہمارا ایک طاقتور چشتیہ مرکز موجود ہے جو نیازیوں کے پیر بھائی بھی ہوتے ہیں اوپر جا کر دونوں حضور فخر پاکؒ دہلوی کی روحانی اولاد ہیں یہاں بھی مکمل قوانین سماع چشتیہ پر عمل پیرا ہوا جاتا ہے لہذا اس ہمارے چشتیہ مرکز سے بھی سماع کی مکمل تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے۔ ورنہ حضرت قبلہ داتا صاحبؒ علی ہجویری لاہور والوں کی کتاب ''کشف المحجوب'' ضرور مطالعہ کر لی جائے جس میں حضرت نے سماع کے ضابطوں قاعدوں پر بڑی تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور عوام الناس کو سماع سماعت کی تعلیمات سے نواز فرمایا ہے۔ تصوف کی دنیا میں عظیم درجہ رکھنے والی قابل مطالعہ کتاب ہے۔ جس میں سب کچھ ملے گا صادق طالب کو۔

دل تو میرا بھی بہت چاہتا ہے کہ اس موضوع سماع پر اپنے نیازیہ پیرانِ عظام سے جو کچھ سنا اور سیکھا اس کی روشنی میں اپنی بساط بھر کچھ کہتا چلوں لیکن افسوس کہ دل کی دل میں رہے جا رہی ہے چونکہ یہ صرف ایک تعارف تاریخ ہے اور وہ بھی اجمالی صورت میں جب کہ یہ موضوع سماع بڑا اقد آور موضوع ہے جس پر بے حساب لکھا جاتا ہے جو چشتیوں کی جان بھی ہے پہچان بھی۔

۱۸۔ غلبہء عشق رسول ﷺ و آل رسول ﷺ

قریب نصف صدی پر مشتمل نیازیہ زیست میں حقیر ناچیز نے عشق رسول ﷺ اور آلِ

Marfat.com

رسول علیہ السلام ﷺ کو ہی جملہ واقعات و معاملات میں مرکز و محور پایا جو سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کو رچا و بسا و سجائے سیراب کیے ہوئے ہیں۔ سلسلہء عالیہ کی بنیاد ہی اس عشق پر رکھی گئی ہے اور کیوں نہ ہو کہ حضرت بی بی فاطمہ الزہرہؓ نے عالم رویا میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کو گود میں لے کر فرمایا تھا کہ ''یہ میرا بیٹا ہے'' بعدہ حضور قبلہؒ اور ان کی جمیع ذریت پاک کے حالات و واقعات سے یہ عشق اظہر من الشمس ہے کہ سارے جہاں نے دیکھا کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے پوتے قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحبؒ نے بمقام سید اس شعر پر وصال فرمایا قوال سے تکرار کرتے ہوئے کہ

باشد ایمان مسلماں مصحف روئے علی
سجدہ گاہ ماست محراب دو ابروئے علی

حضور قبلہؒ اور آپ کی ذریت پاک کی تعلیم و تربیت کے ثمرات کا عالم یہ ہے کہ اس سلسلہ عالیہ کا ایک ایک خلیفہ و مرید اسی رنگ میں سرشار پایا جاتا ہے۔

اک ضروری گزارش:

مذکورہ بالا دو بول میں اٹھارہ موضوعاتِ مختلف پر نہایت ہی اختصار میں جو کچھ بھی حقیر نا چیز نے پیش کیا ہے اس کا سلسلہ عالیہ کی عمومی یا خصوصی ہدایات و تعلیمات سے یا سلسلہ عالیہ کی کسی کتاب سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ مذکورہ بالا صرف و صرف حقیر ناچیز نے اپنی ذاتی عقیدت و محبت کے پھولوں کا نچھاور کیے ہیں یعنی میری ذاتی عقیدت و محبت کا مظہر ہیں کہ از ۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۹ء (۱۲ سال) بغیر مرید ہوئے (بطور ایک عقیدت مند) جو کچھ بھی سنا اور دیکھا بعدہ از ۱۹۶۹ء تا آج ۲۰۱۱ء = ۴۲ سال کے دوران (بطور ایک نیازیہ غلام مرید) اپنے پیرانِ عظام نیازیہ گرامی قدر اور اپنے پیارے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی سے متعلق جو مشاہدات و تجربات حاصل ہوئے راقم الحروف نے قلمبند کیے ہیں۔ المختصر یہ کہ ۵۴ = ۴۲ + ۱۲۔ ۵۴ سال کا نچوڑ ہے جس کو صرف خلاصہ کی شکل میں پیش کیا گیا۔

Marfat.com

اب اُک نئے موڑ پر

پیشگی و بروقت ____ اہم ترین ضرورت/وضاحتیں

اب چونکہ قارئین حضرات تاریخ ہذا سے مختصر ترین تعارفِ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی مطالعہ کر چکنے کے بعد اک نئے موڑ پر آ کھڑے ہوئے ہیں جہاں سے وہ شہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان میں داخل ہوا چاہتے ہیں تاکہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے کاموں کا بھی تفصیلی مطالعہ کر سکیں کہ دیگر سلاسل کی طرح اس شہر حیدرآباد میں سلسلہ عالیہ مذکورہ نے اپنے حصہ کا کتنا اور کیسا کام کیا ہے، چونکہ ہمارا دین دین کامل بمعہ اپنے اکابرین کے عملی نمونوں کے ساتھ چودہ سو سال سے ہمارے ساتھ ساتھ ہی چلا آ رہا ہے لہٰذا الحمدللہ ہمیں تو اس میں کچھ کرنے کرانے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کے مزید کچھ اور کی طلب و گنجائش ہے۔ کام ہے تو بس صرف یہی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے امتیوں کو خواب غفلت سے جگایا جائے اور نہایت سنجیدگی اور ذمہ داری سے اوّل انہیں دین اسلام کی تعلیمات سے آراستہ کیا جائے اور پھر ساتھ ہی ساتھ تعلیمات پر عمل بھی کرایا جاتا رہے شریعت و طریقت کے جمیع سلاسل روحانی یعنی قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ اپنی تمام ذیلی شاخوں کے ساتھ اپنی اپنی استطاعت و بساط کے مطابق ساری دنیا میں یہی کام انجام دے رہے ہیں کوئی نئی چیز یا نیا کام نہیں کر رہے ہیں۔

الحمدللہ۔ برائے رشد و ہدایت دینِ اسلام سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی نے بھی بہت ہی جلد ابتدائی دنوں میں ہی یعنی قیامِ پاکستان کے چند سال بعد ہی ۱۹۵۲ء میں شہر حیدرآباد میں شمع نیازیہ بریلوی روشن کرتے ہوئے اپنا پہلا اور بنیادی ''اوّل و بانی'' نیازیہ روحانی تبلیغی ذیلی مرکز'' اس شہر حیدرآباد میں قایم کر دیا تھا اور وہ اس طرح کہ شہنشاہ ہند حضرت خواجہ غریب نواز ہندالولی کا سالانہ عرس مبارک بہ اجازت و ہدایتِ خصوصی والدِ ماجد و پیر و مرشد حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب ؒ چشتی نیازی اجمیری۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین چشتی نیازی اجمیری نے اپنے مکان واقع مکتی گلی حیدرآباد پر سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کی جانب سے ۱۹۵۲ء میں قایم فرمایا جو ۱۹۵۲ء اسی سال ہی سے آج تک سال کے سال ان کے گھرانہ صاحبزادگان میں عشق و محبت

Marfat.com

سے سرشار بڑی ذمہ داری و پابندی سے بلا ایک بھی ناغہ یا کسی رکاوٹ حسنِ خوش اسلوبی سے منعقد ہوتا چلا آرہا ہے اسی پہلے نیازیہ روحانی تبلیغی ذیلی مرکز (اول و بانی) در شہر حیدر آباد کی جانب سے از صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب چشتی نیازی اجمیری نے ایک اور مزید تبلیغی کارگزاری کا اضافہ کیا گیا اور وہ یہ کہ ان کے پیر و مرشد قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کا سالانہ عرس مبارک بھی ۱۹۵۴ء میں قایم کیا گیا اور وہ بھی ۱۹۵۴ء ہی سے گھرانہ صاحبزادگان مکتی گلی حیدر آباد سے شروع ہو کر آج تک لطیف آباد نمبر 2 میں جاری و ساری ہے یہ وہ پہلی اور بانی شمع نیازیہ بریلوی ہے جیسے حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ نے اپنے روحِ رواں (کرتا دھرتا) جری و غازی سپاہیانہ صفات کے حامل فرزندِ ارجمند حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحب کے ذریعہ شہر حیدر آباد میں روشن فرمائی۔

ٹھیک بعد دس سال ۱۹۶۲ء میں حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی نے بھی سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی جانب سے حالات و واقعات و ضرورتِ وقت کی پکار کو پیش پیش رکھتے ہوئے شہر حیدر آباد میں مزید ایک اور دوسرا نیازیہ روحانی تبلیغی ذیلی مرکز بحیثیت ثانی مرکز قایم فرمایا یعنی برائے رشد و ہدایت دینِ اسلام یہ دوسری شمع نیازیہ بریلوی بھی روشن کی گئی اور وہ اس طرح کہ آپ نے اپنے ایک نہایت ہی ذہین و لائق حامل خصوصی اہلیت و قابلیت و صلاحیت پسندیدہ مرید و خلیفہ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب (بحیثیت روح رواں / کرتا دھرتا) کے ذریعہ خاص الخاص اجازت و ہدایات کے ساتھ ان ہی صوفی صاحبؒ کے مکان نمبر ۴۴ ر ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدر آباد پر اپنے پیر و مرشد قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کی ماہانہ فاتحہ بشمول لنگر و سماع قایم فرمائی جو ہر ماہ چاند کی ۲۶ ر تاریخ کو منعقد ہونا شروع ہوئی اور ۱۹۶۲ء سے یہ تاریخ بھی مختلف مقامات پر حضرتؒ کے مختلف روحِ رواں خلفاء و مریدین کے ذریعہ تسلسل کے ساتھ بلا کسی ناغہ و رکاوٹ کسی نہ کسی حیثیت و صورت میں جوں کی توں اپنی اولی سی شان و شوکت روحانی فیوضات و برکات برساتے ہوئے جاری و ساری ہے۔ اس وقت یہ برمکان شمس نیازی کے غریب خانہ ۳۰ ر ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد پر قائم و منعقد ہوتے

Marfat.com

ہوئے اپنا نیازیہ کردار ادا کر رہی ہے۔ یہ دوسری شمع نیازیہ بریلوی تھی، جیسے حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی نے ۱۹۶۲ء شہر حیدر آباد میں روشن فرمائی۔ مذکورہ بالا دونوں ذیلی نیازیہ مراکز یعنی روشن شمعیں نیازیہ بریلوی کی مکمل تفصیلات برائے مطالعہ اگلے اوراق میں پیش کرنے سے پہلے چند ضروری وضاحتیں شامل سفر کرلیں۔

تاریخ کے اس اہم موڑ پر کچھ بہت ہی اشد واز حد ضروری وضاحتیں مطالبہ کر رہی ہیں کہ ہمیں بھی یہاں زیر قلم لایا جائے سو پیش ہیں۔ سوچ و بچار کے حامل یا سادہ لوح بندے خدا پر تحقیق و مشاہدہ وحصولِ حقائق جلد بازی میں کہیں کسی غلط سمجھی و غلط فہمی کا شکار ہوتے ہوئے یہ نہ سمجھ لیں کہ بعد تذکرہ ''مرکز خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلوی'' کہ جو تو ہے ہی ایک بے مثال ولائق صد قدر و قدردانی وافتخار کہیں تعارف و تاریخ ہذا میں حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ اجمیری حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب اکبر آبادی نے کچھ زائد جگہ تو نہ پالی تو ایسے مہربانوں کرم فرماؤں کی تسلی و تشفی کے لیے ذیل میں گزارشات عاجزانہ پیشِ خدمت میں برائے تحقیق و تصدیق وحصولِ حقائق۔

کسی بھی نئے اور بڑے کام کی بنیاد رکھ کر اس کا ابتدائی کام شروع کرنے کے لیے جس کا پہلے سے کوئی وجود ہی نہ ہو جب کیا جانا ہوتا ہے تو کرنے والا پہلا شخص یعنی ''بانی'' اور اس پہلے بانی شخص کی پہلی ''بانی جماعت'' شاملِ کارکنان'' جسے آپ کچھ بھی نام دے لیں جیسے رفقائے کار، ہراول دستہ، دست و بازو، ٹیم، شریک کار، ارکانِ کار کا مقام بھی پہلا ہی مقام ہوتا ہے اور وہی لوگ اس کام کے محور مرکز ہوتے ہیں۔ کسی بڑے کام / معرکہ کو سر کرنے کے بعد کو تو قایم کیے / مفتوح کیے / بنے بنائے کام کو چلانے اور آگے بڑھانے والے لوگوں کے لیے اس کی انجام دہی عام و معمول کی سی بات ہوتی ہے کوئی مشکل، کٹھن وہ دشوار غیر معمولی مرحلہ نہیں ہوتا اور یوں وہ لوگ ثانوی حیثیت میں ہی شمار و مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا کتب، تذکروں اور یادوں میں بھی کام کی نوعیت یعنی اس کی کارکردگی و وسعت کے مطابق جگہ پاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سابقہ ادوار کے حالات و واقعات کے مطالعے بھی کیے جاسکتے ہیں تو دورِ حاضر کے ارد گرد پھیلے ہوئے بڑے بڑے کاموں کی کارکردگی کا مشاہدہ بھی کہ بانی و بانی روحِ رواں افراد / جماعت کا ہی ذکر ہوتا ہے بعد والے گمنام

Marfat.com

ہی دیکھ بھال (مینٹیننس) کا کام بھی ثانوی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں۔

جب کوئی بانی کسی نئے کام کی بنیاد رکھتا ہے تو قدم قدم پر جو واسطے پڑتے ہیں وہ یا اس کا رب جانتا ہے کہ کیا گزرتی ہے۔ مثلاً اجنبی جگہ سے واسطہ، عجیب نوع قسم کے حاکموں سے واسطہ، اجنبی لوگوں سے واسطہ، اجنبی ماحول سے واسطہ، نئی آب و ہوا سے واسطہ، منافقین سے واسطہ، مقابل آ کھڑی باطل و مخالف قوتوں سے واسطہ، وسائل کی کمی سے واسطہ، افرادی کم نفری سے واسطہ، بے آرامی والا آسودگی سے واسطہ، اہل خانہ و وطن کی دوری سے واسطہ، ہر وقت کے لگے ناکامی و کامیابی کے کھٹکے سے واسطہ، جان جوکھوں و ہتھیلی پر جان سے واسطہ، مالی ضرورت سے واسطہ۔ ایسے نہ جانے کتنے بے شمار واسطوں کے ساتھ ایک بانی اپنے رفقائے کار کے ساتھ سخت ترین محنت و مشقتوں کے ساتھ تن، من و دھن کی بازی لگاتے ہوئے میدان کارزار میں اترتا ہے اور نہ جانے کن کن مراحل سے گزر کر کیا کیا نہ جتن کر کے ناکامی یا کامیابی کا ہنر دیکھتا ہے جب کہ اس کے قایم کردہ کامیاب شدہ کاموں کو چلانے اور آگے بڑھانے والا اس کا قایم مقام بھلا بتایئے کس طرح اس کی اور اس کے کام کی برابری کر سکتا ہے گو ہوتا وہ بھی اہم ہی ہے لیکن بعد کے درجات میں یعنی ثانوی حیثیت و حالت میں، کسی بڑے کام / معرکہ کو سر / فتح کرنے والا فاتح فاتح ہی ہوتا ہے جب کہ بعد کو اس پر حکمرانی کرنے والا محض ایک حاکم / منتظم ہوتا ہے کسی صورت فاتح نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ایسے اکابرین کو خراجِ تحسین پیش نہ کیا جانا کتنا ظلم و زیادتی کا کردار ہے۔

از اظہار بالا حامل موضوع یہ ہے کہ جب ۱۹۴۷ء میں پاکستان وجود میں آیا تو شہر حیدرآباد میں ہجرت کر کے آنے والوں میں گو نیازی مریدین بھی تھے تو لیکن اِکّا دُکّا تعداد میں اور وہ بھی لاپتہ اور ادھر ادھر بکھرے پڑے حالات میں اور نہ ہی اس وقت شہر حیدرآباد میں نام کو بھی ایک بھی ایسا نیازیہ ذیلی مرکز پہلے سے موجود نہ تھا۔ جہاں شہر کے نیازی ڈھونڈ ڈھونڈ کر جمع کیے جاتے اور پھر وہاں سے جمع شدہ نیازی بھائی سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کا مشنِ تبلیغ و توسیع لے کر آگے بڑھتے اور یہ بھی کہ کون نیازی، کن نیازی بزرگ سے بیعت ہے۔ کہاں سے آیا ہے، کس حال میں اور کہاں رہ رہا ہے، کوئی کسی کا پُرسان حال نہ تھا۔ پوری قوم ہجرت کے بعد کے پُر

Marfat.com

آشوب دورِ حالت روٹی کپڑا مکان کے مسائل سے بری طرح دوچار تھی اس حالت و عالم میں سب سے پہلے جن لوگوں نے پرچم شاہ نیاز بے نیازؒ بریلوی اپنے بازوؤں میں تھام کر شہر حیدرآباد میں بلند کیا وہ کیا اور کیسے مردانِ میداں اور جانثار عشاق لوگ ہوں گے جو عشق ومحبتِ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ میں ہر طرح سے خالی دست و دامن تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ کے لیے اپنے گھروں سے نکل پڑے۔ گھر کے آرام دہ آسودہ حالات کو خیر باد کہتے ہوئے (سبحان اللہ، جزاک اللہ) آیئے اندر جھانک کر ایسے لوگوں کو دیکھیں تو سہی۔

بہ اجازت وہدایت والد ماجد و پیر ومرشد حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ چشتی نیازی اجمیری، حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین چشتی نیازی اجمیری صاحب عرف ظہور میاں صاحبؒ وہ پہلے شخص ہیں جو شہر حیدرآباد میں اول اول اپنی انتہائی قلیل سی اسکول ٹیچری اکل حلال کی تنخواہ میں سے دو کلو چنے کی دال کا لنگر پکا کر ۶، رجب المرجب حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا سالانہ عرس مبارک اپنے مکان مکتی گلی حیدرآباد میں قایم کر کے معرکہ ومیدان مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے در شہر حیدرآباد میں کود پڑے۔ یعنی یہ کہ شیطان لعین کی شہر حیدرآباد میں باطل کارروائیوں کے خلاف دیگر سلاسل کی طرح سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کی طرف سے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے ان دونوں پدر و فرزندار جمند جری وغازی، شاہین وشہباز صفات روحانی فرزندوں نے سب سے پہلے ۱۹۵۲ء میں اول وبانی مورچہ لگا دیا اور اس کارِ عظیم کے لیے اپنا زیر استعمال معمولی وقلیل رقبہ درجہ کا مکان بھی بطور اوّل وبانی نیازیہ روحانی وتبلیغی ذیلی مرکز بنا کر سلسلہ عالیہ کا کام شروع کیا۔ یہاں یہ بات بھی لکھتا چلوں کہ حضرت ظہور میاں صاحبؒ نے بھی جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کی طرح سلسلہء عالیہ نیازیہ کا ابتدائی تبلیغی وتوسیعی کام اپنی ذاتی قلیل اکلِ حلال کی کمائی سے شروع کیا بعدہ بہت عرصہ بعد نیازی پیر بھائی ان کے کارواں میں شامل ہوتے چلے گئے اور لنگر وعرس ترقی کرتے ہوئے کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔ ان کا یہ کردار سلسلہء عالیہ نیازیہ کی تعلیم ''توکل'' کا کھلا آئینہ دار تھا۔ پھر نیت کے مطابق باری تعالیٰ نے بھی اپنی نعمتوں رحمتوں سے نہال کر دیا۔

Marfat.com

ہو بہ ہو ٹھیک دس سال بعد ۱۹۶۲ء میں اول و بانی نیازیہ روحانی و تبلیغی ذیلی مرکز کے کام میں ہاتھ بٹانے اور اس کی قوتِ کارکردگی میں مزید اور اضافہ کرنے کے لیے شہر حیدرآباد کے ایک اور جنونی صادق عاشق حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ منظرِ عام پر آئے یعنی صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ اور انہوں نے بھی بہ اجازت و ہدایات خصوصی اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحبؒ میکش اکبرآبادی اپنی منشی گیری کی قلیل سی تنخواہ میں سے لنگر و محفلِ سماع کے ساتھ ماہانہ فاتحہ ۲۶ ر شریف قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاںؒ صاحب قایم فرمائی۔ انہوں نے بھی بہ حالت مجبوری اپنی مالی حالت اپنے ذاتی زیرِ استعمال مکان ۴۴ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد کو ہی دوسرا (ثانی) نیازیہ روحانی و تبلیغی ذیلی مرکز بنایا اور یہیں سے سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے کام شروع کیا۔ چونکہ دونوں ہی حضور قبلہؒ کے صادق و مخلص جنونی عشاق حضرات حضرت ظہور میاں صاحبؒ اور جناب صوفی سخی نیازی صاحبؒ مالی طور پر بہت کمزور تھے لہذا کوئی جگہ خرید کر الگ ایک مشترکہ واحد نیازیہ روحانی و تبلیغی ذیلی مرکز نہ بنا سکے اور صرف اپنے اپنے ذاتی مکانات ہی مشنِ تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ کے لیے استعمال میں لیے رہے۔

یہاں پھر یہ بھی نکتہ واضح کرتا چلوں کہ حضور قبلہؒ نے چونکہ اپنے سلسلہ کی بنیاد ہی توکل پر رکھی چندے و نذر، نذرانوں پر نہیں لہذا نیازی مریدین ذرہ برابر جنبش نہیں کھاتے ماسوا اپنی اکلال حلال کی کمائیوں کے کہ وہ بھی رسید بکیں، ڈبے، بیگ لے کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور بھاری چندے نذر، نذرانوں کے حصول کے بعد الگ اپنی جگہ لے کر راتوں رات تعمیر و تزئین کر کے نیازیہ ذیلی مرکز بنا سکتے۔ اتفاق تو مجازی طور پر کہہ سکتے ہیں، لیکن حقیقت میں سلسلہء عالیہ کی خدمات کے لیے چُنے گئے لوگ تھے کہ روح رواں حضرت ظہور میاں صاحبؒ اور روحِ رواں جناب صوفی سخی نیازی صاحبؒ کا طریقہ کار ایک جیسا ہی رہا ہے یعنی دونوں عشاق ماہانہ و سالانہ نیازیہ انعقادات کے موقع پر حضور قبلہؒ کے ایک ایک نیازیہ غلام کو شہر حیدرآباد میں تلاش کر کر کے اپنے نیازیہ ذیلی مراکز پر جمع کرتے تھے تو دوسری جانب دعوت عام کے ذریعہ نئے اور عام لوگوں کو بھی اپنے مراکز پر جمع کر کے انہیں سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی اور اس کے بزرگوں

Marfat.com

سے متعارف کراتے ہوئے دعوت داخلہ در سلسلۂ عالیہ بھی دیا کرتے تھے، جس پر لوگ جوق در جوق سلسلہ عالیہ میں داخل ہوا کرتے تھے۔

جس وقت ان دونوں عشاق روحِ رواؤں نے اپنے اپنے مقامات پر (ذیلی مراکز) اور اپنے اپنے اوقات بعد ۱۹۵۲ء اور ۱۹۶۲ء مشنِ تبلیغ وتوسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے قلیل تنخواہوں میں سے پس ماندکیے چٹکی بھر نذرانوں سے سلسلہء عالیہ کی تبلیغ وتوسیع کا آغاز کیا کسی بھی دیگر طرفین سے انہیں کسی قسم کی کوئی مالی معاونت حاصل نہیں تھی اس کارخیر کے لیے یہاں تک کہ پیر بھائیوں کے نذرانوں کی ٹھوس و جاندار شرکت بھی مفقود تھی کہ ہجرت کے بعد کا زمانہ، قلیل تعداد میں نیازی، مالی طور پر غیر مستحکم اپنے اپنے مسائل زندگی میں ہی بری طرح گھرے ہوئے تھے، سووہ خود بھی مدد کیے جانے کے مستحق تھے۔ اس میدان میں کیسے کودتے۔ یہ تھا ہی عشاق کا میدان جو آنکھوں پر پٹی باندھ کر توکل کی پگڑی پہن کر کود جاتے ہیں۔ بقول حضور قبلہؒ

"عشق میں تیرے کوہِ غم سر پر لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو"

لہٰذا اس پرآشوب تنگی وترسی لیے دور میں برسہا برس یہ دونوں کنگلے عشاق بزرگ اپنی اپنی استطاعت وبساط بھر سخت ترین مشکلات ودشواریوں سے پنجہ لڑاتے ہوئے بڑی استقامت وصبرو شکر وتوکل کے مراحل طے کرتے ہوئے مذکورہ بالا انعقاداتِ نیازیہ کا اہتمام فرماتے رہے۔

جناب صوفی سخی نیازی صاحبؒ نے خود حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ اور صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحبؒ کا دس سالہ دور اور ان کی خدمات سلسلہ عالیہ نیازیہ بہ چشم خود دیکھی تھیں اور دیکھت ہی دیکھت یعنی دیکھتا ہی دیکھتا میں کچھ سے کچھ ہو گئے کہ پھر خود بھی ۱۹۶۲ء میں سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خدمات بہ سلسلہ تبلیغ وتوسیع کے لیے میدانِ کارزار پرخار میں کود پڑے۔ پھر حقیر ناچیز راقمِ تاریخ ہذا نے اپنے اس استادِ معظم ومکرم ورہبر حسین وجمیل جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کا بقیہ مکمل زمانہ بھی اور ان کی عظیم کارگزاریاں بچشم خود یوں بھی دیکھیں کہ از ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۹ء وصال کے وقت تک ماہانہ ۲۶ رشریف کے جملہ اخراجات اپنی اکلِ حلال کی چھوٹی سی آمدنی میں

Marfat.com

سے خود کیا کرتے تھے۔ کبھی کسی کا ایک روپیہ بھی بطور نذرانہ اس ماہانہ فاتحہ شریف میں قبول نہیں کرتے تھے۔ سوا اس کے کہ قوالوں کو پیر بھائی یا آنے والے لوگ نذر دے دیں۔ ان کے عشق و محبت جنونی کا عالم یہ تھا کہ ماہانہ منشی گیری کی کُل آمدنی میں سے آدھی آمدنی ماہانہ لنگر و فاتحہ شریف اور تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ پر صرف فرماتے اور آدھی آمدنی اپنے ۱۲/افراد پر مشتمل خاندان پر۔ ایسے لوگ کہاں کھو گئے کہاں تلاش کیے جائیں کہ نظریں دیکھنے کو ہمہ وقت ترسی رہتی ہیں۔

انصاف تو کرو بھائی جانوں کرم فرماؤ کیا سیم وتھور زدہ غیر واجنبی زمین پر گلشن لگانے اور پھر اس کو سجانے والے یہ عشاق بانیان کسی قسم کے معمولی سے ہی سہی خراجِ تحسین پیش کیے جانے کے مستحق ہوئے کہ نہیں کیا ان کے اتنے بڑے بڑے عظیم کارناموں کے تذکروں کے لیے زیادہ اوراق درکار ہوں گے کہ نہیں۔ اگر ان محبین صادق کے تذکرے کماحقہ تفصیل میں نہ کیے گئے تو کتنی بڑی ناانصافی ہوگی اور یہ کہ یہ تعارف و تاریخ ہی تشنہ رہ جائے گی اور لعن طعن کرنے میں حق بجانب ہوگی کہ بے وفاؤ، ناقدرو و بے حسوتم تو اپنے بڑوں کے کارہائے ناموں سے وفا نہ کر سکے، جس کے وہ مستحق تھے تو سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی خدمات کیا کرو گے۔

چلیے اب ہم یہاں تک جا رہے ہیں مذکورہ بالا جمیع سطور زیر موضوع کو الگ کر کے رکھ دیتے ہیں اور اپنے مہربانوں سے درخواست گزار ہیں کہ شہر حیدرآباد میں تیسری شخصیتیں اور تیسرا نیازیہ روحانی و تبلیغی ذیلی مرکز سے ہمیں مطلع کر دیا جائے جس نے ایسا اور اتنا بڑا کام کیا ہو جیسا کہ مذکورہ بالا ہمارے اکابرین نے پیش کیا تو انشاء اللہ ہم اس سے بھی تعارف و تاریخ ہذا کو سجا دیں گے ان کے لیے بصورت دیگر امید ہے کہ تحقیق بہ دقیق و عمیق اور مشاہدات و تجربات سے حقائق تک نہ صرف پہنچا جائے گا بلکہ حق تسلیم بھی کیا جائے گا۔

آخر میں ایک باریک نکتہ ضرور بہ ضرور پیش کرنا چاہوں گا کہ آج اگر ہم موجودہ نیازیوں نے اپنی مذکورہ بالا اکابرین (بزرگوں) کے شاہکار و شاندار کارہائے ناموں کی قدردانی نہ کی اور کماحقہ ان کو خراجِ تحسین پیش نہیں کیا اسی تاریخوں میں ان کے تذکرے رقم کرتے ہوئے تو کل کی آنے والی نیازیہ روحانی اولادیں دلبرداشتہ ہوں گی کہ پہلوں ہی کی قدردانی نہیں کی

Marfat.com

گئی، ہم کیوں وقت ضائع کریں ایسے کاموں میں جس کا نعم البدل کچھ بھی نہیں وہ ہمت ہار جائیں گے دلچسپیاں ختم ہو جایں گی۔ ہاں اگر آج ہم نے اپنے بڑوں کی قدر دانی کی اور کماحقہ حق ادا کیا تو ہماری مستقبل کی نیازیہ نسل ہو بہو اپنے اکابرین (آقاؤں) کی پیروی کرتے ہوئے سلسلہ کو وہی قوت ہر نوع فراہم کریں گے جس کا سلسلہ عالیہ حقدار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

آیئے اب ہم باب ''دوئم'' کے لیے آگے بڑھتے ہیں کہ اگلے اوراق بے چینی سے آپ کو خوش آمدید کہنے کے لیے آپ کے منتظر ہیں تا کہ بہ سلسلہ خدماتِ دین اسلام منجانب سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی در شہر حیدر آباد (سندھ) پاکستان کہیں اختصار تو کہیں تفصیل کے ساتھ آپ کے مطالعہ کے لیے آپ کو پیش کیے جائیں۔

Marfat.com

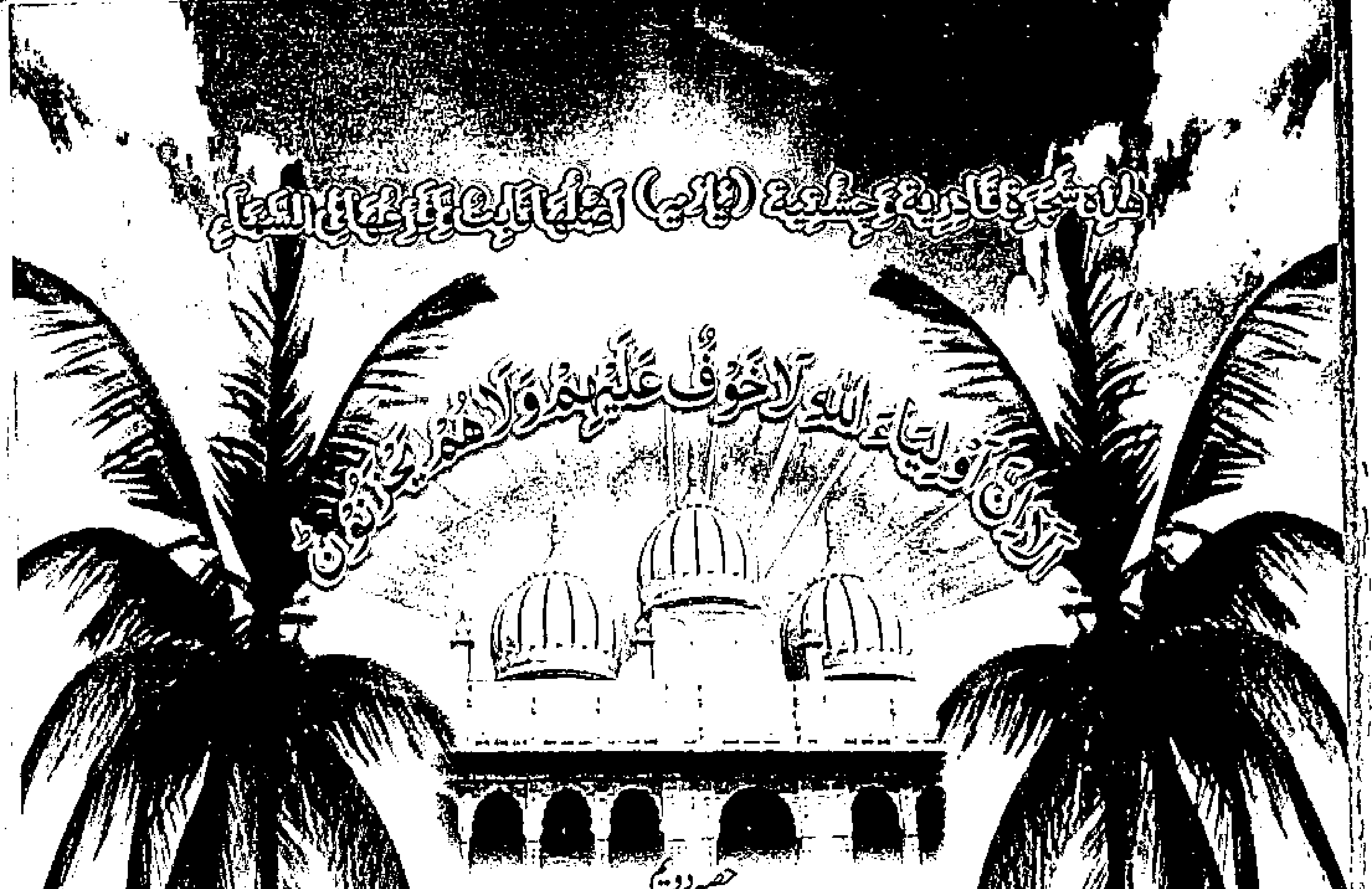

حصہ دوئم

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا
کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا
کہیں بولا بلیٰ وہ کہہ کہ الست
کہیں بندہ کہیں خدا دیکھا
کہیں وہ بادشاہِ تخت نشیں
کہیں کاسہ لیے گدا دیکھا
کہیں عابد بنا کہیں زاہد
کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا
کہیں وہ درلباسِ معشوقاں
برسرِ ناز اور ادا دیکھا
کہیں عاشق نیاز کی صورت
سینہ بریاں و دل جلا دیکھا

(55 سالہ اجمالی)

تعارف و تاریخ

سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

در

شہر حیدرآباد (سندھ)

(پاکستان)

مرتبہ

حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی

را۔ غلام وخاک پا

حقیر ناچیز۔ شمس نیازی (ٹیلیفون والا)

حیدرآباد سندھ (پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

برائے: مشنِ تبلیغ وتوسیع

سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

درشہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

تبلیغی وروحانی ذیلی نیازیہ، بانی سینٹر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

مؤسّس

حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

خصوصی واوّل روحِ رواں

حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحبؒ

حضرت صاحبزادہ سید عبدالرؤف نیازی صاحبؒ

قادری چشتی نیازی، اجمیری

Marfat.com

تعارفِ (خصوصی)

تبلیغی وروحانی ذیلی نیازیہ بانی سینٹر، حیدرآباد

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مقبول ومحبوب بندوں یعنی ولیوں (دوستوں) کو جب نوازنے پر آتا ہے تو مخلوق میں بھی ان کا خوب ہی ڈنکا بجواتا ہے۔ عجیب وغریب طور طریق سے اپنے خاص بندوں کے ذریعہ اپنے ان مقبولین ومحبوبین کو اپنی مخلوق میں متعارف کراتے ہوئے مقبول و معروف فرمادیتا ہے۔ ایسے ہی اس کے دوستوں میں ایک ہمارے آقا حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز قطبِ عالم مدارِ اعظم بھی ہیں جو سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے بانی ہیں۔ جن خاص لوگوں کا اللہ تعالیٰ نے انتخاب فرمایا کہ وہ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ وتوسیع اور ترویج واشاعت کے لیے اپنے حصوں کے کام انجام دیں، اگلے اوراق میں ان کے خدماتی کارنامہ ہائے نمایاں قلمبند کیے جارہے ہیں۔

شہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان کے لیے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی طرف سے حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ وہ پہلی نیازیہ بزرگ ہستی تھیں۔ جنھوں نے ۱۹۵۲ء-۵۴ میں ہی سلسلۂ عالیہ کی تبلیغ وتوسیع کے لیے کام کا آغاز کردیا تھا بعدہ ۱۹۶۰ء سے آپ بہ نفس نفیس خود پابندی سے ہر سال اجمیر شریف (بھارت) سے شہر حیدرآباد (پاکستان) تشریف لاتے رہے اور باقاعدگی وتسلسل سے اپنے حصہ کے کاموں کو آگے بڑھاتے رہے اس سلسلہ کی مکمل تفصیلات آپ کے اجمالی تذکرۂ حیات میں پیش کی جائیں گی جو اگلے اوراق کی زینت بنیں گی۔ آپ کا تعلق اجمیر شریف سے تھا اور آپ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے پوتے قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحبؒ کے ایک بڑے لاڈلے مرید وخلیفہ تھے۔

Marfat.com

آپ کے بعد آپ کے ایک چھوٹے پیر بھائی جن کا تعلق شہر آگرہ (بھارت) سے تھا اور وہ بھی قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ یعنی حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میکش اکبر آبادی نے آپ کے اس کار بے مثال مشنِ تبلیغ و توسیع میں ۱۹۶۲ء میں شرکت فرمائی۔ دونوں پیر بھائیوں نے حالات و ضروریاتِ اوقات کے مطابق اپنے اپنے طور طریقہ سے سلسلہ عالیہ کے کام کو کامیابیوں کے ساتھ آگے بڑھایا جسے اب ان کے خلفاء و مریدین اپنے اپنے مقامات پر اپنی اپنی اوقات و بساط بھر بڑے ہی احسن طریقہ سے آگے لیے چل رہے ہیں۔

یہ کہ صاحبزادہ حضرت قبلہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ بہ نفس نفیس خود ہر سال پاکستان تشریف لا کر سلسلہ عالیہ کے مشن تبلیغ و توسیع پر کام کیا کرتے تھے جب کہ حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میکش اکبر آبادی بہ حالت مجبوری یہ کہ حکومت ہند نے انہیں اور ان کی اولاد کو پاکستان آنے کی قطعی اجازت نہیں دی باوجود اپنی سی تمام کوششوں کے جو انہوں نے اور ان کے مریدین و محبین نے اس وقت کیں لہذا آگرہ ہی میں قیام فرماتے ہوئے اپنے ایک مخصوص لاڈلے اور چہیتے مرید اور خلیفہ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے ذریعہ مذکورہ مشنِ تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے اپنے حصے کے کام کا آغاز کرتے ہوئے اپنی خدمات خصوصی پیش کرتے رہے۔ دونوں بھائیوں نے جو ایک دوسرے سے ٹوٹ کر محبت بھی کیا کرتے تھے، حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے ایک پرچم تلے شہر حیدر آباد میں ابتدأ سلسلہ عالیہ کی تبلیغی و توسیع کی شمعیں روشن فرمائیں۔

چونکہ ان دونوں بزرگوں، ان کے روح رواؤں، خلفاء و مریدین کے متعلقہ خدماتی تذکرے یا حوالہ جات کسی نہ کسی بھی صورت یہاں سے لگا کر تعارف تاریخ ہذا کے آخر تک چلتے رہیں گے لہذا ہم یہاں ابتدا میں ہی صرف جان پہچان اور اختصار و اجمال ۔۔۔۔ تاریخ کی خاطر دو خصوصی اصطلاحی نام رکھ لیتے ہیں تا کہ بار بار نام دہرانے سے بچا جا سکے اور قاری بھی اختصاری الفاظ سے ہی سب کچھ سمجھتا چلا جائے۔ نام یہ ہیں۔

Marfat.com

تبلیغی وروحانی

ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

برائے مؤسس

حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

تبلیغی وروحانی

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

برائے مؤسس

حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحبؒ میکش اکبرآبادی

مذکورہ بالا جان پہچانی ناموں کے استعمال سے طوالت سے تاریخ کو بچایا جاسکے گا اور اختصاری سہولت میئسر ہوجائے گی۔

بعد وصال حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کی باگ دوڑان کی ذریت پاک کے مقدس ومضبوط ہاتھوں میں ہے جو حضرت کے خلفاء ومریدین اور اپنے خلفاء ومریدین کو ساتھ لے کر ان کے تعاون کے ساتھ سلسلۂ عالیہ کی بڑی ذمہ دارانہ وفراخ دلانہ مسلسل اور تسلسل کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں جن کی تفصیلات اگلے اوراق میں قلمبند کی جائیں گی۔ باری تعالیٰ حضرت کی جمیع ذریت پاک کے عشق و محبت میں سلامتی وترقی عطا فرمائے اور دوام بخشے (آمین ثم آمین)

دوسری جانب بعد وصال حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحبؒ میکش اکبرآبادی "تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کی باگ دوڑان کے پوتے وگدی نشیں حضرت سید اجمل علیشاہ صاحبؒ کے مقدس ومضبوط ہاتھوں میں ہے جو اپنے دادا جان حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ کی طرح وہیں آگرہ میں رہتے ہوئے اپنے روح رواؤں سے شہر حیدرآباد میں دادا جان کا ذیلی سینٹر بڑی ذمہ داری سے چلا رہے ہیں۔

یہ کہ صاحبزادہ حضرت قبلہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید وخلیفہ الحاج حافظ احمد حسن

Marfat.com

صاحبؒ دانش نے اپنے پیر و مرشد سے متعلق ایک شاندار سوانح حیات تصنیف فرمائی ہے، جس میں حضرت کی زندگی کا ایک ایک پہلو بہت ہی خوبصورتی سے اجاگر کیا گیا ہے۔ لہٰذا حضرت کے خدماتی کارنامہ ہائے اس سوانح حیات سے مطالعہ کیے جا سکتے ہیں جو صاحبزادگان صاحبان سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

دوسری جانب حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکبرآبادی کی کوئی مفصل سی سوانح حیات ہنوز منظرِ عام پر نہیں آسکی ہے۔ آپ کی سوانح حیات جب بھی تصنیف کی گئی تو یا تو آپ کے پوتوں سے لکھی جائے گی۔ جن کے پاس سب سے زیادہ و جاندار مواد ہوگا یا پھر ہو سکتا ہے آپ کے مرید و خلیفہ حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب لکھیں جو بعد پوتوں کے سب سے زیادہ اہل شخصیت ہیں اور حضرت کے مرید و خلیفہ ہیں۔

دونوں ہی عظیم نیازیہ روحانی ہستیوں نے خود کو ہمیشہ مقامِ صفر پر رکھا اور سارا کا سارا کام و خدمات صرف و صرف حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ۔ آپ کے روحِ رواں اپنی اولاد اپنے خلفاء و مریدین کو بھی اسی عظیم الشان تعلیم و تربیت سے سجایا کہ وہ بھی اپنے مرشدوں کا آج تک نمونہ بنے ہوئے ہیں اور سلسلہء عالیہ کی ہر اِس خود کو مقام صفر پر رکھ کر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ المختصر یہ کہ ان بزرگوں نے اور ان کے بعد ان کی اولاد و۔ خلفاء و مریدین نے صرف مرکز کے لیے کام کیا اور کر رہے ہیں اور اپنے مرکز بریلی شریف کو مضبوط سے مضبوط بنانے کی دھن میں مگن رہتے ہیں اور یہ اس سلسلہ کی سب سے بڑی دلیل و ثبوت ہے کہ ساٹھ سال سے اوپر گزرنے کے باوجود آج تک شہر حیدرآباد میں کوئی ڈیڑھ اینٹ کی اپنی مسجد نہ بنا سکا کراچی کی طرح جہاں ہمارے بزرگوں نے صرف ایک مرکزی نیازیہ مرکز کی جگہ الگ الگ اپنے ناموں سے خانقاہیں مختلف علاقوں میں بنا ڈالیں جس سے نیازی مریدین تقسیم ہوگئے اور قلت میں بھی نظر آتے ہیں۔ اگر مرکزی ایک مقام پر جمع ہوا کرتے تو سلسلہ کی وسعت کا پتہ چلتا رہتا کہ سلسلہء عالیہ کا کام / مشن تبلیغ و توسیع کس طرح ہو رہا ہے گو کہ کثرت سے نیازی کراچی میں موجود ہیں لیکن وہی کہ مرکزی مقام کی جگہ ڈیڑھ اینٹوں کی مسجدوں کی وجہ سے پتہ ہی نہیں چلتا اور قلت میں ہی نظر آتے

Marfat.com

ہیں، بلکہ انہیں آپس میں بھی شاید معلوم نہیں ہوتا ہوگا کہ ہم کتنے نیازی کہاں کہاں رہ گئے ہیں۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ اور ان کی تمام اولاد نے کوئی اپنی خانقاہ/ مقامات مزار نہیں بنائے۔ عالم یہ کہ اپنی تدفین بھی عام سے مسلمانوں کے قبرستان میں کرا کر وہاں آرام کر رہے ہیں۔ ہاں آرزو اور خواہش رکھتے ہیں کہ کوئی جگہ سلسلہء عالیہ کے لیے خرید کر مرکزی ذیلی مرکز بنا کر وہاں سے سارے حیدرآباد کے نیازی جمع ہو کر مشنِ تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ کے لیے کام کریں وہیں تمام انعقادات نیازیہ بھی منعقد کیے جائیں۔ یہی عالم حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکشؒ اکبرآبادی کے خلفاء و مریدین و روحِ رواؤں کا ہے کہ وہ بھی عام قبرستانوں میں خود کو دفن کراتے ہیں، لیکن خواہش مرکزی صرف وہی ایک مقام کی رکھتے ہیں کہ پورے حیدرآباد کے نیازیوں کے یک پرچم تلے ایک نیازیہ ذیلی مرکز قایم ہو۔

اور تو اور صاحبزادہ صاحبان خود کو پیر سادات صاحبزادگان بنا کر نہیں رکھتے بلکہ عام نیازی بنا کر ہر وقت رکھتے ہیں اور ہر تقریب میں قطعی نمایاں و افضل ظاہر کرنے کی بجائے صرف عام سا نیازی خود کو پیش کرتے ہیں۔ یہ وہ سیرت و کردار ہیں صاحبزادگان کے اور حضرت قبلہ میکشؒ میاں صاحب والوں کے جس کی وجہ سے شہر حیدرآباد میں ساٹھ سال سے ایک بھی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد وجود میں نہ آسکی تمام نیازی حضور قبلہؒ کے یک پرچم تلے جمع ہوتے ہیں ہر نیازیہ انعقاد میں زیرِ قیادت صاحبزادگان کو ہر معاملہ میں آگے آگے ہی رکھتے ہیں چونکہ وہ بہت سے اعلیٰ مراتب و درجات رکھتے ہیں یہ ان کی اعلیٰ ظرفی اور بڑا پن و عظمت ہے کہ خود کو عام نیازی بنا کر پیش کرتے ہیں اور اسی بھیس میں مشن تبلیغ و توسیع کے لیے کام کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا بزرگوں کے اعلیٰ سیرت و کردار اور کارکردگیوں نے شہر حیدرآباد میں وہ عظیم شیریں و صحت بخش ثمرات عطا فرمائے کہ یہاں کا ہر نیازی ایک دوسرے سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے۔ ان کے درمیان نہ کوئی مسئلہ، نہ کوئی نفاق و بحران اور نہ ہی اختلاف ہوتا ہے۔ بزرگانِ سلسلہء عالیہ کی ان کے مراتب و درجات کے مطابق کماحقہ عزت و احترام اور خدمت کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ دنیاوی و دینوی ماحول میں رہتے ہوئے بھی یہ اعلیٰ روحانی و نورانی ماحول کی وجہ

Marfat.com

ان عظیم عشاق کے شاندار کارنامہ ہائے نمایاں ہیں جو سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کی شہر حیدرآباد میں مقامی قیادت / کمان کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود کے لیے نہیں بلکہ جیتے مرتے ہی ہر لمحہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ، ان کے سلسلہء عالیہ اور ان کی ذریت پاک کے لیے ہیں۔

گو یہ کہ دونوں ذیلی مراکز / سینٹرز (بانی) اور (ثانی) کے کام کرنے کا انداز و طریقہ اپنا اپنا جداگانہ ضرور ہے لیکن صرف و صرف مرکز بریلی شریف کے لیے یعنی حاصل کام و انجام اپنے مرکز کو طاقتور بنانا ہے تاکہ پوری دنیا میں دین اسلام کے فروغ کے لیے خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف بھرپور طریقہ سے اپنے اجداد کی طرح اپنا حق ادا کرسکے اور شہر حیدرآباد کو بھی یہ شرف و سعادت حاصل رہے کہ وہ بھی مرکز کا ایک بازو ہے۔ دونوں ذیلی سینٹرز / مراکز کے طریقہ کار اگلے صفحات پر اپنے اپنے مقام پر قلمبند کیے جائیں گے۔

گو حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کی سوانح حیات ان کے مرید و خلیفہ حضرت الحاج حافظ احمد حسن دانش صاحب نے اتنی جامع و پرجان، مفصل و مدلل تالیف و تصنیف فرمائی ہے کہ ناچیز کے لیے گنجائش ہی نہیں کہ ان کے مقابلہ میں حضرتِ والا کی تعریف و توصیف میں لب کشائی کر سکے۔ چونکہ حافظ صاحبؒ نے حضرت کی زندگی کا ایک پہلو ایسا اجاگر کیا ہے کہ میں ایک معمولی علم رکھنے والا خود کو حضرت حافظ صاحبؒ کے سامنے کچھ ایسا پا رہا ہوں جیسے "سورج کو چراغ دکھانا"۔ لیکن ہاں اس سعادت سے قطعی محروم بھی نہیں رہنا چاہتا کہ اتنی بڑی ہستی کی خدمتِ اقدس میں میری جانب سے چند جملے بھی پیش نہ کیے جاسکے ہوں۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ اپنی 42 سالہ نیازیہ زندگی میں حضرت سے متعلق جو کچھ سنا جو کچھ میں نے خود قریب سے جا کر دیکھا وہ ضرور قلمبند کرتا چلوں گا۔ جو بھول چوک سے مذکورہ بالا سوانح حیات میں کہیں باقی رہ گیا ہو تاکہ میرا باطن بھی اس حقیر ناچیز خراج تحسین سے اطمینان پاتے ہوئے سدا شاد رہے۔

بقول حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پاکستان بنتے وقت والدِ ماجد حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے ہم پانچ بیٹے تھے۔

ا۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی اجمیری

Marfat.com

۲۔ حضرت صاحبزادہ سید عبدالرؤف چشتی نیازی اجمیری

۳۔ حضرت صاحبزادہ سید فخرالدین چشتی نیازی اجمیری

۴۔ حضرت صاحبزادہ سید جمال محمد چشتی نیازی اجمیری

۵۔ حضرت صاحبزادہ سید غلام محمد چشتی نیازی اجمیری

جن میں سے صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین چشتی نیازی اجمیری اور صاحبزادہ سید عبدالرؤف چشتی نیازی اجمیری ہم دو پاکستان آگئے اور شہر حیدرآباد مکتی گلی کے ایک مکان میں مستقل سکونت اختیار کی۔ بقیہ تین بھائی (چھوٹے) والد ماجد کے ساتھ ہی اجمیر شریف میں رہ گئے اور پاکستان نہیں آئے اور تب سے وہ تینوں بھائی جمیع اپنے اہل خانہ کے ساتھ مستقلاً اجمیر شریف میں بھی سکونت اختیار کیے ہوئے ہیں اور ہم دو بڑے بھائی شہر حیدرآباد میں۔

اب حقیر ناچیز (تبلیغی و روحانی۔ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد) کے حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب چشتی نیازی اجمیری۔ جمیع ان کی ذریت پاک۔ روحِ رواؤں۔ خلفاء ومریدین کے اجمالی تذکرہء حیات کی جانب پیش قدمی کر رہا ہوں تاکہ صادق عشق ومحبت میں ڈوبے خدماتی کارنامہ ہائے کو اجاگر کرسکوں (اللہ مجھے توفیق عطا فرمائے، کماحقہ تحریر کرنے کی آمین ثم آمین)

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

صاحبزادہ حضرت قبلہ سید فتح محمد شاہ صاحب

قادری، چشتی، نظامی، فخری، نیازی، اجمیری

دریک نظر:

۱۔ خاندانی نام: (حضرت) فتح محمد

۲۔ والدِ ماجد: حضرت سید خیر محمد شاہ صاحبؒ

۳۔ حسب ونسب: نجیب الطرفین سید

۴۔ مرشد والا: قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

۵۔ وابستگیٔ سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ (بریلوی)

۶۔ عطائے خلافت واجازت: قبلہ حضور پیرو مرشد ننھے میاں صاحبؒ

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: اجمیر شریف (بھارت)

۹۔ تاریخ وصال: ۱۴ر شوال المکرم ۱۳۹۴ھ، مطابق ۷ر ستمبر مطابق ۱۹۷۹ء بروز جمعرات۔

۱۰۔ مقام وصال: اجمیر شریف (بھارت) وہیں تدفین ہوئی

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: فاضل اساتذہ سے تعلیم ہوئی۔ ان میں مولوی برکات احمد صاحبؒ۔ مولوی خلیل احمد صاحبؒ، علامہ نورالدین صاحبؒ

۱۲۔ ذریعہ معاش: خاندانی جاگیریں

Marfat.com

۱۳۔ اعزازات خصوصی: حضرت کو چاروں سلاسل سے بیعت لینے کی اجازت تھی اور خلافت واجازت بھی خصوصی انداز و طریقہ سے عطا ہوئی۔

۱۴۔ اضافی مشغولیات ومصروفیات: خدمتِ خلق

۱۵۔ موجودہ پتہ: نزد درگاہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ۔ اجمیر شریف

۱۶۔ صاحبزادے صاحبان: پانچ بیٹے۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی، حضرت صاحبزادہ سید عبدالرؤف نیازی، حضرت صاحبزادہ سید فخر الدین نیازی، صاحبزادہ حضرت سید جمال محمد نیازی اور حضرت صاحبزادہ سید غلام محمد نیازی۔

تعارف (خصوصی واختصاری):

آپ نجیب الطرفین سید ہیں۔ حضرت قبلہ سید فخر الدین گردیزی شاہ صاحبؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ جن کا شجرہ نسب حضرت امام موسیٰؑ کاظم سے جا ملتا ہے۔ حضرت کے سات بیٹے تھے، جن میں سے ایک کا نام سید مودا تھا۔ اولاد مودا میں سے ایک عظیم المرتبت شخصیت حضرت سید عظیم الدین گزرے ہیں اور ان کے بیٹے حضرت سید خیر محمد شاہ صاحبؒ تھے اور حضرت سید خیر محمد شاہ صاحب کے بیٹے حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ تھے۔ حضرت قبلہ سید فخر الدین گردیزی صاحبؒ شہنشاہِ ہند حضرت خواجہ غریب نواز صاحبؒ کے ہمراہ ہند میں تشریف لائے تھے برائے تبلیغ دین واعلائے کلمۃ الحق۔ آپ حضور غریب نوازؒ کے صاحب خدمت رہے۔ حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب تاجدار سویم خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کے مرید وخلیفہ تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؒ کی مکمل تفصیلات کے لیے آپ کی سوانح حیات سے رجوع کرنا ہوگا۔

تعلیم وتربیت (ظاہری وباطنی)

آپ کے والدِ ماجد نے چھ سال کی عمر میں ہی حصول علم کے لیے وقف کر دیا تھا۔ فاضل اساتذہ گرامی قدر سے آپ کی ظاہری تعلیم ہوئی، یعنی جناب مولوی برکات احمد صاحبؒ،

Marfat.com

جناب مولوی خلیل احمد صاحبؒ اور علامہ نور الدین صاحبؒ قابلِ ذکر ہیں۔ جن سے ظاہری تعلیم کی تکمیل ہوئی، جب کہ آپ کی باطنی تعلیم و تربیت آپ کے پیر و مرشد قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ نے فرمائی۔

اوصاف جمیلہ وحمیدہ:

یہ اس قدر ہیں کہ یہاں احاطہ کرنا مزہ نہیں دے گا، اس کے لیے آپ کی سوانح حیات پڑھنا ہی آپ کی تسلی و تشفی پیش کرے گا۔ یہاں سورج کو چراغ دکھانا ہوگا۔

خدمات سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی:

اپنے حضور و پیر و مرشد سے آپ کا عشق و محبت قابل رشک و قابل تقلید تھا۔ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی خدمات مشن تبلیغ و توسیع کے لیے ہندوستان تو ہندوستان پاکستان بھی نہیں چھوڑا۔ پہلی مرتبہ آپ ۱۹۵۴ء میں پاکستان تشریف لائے اور اپنے دونوں شہزادوں حضرت ظہور میاں صاحب اور حضرت رؤف میاں صاحب کے ساتھ تمام اپنے خلفاء اور مریدین کو بھی حکم ارشاد فرمایا کہ میاں آپ لوگ ۱۹۵۲ء سے حضور خواجہ غریب نوازؒ کا سالانہ عرس تو منعقد کرتے چلے آرہے ہو۔ اب سے آئندہ ہمیشہ کے لیے میرے پیر و مرشد قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کا سالانہ عرس مبارک منعقد کرنا شروع کریں۔ میں خود بھی ہر سال آکر اپنے مرشد کے عرس میں شریک ہوتا رہوں گا اور اپنا بھی کردار ادا کیا کروں گا اور یوں قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کا سالانہ عرس ۱۹۵۴ء میں قایم فرما کر اپنے ملک انڈیا واپس چلے گئے۔ بعدہ حکمِ مرشد کی تعمیل میں آپ کے دونوں شہزادے بہ شراکت آپ کے خلفاء و مریدین ۱۹۵۵ء تا ۱۹۵۹ء یہ دوسرا عرس بھی اپنی استطاعت و حیثیت کے مطابق منعقد فرماتے رہے۔ ۱۹۶۰ء سے حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ خود ہر سال پاکستان آنا شروع ہوئے اور سن وصال ۱۹۷۴ء تک اپنے مرشد کے سالانہ عرس مبارک کی خود قیادت فرماتے ہوئے اپنی ہی زیر صدارت منعقد فرماتے رہے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کے وصال ۱۹۷۴ء کے بعد قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کا سالانہ عرس مبارک آپ کے دونوں بیٹے اور خلفاء و مریدین پابندی و تسلسل سے منعقد فرماتے

Marfat.com

ہیں۔اب اس وقت صاحبزادہ حضرت سید فضل حسن صاحب م ظ ع اپنے والد محترم حضرت ظہور میاں صاحب اور چچا حضرت رؤف میاں صاحب کی پیرانہ سالیوں کی وجہ سے دونوں اعراس کا بار یعنی قیادت کی ذمہ داری اپنے کاندھوں پر سجائے ہوئے اپنے مکان نمبر ۱۴۰ ار ڈی یونٹ نمبر ۲ پر منعقد فرمارہے ہیں بہ شراکت جملہ خلفاء ومریدین دادا جان، بابا جان اور چچا جان بہ جمیع ذریت پاک حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ یعنی بھائی، بھتیجے اور ان کے جملہ اہل خانہ۔

حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے گھرانہ میں ان دونوں اعراس یعنی ۱۹۵۲ء سے حضور خواجہ غریب نوازؒ کا سالانہ عرس مبارک اور ۱۹۵۴ء سے حضرت ننھے میاں صاحب کا سالانہ عرس مبارک نے شہر حیدرآباد میں سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کا عظیم الشان تعارف ہی نہیں کرایا بلکہ بے شمار لوگ سلسلہ عالیہ میں جوق در جوق داخل ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔

شہر حیدرآباد کے علاوہ بھی آپ نے شہر کراچی اور پنجاب میں بھی سلسلہء عالیہ کو وسعت دی۔اپنی حیات ہی میں اپنے خلفاء ومریدین میں بھی آپ نے ایسے ایسے آفتابِ وقت بنائے جنھوں نے آپ کے بعد سلسلۂ عالیہ کی عظیم خدمات انجام دیں اور سلسلہ عالیہ کو وسعت دی اور آج تک ان کی ذریت پاک وخلفاء ومریدین سلسلہ عالیہ کی وسعت کے لیے تن من دھن سے مصروف ہیں۔

خصوصی خصائص:

آپ نجیب الطرفین سیّد تھے۔دوئم شہنشاہ ہند حضور خواجہ غریب نوازؒ سے صاحبِ خدمت اعزاز بھی آپ ساتھ تھا۔سوئم یہ کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے پوتے قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ سے بھی خصوصی خلافت یافتہ تھے۔چہارم ساری عمر درِ غریب نوازؒ پر رہ کر گزاری۔اتنی بڑی وساری نسبتوں کی باوجود دنیا نے دیکھا کہ کس قدر عاجزی وانکساری کا پیکر تھے۔مذکورہ بالا تمام نسبتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے زمانہ بھر میں سدا صرف ایک نیازی غلام کی حیثیت میں پیش کرتے رہے اور یہی خُو ان کے گھرانہ کے بچے بچے میں پائی جاتی ہے اور یہی وہ ادا ہے جسے بارگاہِ ایزدی میں قبولیت کا شرف حاصل ہے کہ یہ خاندان آفتاب کی طرح نیاز نگر وچشت نگر میں پوری آب وتاب کے ساتھ چمک دمک رہا ہے۔مقبول بارگاہ ہونے سے ہی عوام الناس میں

Marfat.com

بھی عزت وقدر حاصل ہے۔

رنگِ محفل سماع بھی ملاحظہ ہو جس میں حضرت مسند پر جلوہ افروز ہو کر صدارت فرماتے تھے۔ معلوم ہوتا تھا برف خانے کی ضد دہکتے سلگتے کسی آگ خانہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سخت سردی کی محفل میں بھی پسینہ چھوٹ جاتا تھا۔ کسی کی کیا مجال کہ جس جگہ بیٹھ گیا تمام رات وہاں سے اٹھ تو جائے یہ اس لیے کہ ہوش ہی کب ہوتا تھا۔ کیسا نور برستا تھا آتشیں عشق ومحبت کس طرح تمام رات محفل کو گرمائے رکھتی تھی، سحر وکشش کا عجیب وغریب منظر ہوتا تھا۔ اپنے تو اپنے غیر نیازی لوگ نہ جانے کہاں سے آکر حضرت کی محفل سماع سننے کے لیے آتے تھے آپ کی محفل سماع اتنی مشہور ومعروف ہو گئی تھی کہ دیگر سلاسل کے لوگ بھی کھینچے چلے آرہے ہوتے تھے۔ مذکورہ بالا مدحت میرے ذاتی عملی مشاہدہ وتجربہ کا نچوڑ ہے چونکہ باری تعالیٰ نے مجھے بھی لمبی مدت تک توفیق عطا فرمائی تھی کہ ان کی محفل میں پوری پوری رات آپ کے روبرو بیٹھ کر آپ ک زیارت کے ساتھ ساتھ محفل سماع سنا کرتا تھا۔ آپ کی پہلی محفل سماع سننے کے بعد پھر میرے بس میں بھی نہیں تھا کہ آپ کی کوئی محفل چھوڑ دوں یعنی آپ کے وصال تک سنتا رہا تھا میں ہی کیا نہ جانے کتنے ایسے لوگ دیکھے جاتے تھے۔ یہ رنگِ محفل اس مقام پر اس لیے ہوتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ بہ نفس نفیس تشریف لاکر مسند پر جلوہ افروز ہیں۔

آپ سانپ کاٹے کی جھاڑ کے بڑے ماہر تھے۔ یہ بھی آپ کے مرشد کی ایک خصوصی عطا تھی۔ جسے آپ صرف خدمتِ خلق کے لیے استعمال میں لیتے تھے اس عطا کو کبھی کاروبار نہیں بنایا ہسپتالوں کی پیشکشوں کو بھی ٹھکرا دیتے تھے کہ یہ فن وعطا صرف خدمت خلق کے لیے ہے۔ بلا امتیاز وتمیز ہر شخص سے محبت وشفقت سے پیش آئے۔ سخا کی خو بھی اپنے آقاؤں جیسی پائی تھی۔ خدمتِ خلق میں کبھی ذرہ بھر کسر نہ آنے دی۔

آپ کی سوانح حیات کا میں نے مکمل مطالعہ کیا ہے، جس سے صرف ایک کمی میں پاسکا لہٰذا وہ آپ کی خوبی میں اپنی اس تاریخ میں شامل کر رہا ہوں۔ وہ یہ کہ اپنے مرشد کے سلسلہء عالیہ کے لیے آپ جیسے بھی جذبات رکھتے تھے وہ آپ کے اقدامات خود بتاتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ کی تبلیغ و

Marfat.com

توسیع کے لیے آپ صرف اپنے ذریت پاک۔ خلفاء اور مریدین پر قناعت نہیں کرتے تھے بلکہ کسی سے بھی مرید کوئی نیازی مرید غیر معمولی صلاحیتوں کا حامل آپ کے ہاتھ لگ جاتا تو آپ اپنی روحانی اولاد کی طرح اس پر خصوصی توجہ فرماتے ہوئے سلسلہء عالیہ کی خدمات کے لیے تیار کر کے آگے بڑھاتے تھے۔ تاکہ سلسلہ جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ ترقی کر سکے۔ اس سلسلہ کا صرف ایک واقعہ کا یہاں حوالہ پیش کر رہا ہوں جو میرے مشاہدہ و تجربہ سے گزرا۔ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب ؒحضرت قبلہ میکش میاں صاحب (آپ کے پیر بھائی) کے مرید تھے اور وہ بھی پابندی سے سالانہ عرس مبارک قبلہ حضرت ننھے میاں صاحبؒ میں ہمیشہ شامل ہوتے۔ ان کی صلاحیتیں دیکھ کر آپ نے سالانہ عرس مبارک کا شعبہ محفل سماع بشمول قوال صاحبان ان کی ماتحتی میں ان کے حوالہ کر دیا تھا۔ جیسے زندگی کے آخری سال ۱۹۶۹ء تک جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب بڑے احسن طریقہ سے نباہتے رہے۔ میری حقیر نظر میں یہ خوبی حضرت کی باقی رہ گئی تھی جو میں نے یہاں سجانے کی سعی کی ہے اور آئندہ میں نہ جانے کتنے پہلو اور اجاگر کیے جانے کے لیے آتے رہیں گے۔ جب مستقبل کا مورخ رجوع ہوگا۔

وصال بے مثال:

بروز پنج شنبہ ۱۴ ارشوال المکرّم ۱۳۹۴ھ مطابق ۷/اکتوبر ۱۹۷۴ء عین حالتِ سجدہ نمازِ ظہر میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' ہر زبان واصلِ برب اعلیٰ ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون

آل اولاد:

آپ نے اپنے بعد بیٹوں میں پانچ صاحبزادگان چھوڑے۔

۱۔ صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین قادری، چشتی، نیازی، اجمیری (در پاکستان)

۲۔ صاحبزادہ سید عبدالرؤف قادری، چشتی، نیازی، اجمیری (در پاکستان)

۳۔ صاحبزادہ سید فخر الدین قادری، چشتی، نیازی، اجمیری (در بھارت)

۴۔ صاحبزادہ سید جمال محمد قادری، چشتی، نیازی، اجمیری (در بھارت)

۵۔ صاحبزادہ سید غلام محمد قادری، چشتی، نیازی، اجمیری (در بھارت)

Marfat.com

حضرت قبلہ صاجزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کی ایک جامع وجمیع سوانح حیات ہونے کی وجہ سے میں اس تاریخ میں صرف خصوصی معاملات ہی قلمبند کرسکا ہوں آخر میں آپ کے مُرید و خلیفہ اور آپ کی سوانح حیات کے مؤلف و منصف جناب خلیفہ حافظ احمد حسن دانش نیازی کے سلام کے چند اشعار بھی زیر میں حضرت کے نذر ہیں۔

حضور آپ کو آہیں سلام کہتی ہیں
بہ شوق دید نگاہیں سلام کہتی ہیں

تمہارے جلووں سے جو سیر ہو سکیں نہ کبھی
وہ چشم دل کی نگاہیں سلام کہتی ہیں

صنم کدہ کی قسم خانۂ خدا کی قسم
تمھارے دید کی راہیں سلام کہتی ہیں

خدارا اب تو چلے آؤ قلبِ مضطر میں
شبِ فراق کی آہیں سلام کہتی ہیں

جو ہو کہ رہ گئیں محرومِ دید اے دانش
وہ بد نصیب نگاہیں سلام کہتی ہیں

Marfat.com

صاحبزادہ حضرت قبلہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

کے بڑے کام

(کارنامہ ہائے)

۱۔ سالانہ عرس مبارک حضور خواجہ غریب نوازؒ

۱۹۵۲ء سے ہر ہجری ماہ رجب المرجب ھ

آپ نے مذکورہ بالا سالانہ عرس مبارک بذریعہ اپنے روحِ رواں بڑے بیٹے صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین چشتی نیازی صاحب ۱۹۵۲ء میں قایم فرمایا بہ اجازت خصوصی۔ جو آج تک ان کے گھرانہ میں ہوتا چلا آرہا ہے۔ بعد صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب اس وقت حضرت کے پوتے حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب اس سالانہ عرسِ مبارک کا انعقاد اپنے مکان یونٹ نمبر 2 پر فرما رہے ہیں۔

۲۔ سالانہ عرس مبارک

قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین ننھے عرف میاں صاحبؒ

۱۹۵۴ء سے جزوی اور ۱۹۶۰ء کلّی طور

بر تاریخ ہجری ماہ ہر سال۔ ۲۶ ربیع الاول ھ

آپ نے مذکورہ بالا دوسرا سالانہ عرس مبارک اپنے پیرو مرشد 1954ء میں قایم فرمایا بذریعہ اپنے روحِ رواں صاحبزادوں حضرت صاحبزادہ ظہور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ عبدالرؤف اور ۱۹۶۰ء سے ہر سال حیدرآباد آتے ہوئے بنفس نفیس خود اپنے وصال تک منعقد کرتے رہے۔ اس وقت یہ سالانہ عرس مبارک دادا، تایا و چچا جان کے بعد حضرت کے پوتے صاحبزادہ حضرت سید فضل حسن صاحب ہی اپنے مکان ۱۴۰ اے/ڈی نمبر ۲ لطیف آباد پر ہر سال منعقد فرماتے ہیں۔

۳۔ قیام۔ انجمن سراج السالکین

حیدرآباد در شہر حیدرآباد

آپ نے اپنے وقت میں جب حیدرآباد تشریف لاتے تھے۔ مذکورہ بالا ایک نیازیہ انجمن بھی قایم فرمائی تا کہ اب سے لگا کر آئندہ مستقبل میں مستقلاً تمام نیازیہ انعقات و مشنِ تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے کام اس کے تحت انجام دیے جائیں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے یک پرچم تلے۔

۴۔ طباعت دیوانِ شریف

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ

دوران سالانہ آمد در شہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان مابین ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۹ء آپ نے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا دیوان شریف بھی چھپوایا جو اس سے قبل شہر حیدرآباد میں موجود نہیں تھا۔ یہ دیوان شریف ان کے شہزادوں سے حاصل کیے جاتے ہیں کہ انہی کی تحویل میں یہ رہتے ہیں۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

صاحبزادہ حضرت قبلہ سید محمد ظہور حسین صاحب

قادری، چشتی، نظامی، فخری، نیازی، اجمیری

دریک نظر:

۱۔ خاندانی نام: محمد ظہور حسین

۲۔ والدِ ماجد: حضرت قبلہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

۳۔ حسب ونسب: نجیب الطرفین سید

۴۔ مرشد والا: حضرت قبلہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

۵۔ وابستگی سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے خلافت واجازت از: پیرومرشد حضرت قبلہ فتح محمد شاہ صاحبؒ

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: محلہ خادمان خواجہ اجمیر شریف

۹۔ تاریخ وصال: ۲۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ مطابق ۴ فروری ۲۰۱۳ء

۱۰۔ مقام وصال وتدفین: احاطہ درگاہ حضرت شاہ محمد مکی کچہ قلعہ حیدرآباد

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: مولوی فاضل کی ڈگری

۱۲۔ ذریعہ معاش: گورنمنٹ ملازم۔ ٹیچر سے ریٹائر

۱۳۔ اضافی مشغولیات ومصروفیات:

Marfat.com

(۱) ابتدائی زندگی میں شاعری کی طرف مائل "منیر" تخلص کے ساتھ
(۲) مشنِ تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی
(۳) خدمتِ خلق

۱۴۔ موجودہ پتہ: مکان نمبر ۵۷۷/ڈی۔۵۰۰ کی لائن یونٹ نمبر۲ لطیف آباد حیدر آباد

۱۵۔ آل اولاد: ۳/صاحبزادین، ۲/صاحبزادیاں۔
تفصیل اگلے اوراق میں

تعارف (خصوصی واختصاری)

آپ حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے پانچ بیٹوں میں سب سے بڑے صاحبزادہ ہیں۔ آپ قیام پاکستان ۱۹۴۷ء کے فوری بعد اپنے چھوٹے بھائی حضرت صاحبزادہ سید عبدالرؤف صاحبؒ کے ساتھ اجمیر شریف (بھارت) سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے تھے اور صوبہ سندھ (پاکستان) کے شہر حیدر آباد میں مستقل رہائش اختیار کی۔ محلّہ مکتی گلی کے ایک مکان میں۔ بقیہ آپ کے تین بھائی والدِ ماجد کے ساتھ اجمیر شریف میں ہی رہ گئے اور ہنوز اپنے خاندانوں / کنبوں کے ساتھ وہیں مستقلاً مقیم ہیں۔ حضرت صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب نے پاکستان آ کر ذریعہ معاش کے لیے درس وتدریس کا شعبہ پسند واختیار فرمایا اور بحیثیت استاد (ٹیچر) خالد میموریل اسکول نسرے گھاٹ روڈ حیدر آباد میں سرکاری سروس کی، جب کہ آپ کے چھوٹے بھائی حضرت صاحبزادہ سید عبدالرؤف میاں صاحبؒ نے شعبہ تجارت پسند واختیار فرمایا اور فقیر کے پڑ پر ایک پرچون کی دکان شروع کی۔

تعلیم وتربیت (ظاہری وباطنی)

ظاہر میں آپ حاملِ سند مولوی فاضل ہیں اور باطنی تعلیم وتربیت آپ کے والدِ ماجد پیر ومرشد حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ نے فرمائی اور ایسا خوب آراستہ فرمایا کہ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی نے بھی آپ کی خدمات پسند ومقبول فرمائیں اور مخلوقِ خدا کو فیض جاری ہے۔

Marfat.com

اوصاف حمیدہ:

بعد حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ نبیرہ سراج السالکینؒ کے وصال ۱۹۹۱ء سے حقیر ناچیز بھی حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحب چشتی نیازی صاحب کی مجلسی نشستوں سے فیضیاب ہوتا چلا آرہا ہے۔ طویل مدت ۱۹۹۱ء تا آج ۲۰۱۱ء کے دوران نگاہِ تحقیق و مشاہداتی تجربات کے ذریعہ آپ کے سیرت و کردار سے جو اوصاف جمیلہ و حمیدہ میں چن سکا پیش ہیں۔ باطن کا تو اللہ جانے حضرت جانیں ظاہر میں خاندانی بلند ترین درجات و مراتب رکھنے کے باوجود ہمہ وقت عجز و انکساری کا پیکر بنے ہوتے ہیں کبر و ریاء چیک کرنے کے لیے تو کوئی مشینی آلہ ہی درکار ہے۔ بشمول مریدین خلفاء۔ نیازیہ مریدین اور ہر عام و خاص غیر سلسلہ کے لوگوں سے بھی بڑے والہانہ، دوستانہ و یارانہ انداز میں ملتے اور حسین و جمیل برتاؤ کرتے ہیں۔ وضع قطع، گفتگو، چال ڈھال، لباس و بن سنگھار میں ایسی سادگی کہ عام و معمولی سا آدمی ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ جان بوجھ کر اپنی یہ حالت بنا کر ہر وقت خود کو چھپائے رکھتے ہیں ماسوا اہل نظر یا جاننے والا ہی پہچان سکتا ہے کہ یہ بھی کسی سلسلہ کے آلِ رسول بزرگ ہیں۔ طبیعت قطعی جمالی ایسے ٹھنڈے کہ غیر اپنا سب بے تکلف ان سے ملتے و گفتگو کرتے ہیں۔ شفقت و محبت ایسی عوامی کہ ہر کس یہ ہی سمجھتا ہے کہ حضرت مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ نہ دنیا سے رغبت نہ ہی طلب دنیا۔ پیری و فقیری دونوں رنگ احسن طریقہ سے نبھانے کی سعی کرتے ہیں۔ درگزر رو معافی میں فراخ دل، مرید نہ آئے تو اس کی خیریت لینے خود اس کے گھر جا کر معلوم کرتے ہیں، ضرورت ہو تو اس کی مالی مدد بھی کر کے آتے ہیں۔ غریب مسکین مرید کی مالی مدد تو آپ کا معمول ہے۔ آپ کی مجلس بالکل صوفی محمد سخی نیازی صاحب و حضرت قبلہ شوکت میاں صاحب جیسی دلکش و دلنشیں، پُرکشش و پُرسحر ہوتی ہے کہ اٹھنے کو دل نہیں چاہتا۔ دل چاہتا ہے کہ ان کی باتیں سنتے رہو، گو بہت کچھ باقی ہے لیکن بس یہیں ان کے اوصاف بس کر رہا ہوں اختصار کے پیشِ نظر۔

خدماتِ سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی:

پچھلے اوراق میں آپ کی خدمات پر خاصی روشنی ڈالتے ہوئے یہاں مزید کا اضافہ پیش

Marfat.com

کیا جارہا ہے۔ باری تعالیٰ نے خدماتِ سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے ہی آپ کو اس قدر طویل عمر ۱۰۰ سال سے زائد اور وہ بھی صحتِ کاملہ کے ساتھ عطا فرمائی اور آپ نے بھی اس کی نعمتوں کا خوب ہی حق ادا کیا۔ تمام زندگی سلسلہء عالیہ کے لیے وقف کیے رہے۔ "تبلیغی و روحانی۔ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر، حیدرآباد" کی قیادت ۱۹۵۲ء سے اب ۲۰۱۱ء تک آپ کرتے چلے آرہے ہیں۔ دو اعراس تو پہلے ہی سے قایم کر کے یعنی قبلہ حضور خواجہ غریب نوازؒ اور قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ ہر سال آپ اپنے گھرانہء صاحبزادگان میں منعقد کرتے چلے آرہے ہیں کہ ۲۰۰۱ء میں ۱۴/شوال المکرّم میں مزید ایک اور سالانہ عرس مبارک اپنے والدِ ماجد حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کا آپ نے اور قایم فرمایا جو حضرت صاحبزادہ سید خواجہ حسن صاحب کی قیام گاہ نمبر ۲ لطیف آباد میں منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔ چند سال یہ تیسرا سالانہ عرس مبارک صاحبزادہ سید نور الحسن صاحبؒ نے بھی اپنے مکان ۲۰/ڈی، نمبر ۸ لطیف آباد پر منعقد فرمایا لیکن ان کے وصال کے بعد واپس حضرت خواجہ حسن صاحب کے مکان واقع نمبر ۲ پر جاری وساری ہے۔

مذکورہ بالا تینوں سالانہ اعراس کے ذریعہ پہلے تو اپنے والدِ ماجد کے ساتھ اور بعدہ اپنے بیٹوں کے ساتھ مل کر آپ نے سلسلہء عالیہ نیازیہ کو بڑی جاندار وسعت دی اب تو عالم یہ ہے کہ پیرانہ سالی کے باوجود آپ ہر سال اجمیر شریف جاتے ہیں اور وہاں کبھی خاص بڑی تعداد میں نیازیہ مریدین کا اضافہ فرمارہے ہیں اور خلفاء بھی کام میں لگا دیے ہیں جو وہاں سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خوب دھوم مچائے ہوئے ہیں وہ بھی سلسلہ عالیہ کو وسعت دے رہے ہیں، بلکہ اس وقت آپ پاکستان (کراچی، حیدرآباد) اور ہندوستان دونوں ہی ملکوں میں مشنِ تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ شہر حیدرآباد میں بڑے بزرگوں میں آپ ہی باقی بچے ہیں لیکن آپ بھی ایک منٹ ضائع کیے بغیر سلسلہء عالیہ کے لیے اپنی خدمات میں کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کہ وقت کم ہے اپنے حصہ کا جتنا بھی کام زیادہ ہو سکے کر جاؤں۔ سبحان اللہ کیا عشق و محبتِ نیازیہ ہے۔

خصوصی خصائص:

۱۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے بچپن میں قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی

Marfat.com

الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کی زیارت کی ہے۔حضرت نے آپ سے پیار کیا سینے سے لگایا اور کچھ دیر اپنی گود میں بھی بٹھایا۔یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب بچپن میں آپ اپنے والدِ ماجد حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کے ساتھ بریلی شریف حضرت کی بارگاہ میں حاضری کے لیے پیش ہوئے تھے۔

۲۔ یہ اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے کہ شہر حیدر آباد میں خدمت سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے سب سے زیادہ وقت قدرت نے آپ کو عطا کیا۔اس وقت ۲۰۱۱ء میں الحمدللہ آپ حیات ہیں اور عمر شریف صحتِ کاملہ کے ساتھ ۱۰۵ سال کے لگ بھگ چل رہی ہے۔

۳۔ یہ شرف بھی آپ کو حاصل ہے کہ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کی طرح آپ نے بھی صرف مرکز یعنی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ ان کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی اور ان کے نائبین۔گدی نشیں سجادگان کے لیے ہی تمام عمر کام کیا۔آج تک نہ اپنی اور نہ کسی دوسرے کی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد شہر حیدر آباد میں بننے دی۔تمام اپنی ذریت پاک کا رُخ بھی بریلی شریف کی طرف ہی رکھا۔بقول شاعر ؎

جینا تیری گلی میں مرنا تیری گلی میں
مرنے کے بعد ہوگا چرچا تیری گلی میں

یعنی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ

۴۔ آپ کی ۵۹ سالہ حیدر آبادی فدائیانہ و والہانہ کاوشوں کا نتیجہ آج یہ ہے کہ مندرجہ ذیل انعقادات آپ کے گھرانہ صاحبزادگان میں بشمول آپ کی ذریت پاک سے اہتمام کیے جارہے ہیں۔جو سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کا بہترین تعارف و اس کی عظیم الشان اظہار ہے۔انعقادات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ سالانہ محرم شریف میں تعزیہ داری بشمول حلیم اور فاتحائیں حضرت امام حسینؓ اور رفقائے عالی مقامؓ۔

۲۔ سالانہ عرس مبارک (سادہ یعنی گھریلو پیمانہ کی) قبلہ حضور تاج الاولیاء و شاہ نظام

Marfat.com

الدین حسینؒ یکم رمضان المبارک ہر سال جناب صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب اپنے مکان یونٹ نمبر۲ لطیف آباد پر منعقد فرماتے ہیں۔

۳۔ ہفتہ وار۔یعنی ہر جمعہ کو صبح ۱۰ تا ۱۲ بجے کے درمیان ختم خواجگان کی نشست حضرت صاحبزادہ سید نورالحسن صاحبؒ اپنے مکان ۲۰/اے بی، یونٹ نمبر ۸ عقب جامع مسجد منعقد فرماتے ہیں بعد وصال آپ کے صاحبزادہ حضرت صاحبزادہ سید فیصل میاں صاحب یہ انعقاد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

۴۔ سالانہ عرس مبارک قبلہ حضور خواجہ غریب نوازؒ

۵۔ سالانہ عرس مبارک حضرت قبلہ ننھے میاں صاحبؒ

۶۔ سالانہ عرس مبارک حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

۷۔ مذکورہ بالا بڑے پروگراموں کے علاوہ حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب تو آئے دن تمام ہی بزرگان کی فاتحائیں کراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ ان کی محبت کا عالم ہے۔

آل اولاد:

فرزندان ارجمند میں باری تعالیٰ نے آپ کو مندرجہ ذیل ناموں سے تین بیٹے عطا فرمائے۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب (سب سے بڑے بیٹے)

۲۔ حضرت صاحبزادہ سید نورالحسن صاحب (منجھلے بیٹے)

۳۔ حضرت صاحبزادہ سید خواجہ حسن صاحب (سب سے چھوٹے بیٹے)

خراج عقیدت:

۱۹۹۱ء سے آپ کی نشستوں میں بیٹھنے اور مجلسی علوم ظاہری کے حصول کا شرف مجھے بھی حاصل رہا ہے اور اسی وجہ سے آپ میرے تیسرے مجلسی و نشست استاد ہیں۔ لہٰذا چند اشعار ذیل میں بطور نذرانہ عقیدت آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

Marfat.com

چشتیوں کی ادائیں ظہور میاں — واروں لے لوں بلائیں ظہور میاں
پیرہن زیب تن ہیں جمالی تب ہی — بجلیاں سی گرائیں ظہور میاں
بحرِ علم اور حکمت کے غواص ہیں — جو بھی پوچھو بتائیں ظہور میاں
مثل شمشیر باطل کے وہ روبرو — دو دو دھاری چلائیں ظہور میاں
آنکھوں آنکھوں میں دیں درس بھی فہم بھی — شمسؔ بھر بھر پلائیں ظہور میاں

افسوس حضرت صاحبزادہ صاحب ۲۲ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۴رفروری ۲۰۱۲ء اس دارِفانی سے ملکِ بقا کو تشریف لے گئے۔ حضرت کے وصال پر استادِ معظم حضرت مولانا پیر حکیم شاہ قدیر احمد قدؔر القادری قاتلی روحیوی سعیدی مدظلہ العالی نے قطعہ تاریخ کہا بطورِ خاص ان کی تحریر کا عکس پیش کیا جاتا ہے۔

شاہ محمد فتح کے لختِ جگر — بزمِ عرفاں کے صاحبِ توقیر
وہ کہ شیخِ طریقِ شاہِ نیازؒ — یعنی اہلِ بہشت کی تصویر
آتشِ عشقِ خواجۂ سنجرؒ — جن کی ہستی کو کر گئی اکسیر
ہو کے آزاد قیدِ ہستی سے — ہو گئے دارِ دائمی کے اسیر
اُن تاریخ ہائے سالِ وصال — قدرؔ مرقد پہ کیجیے تحریر
"خلد میں آج ماہِ حسن ظہور" — نورِ قندیلِ چشتیہ ہے امیر

۲۰۱۲ عیسوی — ۱۴۳۳ ہجری

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب

قادری، چشتی، نظامی، فخری، نیازی، اجمیری

آپ در یک نظر:

۱۔ خاندانی نام: فضل حسن مدظلہ العالی

۲۔ والدِ ماجد: حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین چشتی نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حسب ونسب: نجیب الطرفین سید

۴۔ مرشدِ والا: حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ (داداجان)

۵۔ وابستگیٔ سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے خلافت واجازت از: (داداجان) حضرت قبلہ صاحبزادہ فتح محمد صاحبؒ

۷۔ تاریخ پیدائش: ۴ر جون ۱۹۴۴ء

۸۔ مقام پیدائش: محلّہ خادمان خواجہ اجمیر شریف

۹۔ تاریخ وصال: الحمدللہ حیات ہیں

۱۰۔ مقام وصال: ایضاً

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: میٹرک از خالد میموریل ہائی اسکول، سرے گھاٹ، حیدرآباد

۱۲۔ ذریعہ معاش: ریٹائرڈ سرکاری ملازم

۱۳۔ موجودہ پتہ: مکان نمبر ۱۴۰/ڈی، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد

۱۴۔ آل اولاد: بیٹوں میں آپ کے صرف ایک فرزند ارجمند ہیں۔

Marfat.com

تعارف (خصوصی واختصاری)

حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب م ظ ع، حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تین بیٹوں میں سے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہیں اور حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے پوتے آپ اپنے دادا جانؒ سے بیعت ہیں اور انہی سے خلافت واجازت کے حصول کا اعزاز وشرف حاصل ہے۔ پیشہ میں آپ نے سرکاری ملازمت کی اور حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ اس وقت آپ بہ سلسلہ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے بڑے کرتا دھرتا بزرگ ہیں اور شہر حیدر آباد میں سلسلہ کی جان بھی پہچان ہیں۔

تعلیم وتربیت (ظاہری وباطنی)

ظاہری تعلیم آپ نے شہر حیدر آباد کے ایک ہائی اسکول سے حاصل کی اور باطنی تعلیم آپ کی خوش نصیبی کہ آپ کی دادا جان حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ نے فرمائی۔ بعد وصال دادا جان اب تک والدِ ماجد سے بھی روحانی فیض جاری ہے۔ دونوں بزرگوں دادا جان اور بابا جان کی توجہ خاص سے آپ شہر حیدر آباد میں سلسلہ عالیہ کی ایک چلتی پھرتی نیازیہ انسائیکلوپیڈیا ہیں۔

اوصافِ حمیدہ

گو آپ کا مزاج مبارک فطری طور پر جلالی ہے اور باطل کے خلاف والدِ ماجد کی طرح دو دھاری برہنہ تلوار ہیں۔ بغیر مصلحتیں اختیار کیے اور کسی قسم کی لچک ورعایت دیئے بغیر آپ کی زبان مبارک سے ہمیشہ حق بات نکلتی ہے خواہ اس سے نفع ہو یا نقصان پرواہ نہیں ہی نہیں کرتے ہمیشہ حق کا پرچم بلند کرتے ہوئے باطل کو للکارتے رہتے ہیں المختصر یہ کہ آقائے والا ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت ابو ذر غفاریؓ کی جملہ اداؤں میں کسی ایک ادا کی معمولی وہلکی سی خوشبوء خصوصی آپ کی خُو کو عطا ہے۔ برعکس اسکے عام وروزمرہ معاملاتِ دینی ودنیاوی بہ شرط یہ کہ وہ حقائق پر مبنی ہوں کو آپ در اندازِ جمال وکمال نہایت احسن طریقہ سے انجام فرماتے ہیں معلوم ہوتا ہے ان سے زیادہ کوئی منکسر المزاج بندہ ہی نہیں۔ ماخوذ یہ ہے کہ طبع جلالی آپ صرف باطل کے خلاف یک لمحہ ضائع کیے بغیر استعمال میں لاتے ہیں تا کہ باطل کو بروقت جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا جائے اور وہ

Marfat.com

حق کونقصان پہنچانے کی پوزیشن بھی نہ لے سکے اور یہ خاص الخاص ایک فطری واسلامی تعلیم ہے کہ ہر شر کو جڑ سے اکھاڑا جائے نہ کہ عارضی اہتمام۔ اعلیٰ قسم کی پاکباز ہستی اپنے اجداد کی طرح۔ سادہ پن وبھولپن کا پیکر، جس نے جو بات کہہ دی آمناً صدقاً مان لی اور یقین واعتبار کرلیا۔ چونکہ آپ بہت زیادہ سیدھے سادھے، بھولے بھالے سچے ومخلص انسان ہیں۔ میں آپ کا ادنیٰ وحقیر ترین مداح اپنی عقیدت ومحبت کے ہاتھوں مجبور ہوکر آپ حضرت صاحب کو ''بھولے شاہ صاحب'' کے پیارے نام سے کبھی کبھی یاد کرتا رہتا ہوں۔ باری تعالیٰ میری یہ پُر خلوص پکار اپنی بارگاہِ اقدس میں بھی قبول فرمائے اور حضرت شاہ صاحب بھی پسند فرمائیں (آمین) ہر شخص سے محبت کرتے ہیں اسکی عزت کرتے ہیں اور ایک آواز پر تن من دھن سے اس کی مدد کو پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بھی ان کی عظیم خُو ہے۔

پیکر ظاہری بھی دیدہ ور پایا ہے۔ چہرہ مبارک نور سے پُر نور ہے۔ دادا جان وبابا جان کی طرح نہایت پُرکشش وپُرسحر شخصیت ہیں۔ چال ڈھال وانداز گفتگو بڑا بارعب وبااثر۔ گدی پر بیٹھے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ واقعی قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کے نمائندے بیٹھے ہیں۔ توڑ کا بند یہ ہے کہ اور ایسی نہ جانے کتنی خوبیاں ہیں جو میری کوتاہ نظری احاطہ نہیں کر پائی کہ نیازی ہی نہیں غیر نیازی بھی آپ کی شخصیت سے متاثر ہیں۔ شہر حیدرآباد کی آپ ایک مشہور ومعروف اور مقبول شخصیت ہیں سو شہر میں تمام سلاسل کے لوگ اپنے انعقادات میں بلاتے رہتے ہیں اور آپ کو کما حقہٗ عزت دیئے جاتے ہیں۔ اپنی طویل نیازیہ مشاہداتی وتجرباتی زندگی کی روشنی میں حقیر ناچیز یہاں آپ کے دو پہلو آپ کی شخصیت کے ضرور یہاں اجاگر کرنا چاہے گا ملاحظہ فرمایئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ میں خوئے ''سخا'' خصوصی انداز کی عطا فرمائی ہے اور وہ یہ کہ کارِ کھانا پکوانا یعنی بھاری لنگر وغیرہ اور پھر اس کو بلا کسی تمیز وامتیاز (اپنا یا غیر) عام مخلوق خدا بشمول غریب مفلس، مساکین وتیامیٰ کو بھی بڑی عزت ومحبت سے کھلانا پلانا اور بات یہیں تک ختم نہیں ہو جاتی کھلانے پلانے کے بعد لنگر باندھ باندھ لوگوں کے ساتھ بھی کر دیتے ہیں۔ اس فضل سے حضرت صاحب کو اس قدر رغبت ومیلان ہے کہ آپ کا بس چلے تو چوبیس گھنٹہ یہ ڈیوٹی انجام دیتے رہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور بابا صابر پیا کلیر شریفؒ والوں نے بہ چشم کرم وخصوصی توجہ سے اس خُو کا شاید ایک آدھ قطرہ حضرت کو عطا کیا ہوا ہے۔ گو والدِ محترم تعلیم فرماتے رہتے ہیں

Marfat.com

کہ بیٹا اعتدال سے چلو لیکن آپ لنگر و تقسیم پر کھڑے ہوتے ہیں تو پھر کچھ ہوش نہیں ہوتا کیسا اعتدال اور کیسا کل۔ بس جو کچھ ہے اب و آج ہے کل کا اللہ مالک و رازق یعنی ''توکل''۔ جذبہ ایثار و قربانی بھی آپ میں دیکھنے میں آیا۔ ایک عرس کے موقع پر حضرت صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب سے فرمایا کہ بیٹا میرا اب آخری وقت گزر رہا ہے لہٰذا تم میری گدی سنبھالو اور گدی نشینی کی پگڑی بندھوالو۔ آپ نے فوری عرض کیا کہ مجھے اس میں دلچسپی نہیں آپ یہ پگڑی میرے چھوٹے بھائی حضرت صاحبزادہ سید نور الحسن صاحب کو باندھ دیں میں اس کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں۔ بہت کچھ کہا گیا کہ تم بڑے ہو لیکن انہوں نے گدی نشینی نہیں لی۔ آخر حضرت صاحبزادہ سید نور الحسن صاحب کو آپ کی گدی نشینی عطا کی گئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ آپ کا رنگ کچھ اور ہی ہے۔

خدماتِ سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی

میں حقیر ناچیز راقم الحروف نے اپنی طویل نیازیہ حیات میں شہر حیدرآباد میں بڑے بڑے جنونی عاشق دیکھے جو حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ۔ ان کے سلسلہء عالیہ اور ان کی جمیع ذریت پاک سے جنون کی حد تک محبت کرتے ہیں۔ عشق و محبت کے میدان میں پہلی صف کے اول عشاق میں جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب اور حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب مد ظلہ العالی کو تو گو کل خلفاء و نیازی مریدین بھی اپنی محبت پُر خلوص کا جواب نہیں رکھتے، لیکن مذکورہ بالا ہوش و خرد کھو کر میدانِ جنوں میں داخل ہونے میں دیر نہیں کرتے اور اس عالم میں جو کچھ کر گزر جائے کم ہی ہوتا ہے۔ آپ شہر حیدرآباد میں ایک جانب سلسلہء عالیہ کی جان ہیں تو دوسری جانب پہچان بھی ہیں۔ آپ کے دادا جان اور بابا جان نے جتنے بھی اعراسِ مبارک کا آغاز فرمایا ان تمام کو اس وقت آپ کماحقہ اسی شان و شوکت و پابندی و ذمہ داری سے منعقد فرمائے چلے جا رہے ہیں اور مشنِ تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ کے لیے بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔

خصوصی و خصائص

۱۔ جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کی طرح چوبیس گھنٹہ کا ہر لمحہ آپ نے بھی سلسلۂ عالیہ کے لیے وقف کر رکھا ہے یا تو سلسلۂ عالیہ کی تبلیغ و وسعت کے لیے سوچ رہے ہوتے ہیں۔ یا لوگوں میں اپنے بزرگوں اور سلسلہ کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں یا سلسلۂ

Marfat.com

عالیہ کی تعلیمات کے مطابق خدمتِ خلق میں مصروف ہوتے ہیں یا سلسلۂ عالیہ کے انعقادات سے متعلق غور وفکر میں ہوتے ہیں یا اپنے یا غیر نیازیوں کے پروگراموں میں جانے کی تیاری میں ہوتے ہیں یا پھر مطابق تعلیمات نیازیہ اوراد و وظائف /اذکار واشغال میں غائب ہوتے ہیں۔ یہ آپ کا باطن ہوتا ہے کہ جب کہ ظاہر میں پوری دنیاداری باشرع بھی ادا کررہے ہوتے ہیں۔ بقول شاعر دل یار میں ہاتھ کار میں۔

۲۔ بریلی شریف کے اپنے آقاؤں سے ان کی محبت کا منظر اس وقت قابل دید ہوتا ہے جب وہ حیدرآباد یا کراچی آئے ہوئے ہوں۔ مثلِ پروانہ ان کے دائیں بائیں، آگے پیچھے، قدموں میں بچھے قربان ہورہے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو اپنے مرشد یا ان کی اولاد پر قربان ہونا سیکھنا ہو تو ایسے موقع پر صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب کے حرکات و سکنات کا مطالعہ ضرور کرے کہ ادب ومحبت کسے کہتے ہیں۔

۳۔ آپ اس وقت شہر حیدرآباد کی واحد وہ نیازیہ بزرگ شخصیت ہیں جنہیں دیگر تمام سلاسل کے لوگ آپ کو جانتے ہیں اور اپنے پروگراموں میں بلاتے اور آپ سلسلۂ نیازیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے تمام سلاسل میں جاتے ہیں۔ یہ بھی تعارف وتبلیغ سلسلۂ عالیہ کے لیے اہم قدم ہے۔

۴۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی غیر حاضری کی صورت میں آپ پورے سلسلہ عالیہ نیازیہ حیدرآباد کے انعقادات کی صدارت فرماتے ہیں۔

۵۔ خوئے ''سخا'' و''ایثار وقربانی'' کی تفصیلات تو آپ پڑھ چکے کہ باری تعالیٰ نے یہ بھی خصوصی خصائص سے آپ کو سرفراز فرمایا ہے۔

آل اولاد:

بیٹوں میں آپ کے صرف ایک فرزند ارجمند ہیں۔ حضرت صاحبزادہ سید عامر حسین قادری چشتی نیازی صاحب مدظلہ العالی۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات
صاحبزادہ سید نور الحسن صاحبؒ
قادری، چشتی، نظامی، فخری، نیازی، اجمیری

دریک نظر:

۱۔ خاندانی نام: نور الحسن

۲۔ والدِ ماجد: صاحبزادہ حضرت سید محمد ظہور حسین نیازی صاحبؒ

۳۔ حسب ونسب: نجیب الطرفین سید

۴۔ مرشدِ والا: صاحبزادہ حضرت سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

۵۔ وابستگی سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے خلافت واجازت از: صاحبزادہ حضرت سید محمد ظہور حسین نیازی صاحبؒ

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: محلہ خادمان خواجہ اجمیر شریف

۹۔ تاریخ وصال: یکم جولائی ۲۰۰۸ء شب ساڑھے گیارہ بجے بروز منگل،
مطابق ۲۷/رجب المرجب ۱۴۲۹ھ شب بدھ ساڑھے گیارہ بجے

۱۰۔ مقام تدفین: حضرت عبدالمجید مجازی کی پائنتی، اکبری مسجد قبرستان، یونٹ نمبر ۸،
لطیف آباد، حیدرآباد

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: درشہر حیدرآباد۔ بعد گریجویشن وکالت

Marfat.com

۱۲۔ ذریعہ معاش: بعد سرکاری ملازمت ریٹائرمنٹ اسپئیر پارٹ کا کاروبار
گاڑی کھاتہ۔حیدرآباد عثمانیہ آٹوز

۱۳۔ موجودہ پتہ: مکان نمبر ۲۰، ڈی عقب جامع مسجد یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد۔

تعارف (خصوصی واختصاری)

آپ صاجزادہ سید نورالحسن صاحب بھی حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحب کے منجھلے فرزند ارجمند تھے یعنی صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے پوتے بعد میٹرک واپڈا میں ملازمت اختیار کی۔ دوران ملازمت ہی آپ نے جہاں اعلیٰ تعلیم ظاہری مکمل کی وہیں اس سرکاری ملازمت کے دوران قدرت نے سرفراز فرمایا کہ ملک عراق، بغداد شریف میں بھی اپنے محکمانہ ملازم اختیار کی۔ اس مدت ملازمت بغداد میں نہ صرف یہ کہ بے حد وحساب حضور غوث پاک کی بارگاہ میں آپ کی حاضریاں ہوتی رہیں بلکہ کربلا شریف، اہلبیت اطہارؓ صحابہ کرامؓ، انبیاء مرسلینؑ اور اولیاء اللہ کے مزارات کی حاضری وزیارتوں کا بھی آپ کو شرف حاصل ہوا۔ بعد ریٹائرمنٹ باری تعالیٰ نے آپ کو عمرہ شریف کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ اجمیر شریف کی کئی حاضریاں بھی آپ کو عطا ہوئیں۔ بڑے ہی خوش نصیب تھے کہ عالمِ جوانی میں ہی حضور تصور سے زائد نوازے گئے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں باری تعالیٰ دین ودنیا دونوں ہی بے حساب کتاب و بن مانگے عطا فرماتا ہے۔ آپ کو دادا جان نے مرید کیا تھا اور خلافت واجازت اور خاندانی گدی آپ کے والدِ ماجد حضرت صاجزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحب نے عطا کیے۔

تعلیم وتربیت (ظاہری وباطنی)

آپ کی ظاہری تعلیم شہر حیدرآباد کے اسکول، کالجوں میں وکالت تک پہنچی جب کہ باطنی تعلیم اول اول آپ کے دادا جان حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ نے دی بعد وصال دادا آپ کے والدِ ماجد نے اس کی تکمیل فرمائی۔ مذکورہ دونوں عظیم نیازیہ بزرگوں کی ہی تعلیم و تربیت کا یہ نتیجہ ہے کہ آپ کے بھائی صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب اور آپ شہر حیدرآباد سلسلہء عالیہ نیازیہ کی جان وپہچان ہیں۔

Marfat.com

اوصاف حمیدہ:

آپ بڑے بھائی جان صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب کی طرح عشق و محبت کے ویسے ہی پیکر تھے لیکن رنگ دوسرا تھا۔ آپ بے حد و حساب جمالی طبع تھے جیسے کہ ہر وقت کسی ایئر کنڈیشن یا برف خانہ میں بیٹھے رہتے ہوں۔ مجھ حقیر ناچیز نے بھی طویل مدت آپ کی قربت میں آپ کی خدمت میں گزاری اور یہ وہ واحد شخصیت دیکھی کہ خواہش و آرزو رکھنے کے باوجود کہ ایک مرتبہ ہی سہی ان کے چہرہ اقدس پر غصہ (جلال) تو دیکھیں لیکن ان کے تادم آخر ہمیں مایوسی ہی ملی۔ کٹھن ترین، خطرناک ترین شامل حال حالات کے باوجود ایک شکن چہرہ پر نمودار نہیں ہوتی تھی۔ خدا جانے کیا چیز تھے۔ کس مقام پر فائز تھے وہ جانیں ان کا اللہ جانے۔ آگے چلتا ہوں۔ آپ میں دادا جان حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کی خوئیں بہت زیادہ ودیعت کیے ہوئے تھیں اور اس مقام کو سمجھنے کے لیے میرے ساتھ ہونے والا واقعہ ہی بہت کافی ہے ملاحظہ فرمائیں۔ جب آپ کے بابا جان حضور ننھے میاں صاحبؒ کی ماہانہ چھیس شریف میں میرے غریب خانہ پر آنا شروع ہوئے تو میں نے انہیں بھی چلتے وقت نذر دینا شروع کی تو ہمیشہ مجھے منع فرما دیتے اور ناپسند فرماتے کہتے ہوئے کہ میاں مجھے نذر مت کیا کرو۔ جب میں نہ مانا تو ایک دن مجھے لے کر بیٹھ ہی گئے اور مجھے بہت ہی اعلیٰ تعلیم سے نوازا۔ فرمایا میاں شمس نیازی صاحب حضور دادا جان سراج السالکین ننھے میاں صاحبؒ آپ کی طرح میرے بھی دادا پیر ہیں اور جو کچھ آپ 26 شریف کے سلسلے میں کرتے ہیں وہ سب کچھ میرے لیے بھی لازم ہے کہ میں بھی کروں۔ یہ دادا جان حضور کی فاتحہ و سماع ہے اور آپ کا مقامِ انعقاد ہے۔ لہٰذا میں یہاں صاحبزادہ بن کر قطعی نہیں آتا آپ کی طرح ایک ادنیٰ ترین غلام بن کر حاضر ہوتا ہوں کہیں اور کسی اور مقام پر تو یہ چل سکتا ہے۔ یہاں کسی صورت نہیں۔ یہ کس قدر غیر فطری اور شرمسار کر دینے والا فعل ہے کہ اپنے روحانی دادا جان کی فاتحہ و سماع کے انعقاد میں نذریں قبول کروں۔ ارے بھائی یہاں تو آپ لوگوں کی طرح اپنے آقا کے نام پر حسب توفیق مجھے بھی خرچ کرنا ہے۔ اگر میں یہاں آ کر نذریں وصول کرتا رہا تو بے شک مال تو مجھے مل جائے گا لیکن کبھی بھی دین و اس کی روحانیت مجھے نہیں مل

Marfat.com

سکے گی یعنی روحانی فیوضات سے محروم رہوں گا اس لیے کہ یہاں جو آقا بن کر آئے گا خالی ہاتھ ہی جائے گا اور غلام بن کر آئے گا تو جھولیاں بھر بھر کر جائے گا لہذا مہربانی کر کے میرے سودے خراب نہیں کریں مجھے معاف فرمائیں اور مجھے نذر نہ دیا کریں اور لوگوں نے دیکھا کہ 26 شریف میں وہ اپنے مرکز بریلی شریف کے آقاؤں کی سنت ادا کرتے ہوئے محفلِ سماع میں کس قدر نوٹوں کی بارش فرماتے تھے اور کیا حسین عالم ہوتا تھا ان کی محفل سماعت کا کہ ساری محفل رقت میں ہی گزرتی تھی۔ سبحان اللہ کس قدر روحانی فیوض سے آپ نوازے جاتے تھے۔

عشق رسول ﷺ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ادھر نثر یا نظم میں ذکرِ پاک حضور اکرم نور مجسم ﷺ کسی نے آپ کے سامنے چھیڑا، اُدھر آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بننا شروع ہوئی بعد ذکر پاک بھی کافی وقت تک رقت جاری رہتی تو آپ مقناطیسی شخصیت کے مالک تھے ایک باران سے کوئی ان سے مل لیتا تو آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور بار بار ملتا اور آپ کی مدح کرتا رہتا۔ بہت کم گو لیکن جامع گو تھے۔ بہت ہی محتاط طبیعت کے مالک تھے۔ بڑی جھاڑ پھٹک اور ناپ تول سے گزرنے کے بعد جملے وکلمات دوران گفتگو آپ استعمال میں لاتے تھے جو دل آزاری سے پاک خوش کن ماحول پیدا کر دیئے تھے۔ صدق واخلاص سے بھرپور مسکراہٹ حقیقی و جمالی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے تھے جو قلب وروح کی گہرائیوں میں اُتر جاتے۔ دین ودنیا ساتھ لے کر چلتے جمیع معاملات دینی ودینوی میں اعتدال وتوازن کے ساتھ پورا پورا انصاف فرماتے طبیعت میں بلا کا ٹھہراؤ تھا جلد باز نہ تھے۔ صبر وتحمل لیے، حلیم الطبع، ادب وآداب شرم وحیاء، صدق و اخلاص، معاملہ فہم، معاملہ کی تہہ تک پہنچنے والے رقیق القلب بڑے لوگوں سے پرہیز ودوری، غریب ومساکین میں خوش رہنا سخاوت بھی سادات کی جو مانگو دیں۔ مخلوق پر رحم اور اس کی مدد کو پہنچنا۔ چوبیس گھنٹہ ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیرے بس کی ایک ہی تھی کہ چہرہ پر کبھی حالت جلالی نہیں دکھائی۔ قمری ٹھنڈک وجمالیت سے ہمیشہ مخلوقِ خدا کو خوش رکھتے تھے۔

خدماتِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

آپ میں خدمات سلسلہء عالیہ نیازیہ کے لیے مکمل طور پر وہ تمام جواہر موجود تھے جو

Marfat.com

آپ کے بڑے بھائی حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب م ظ ع میں موجود ہیں، لیکن گھریلو اعلیٰ تعلیم وتربیت وروایات خاندانی کے مطابق اپنے بڑوں کی تعظیم وادب میں کبھی بڑے بھائی سے آگے آکر کبھی اپنی نہیں چلاتے تھے بلکہ تمام انعقادات کے مواقع پر آپ کے احکامات وارشادات کے مطابق آپ کے پیچھے پیچھے رہتے ہوئے نہایت مؤدبانہ وتابعدارانہ ان کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے رہتے تھے۔

والدِ ماجد نے بڑے بھائی حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحبؒ کی طرح ایک وقت پر آپ کو اول اپنی گدی عطا کی پھر سالانہ عرس مبارک دادا جان حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب منعقد کرنے کی ذمہ داری دی کہ اپنے مکان نمبر ۸ لطیف آباد پر منعقد کیا کریں آپ نے ۲۰۰۳ء سے سالانہ عرس کا انعقاد بھی شروع کیا جو آپ کے وصال ۲۰۰۸ء تک منعقد ہو کر واپس لطیف آباد نمبر ۲ صاحبزادہ سید خواجہ حسن صاحب کے گھر منتقل ہو گیا۔ اس دوران آپ کے دست مبارک پر لوگ بیعت ہونا بھی شروع ہو گئے تھے لیکن اللہ کی رضا سر آنکھوں پر کہ صرف یہی کام ان سے لیا۔

حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب م ظ ع کی طرح آپ میں بھی اس بات کی بڑی تڑپ و تشنگی تھی کہ ہم خود کو سماع ولنگر کے ساتھ ساتھ کچھ آگے بڑھیں یعنی بہ سلسلۂ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی شہر حیدرآباد میں کوئی جگہ لی جائے جیسے مرکز سلسلۂ عالیہ نیازیہ کا نام دیں۔ تمام سالانہ، ماہانہ، ہفتہ وار اور وقت بہ وقت انعقادات نیازیہ وہیں منعقد ہوں۔ شعبۂ نشر واشاعت کو طاقتور ترین بنائیں۔

نیازیہ لائبریری بھی ہو۔ تعلیم وتربیت ظاہر و باطنی کا اہتمام ہو باہر سے آئے ہوئے مہمانانِ گرامی نیازیہ کے طعام وقیام کا انتظام ہو۔ بچوں کی ابتدائی تعلیم کا مدرسہ وغیرہ وغیرہ بھی ہو۔ اس پروگرام میں مجھ حقیر ناچیز اور میاں صاحبؒ نے کمر کس لی تھی کہ بتدریج اس پر کام شروع کرتے ہیں جو کہ ہم دونوں ہی ان امور پر ہم خیال تھے۔ لیکن افسوس وہ بہت جلد ہم سے جدا ہو گئے۔ حسبِ عہد و پیماں میں شعبہ نشر اشاعت میں تو اپنا استطاعت بھر کام جاری رکھا ہوا ہوں لیکن

Marfat.com

جگہ کی خرید میرے بس کی بات نہیں میں اہل حیثیت پیر بھائیوں سے اس سلسلہ (جگہ کی خرید) کے لیے چھیڑ خوانی کرتا رہتا ہوں اور پُر امید راہِ انتظار میں بیٹھا ہوں کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ اس بڑے کام کے لیے کس نیازی کو پسند فرماتے ہوئے اس کا چناؤ فرماتے ہیں۔ بہرحال کام جاری ہیں، خواہ سست و آہستہ ہی سہی یعنی اب سو نہیں رہے ہیں۔

خصوصی خصائص:

ایک صادق عاشقِ رسول ﷺ۔ صدق، اخلاص اور محبتوں کا ایک جمالی عظیم پیکر۔ لوگ آپ کو دیکھیں تو خوش ہو جائیں اور گفتگو کریں تو دل باغ باغ ہو جائیں خود اپنا نقصان کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچا دیتے تھے۔ کسی کام کے لیے کہا جاتے تو لفظ ''نا'' نہیں ہوتا تھا فی الفور مدد کو کود پڑتے تھے۔ ادب و آداب، جود و سخا، ایثار و قربانی جیسی تمام ساداتی ادائیں کماحقہ آپ لیئے ہوئے تھے۔ کہنے کو بہت سے پہلو ہیں لیکن رقم اجمالاً و اختصاراً معدودہ چند پر ہی قناعت کر رہا ہے۔

آل اولاد:

بیٹوں میں باری تعالیٰ نے دو فرزندان ارجمند عطا فرمائے۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ سید فیصل حسن صاحب م ظ ع (گریجویٹ) چشتی نیازی

۲۔ حضرت صاحبزادہ سید ثاقب حسن صاحب م ظ ع (گریجویٹ) چشتی نیازی

Marfat.com

اجمالی تذکرہ حیات

صاحبزادہ حضرت سید خواجہ حسن صاحب

قادری، چشتی، نظامی، فخری، نیازی، اجمیری

تعارفِ (خصوصی واختصاری):

حضرت صاحبزادہ سید خواجہ حسن صاحب چشتی نیازی حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحب چشتی نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تیسرے سب سے چھوٹے فرزندِارجمند ہیں۔ آپ اپنے بڑے دو بھائیوں کے ادب و تعظیم میں کبھی کھل کر سامنے نہیں آئے لیکن دونوں بھائیوں جناب صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب م ظ ع اور جناب صاحبزادہ سید نورالحسن صاحب کے پیچھے پیچھے رہتے ہوئے تمام انعقادات نیازیہ کے کاموں میں ہمیشہ ہاتھ بٹاتے رہے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ سید نورالحسن صاحبؒ کے وصال کے بعد حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور نیازی صاحبؒ نے اپنے اس بیٹے کو ان کی جگہ خدمتِ سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے ۲۰۰۸ء میں ہی فوری بعد وصال حضرت نور میاں صاحبؒ میدان عمل میں اتار دیا ہے اور سالانہ عرس مبارک حضور صاحبزادہ فتح محمد شاہ صاحب کا انعقاد ان کے گھران کے ہاتھ سے کرایا ہے۔ چونکہ اب حضرت خواجہ حسن صاحب سلسلہء عالیہ کے لیے میدان کارزار میں تشریف لائے ہیں امید ہے اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے صادقِ عاشق خاندان وکنبہ کا نام روشن کریں گے اور اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سلسلہء عالیہ نیازیہ کو وسعت دیں گے (آمین)

جہاں تک آپ کے سیرت و کردار کا تعارف ہے تو صرف یہ کوزہ ہی بہت ہے کہ ”شیر کا بیٹا شیر ہی ہوتا ہے، خواہ کسی بھی حال ولباس میں خود کو چھپائے رکھے“۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

صاحبزادہ سید عبدالروف چشتی نیازی صاحب

قادری، چشتی، نظامی، فخری، نیازی، اجمیری

حضرت صاحب، دریک نظر:

۱۔ خاندانی نام: عبدالروف

۲۔ والدِ ماجد: حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

۳۔ حسب ونسب: نجیب الطرفین سید

۴۔ مرشدِ والا: حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

۵۔ وابستگی سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے خلافت واجازت از: حضرت صاحبزادہ حضرت سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: محلّہ خادمان خواجہ اجمیر شریف

۹۔ تاریخ وصال: ۱۱رجولائی ۲۰۰۵ء مطابق ۳رجمادی الثانی ۱۴۲۶ھ بروز پیر

۱۰۔ مقام وصال: لطیف آباد حیدرآباد (سندھ) پاکستان

۱۱۔ مقام تدفین: نزد خانقاہ دین محمد قادری، میر فضل ٹاؤن قبرستان، لطیف آباد نمبر ۹

۱۲۔ ابتدائی تعلیم: اجمیر شریف کے ہی اسکول میں حاصل کی

Marfat.com

۱۳۔ ذریعہ معاش: ہندوستان میں سرکاری ملازمت کی آر۔ایم۔ایس میں اور پاکستان میں بعد ہجرت تجارت اختیار کی۔

۱۴۔ اضافی مصروفیات و مشغولیات: عبادت الٰہی

۱۵۔ موجودہ پتہ: مکان نمبر ۴/۱۴ سو کی لائن یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد حیدر آباد

۱۶۔ آل اولاد: بیٹوں میں تین فرزندار جمند

تعارف (خصوصی واختصاری)

"آپ بعد صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کے دوسرے نمبر کے فرزند ارجمند تھے۔ قیام پاکستان سے قبل ہندوستان میں آپ آر۔ایم۔ایس میں ملازم تھے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ تمام بھائیوں میں سب سے پہلے پاکستان تشریف لائے تھے۔ چھوٹے بھائی کی محبت میں کہ وہ تنہا پاکستان چلے گئے حضرت صاحبزادہ ظہور میاں صاحب بھی مجبوراً ہجرت فرما کر پاکستان تشریف لائے کہ چلو دو بھائی تو ایک ساتھ ہوں گے۔ آپ نے پاکستان آنے کے بعد مکتی گلی میں مستقل سکونت اختیار فرمائی اور قریب فقیر کے پڑ پر ایک دکان پرچون کی شروع کی۔ بعدہ آپ نے لطیف آباد نمبر ۲ میں اپنی رہائش منتقل کر لی۔

تعلیم وتربیت (ظاہری وباطنی)

ظاہری تعلیم آپ کی بھی اجمیر شریف کے اسکولوں میں ہوئی جب کہ آپ نے باطنی تعلیم اپنے والدِ محترم حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ نے ہی کی۔ بڑے صاحبزادہ صاحب کی طرح انہیں بھی اس کمال خوبی سے آراستہ فرمایا کہ زندگی کے آخری لمحات تک آپ بھی سلسلہء عالیہ نیازیہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔

اوصافِ حمیدہ:

آپ بھی اپنے بابا جان اور بڑے بھائی کی سی اعلیٰ خاندانی خوبیاں لیے ہوئے تھے۔ بڑے حسین وجمیل اور ایک قد آور شخصیت تھے۔ نور میں ڈوبا ہوا دلکش چہرہ۔ طبیعت جلالی تھی۔ لیکن حالتِ جلال کو پوری طرح قابو رکھتے ہوئے لوگوں اور مریدین سے مثل جمالی طبع رکھ رکھاؤ رکھتے

Marfat.com

تھے۔آپ بھی دوٹوک کھری کھری باتیں کرتے تھے۔عبادت میں زیادہ مصروف رہتے تھے اور اہل دنیا سے صرف ضرورت کے مطابق ملاپ رکھتے۔آپ کسی کے گھر نہیں جاتے تھے مریدین اور لوگ خود ان کے پاس آتے تھے اور اپنے کام کرا کر چلے جاتے تھے جو کچھ ان کے بس میں ہوتا فوری مخلوق خدا کے کام کرتے تھے۔یعنی خدمت خلق میں کبھی دیر نہیں کرتے تھے۔دین کے نام پر دکانیں سجانا بہت ناپسند فرماتے تھے۔سخاوت کا عالم یہ تھا کہ تمام نیازیوں سے فرماتے کہ بھئی جو کچھ مجھے آتا ہے مجھ سے سیکھ لو اور لے لو سینہ میں لے کر نہیں جانا تھا تا کہ خدمت خلق جاری رہے۔

خدماتِ سلسلہء عالیہ نیازیہ

چونکہ یہ ایک نجیب الطرفین سید گھرانہ ہے۔لہذا ان لوگوں کی گھریلو تعلیم و تربیت قابل قدر و تقلید اور خصوصی نمونہ ہوتی ہے۔ بڑوں کی عزت واحترام اور ان کی قدر دانی ان لوگوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے لہذا صاحبزادہ سید عبدالرؤف میاں صاحبؒ اپنے بڑے بھائی حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحب کے مقابلہ میں سامنے نہیں آئے یہ سلسلہ مشن تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی۔ ہمیشہ ان کے پیچھے پیچھے رہتے ہوئے ان کے احکامات کے مطابق عمل پیرا رہا کرتے تھے۔بصورت دیگر ہم یہ بات اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے بھی سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کی تمام عمر خدمت کی، لیکن پردہ میں رہتے تھے کہ کہیں بڑے بھائی کے مقابلہ نمایاں نہ ہو جاؤں۔ چونکہ بڑے بھائی حضرت صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو پہلے ہی سے ابتدأ و اولاً میدان کار مشن تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ میں کھل کر برسر پیکار تھے۔لہذا ہمیشہ آپ ان کے دست و بازو بنے ان کے شانہ بشانہ رہ کر کما حقہ اپنا کردار ادا کرتے رہے۔

خصوصی خواہش:

عبادت الٰہی میں زیادہ اور اہل دنیا میں کم رہا کرتے تھے۔دنیاداری اس کی ضروریات کے مطابق کرتے۔تمام معاملات خفیہ رکھتے لہذا ریاء و کبر کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔کسی سے کسی قسم کی غرض نہیں رکھتے نہ لوگوں کے گھروں کے چکر لگاتے جس کی ضرورت وغرض ہوتی وہ خود آتا تھا۔

Marfat.com

کبھی دین کو دکانداری نہیں بنائی بڑے خود دار طبع تھے۔ لیکن خدمتِ خلق میں کبھی کسر نہیں رکھتے۔ جو آتا لے کر جاتا تھا۔

وصال بے مثال:

آپ کا وصال شہر لطیف آباد حیدرآباد میں ۱۱ر جولائی ۲۰۰۵ء مطابق ۳ر جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ بروز پیر ہوا۔ آپ کی تدفین اگلے دن بروز منگل بعد نماز ظہر قبرستان میر فضل ٹاؤن، لطیف آباد نمبر ۹ میں ہوئی اور آپ کا سویم بروز بدھ بعد نماز ظہر محلّہ کی مسجد میں ہوا۔

آل اولاد:

اتفاق سے بڑے بھائی کی طرح آپ بھی تین ہی فرزند ارجمند ہیں جن کا آگے ذکر آئے گا۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ سید خورشید عالم صاحب چشتی نیازیؒ اجمیری

۲۔ حضرت صاحبزادہ سید قمر عالم صاحب چشتی نیازی اجمیری

۳۔ حضرت صاحبزادہ فخر عالم صاحب چشتی نیازی اجمیری

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات
صاحبزادہ سید خورشید عالم صاحب
قادری، چشتی، نظامی، فخری نیازی اجمیری

تعارف (خصوصی واختصاری)

آپ صاحبزادہ حضرت سید خورشید عالم صاحب چشتی نیازی صاحب حضرت صاحبزادہ سید عبدالروف نیازی چشتی صاحب کے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ بھی والد ماجد کی طرح تجارت سے منسلک رہے۔ اندازِ خدمات سلسلہء عالیہ نیازیہ آپ کا بھی والدِ ماجد کی طرح ہی رہا ہے کہ خدمات تو کماحقہ پیش کرتے ہیں لیکن اپنے بڑوں کے احترام میں پیچھے پیچھے اور پردوں میں رہتے ہوئے کہ بادہ نوشیء بڑوں کی عظیم احترام میں فرق نہ آجائے۔ آپ جمیع انعقادات سلسلہء عالیہ نیازیہ کے مواقع پر اپنے تایا جان حضرت ظہور میاںؒ اور تایا زاد برادران۔ حضرت فضل میاں صاحبؒ اور حضرت نورالحسن صاحبؒ کے شانہ بشانہ رونق محفل رہا کرتے ہیں۔

جہاں سیرت و کردار کا تعلق ہے اس میں تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ تمام دادا جان حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہؒ بنے ہوئے ہیں۔ بس بات اتنی سی ہے کہ سلسلہء عالیہ سے اپنا عشق ومحبت چھپائے پھرتے ہیں کھل کر سامنے نہیں آتے کہ کہیں بڑوں سے مقابلہ کا ماحول بن کر بے ادبی کے مرتکب نہ ہوجائیں (سبحان اللہ اعلیٰ مقام)

یہ بات بھی یہاں کہنا ضروری ہے کہ جب بھی اتفاقاً اچانک ایسا وقت آگیا کہ سلسلہ عالیہ کو کھل کر ان کی خدمات کی ضرورت پڑ گئی تو یہ دیر نہیں کریں گے اور اپنے بڑوں کی طرح کھل کر میدان کارزار مشنِ تبلیغ وتوسیع سلسلہء عالیہ کے لیے کود پڑیں گے ان کی چھپی ہوئی صلاحیتیں ان کے چہرہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات
صاحبزادہ حضرت سید قمر عالم صاحب
قادری چشتی نظامی فخری نیازی اجمیری

تعارف (خصوصی واختصاری)

آپ صاحبزادہ حضرت سید قمر عالم صاحب م ظ ع حضرت صاحبزادہ سید عبدالرؤف میاں صاحب کے منجھلے فرزندار جمند ہیں محکمہ واپڈا میں ملازمت کرتے ہیں۔ آپ اس وقت تو قطعی دنیاوی زندگی میں محو ومست ہیں۔ بہ ظاہر سلسلہء عالیہ نیازیہ سے کوئی دلچسپی نظر نہیں آتی نہ ہی اپنے خاندان وکنبہ سے۔ چونکہ ایک واپڈا افسر ہیں۔ لیکن بندہ کو بدلنے میں بھی دیر نہیں لگتی شیر کے بیٹے اور پوتے تو ہیں ہی نہ جانے کب قلابازی کھا جائیں اور نقشہ ہی بدل دیں۔ ہمیں اچھی امید رکھنی چاہیے عید بقر عید ہی کبھی آپ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

جہاں تک سیرت وکردار کا تعلق ہے تو اس میں ذرہ بھر گنجائش نہیں کہ آپ بھی حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے پوتے ہیں تو سمجھ لیجیے کیا ہوں گے۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات
صاحبزادہ سیّد فخر عالم صاحب
قادری چشتی نظامی فخری نیازی اجمیری

تعارف (خصوصی واختصاری)

صاحبزادہ حضرت سید عبدالروف میاں صاحبؒ کے سب سے چھوٹے تیسرے بیٹے ہیں۔آپ بھی شعبۂ تجارت سے وابستہ ہیں۔آپ بھی وہی روشِ خاص کے پیروکار ہیں کہ پردہ میں رہتے ہوئے بڑے بھائیوں کی طرح سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے اپنے حصہ کی خدمات پیش کرتے رہتے ہیں ۔سنہ ۲۰۰۸ء بر موقع سالانہ عرس مبارک حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب ۱۴ شوال المکرم ۱۴۲۹ء بر مکان صاحبزادہ سید خواجہ حسن صاحب نمبر ۲ لطیف آباد حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین چشتی نیازی صاحبؒ نے خلافت واجازت سے بھی نوازا۔اسی موقع پر حضرت کے صاحبزادہ سید فیصل حسن صاحب مدظلہ العالی ولد صاحبزادہ سید نور الحسن صاحب کو بھی خلافت واجازت سے نوازا۔

آپ محفلِ سماع کے بے حد شوقین ہیں۔دوران سماع رقت، کیف وسرور اور وجدی احوال آپ پر طاری رہتے ہیں دیگر سلاسل کی محافل کی صدارت کرتے رہتے ہیں لیکن اپنے سلسلۂ میں بڑوں کے احترام میں دور رکھتے ہیں۔آپ کی صلاحیتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کا مستقبل کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ثابت ہوں گے۔

لیکن افسوس کہ سنہ ۲۰۱۱ء مطابق ۱۰ ؍ شوال سنہ ۱۴۳۲ھ بروز جمعۃ المبارک آپ کا وصال ہوگیا۔تدفین میر فضل ٹاؤن قبرستان، لطیف آباد میں ہوئی اور وہ امیدیں کہ کھل کر آپ بھی سلسلۂ عالیہ کی خدمات انجام دیتے پوری نہ ہوسکیں۔اللہ کے راز و نیاز وہی خود جانتا ہے۔

Marfat.com

بعد ذرّیت پاک حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

آپ کے شاہین وشاہباز صفات حامل خلفاء ومریدین (یعنی) شاہکار روح رواں اور رفقائے کار)

تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیاز بانی سینٹر حیدرآباد

کے بھی۔

اجمالی حیاتی تذکرے

بہت ہی ناانصافی اور بخیلی ہوگی اگر حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب ان کے شاہکار خلفاء ومریدین کے حیاتی تذکروں کو اس تاریخ میں جگہ نہ دی جائے جنہوں نے اپنے پیرومرشد کے عشق ومحبت میں مرشد کے احکامات کی تعمیل میں سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کی خدمات کو اپنی زندگی کا مقصد حیات یعنی اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا حقیر ناچیز کی سعی یہی ہے کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ ان کی ذریت پاک۔ ان کے سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی اور ان کے جانشیں سجادگان (مرکزِ بریلی شریف) کے عشاق نیازیہ غلاموں کے تذکروں سے اپنی اس حقیری کاوش کو رنگین ومعطر کردے جو اپنے یار کی یک جنبشِ پلک پر اپنا سب کچھ لٹا دیا کرتے تھے اس تاریخ میں ان کی نظراندازی ایک بڑا نقصان ہی نہیں بلکہ میرے حصہ میں ایک ایسا جرم ہوگا جو سدا مجھے بے چین رکھے گا۔ چونکہ یہ عشاق کا معاملہ ہے جو ایک خصوصی اہمیت لیے ہوئے ہے۔ انہیں دیکھ کر مستقبل عمل کرے گا۔

۱۹۶۰ء سے صاحبزادہ حضرت سید فتح محمد شاہ صاحب تسلسل سے حیدرآباد (پاکستان) آنا شروع ہوئے اور آپ کے وصال تک آپ کے خلفاء وخصوصی مریدین نے آپ کی زیر ہدایت سلسلہء عالیہ کی وسعت کے لیے سردھڑ کی بازی لگادی۔ اسی آپ کے ہراول دستہ خلفاء ومریدین کے ذریعہ ''انجمن سراج السالکین'' بنائی گئی اور دیوان شریف حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ چھپوایا گیا۔ اسی آپ کی پاکستان آمد کے دور میں شہر حیدرآباد کے لوگ جوق در جوق سلسلہء عالیہ نیازیہ میں داخل ہوئے اور سلسلہ کو بہت وسعت ملی۔

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ پاکستان میں بھی سلسلہء عالیہ کی وسعت کے لیے نہایت سنجیدگی سے سرگرداں رہے۔ آپ نے حیدرآباد / کراچی کے لیے ایک دور اندیش حکمت عملی منصوبہ بندی اختیار فرمائی۔ ایک ٹیم آپ نے خلفاء و مریدین خصوصی کی بنائی اور اول سلسلہء عالیہ کا کام ان کے ہی حوالہ کیا جنھوں نے کما حقہ اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کیا۔ ہمہ وقت ایک ٹیم اپنی ذریت پاک کی بھی تعلیم و تربیت خاص سے آراستہ کر کے اسٹینڈ بائی میں رکھی اس فکر و سوچ کے ساتھ کہ بعد خلفاء و مریدین ان کی اولادیں سلسلہء عالیہ کا کام اپنے بڑوں کی طرح نہ کر سکیں اور مشن تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ میں ضعف (کمزوری) پیدا ہونے لگے تو فوری آپ کی ذریت پاک کی دوسری ٹیم بلا تاخیر سلسلہء عالیہ کا کام سنبھال لے اور حضرت کی دور اندیشی دیکھیے وہی کچھ ہوا کہ خلفاء مریدین خصوصی تو اپنا عظیم کردار ادا کر گئے لیکن ان کے بعد ان کی اولادیں عدم دلچسپی کا شکار ہو کر دور ہوتی چلی گئیں کجا کہ خدمتِ سلسلہ عالیہ لیکن مطابق دور اندیشانہ منصوبہ بندی ضعف آنے سے پہلے پہلے سلسلہء کی قیادت آپ کی ذریت پاک ٹیم نے سنبھال لی اور آج ۲۰۱۱ء تک وہی مشن تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ کا کام ذمہ داریوں سے کرتے ہوئے سلسلہء عالیہ کو وسعت دیئے ہوئے ہیں جن کے تذکرے پچھلے اوراق میں ہو چکے اب ذیل میں مختصر ترین اور نہایت ضروری تعارفوں اور کاموں کے تذکرے حضرت کے خلفاء و خصوصی مریدین بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت خلیفہ منشی احمد خاں نیازی صاحبؒ (کراچی)

آپ حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کے مرید و اول خلیفہ تھے اور حضرت کو بہت ہی پیارے تھے۔ سرخ اُنابی لباس زیب تن فرماتے تھے۔ شغل میں اس قدر محو ہوتے تھے کہ کسی سے ملنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ ہر جگہ اپنا کفن ساتھ لیے پھرتے تھے۔ مرید بھی نہیں کیا کرتے تھے عام لوگوں کی شکایت پر جب حضرت قبلہ سید فتح محمد شاہ صاحب نے خصوصی حکم جاری فرمایا تب سے لوگوں کو بیعت کرنا شروع کیا۔ نہ صرف اہل دنیا مریدین کو بھی بہت کم وقت دیا کرتے تھے۔ بڑی خاص الخاص ادا آپ میں یہ تھی کہ اپنے مرکز سے محبت آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ عالم یہ تھا کہ مریدین سے جتنی بھی نذریں ملتیں لیتے رہتے اور جمع کرتے رہتے

Marfat.com

خرچ نہیں کرتے اور جب مرشد ایک سال بعد تشریف لاتے تو تمام جمع شدہ نذریں اپنے پیرو مرشد کی بارگاہ میں پیش کر دیا کرتے تھے۔آپ کی خانقاہ بنام ''خانقاہِ عالیہ قادریہ چشتیہ نیازیہ احمدیہ'' لالوکھیت کے قبرستان میں مرجع خلائق ہے۔ دوسرے پیر بھائیوں کے مزارات ان کی خانقاہ سے باہر ہیں۔آپ نے بھی کراچی میں سلسلہء عالیہ نیازیہ میں وسعت فرمائی۔ باری تعالیٰ آپ کو بھی جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائی۔

۲۔ جناب خلیفہ حافظ احمد حسن نیازی صاحبؒ

آپ بھی حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔آپ بھی اپنے پیرومرشد کے منظور نظر مریدین میں سے تھے۔آپ محکمہء واپڈا میں ملازم تھے۔آپ مصنف و شاعر بھی تھے۔''مبارک نامہ شجرہ شریف'' شعری مجموعہ کے علاوہ آپ نے ہی اپنے حضرت کی سوانح حیات بنام ''حیات فتح محمد'' لکھی ہے جو اپنا آپ جواب ہے۔بڑے وضعدار شخص تھے۔ زندگی کا اول وقت شہر حیدرآباد میں گزرا اور آخر وقت کراچی میں گزرا۔یعنی بعد ریٹائرمنٹ کراچی منتقل ہو گئے تھے۔کراچی میں ہی 25 جمادی الثانی ھ میں انتقال ہوا اور وہیں حضور سراج السالکین کی تاریخ 26 جمادی الثانی میں آپ کی تدفین ہوئی۔آپ نے بھی مشن تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ایک شاندار کردار ادا کیا۔آپ نے سلسلہء عالیہ کے لیے شعبہ نشرواشاعت بھی استعمال کیا اللہ آپ کو بھی جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔

۳۔ جناب محمود الحسن صاحب عرف ڈپٹی صاحب:

آپ بھی حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید خاص ہیں۔ جناب حافظ احمد حسن کے چھوٹے بھائی ہیں۔میونسپلٹی حیدرآباد میں اکاؤنٹس آفیسر تھے۔آپ کے مرشد پیار سے آپ کو ڈپٹی صاحب کہا کرتے تھے تب سے آج تک ڈپٹی صاحب ہی کہلاتے ہیں۔آپ نے بھی مشن تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی در شہر حیدرآباد میں قابل قدر و تحسین حصہ ڈالا اور ایک جاندار کردار ادا کیا ہے۔آپ سماع کا بے حد ذوق و شوق رکھتے اور دورانِ سماع کیف و سرور کا حال لیے عالمِ وجد لیے رہتے ہیں۔اپنے وقت شباب میں شہر حیدرآباد میں سلسلہء عالیہ

Marfat.com

نیازیہ کی جان ہوا کرتے تھے۔ آج بھی درحالتِ پیرانہ ومریضانہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ کا کوئی انعقاد نہیں چھوڑتے آپ بھی عشاق سلسلۂ عالیہ میں سے ایک ہیں۔ بارِالٰہ آپ کو بھی دارین میں بلند درجات عطا فرمائے۔

۴۔ حضرت خلیفہ صاجبزادہ سید محمد صدیق چشتی صاحبؒ

آپ بھی حضرت قبلہ صاجبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کے مرید وخلیفہ تھے اور حضرت کے پوتی داماد بھی ہوتے تھے۔ آپ کے گھر میں حضرت صاجبزادہ سید محمد ظہور حسین چشتی نیازی صاحب کی صاجبزادی ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیت تھے، علی گڑھ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل تھے اور محکمہ آبپاشی میں انجینیئر تھے اور اسی محکمہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ رشوت نہ لینے نہ دینے کی وجہ سے چیف انجینیئر نہ بن سکے۔ بڑے نورانی چہرہ اور پُر کشش شخصیت کے حامل تھے۔ عشق اللہ محمد ﷺ مرشدان کے چہرہ سے ٹپکا پڑتا تھا۔ جوں ہی ان میں سے کوئی نام آیا اور وہ حال سے بے حال ہوئے بہت ہی اونچا رنگ تھا۔ قوالی تو ان کی جان تھی اکثر کپڑے چاک کر دیا کرتے تھے عالم یہ تھا کہ کئی مرتبہ شیروانی و دیگر اشیاء جسم سے اتار کر قوال کو دے دیا کرتے۔ چھٹن آپ کا پسندیدہ قوال تھا کبھی کبھی تو بغیر قوالی ہی صرف اسکی صورت دیکھ کر آپ کو کیف ہو جاتا تھا۔ بہت ہی سادہ طبیعت، کم گو، انسان وانسانیت سے محبت وخدمت کرنے والے ایک درویش تھے۔ مشنِ تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے آپ نے بھی اپنے حصہ کا کماحقہ کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنی اولاد کو بھی سلسلۂ عالیہ کی محبت سے خوب رنگا۔ باری تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔

۵۔ جناب خلیفہ ظہور میاں نیازی صاحب

(جناب عثمان نیازی صاحب کے بڑے بھائی)

آپ بھی حضرت قبلہ صاجبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید وخلیفہ تھے۔ آپ محکمۂ واپڈا میں ملازم تھے۔ سادگی ومعصومیت کا پیکر، الفاظ، صادق وعاشق۔ آپ ہی جیسے لوگوں پر صادق آتے ہیں۔ جوانی میں مرشد کا دامن پکڑا اور آخر دم تک پیر کا توشہ اٹھائے پھرتے رہے

Marfat.com

اپنے مرشد اور سلسلہ عالیہ سے ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ تمام ہی انعقادات میں اول سب سے پہلے آنا اور سب سے آخر میں جانا اور دوئم تمام کاموں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ مرشد کی خدمت میں آپ سب سے پہلے پچاس روپیہ نذر پیش کیا کرتے تھے۔ ایک رٹ ہمیشہ آپ کی زبان پر ہوا کرتی تھی کہ جب بھی کسی سے خیر خیریت ہوتی اس سے کہتے میاں میرے لیے دعا کرنا کہ میرا دم آخر مدینہ شریف سرکار ﷺ کے قدموں میں ہو اور وہیں میری تدفین ہو۔ سبحان اللہ ایسا ہی ہوا سرکار ﷺ کو آپ کی یہ مخلص و صادق دعا پسند آئی اور توفیق الٰہی سے آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ہی ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ سلسلہ ءعالیہ نیازیہ کی بڑی خاموش خدمات آپ نے انجام دیں۔ ہر پروگرام نیازیہ میں سب سے پہلے ہی نظر آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان صادق عاشق کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ (آمین)

۶۔ جناب خلیفہ معید خان نیازی صاحبؒ

آپ بھی صاحبزادہ حضرت سید فتح محمد شاہ صاحب کے مرید تھے اور خلافت آپ کو صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب نے عطا کی۔ آپ نے سلسلہ ءعالیہ نیا: یہ در شہر حیدرآباد کے لیے بڑی مالی خدمات انجام دیں۔ سالانہ عرسوں میں بڑی بڑی نذریں پیش کیا کرتے تھے۔ ان کے وصال کے بعد جونہی کچھ مالی ضعف سا آیا تو اللہ تعالیٰ نے متبادل انتظام فرما دیا یعنی جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے بیٹوں کی خدماتِ مالی کا اہتمام فرما دیا گیا اور یوں دسترخوانِ عالیہ کا کام اسی کرّ و فر اور شان و شوکت سے جاری و ساری ہے۔ آپ بلدیہ میں ملازم تھے ہر جمعہ صبح 9 بجے ختم خواجگان ان کے گھر ہوا کرتی تھی۔ آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے آپ سا کوئی سلسلہ ءعالیہ کو نہ مل سکا۔ باری تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔

۷۔ جناب حاجی رزاق نیازی صاحب:

آپ بھی حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید تھے بلدیہ حیدرآباد میں ملازم تھے۔ اور کوچہ ءعشق کے سچے پکے باسی تھے۔ تن من دھن سے خوب ہی اپنے مرشد اور سلسلہ ءعالیہ کی خدمات انجام دیں۔ قریب بیس سال حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک اپنے مکان ''کاشانہ ءنیازیہ'' کھائی روڈ پر منعقد کیا۔ باری تعالیٰ حاجی صاحب کو جنت

Marfat.com

الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی شرف عطا فرمائے کہ ان کی طرح سلسلہء عالیہ کے لیے اپنی خدمات پیش کر سکیں۔

۸۔ جناب فضل الرحمان نیازی صاحبؒ

آپ بھی حضرت صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کے مرید تھے۔ شعبہء تجارت سے وابستہ تھے، مُکتی گلی میں، ہی حضرت ظہور میاں صاحب حضرت رؤف میاں صاحب کے اوپر والے مکان کے نیچے والے مکان میں رہا کرتے تھے یہ دونوں بھائی انہیں اپنے بچوں ہی کی طرح سمجھتے تھے اور کوہ مری سے ان کی شادی بھی کرا کر لائے تھے۔ ان کے تین بھائی مہدی زماں۔ حیدر زماں اور قمر زماں اور گھر کے دوسرے افراد بھی یعنی قریب تمام فیملی حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ سے بیعت تھی۔ آپ نے بھی استطاعت بھر دل و جان سے مرشد و مرشد کے سلسلہء عالیہ نیازیہ کی دل کھول کر خدمت کی۔ آپ اپنے آخری وقت میں اپنے گاؤں پنڈی چلے گئے تھے۔ وہیں وصال ہوا اور وہیں تدفین ہوئی۔ باری تعالیٰ بھائی فضل الرحمان نیازی صاحب کو بھی مغفرت و بلند درجات سے سرفراز فرمائے اور ان کے اہلِ خانہ کو ان کے نقش وقدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۹۔ جناب خلیفہ معشوق علی نیازی صاحبؒ

آپ حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے اول خلیفہ منشی احمد حسن خاں صاحب کے مرید تھے اور خلافت آپ کو بعد وصالِ مرشد، حضرت صاحبزادہ سید محمد ظہور حسین نیازی صاحب نے عطا کی۔ واقعہ ان کا یوں ہے کہ سرفراز بابا کے مزارِ اقدس پر انہوں نے پیرو مرشد کی طلب ظاہر کی۔ عالمِ رویاء میں انہیں چاروں سلاسل دکھلائے گئے جب سلسلہء چشتیہ دکھایا گیا تو اس سلسلہء کے ایک بزرگ حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کی نظر کے سامنے آئے تو جناب معشوق علی صاحب کی نظریں یہیں ٹھہر گئیں اور ان ہی سے بیعت ہونے کا حکم بھی ہوا۔ چونکہ اس وقت دونوں ملکوں کے حالات خراب تھے معاملات خط و کتابت کے ذریعہ چل رہے تھے لہذا بذریعہ مکتوب صاحبزادہ صاحب نے اجمیر شریف سے حکم دیا کہ معشوق علی کو ہمارے خلیفہ جناب منشی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرا دیا جائے۔ لہذا حکم کی تعمیل ہوئی اور جناب خلیفہ منشی

Marfat.com

احمد حسن صاحب فوری حیدرآباد تشریف لائے اور صاحبزادہ حضرت سید ظہور میاں صاحب کے مکان مکتی گلی حیدرآباد میں جناب معشوق علی صاحب کو مرید کیا۔ جناب معشوق علی صاحب واپڈا ورکشاپ میں ملازم تھے۔ آپ کی تمام منزلیں دادا پیر نے طے کرائیں۔ آپ نے بھی صدق و اخلاص سے بھرپور خدمات سلسلہء عالیہ نیازیہ در حیدرآباد کو پیش کیں۔ باری تعالیٰ انہیں بھی اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو توفیق دے کہ وہ ان کے نقش قدم پر چلیں۔ آمین۔

۱۰۔ جناب مشتاق نیازی صاحبؒ (کراچی والے)

آپ حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید تھے۔ کاروباری شعبہ سے وابستہ تھے۔ پیر و مرشد نے انہیں ایک شغل عطا فرما دیا تھا۔ جیسے وہ گھر پر کرتے کرتے دکان تک لے گئے اور وہاں بھی کرنا شروع کر دیا جس سے کاروبار متاثر ہوگیا۔ جناب مشتاق صاحب کے والد صاحب نے حضرت کے اجمیر شریف سے آنے پر حضرت سے اپنے بیٹے مشتاق کی شکایت کی کہ حضور آپ نے تو میرا بیٹا ''بُت'' بنا دیا ہے۔ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ دکان کے کھاتے حساب کتاب لکھتا ہے۔ چوبیس گھنٹہ گُم اور غائب رہتا ہے۔ اسی وقت حضرت نے مشتاق صاحب پر ایک گہری نظر ڈالی جو کچھ دیر جاری رہی پھر ان کے والد سے فرمایا۔ جاؤ میاں کل سے یہ سارے کام کیا کرے گا۔ دوسرے دن سے مشتاق صاحب نارمل ہو کر تمام کام انجام دینے لگے پھر حضرت نے مشتاق صاحب کو منگھو پیر کی پہاڑی پر بٹھا کر کیا عمل کرایا کہ آفتاب بنا دیا۔ کراچی میں ہی ان کا وصال ہوا اور وہیں تدفین ہوئی۔ اسلم خان نیازی نے چھوٹی سی ان کی خانقاہ بنادی تھی کافی عرصہ لسبیلہ میں موذن کے فرائض انجام دیئے اور اس علاقہ میں کئی ان کی کرامتیں ظہور میں آئیں تھیں۔ آپ نے بھی سلسلہء عالیہ نیازیہ کی خدمات اپنی حسبِ توفیق ادا کیں۔ اللہ عزوجل انھیں بھی اپنی جوارِ رحمت کی جگہ عطا فرمائے۔

۱۱۔ جناب سمیع الدین نیازی صاحب (چائے بنانے والے)

آپ بھی حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب کے مرید تھے۔ انہیں بھی حضرت سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحب کے سالانہ عرس مبارک میں

Marfat.com

بڑی دلچسپی تھی۔ آپ ہی عرسوں کے موقع پر خانقاہی نسخہ کے مطابق دیگوں میں چائے بنایا کرتے تھے جو شہر حیدرآباد میں بہت مشہور تھی اور بڑی بڑی دور دور سے لوگ چائے پینے بھی آیا کرتے تھے اور کئی کئی پیالے چائے پی جاتے تھے۔ چائے ایسی کہ پیٹ بھر جائے من نہ بھرے۔ جس طرح قوالوں کے انتظامات جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے پاس ہوتے تھے اسی طرح چائے کا مکمل شعبہ جناب سمیع نیازی صاحب کے پاس ہوتا اور اس قدر ذمہ دار کہ عرس ختم ہونے پر صبح تمام بقیہ چائے کا سامان۔ بقیہ نقیب انتظام کے حوالہ کر کے اور حساب کتاب کر کے گھر جاتے تھے ایسے ہی کام ٹال کر نہیں جاتے تھے۔ آپ اجمیر شریف سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے آپ کا سارا گھرانہ درگاہ غریب نوازؒ اجمیر شریف میں چھوٹی دیگیں لوٹ کر مخلوق میں تقسیم کرنے کے کام کی ذمہ داری ادا کرتا تھا اور آج تک یہ خدمت غریب نوازؒ ان کے خاندان و کنبہ میں ہے۔ جناب بندو بھائی چائے تیاری میں جناب سمیع صاحب کے ڈپٹی / ہیلپر ہوا کرتے تھے یعنی دونوں مل کر چائے بناتے تھے۔ زندگی کے آخر سال تک آپ اس شعبہ کے ذریعہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ کو اپنی پر صدق و اخلاص خدمات پیش کرتے رہے۔ باری تعالیٰ ان کو بھی جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ (آمین)

۱۲۔ جناب بندو بھائی نیازی صاحب (چائے بنانے والے)

یہ بھی حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید تھے۔ جناب ڈپٹی محمود الحسن صاحب کے خسر تھے۔ چائے بنانے میں یہ بھی کم نہ تھے۔ جناب سمیع نیازی صاحب کی پارٹنری میں سالانہ عرسوں کی چائے بنانا اور پلانے کی ساری ذمہ داری ان لوگوں کے سپرد تھی۔ چائے بنانے والی بڑی کامیاب جوڑی تھی۔ قریب تیس سال یہ جوڑی حضرت صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب کے گھر سالانہ عرسوں کی چائے بنانے کی خدمات انجام دیتے رہے۔ باری تعالیٰ ان کو بھی اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

۱۳۔ جناب حنیف نیازی صاحب (سکھر والے)

آپ بھی حضرت قبلہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مقرب و محبوب مریدین میں سے ایک

Marfat.com

تھے۔ ایک مرتبہ چھوٹی گٹی پر سالانہ عرسوں میں جو آپ کی کیفیت ہوئی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ حنیف بھائی آج اللہ کو پیارے ہو جائیں گے۔ لیکن چونکہ مرشد محفل میں موجود تھے لہٰذا مرشد نے انھیں سنبھال لیا۔ بے حد زندہ دل و مخلص انسان تھے۔ حسبِ استطاعت آپ نے بھی سلسلۂ عالیہ کی خدمات انجام دیں۔ باری تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

۱۴۔ جناب اسلم نیازی صاحب (کراچی والے)

آپ بھی حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید ہیں۔ محکمہ پی آئی اے سے ریٹائر ہوئے۔ آپ بھی مرشد کے مقبول و منہ لگے مریدین میں سے ایک ہیں۔ آپ نے بھی سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی بیعت کے پہلے ہی دن سے جو خدمت شروع کی جو آج تک جاری و ساری ہے۔ باری تعالیٰ ان کے عشق و محبت کو سدا ایسا ہی چمکتا دمکتا رکھنا اور صحتِ کاملہ کے ساتھ طویل عمر سے نوازے۔ (آمین)

۱۵۔ جناب نور محمد نیازی صاحب پاپڑ والے (عرف ملنگ بابا)

آپ بھی صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مرید ہیں۔ ایک صادق عاشق عظیم پیر پرست شخصیت ہیں۔ پیر میں فنائیت کا یہ عالم ہے کہ اپنے پیر سے ہٹ کر کسی اور جدائی و فراق کی غزلیں تو خصوصی طور پر ان کی روحانی غذا ہوتی ہیں۔ کیف و سرور، رقت و وجد کی حالت تو ان کی قابلِ دید ہوتی ہے اور قلب پر اثر کرتی ہے۔ ان کو بالائی مقامات سے واپس نیچے لانے میں صاحب مسند کو خصوصی توجہ کے ساتھ سخت محنت کرنی ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ مرشد نے ان سے کہا ''میاں نور محمد صاحب'' کچھ کرتے کراتے بھی ہو' اس پر نور محمد صاحب نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ ''حضور آپ سے فرصت ہو تو کچھ کروں'' اس پر مرشد مسکرائے اور آپ کو ''ملنگ بابا'' کا خطاب عطا فرما دیا جو آج تک جاری ہے۔ سیرت و کردار بڑے اونچے درجہ کا ہے۔ لیکن پہچان پکڑ میں نہیں آتے چونکہ کبر و ریا تو شائبہ تک نہیں۔ بہت قریب جا کر ان کی اصل حاصل کی جا سکتی ہے۔ ظاہر میں بڑے بھولے بھالے سیدھے سادھے، کم گو، انسان و انسانیت سے محبت کرنے والے شخص ہیں۔ ہم نیازیوں میں ان کا ایک الگ ہی روحانی رنگ ہے۔ باری تعالیٰ ان کے مقامات و

Marfat.com

احوال میں سدا ترقیاں جاری وساری فرمائے۔ (آمین)

المختصر یہ کہ گو حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے مریدوں کی ایک بہت بڑی تعداد تھی لیکن مذکورہ بالا وہ جانثار عشاق ہیں (مریدین وخلفاء) جو حضرت کے مشنِ تبلیغ و توسیع سلسلہء عالیہ نیازیہ بریلوی کے عظیم کاموں میں ہمیشہ فرنٹ لائن (ہراول دستہ) پر رہتے ہوئے حضرت کے عملی دست و بازو بنے رہے۔ مذکورہ بالا کے علاوہ بھی سیکنڈ وتھرڈ لائن میں بھی عشاق کی طویل لائین تھیں جیسے قیوم نیازی گھڑی ساز اور بابو ادریس وغیرہ وغیرہ لیکن افسوس تاریخ ہذا کی اجمالی واختصاری صورتِ حال کی وجہ سے ان لوگوں کی جگہ نہ دے سکا جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

مذکورہ بالا مریدین وخلفاء ہی آپ کی حیات پاک میں آپ کے توسیعی وتبلیغی مشن کی فرنٹ لائن کے روحِ رواں تھے جو آپ کے پلیٹ فارم /بانی ذیلی سینٹر سے حضرت والا کی قیادت میں باطل کے خلاف برسرِ پیکار رہے اور دوسری جانب حضرت صاحب نے بھی اسی ہر اول دستہ کو اولیت وترجیح دی اور اپنے آخر وقت تک ان ہی سے کام لیا۔ اپنی حیات میں کبھی اپنی ذریت پاک کو فرنٹ پر نہیں لائے، لیکن درپردہ دور اندیشی سے متبادل فرنٹ لائن (ہراول دستہ) مکمل تعلیم وتربیت کے ساتھ ہمیشہ تیاری کی حالت میں اپنی ذریت پاک پر مشتمل کو تیار رکھا تاکہ بہ صورت ضعف بوجہ عدم دلچسپی یا کسی نفاق و بحرانِ حالات وواقعات ہنگامی طور پر فوری آپ کی ذریت پاک آپ کے مشن کو لے کر آگے چل سکے اور سلسلہء عالیہ کو ذرہ بھر کمی محسوس نہ ہونے پائے۔ یعنی اپنے حُسن وتدبر ودور اندیشی سے حفظِ ما تقدم کے طور پر ایسا جامع وجمیع متبادل انتظام فرمائے رہے کہ مشنِ تبلیغ وتوسیع سلسلہء عالیہ ختم تو کجا زوال پذیر تک نہ ہو سکے۔ درشہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان۔

Marfat.com

۱۹۲۵ء تا ۲۰۱۲ء ۶۰ سالہ تاریخی آئینہ میں

حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ

کے بعد

ان کی نیازیہ تعلیم وتربیت سے آراستہ وحامل

اعلیٰ سیرت وکردار ذریت پاک کی

شاندار وشاہکار قابل تحسین وتقلید کارگزاریاں

بہ سلسلہ

مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

درشہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان۔

حقیر ناچیز راقم تاریخ ہذا کے یہ بیالیس سالہ مشاہدات وتجربات پر مبنی حقائق ہیں کہ حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ بانی "تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر۔ حیدرآباد (سندھ) پاکستان کے وصال کے بعد ان کی اولاد یعنی بیٹے بعد پوتے بعد پڑپوتے اپنے بابا ودادا جان کی تعلیم وتربیت کے مطابق مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے صدق و اخلاص میں ڈوبے عشق ومحبت سے سرشار اپنی خدمات پیش کرتے چلے آرہے ہیں جو کہ اوّل یوم

Marfat.com

۱۹۵۲ء ۱۹۵۴ء اور ۱۹۶۰ء کی طرح ہنوز جاری وساری ہیں۔ دادا جان کے طرز فکر و عمل اور نقش قدم اپنانے ذرہ بھر کسر نہیں چھوڑتے یعنی ان میں کسی جگہ بھی کسی قسم کی کنجی و کمی نہیں دیکھی جاتی۔ پیروی واطاعت کماحقہٗ میں ہی نظر آتے ہیں۔ بلاشبہ واظہر من الشمس یہ کہنے میں خوشی محسوس ہورہی ہے تو حق حقائق بھی ادا ہورہا ہے کہ صاحبزادہ صاحب قبلہؒ اور ان کے گھرانہ کی خدمات پُر وفائے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ و توسیع کے لیے تسلسل و ذمہ داری کے ساتھ جو اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ قابل صد تحسین کارگزاریاں پیش کی ہیں واقعی ان سے سلسلۂ عالیہ کو شہر حیدر آباد میں پروان چڑھنے میں بہت ہی سہولتیں اور آسانیاں حاصل رہیں۔

ایک اور حسن جمال سے بھرپور ہر پہلو ذرا اور بھی ملاحظہ فرمایئے کہ باری تعالیٰ نے اس گھرانہ کو کیا کچھ نہ عطا فرمایا۔

۱۔ نجیب الطرفین سیّد ہیں یعنی آل رسول علیہ السلام

۲۔ شہنشاہ ہند حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے بھائی حضرت سیّد فخر الدین گردیزیؒ کی اولاد ہیں جو صاحبِ خدمت حضرت خواجہ غریب نواز تھے۔

۳۔ اسی نسبت سے آپ لوگوں کو حضور خواجہ غریب نوازؒ نے منصب خدام غریب نوازؒ عطا فرمایا ہوا ہے جو ایک بڑا اعزاز ہے۔

۴۔ تاجدار سویم خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف اور حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے پوتے قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدینؒ عرف ننھے میاں شاہ صاحبؒ سے حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ خلافت واجازت سے نوازے ہوئے ہیں۔

۵۔ اور اس نسبت سے بھی اس گھرانہ میں نسل بعد نسل حضور قبلہؒ کی خلافتی گدی بھی چلی آرہی ہے۔

مذکورہ بالا درجات و مقامات کی عطاؤں کے باوجود حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے گھرانہ کا بچہ سے لے کر بڑے تک میں ذرہ بھر بھی کسی برتری وافضلیت کا احساس نہیں پایا جاتا۔ نہایت عاجزی وانکساری سدا ان کے شعار میں شاملِ حال رہتے ہیں۔ نیازی پیر

Marfat.com

بھائیوں میں بھی یہ لوگ جان بوجھ کر خود کو اس طرح رکھتے ہیں جیسے کہ ہم سب برابر کے نیازی پیر بھائی ہیں۔ کسی پہلو سے اور کہیں سے بھی اپنی خاندانی بزرگی و برتری وافضلیت سامنے نہیں لاتے یعنی تمام مقامات و درجات باطنی سینوں میں سیل کیے اور ظاہر کو بھی نت نئے پردوں میں چھپائے رہتے ہیں۔ نیازیوں کے علاوہ باہر کے تمام لوگوں کے سامنے بھی یہ حال و قال پیش کیے رہتے ہیں۔ لہذا باہر کے لوگ تو شناخت بھی نہیں کر پاتے کہ یہ بزرگوں کا گھرانہ ہے۔ صرف عرسوں فاتحاؤں کی تقریبات کے موقع پر راز کھل جاتا ہے۔ چونکہ ان مواقع پر ان کو مسندوں پر بیٹھنا ہوتا ہے اور تمام امور کے کرتا دھرتا ہوتے ہیں لہذا لوگ جان لیتے ہیں کہ بھئی یہ لوگ تو پیرانِ عظام کے گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس گھرانہ کے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ آپ کے سلسلہء عالیہ نیازیہ اور آپ کی ذریت پاک سے صدق و اخلاص سے بھر پور عشق و محبت کے مناظر سے بھی ذرا لطف اندوز ہوتے چلیں۔ یعنی یہ پہلو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ بریلی شریف سے جب کوئی بزرگ یا ان کی اولاد میں کوئی بچہ بھی پاکستان (شہر حیدرآباد + کراچی) آ کر ان کے سامنے آتے ہیں تو یہ لوگ ان کے چرنوں میں لوٹ لوٹ جاتے ہیں اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کی خدمات کا شرف بھی حاصل کرتے ہیں۔ اپنے مرکز سے ان کی فنائیت و فدائیت قابلِ دید ہوتی ہے اور دیکھنے والوں پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ بھی وہی کچھ کرنے لگتے ہیں جو انہیں کرتا دیکھتے ہیں مجھ حقیر ناچیز نے جو بہت سے مناظر دیکھے ان میں سے مندرجہ ذیل صرف دو کا تذکرہ کرتا چلوں گا جس کے بعد مزید کچھ کہنے سننے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ ۱۹۸۰ء کے بعد ۱۹۸۳ء سے پہلے کے درمیان کی بات ہے نبیرۂ سراج السالکین حضور ننھے میاں صاحبؒ اور حضرت سچے میاں صاحبؒ کے سب سے بڑے صاحبزادہ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ جو اس وقت کراچی شہر میں رہا کرتے تھے نے جب مشنِ تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی در شہر حیدرآباد میں اپنا حصہ ڈالنا چاہا یعنی اپنے حصہ کا کام شروع کرنا شروع کیا تو آپ نے چاہا کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک اپنے والدِ ماجد کے خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی کے گھر ۲۹ رڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد حیدرآباد پر

Marfat.com

قائم کریں۔ جب کہ یہ حضور قبلہؒ کا سالانہ عرس حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب اپنے مکان یونٹ نمبر 2 لطیف آباد پر ہر سال کے سال منعقد فرماتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت شوکت میاں صاحبؒ دو چار نیازیوں کے ساتھ جس میں بھی خلیفہ عبدالسلام پہلوان کے ساتھ شامل تھا۔ صاحبزادہ صاحبان سے ملاقات کرنے نمبر ۲ لطیف آباد پہنچے اوران کے سامنے اپنا مدعا بیان کیا یعنی خواہش کا اظہار کیا تو دونوں والد حضرت صاحبزادہ سید ظہور میاں صاحب اور بیٹے حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب ہاتھ جوڑ کر حضرت شوکت میاں صاحبؒ سے درخواست گزار ہوئے کہ حضور یہ عرس تو آپ کے دادا جان کا ہے آپ مالک ہیں جو چاہیں کریں تو ہم آپ کے غلام ہیں جیسا آپ حکم دیں گے ہم کریں گے بس ایک عرض ہے کہ ہمیں ۵/ جمادی الثانی کو سادہ فاتحہ گھر پر کرنے کی اجازت عطا فرمائیں اور آپ دھوم دھام سے سالانہ عرس مبارک اپنے دادا جان کا ۶/ جمادی الثانی کو منعقد فرمالیں۔ اس طرح حضرت شوکت میاں صاحبؒ نے حضور قبلہ کا یہ سالانہ عرس قائم کیا تھا۔ اس موقع پر صاحبزادگان کی اپنے مرکز و آقاؤں سے محبت و فرمانبرداری قابل دید تھی دوسرا منظر میں نے یہ دیکھا کہ جب قبلہ حضور حسنی میاں صاحب م ظ ع پاکستان تشریف لاکر پیپلز کالونی کراچی میں قیام پذیر ہوئے تو آخری دن جمعہ کو حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب حیدرآباد کے ۲۰/۲۵ نیازیوں کا وفد لے کر کراچی پہنچے اور حضرت کی خدمتِ اقدس میں پیش ہوئے تو منظر میں نے یہ دیکھا کہ صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب م ظ ع قبلہ حضور حسنی میاں صاحب م ظ ع کے قدموں میں لوٹ پوٹ و شاروہوئے جارہے تھے اور حضرت کے بند کمرہ کے دروازہ کے باہر دوزانوں قریب دن بھر ہی بیٹھے رہے آنکھیں بند کیے ہوئے۔ شام واپس حیدرآباد آتے ہوئے حضور حسنی میاں صاحب م ظ ع نے حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب م ظ ع کو چند تحائف سے بھی نوازا اور خصوصی توجہ کے ساتھ اپنی قربت بھی عطا فرمائی۔ صرف ان دو مناظر سے ہی سب کچھ اخذ کیا جاسکتا ہے۔

اس گھرانہ کا یہ کردار بھی خراجِ تحسین پیش کیے جانے کا حق دار ہے کہ مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے انہوں نے ہمیشہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ ان کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی۔ ان کے جمیع سجادگان یعنی تاجدارِ خانقاہ عالیہ نیازیہ۔ جمیع ذریت پاک حضور قبلہؒ کو

Marfat.com

تو جہان بھر و جہان والوں کے سامنے پیش کیا یعنی ان کا تعارف و پہچان کرائی لیکن خود کو کبھی پیش نہیں کیا۔ اپنی قطعی نفی کرتے ہوئے نہ جانے کتنے پردوں میں چھپائے رکھا۔ صرف پرچم شاہ نیاز بے نیازؒ اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے شہر حیدرآباد میں لہرائے اور ان کے نام کا ڈنکا بجائے ہوئے ہیں۔ ہائے رے یہ دور نام و نمود و نمائش و خود نمائی ہے کہ چار سُو سلاسل کو دو نمبر کے لوگ بدنام و بلیک میل کرتے نظر آتے ہیں۔ کس اعلیٰ پیمانہ کا کردار یہ گھرانہ پیش کرتا ہے ذرا دیکھو اور پرکھو تو سہی۔ ۶۰ سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود کہیں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد شہر حیدرآباد میں نہیں بنائی یعنی نہ کوئی صاحبزادی خانقاہ۔ نہ عالیشان صاحبزادے مزارات کہ عام مسلمانوں کی طرح حیدرآباد کے عام قبرستانوں میں رہنا پسند کیا۔ کسی بھی پہلو سے صاحبزادہ گھرانہ کی اور ناموں کی پرستش نہیں کرائی۔ نہ ہی کہیں کسی قسم کا اپنا سکہ جمایا۔ کیا عالم سادگی و پردہ داری ہے ذرا سی نعمت پر بندہ اچھلا اچھلا پھرتا ہے اور پورا شہر و علاقہ سر پر اٹھا لیتا ہے۔ اس خاندان کے اس کردار کی وجہ سے کسی بھی شخص کی جرات نہ ہو سکی کہ وہ سلسلہء عالیہ نیازیہ میں در شہر حیدرآباد اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتا اور اپنا سکہ جماکر اپنی اپنے نام کی پرستش کراتا بجائے اپنے مرکز حضور قبلہؒ چونکہ ہو بہو حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ میکش اکبرآبادی صاحبؒ ان کے روحِ رواں جناب صوفی محمد یحییٰ نیازی صاحب اور جمیع ان کے خلفاء و مریدین کا کردار بھی صاحبزادگان جیسا ہی رہا ہے لہٰذا شہر حیدرآباد ایک مرکز پرست شہر بنا دیا گیا جہاں صرف و صرف حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا پرچم اپنی پوری آب و تاب اور شان و شوکت کے ساتھ ہمہ وقت عظیم بلندیوں کے ساتھ لہرائے رہتا ہے اور انھی کا مان چار سو چھائے رہتا ہے۔

یہ حقیر ناچیز کے قلم کی کمزوری محدودی و محتاجی ہے جو یہ اس گھرانہ کا تعارف صرف یہاں تک کرا سکا جب کہ ان کے معاملات درجات و مقامات بہت بلند ہیں اور مزید روشنی ڈالے جانے کے لائق ہیں۔ اپنی استطاعتی کاوش کے بعد بقیہ کام اگلے آنے والے کسی حیدرآبادی نیازی مورخین کے سپرد کرتا ہوں جو میرا یہ کام یہاں سے آگے لے کر چلیں گے بارِالٰہ میری حقیر سی اس سعی تذکرہ بزرگان عظام کو اپنی بارگاہِ بے نیاز میں قبول و مقبول فرما (آمین)

Marfat.com

''تبلیغی وروحانی''
ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے
بڑے کاموں کا نچوڑ

بانی حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کے اس بانی ذیلی نیازیہ سینٹر نے جو بڑے بڑے کام کیے صرف ان کو اس تاریخ میں سجا رہا ہوں چھوٹے تو بے شمار ہیں یہاں ان کے ذکر کی گنجائش ہی نہیں۔

(۱) یہ بڑے حوصلہ کی بات تھی کہ اجمیر شریف بھارت میں رہتے ہوئے شہر حیدرآباد بشمول کراچی خصوصی طور پر اور پورے پاکستان کے لیے عمومی طور پر اپنے مرشد قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کے سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی تبلیغ وتوسیع وفروغ کے لیے پیرانہ سالی میں بیڑا اٹھایا۔ اور ماشا اللہ کچھ کر کے دکھایا کہ ۱۹۶۰ء سے وصال کے آخری سال ۱۹۷۴ء تک ہر سال پاکستان تشریف لاتے رہے اور سلسلہ عالیہ کو وسعت دیتے رہے ہم تمام حیدرآبادی صدق دل سے آپ کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور آپ کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔

(۲) برخواہش حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسن چشتی نیازی صاحبؒ سب سے بڑے صاحبزادہ ۱۹۵۲ء میں خصوصی اجازت و ہدایات کے ساتھ ان کے توسط (روحِ رواں) سے سالانہ عرس مبارک شہنشاہ ہند حضرت خواجہ غریب نوازؒ شروع کرایا۔ جو نسل بعد نسل آج تک ان کے گھرانے میں منعقد کیا جا رہا ہے (یعنی ۲۰۱۱ء تک) اس وقت آپ کے پوتے صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحبؒ اپنے مکان نمبر ڈی۔۱۴۰ یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد پر سالانہ عرس ۹ رجب

Marfat.com

المرجب ہر سال منعقد فرماتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کے بعد ان کے بیٹے صاحبزادہ سیّد ظہور میاں صاحب و صاحبزادہ سید رؤف میاں صاحب کے بعد تیسری نسل حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب کے مضبوط ہاتھوں میں اس عرس مبارک کی ذمہ داری ہے جو کماحقہٗ وفا کیا جا رہا ہے سبحان اللہ۔

(۲) ۱۹۵۵ء بہ نفس نفیس تشریف لا کر اپنے مرشد قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کا سالانہ عرس مبارک شہر حیدرآباد میں بذریعہ اپنے دونوں روح رواں بیٹوں حضرت سید ظہور میاں صاحبؒ اور حضرت سیّد رؤف میاں صاحبؒ منعقد و قائم فرمایا۔ جسے آپ ۱۹۶۰ء سے کلی طور پر اپنی قیادت میں منعقد فرماتے رہے بہ تعاون بیٹوں۔ خلفاء اور اپنے مریدین۔ بعد وصال آپ کے دونوں شہزادوں نے حق ادا کیا بشمول آپ کے خلفاء و مریدین۔ بعد ان کے اس وقت ۲۰۱۱ء میں عرس سالانہ بھی حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالیٰ ہی اپنے امیر خانہ ۱۴۰، ڈی یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد پر ہر سال قایم فرماتے ہیں۔ جو دیدہ ور عشق و محبت میں غرق انعقاد ہوتا ہے۔

(۳) ۱۹۵۲ء و ۱۹۷۴ء کے دوران ۲۲ سال میں حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحبؒ نے اپنی تمام ذریت پاک کو ایک جانب اپنا جیسا صادق عاشق و شیدا و فنافی حضور قبلہؒ اور ان سے متعلق ہر ہر بنایا تو دوسری جانب سلسلہ عالیہ نیازیہ کو بے حد وسعت دی اور تمام اپنے خلفاء و مریدین کو ایسا رنگا اور نہ جانے کیا پلایا کہ آخری سانس تک در نیازؒ پر جبیں رگڑتے ہوئے اپنی زندگی کی انگ کھیل کر ختم کرتے ہیں۔ سبحان اللہ کیا عظیم تعلیم و تربیت اور کامل ترین مرشد کی خصوصی نگہ و توجہ کے قربان۔

(۴) سلسلۂ عالیہ نیازیہ سے جان پہچان و تعارف کے لیے کوئی کتاب نہیں تھی اپنے اس ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحبؒ نے شعبۂ نشر و اشاعت میں بھی حیدرآباد شہر میں پہلی اینٹ لگا کر اس شعبہ کا بھی افتتاح فرمایا اور حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا دیوان شریف چھپوا کر شہر حیدرآباد کے عوام الناس میں تقسیم کرایا تاکہ جلد اور آسانی سے حیدرآباد کے باسیوں کا سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی اور حضور قبلہؒ سے تعارف و جان پہچان ہو جائے۔

(۵) ایک ''انجمن سراج السالکین'' بھی حضرت صاحبزادہ صاحب شہر حیدرآباد میں اس

Marfat.com

ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے بنوا گئے تاکہ اب سے مستقلاً اس پر اجتماع قائم کرتے ہوئے تمام نیازی مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہکے کالم جاری رکھ سکیں۔ یہ انجمن بھی ہنوز اپنا کردار ادا کررہی ہے۔

(٦) مجازی لفظوں میں فرحت وخوشی سمیٹتے ہوئے یہ اظہار کررہا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ نہ جانے گھٹی میں کیا چیز عطا کر گئے ہیں کہ ان کی جمیع ذریت پاک اس قدر باادب ومحبت کرنی والی ہے سب ہی اپنے بڑے سے آگے نہیں بڑھتے اپنے بڑے کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں اور ہر حکم کو بجا لانے میں ایک لمحہ ضایع نہیں کرتے اسی طرح ایک دوسرے سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں اور یہ ہی وہ راز ہے جس کی وجہ سے یہ خاندان مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ میں آج تک زوال پذیر دنا کام نہ ہوسکا۔ مثل شمس وقمر شہر حیدرآباد میں چمک دمک رہا ہے۔

(٧) بعد وصال حضرت صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحب نے مزید اپنے والد ماجد حضرت صاحبزادہ صاحبؒ کا سالانہ عرس مبارک فرمایا۔ جوسب سے چھوٹے بیٹے حضرت صاحبزادہ سیّد خواجہ حسن صاحب کے مکان نمبر ۲ لطیف آباد پر عقب جامع مسجد مورخہ ۱۹ ر شوال المکرّم ہر سال قائم ومنعقد ہوتا ہے

(٨) نشست ختم خواجگان ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے کے دوران حضرت صاحبزادہ سیّد نورالحسن صاحبؒ کے امیر خانہ یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد پر منعقد ہوتی ہے۔ جس کا تمام انتظام حضرت صاحبزادہ سیّد نور میاں صاحبؒ کی طرف سے ہوتا رہا ہے بعد آپ کے وصال حضرت صاحبزادہ سیّد فیصل حسن صاحب آپ کے بڑے فرزند ارجمند یہ انعقاد جاری کیے ہوئے ہیں۔

یہ سلسلہ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی درشہر حیدرآباد گھرانہ صاحبزادگان کی طرف سے مذکورہ بالا انعقادات سال بھر جاری رہتے ہیں۔ ''تبلیغی وروحانی'' ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے۔ گھرانہ صاحبزادگان کو قلبی وروحانی گہرائیوں سے شان دار خراج تحسین پیش خدمت ہے۔

Marfat.com

انداز واداۓ کارگزاری (یعنی طریقہ کار)

''تبلیغی وروحانی''

ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

بہ سلسلہ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

درشہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

شہر حیدرآباد میں حضرت قبلہ صاجزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کا قایم کردہ پہلا بانی'' تبلیغی وروحانی ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد' ایک طاقت ور نیازیہ سینٹر ہے جس میں ضعف و زوال کا تو بظاہر کوئی پہلو ہی نظر نہیں آتا اور آج ۶۰ سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود وہی رنگ ونور ہے جو اوّل یوم تھا اور اس سینٹر سے سلسلہ عالیہ نیازیہ کو سدا پاسبان ملتے ہی رہیں گے جس کی وجہ سے سلسلہ عالیہ کا پرچم یہاں ہمیشہ لہراتا رہے گا۔ ایسا دعویٰ کیوں؟ تو ملاحظہ فرمایئے۔

(ا) یہ ایک خاندانی'' صاجزادگانی'' سینٹر ہے یعنی باپ کے بعد بیٹے۔ ان کے بعد پوتے پھر ان کے بعد پڑپوتے بمعہ خلافت واجازتوں کے ساتھ قطار درقطار سلسلۂ عالیہ کی خدمات کے لیے تیار کھڑے ہوتے ہیں بس آواز دے کر اور بلا کر پرچم نیازیہ ان کے مضبوط ہاتھوں میں تھمانے کی دیر ہے۔ جیسے حضرت قبلہ صاجزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کے بعد ان کے روح رواں بیٹوں حضرت ظہور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت رؤف میاں صاحبؒ نے اپنے والد ماجد

Marfat.com

کے خلفاء ومرید اور اپنے خلفاء ومریدین کو ساتھ لے کر درحیثیت رفقائے کار سلسلہ عالیہ نیازیہ کے مشن تبلیغ وتوسیع کے لیے کام کیا۔ ان کے بعد ان کے بیٹے یعنی بڑے صاحبزادہ صاحب کے پوتے حضرت سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالیٰ اور حضرت سیّد نورالحسن صاحبؒ میدان کارزار میں اترے اور اپنے بڑوں کی طرح سلسلہ عالیہ کی وسعت میں اضافہ کررہے ہیں۔ یہ ان کے بعد ان کی اولاد یعنی حضرت صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کے پڑپوتے صاحبزادہ سیّد فیصل حسن صاحب اور صاحبزادہ سیّد عامر میاں صاحب بھی منظر عام پر آ چکے ہیں۔ اور ان کے پیچھے جمع ذریت پاک صاحبزادہ صاحبؒ دست بستہ سپاہیوں کی طرح احکامات کی تعمیل کے لیے موجود ہوتے ہیں۔

اتفاق واتحاد کا عجیب عالم ہے تو درجہ بدرجہ ادب وآداب بھی بے مثالی ہے۔ ۶۰ سال کے بعد بھی ایک واقعہ بھی سننے یا دیکھنے میں نہیں آیا کہ صاحبزادہ صاحب کی اولاد گروپ میں تقسیم ہوگئی ہو یا ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہو یا ایک دوسرے کے ساتھ بے ادبی سے مرتکب ہو رہی ہے۔ شہر حیدرآباد یا کہیں کا بھی بندہ ہو ایک ایسا واقعہ پیش نہیں کرسکتا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ یہ صاحبزادگان کا خاندانی تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد اسٹیل کا بنا ہوا ہے حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحبؒ نے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے مے خانہ کی شراب معرفت اپنی نسل کو ایسی پلائی ہے کہ ان کے ہر ہر جز میں ایسی انڈیلی ہے کہ جس کا نشہ کبھی نہیں اترے گا۔ اور یہی نشہ و چنگاری عشق ومحبت ہے جس کو بھی ضعف وزوال کا سامنا نہیں ہوتا۔

حاصل موضوع یہ کہ ''انداز وادائے کارگزاری'' اس سینٹر کی مندرجہ بالا کی روشنی میں یہ ہے کہ ''مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کا سارا کا سارا صرف صاحبزادگان انجام دیتے ہیں۔ کوئی دوسرا نیازی بزرگ اس سینٹر پر سلسلہ عالیہ کا تبلیغی وتوسعی کام نہیں کرتا۔ چوں کہ یہاں ضرورت ہی نہیں تھوک کے حساب سے ذریت پاک حضرت قبلہ صاحبزاد سیّد فتح محمد صاہ صاحبؒ خلافت واجازتوں کے ساتھ ایک کے پیچھے ایک سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خدمت کے لیے ہمہ وقت موجود ہوتی ہے۔ المختصر یہ ایک خاندانی صاحبزادگانی، طاقتورترین صدق واخلاص سے بھرپور۔ بر

Marfat.com

صلاحیت و اہل ترین ، وفا شعار و فدائیان حضور قبلہ کا تبلیغی و توسیعی سینٹر ہے ۔ جس کو صرف صاحبزادگان چلاتے ہیں دوسرے نیاز یہ بزرگوں کا یہاں گزر وضرورت نہیں ۔ ایسا لگتا ہی نہیں بلکہ ایسا ہی ہے کہ حضور قبلہؒ نے خود پہلے ہی اپنے سلسلہ کی خدمت کے لیے اس خاندان کا چناؤ کیا ہوا ہے۔

یک نظر مطالعہ کے لیے آخر میں یہاں میں ایک ایسا چارٹ بھی پیش کر رہا ہوں جس میں اس بانی سینٹر کے روح رواں اور رفقائے کار کے اسمائے پاک کا اندراج کیا گیا ہے تا کہ فوری وضروری معلومات کے وقت یہ کام آ سکے۔ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

برائے یک نظر مطالعہ۔ بذریعہ چارٹ تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے رفقائے کار

(مؤسس: حضرت صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ)

(۱)

نمبر شمار	نام روح رواں (یعنی کرتا دھرتا) بمعہ ولدیت وپتہ	کن سے مرید وخلیفہ	مقام انعقاد نیازیہ انعقادات	مدت انعقاد از سال تا سال	رفقائے کار (روح ورواں کی شامل کار جماعت)
۱	حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی چشتی ولد حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کوارٹر نمبر۔۔۔ کی لائن یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد	حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ ومرشد بھی اور والد ماجد بھی	کوارٹر نمبر۔۔۔ کی لائن یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد اور اس سے پہلے مکتی گلی حیدرآباد میں	1952 تا	بحیثیت رفقائے کار اپنے اپنے وقتوں میں تا وصال خلیفہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی خدمات انجام دیتے رہے۔ برائے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ (۱) جناب خلیفہ منشی احمد خان نیازی صاحب (۲) جناب خلیفہ حافظ احمد حسن صاحب
۲	حضرت صاحبزادہ سیّد عبدالرؤف نیازی چشتی ولد حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب کوارٹر نمبر۔۔۔ کی لائن یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد	حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ و مرشد بھی اور والد ماجد بھی	کوارٹر نمبر۔۔۔ کی لائن یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد اور اس سے پہلے مکتی گلی حیدرآباد میں	1952 تا 10 جولائی تا وصال 2005 قریب 53 سال	(۳) جناب محمود الحسن نیازی صاحب (ڈپٹی صاحب) (۴) جناب خلیفہ محمد صدیق چشتی نیازی صاحب (۵) جناب خلیفہ ظہور میاں نیازی صاحب (۶) جناب خلیفہ معید خان نیازی صاحب (۷) جناب حاجی رزاق نیازی صاحب

دونوں بھائی ایک وقت میں اور ایک ہی ساتھ خدمات روح رواں انجام دیتے رہے

(بقیہ پشت پر)

Marfat.com

برائے یک نظر مطالعہ۔ بذریعہ چارٹ تبلیغی وروحانی۔ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدر آباد کے رفقائے کار

(موٴنس: حضرت صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب ؒ)

(۲)

۳	حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب ؒ ولد حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی چشتی صاحب مدظلہ مکان نمبر D-140 کی لائن ، یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد۔	مرید بھی خلافت بھی داداجان حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب نیازی چشتیؒ	کوارٹر نمبر D-140 کی لائن یونٹ نمبر 2، لطیف آباد ، حیدرآباد	از بچپن ہوش سنبھالتے ہی اور خصوصی طور پر لطیف آباد میں اپنی رہائش گاہ منتقل کرنے کے بعد سے	(۸) جناب فضل الدین نیازی صاحب (۹) جناب خلیفہ معشوق علی نیازی صاحب (۱۰) جناب مشتاق نیازی صاحب (۱۱) جناب سمیع نیازی صاحب (۱۲) جناب بندو بھائی نیازی صاحب	یہ دونوں بھائی بھی اپنے مذکورہ بالا بزرگان ابتدا ہی سے خصوصی طور پر شعور پاتے ہی خدمات روح رواں انجام دیتے چلے آ رہے ہیں اور اس وقت مکمل طور پر سب کچھ ان کے ہاتھ میں ہے
۴	حضرت صاحبزادہ سیّد نور الحسن صاحب نیازی چشتی ؒ ولد حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی چشتی صاحب مدظلہ۔ مکان نمبر 20، بلاک D عقب جامع مسجد ، یونٹ نمبر 8، لطیف آباد، حیدرآباد	مرید داداجان حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ نیازی چشتیؒ صاحب اور خلافت و گدی از والد ماجد حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی چشتیؒ صاحب	کوارٹر نمبر کی لائن یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد اور اپنے گھر بھی واقع مکان نمبر D-20 یونٹ نمبر 8، لطیف آباد، حیدرآباد، عقب جامع مسجد نمبر 8۔	از بچپن ہوش سنبھالتے ہی اور خصوصی طور پر لطیف آباد میں اپنی رہائش گاہ منتقل کرنے کے بعد سے	(۱۳) جناب حنیف نیازی صاحب (۱۴) جناب اسلم نیازی صاحب (۱۵) جناب نور محمد نیازی صاحب عرف ملنگ بابا علاوہ ازیں دیگر عشاق بھی بہت مگر گمنام رہتے ہیں دست و بازو بنے سرتاپہ فدا ہوتے رہے	

Marfat.com

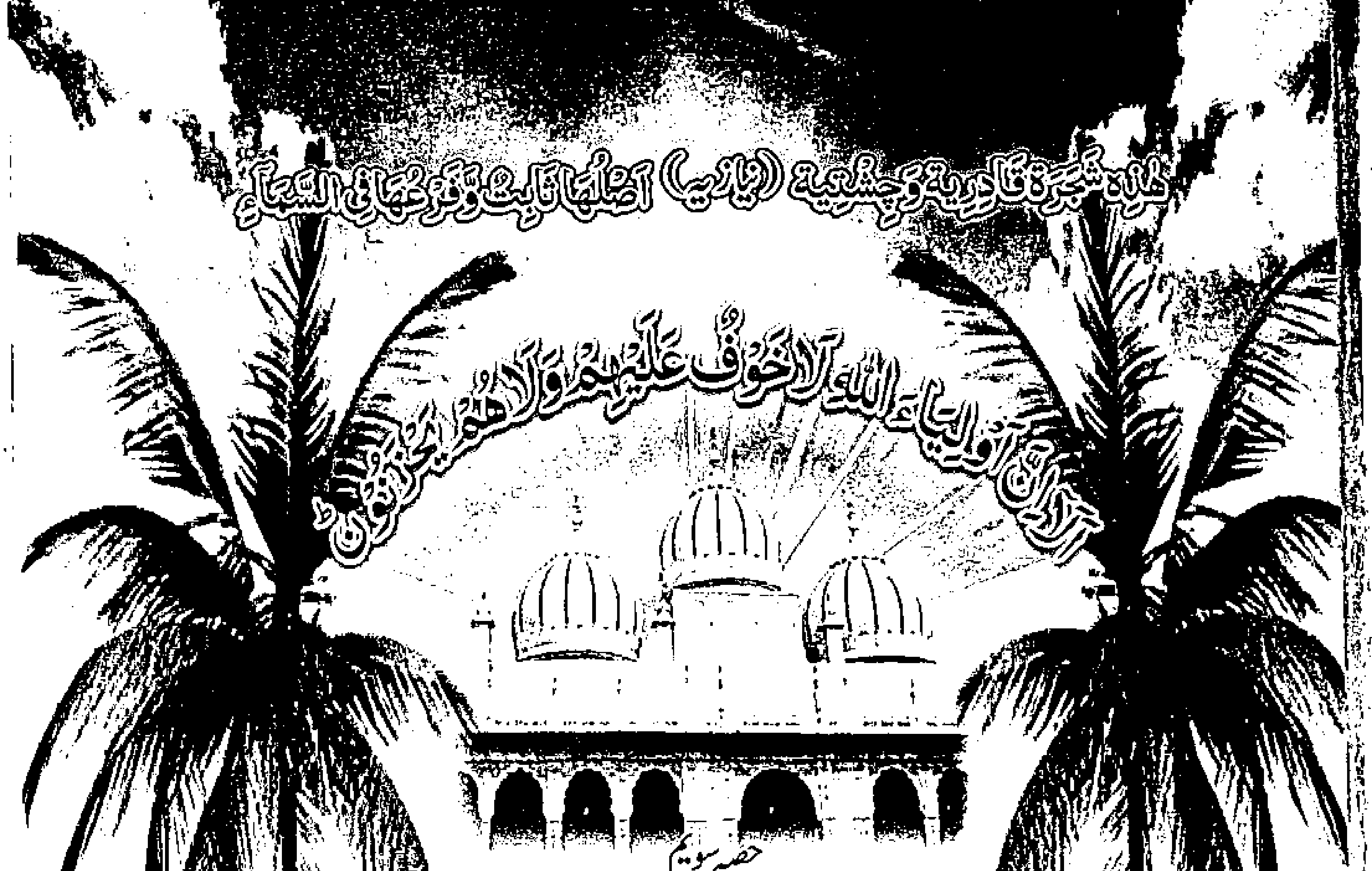

حصہ سوئم

(55 سالہ اجمالی)

تعارف و تاریخ

سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

در

شہر حیدر آباد (سندھ)

(پاکستان)

اے دل کہیں نہ جائیو زِنہار دیکھنا
اپنے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھنا
خوبان اس جہاں کا تماشا جو کرے
آئینہ وار طلعتِ دلدار دیکھنا
نیرنگیوں سے یار کی حیراں نہ ہو جیو
ہر رنگ میں اسی کو نمودار دیکھنا
اے دل قمارِ عشق میں تک کھیلیو سنبھل
بازی نہ دیجو ہار مرے یار دیکھنا
گر نقدِ جاں طلب کرے وہ شوخ دلربا
انکار واں نہ کیجیو زنہار دیکھنا
ہرگز دوا نہ کیجیو اس غم کی اے نیاز
سب راحتوں سے غم کو مزہ دار دیکھنا

مرتبہ

حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی

را۔ غلام وخاکِ پا
حقیر ناچیز۔ شمس نیازی (ٹیلیفون والا)
حیدر آباد سندھ (پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

برائے مشن تبلیغ وتوسیع

سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

درشہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

تبلیغی وروحانی

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد

(سندھ) پاکستان

موسس: علامہ حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی

قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی

خصوصی واوّل روح رواں:

جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب

قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی

Marfat.com

تبلیغی وروحانی
ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد کا
سرسری تعارف

گاہے گاہے پچھلے اوراق میں بھی اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد سے متعلق سرسری طور پر اشارات کیے جاتے رہے ہیں لیجیے اب کچھ اضافی روشنی ڈالتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

شہر حیدرآباد میں صاحبزادہ حضرت سیّد ظہور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کے ایک اور بھی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ بریلوی کے جنونی صادق عاشق جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ گزرے ہیں۔ جناب صوفی صاحبؒ بچپن ہی سے دین اسلام سے مادرزاد محبت و رغبت رکھتے ہوئے اپنے بعد کو ہونے والے حضور پیرومرشد کے پاس ٹونڈلے سے آگرہ آتے جاتے رہتے تھے لیکن ان کا باقاعدہ و باضابطہ داخل سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی ۱۹۴۵ء میں ہوا کہ حضرت قبلہ سیّد محمد علی صاحبؒ حمیکش اکبرآبادی کے دست پاک پر بیعت ہوئے۔ بیعت ہوئے قریب دو سال ہی گزرے تھے کہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بن گیا۔ اور چوں کہ جناب صوفی صاحب ۱۹۴۸ء کے اوائل میں ہی ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے تھے لہٰذا انھیں بہ حیثیت مرید اپنے پیرومرشد کی خدمت اقدس میں حاضریوں، قربتوں اور زیارتوں کے لیے بہت ہی قلیل مدت صرف دوسال کے قریب مل سکے۔ اس طرح وہ عالم تشنگی و قربتِ مرشد سے محرومی لیے تڑپتی و مچلتی محبت چنگاریٔ لیے پاکستان پہنچے۔

لیکن خوش بختی ہمیشہ ان کے ساتھ ساتھ ان کے ہمسفر رہی اس لیے بھی کہ ایک پیر کامل

Marfat.com

کی چشم کرم وخصوصی توجہ ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود ہمہ وقت جاری وساری تھی۔ پاکستان آتے ہی کچھ عرصہ بعد ہی دو عظیم المرتبت بڑے عامل وکامل بزرگان شریعت وطریقت بہ حیثیت اساتذہ گرامی انھیں نواز دیے گئے یعنی سلسلہ ابوالعلائیہ کے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالشکور صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور بعدہٗ حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ۔ ان بزرگوں کی نشستوں نے حضور پیرومرشد کی محبت کو مقامِ عشق تک کی خوب ہی سیر کرائی یعنی سینہ چنگاری محبت سے شعلہ۔ شعلہ سے بھٹی۔ بھٹی سے بھاڑ تک پہنچا دیا گیا بس پھر کیا تھا دیوانہ چیخ مار کر پکار اٹھا اپنے دادا پیر قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحب کی ماہانہ فاتحہ وسماع کے انعقاد کے لیے اپنے مکان ڈی۔۴۴ یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ) پاکستان:۔

جس طرح تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیازیہ کے بانی سینٹر حیدرآباد وجود میں آیا کہ ایک صادق جنونی عاشق حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی کی چنگاری جب چیخ مار کر اندر سے باہر نکلی تھی اور انھوں نے ۱۹۵۲ء میں اپنے پیرومرشد والد ماجد۔۔۔ سے سالانہ عرس مبارک حضور خواجہ غریب نوازؒ کے انعقاد کی اجازت مانگی اپنی استطاعت کے مطابق بر اپنے رہائش مکان مکتی گلی حیدرآباد پر۔ جس پر پیرومرشد نے نہ صرف فوری اجازت دے دی۔ عرس مبارک شروع کرایا بلکہ اپنی اولاد کے عظیم جذبات ومحبت خاص دیکھ کر خود بھی فوری مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے میدان کارزار حیدرآباد (سندھ) پاکستان میں تن ومن دھن، دل وجان، جان ہتھیلی پر رکھ کر باطل کے خلاف کود پڑے اور اس طرح ''تبلیغی وروحانی ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد وجود میں آیا تھا ۱۹۵۲ء میں۔

ٹھیک دس سال بعد ۱۹۶۲ء میں بعد حضرت ظہور میاں صاحب جیسا ایک اور صادق جنونی عاشق بنام خلیفہ صوفی محمد یحیٰی نیازی شہر حیدرآباد میں چنگاری حب برداشت نہ کرتے ہوئے چیخ مار منظر عام پر آیا اور ہو بہو اپنے پیرومرشد حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ میکش اکبر آبادی سے اجازت مانگی کہ اپنے رہائش ڈی۔۴۴، یونٹ نمبر ۹ پر ہر ماہ ۲۶ شریف قمری کو اپنے دادا پیر قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کی ''فاتحہ، سماع ولنگر'' کا

Marfat.com

انعقاد کیا کرے۔ حضرت پیرومرشد میکش میاں صاحب نے اپنے اس صادق عاشق جنونی کے جذبات کو پسند فرمایا اور فوری اجازت کے ساتھ ماہانہ ۲۶ شریف کی فاتحہ وسماع شروع کرائی۔ اور بعدۂ خود بھی حضرت سیّد فتح محمدؒ شاہ صاحبؒ کی طرح آپ بھی برائے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ نیازیہ بریلوی شہر حیدرآباد، سندھ، پاکستان کے میدان کارزار میں کود پڑے۔ اس طرح دوسرا تبلیغی و روحانی، ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد وجود میں آیا۔

اپنے شکر الحمدللہ دونوں ذیلی نیازیہ سینٹرز، کامیابیوں کے ساتھ اپنے طور طریقوں کے ساتھ یک دل وجاں بنے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی وسعت اور تبلیغ کے لیے برسرپیکار ہیں حضور قبلہ شاہ نیازؒ بے نیازؒ کے یک پرچم تلے۔

Marfat.com

انداز وادائے کارگزاری (یعنی طریقہ کار)

تبلیغی وروحانی

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد (سندھ) پاکستان

بہ سلسلہ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

درشہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

مذکورہ بالا ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کی بنیاد ۱۹۶۲ء میں حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب کیکش اکبرآبادی نے بذریعہ اپنے اوّل روح رواں اور مرید وخلیفہ جناب صوفی محمد سخی صاحب نیازی رکھی اپنے پیرومرشد قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ وسماع شروع کراتے ہوئے یہاں اس نیازیہ ثانی سینٹر کے کام کرنے کے طور طریق پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں کہ یہ سینٹر کس طرح چلایا جاتا ہے۔

اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد کا طور طریق وطریقہ کار (یعنی انداز وادا) بہ سلسلہ مشنِ تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے بالکل برعکس ہے اور ایک جداگانہ انداز وادا لیے ہوئے مصروف کار ہے۔ نیازیہ بانی سینٹر کی طرح یہاں کے حالات ہمیشہ موافق نہیں رہتے۔ مخالف ہواؤں کا زور رہتا ہے۔ خزائیں آنکھیں دکھاتی رہتی ہیں۔ باطل قوتوں کو آسانی سے اندر داخل ہوکر عجیب وغریب قسم کے ہاتھ دکھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ لہٰذا

Marfat.com

اس سینٹر کے روح رواؤں کو کٹھن و دشوار مراحل سے پنجہ کشی کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہوتا ہے نہایت چاک و چوبند رہتے ہوئے قدم قدم پر تیز ترین عقابی نگاہوں سے حالات و معاملات پر خصوصی نظر رکھنا ہوتی ہے۔ لبّ لباب یہ کہ اس سینٹر کے امور و معاملات کو چلانا لوہے کے چنے چبانا ہے اور یہ صرف اس لیے کہ حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب کی ذرّیت پاک کی طاقت ور بھاری نفری کی طرح یہاں حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ یا ان کی ذریت پاک کی موجودگی میں نہیں رکھی ہے لہذا اس کمزور پہلو سے نفی و باطل قوتیں اپنی زبانیں بھی کھولتی رہی ہیں بلکہ رکاوٹیں بھی کھڑی کرتی رہی ہیں اور آج بھی یہ عالم موجود ہے لیکن شکر الحمدللہ سرکاروں کی خصوصی توجہ سے باطل قوتیں ہمیشہ منہ کی کھاتی رہتی ہیں۔ اور ثانی سینٹر بھی ہمیشہ سرخرو رہتے ہوئے اپنے مشن میں کامیاب و کامران رہتا ہے۔

گو حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ میکش اکبر آبادی نے متعدد بار پاکستان آنے کے لیے پاسپورٹ پیش کر کے ویزا حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ہر مرتبہ حکومت ہند نے آپ کے ویزے کی درخواست نا منظور کر دی۔ ادھر پاکستان میں جناب خلیفہ صوفی محمد مخی نیازی صاحبؒ، حاجی لطیف الدین نیازی صاحب، عبدالحمید نیازی صاحب، شریف الدین نیازی، فرید الدین نیازی صاحب وغیرہ آپ کے لیے ہوائی جہاز کا ریٹرن ٹکٹ کا انتظام کیے بیٹھے رہے۔ بالآخر حکومت ہندوستان نے حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ کو صاف صاف مطلع کر دیا کہ حکومت ہندوستان کسی صورت بھی نہ صرف آپ کو بلکہ آپ کی اولاد کو بھی پاکستان جانے کی اجازت نہیں دے سکتی اس لیے کہ آپ کو ہندوستان میں ایک نہایت اعلیٰ مقام حاصل ہے اور آپ ایک قیمتی اثاثہ ہیں یعنی M.V.I.R شخصیت ہیں لہذا ہم آپ کو کسی صورت نہیں کھو سکتے پہلے ہمارے بے تعداد V.I.Ps یعنی سر چشمۂ علوم و فنون و ہنر شخصیتیں پاکستان جا کر رک گئیں پھر واپس نہیں آئیں اس لیے کہ پاکستانی ہماری عظیم ہستیاں روک لیتے ہیں اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہمارا ہندوستان آپ جیسی شخصیتوں سے بالکل ہی خالی ہو جائے گا لہذا حکومت ہند مؤدبانہ معذرت خواہ ہے کہ ویزا نہیں دیا جا سکتا ہے اور امید ہے کہ آپ بھی آئندہ ویزے کی درخواست سے

Marfat.com

پرہیز کریں گے۔ حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کے باوجود ان کے گھرانہ کی یہ مجبوری رہی کہ لاکھ جتن کے باوجود اس گھرانہ کا آج تک پاکستان آنا نہ ہوسکا۔

اس مجبوری کے پیش نظر حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ نے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے یک جداگانہ لائحۂ عمل تیار کیا جس پر آج تک عمل جاری ہے۔ انداز واداۓ کارگزاری (طور طریق وطریقہ کار) جو اپنائے گئے ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) تعلیمات اسلامی (فطری فارمولاز) کہ کسی بھی بڑے دینی یا دنیاوی کام کی انجام دہی کے لیے یک جماعت رٹیم اہل تقویٰ وعشاق یا کم از کم نیکوکار ہی سہی وجود میں لے آئی جائے کہ جس میں تمام ارکان مساوی حیثیت میں مشاورت بھی کریں اور کام بھی کریں یعنی (جماعت شوریٰ وعمال) پھر یہ جماعت اپنا ایک امیر مقرر کرلے جو سب میں سب سے زیادہ امیر کے منصب کا اہل ہو۔ پھر کسی اُس کام کے لیے عمل کیا جائے گا تو ان شاء اللہ صدفی صد کامیابی ہوگا۔ سوعین تعلیمات اسلامی مذکورہ بالا کی روشنی میں ایک جماعت رٹیم تشکیل دی گئی (شوریٰ وعمال کی) جس کو ہم نے رفقائے کار کا نام دیا اور اس جماعت کے امیر کو روح رواں کے نام سے سجایا۔ لہٰذا یہاں سے آخر تک روح رواں (امیر جماعت چلانے والا) اور رفقائے کار (جماعتِ شوریٰ و عمال) سے لکھا جایا جائے گا تاکہ اختصار وسہولتِ کار حاصل ہوجائے۔

(۲) لہٰذا مؤسس۔ تبلیغی وروحانی، ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد۔ قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی نے ہزاروں میل دور بیٹھ کر اپنے تبلیغی وروحانی سینٹر کو حیدرآباد میں چلانے کے لیے پہلا روح رواں جناب خلیفہ صوفی محمدؒ سخی نیازی صاحبؒ کو مقرر فرمایا جن کے رفقائے کار ہونے والوں میں جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب، جناب خلیفہ عبدالحمید نیازی صاحب، جناب فریدالدین نیازی صاحب، جناب خان شریف الدین خان نیازی صاحب، جناب حامد علی نیازی صاحب، بعدہ شامل ہونے والوں میں جناب خلیفہ حافظ امین نیازی صاحب، جناب ماسٹر اسمٰعیل نیازی صاحب اور راقم الحروف احقر شمس نیازی (ٹیلیفون والا) شامل ہیں۔

Marfat.com

(۳) اس نیازیہ سینٹر حیدرآباد کو ایک آزاد و لامحدود سینٹر بنایا گیا (خاندانی محدود و مخصوص نہیں)۔ جس میں کوئی بھی نیازیہ بزرگ یعنی شرط یہ رکھی کہ کوئی بھی ہوں لیکن سلسلۂ عالیہ نیازیہ سے وابستہ نیازی بزرگ ہونا لازم وملزوم کے ساتھ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے کام کرسکتے ہیں۔ سینٹر ثانی ھذا کے ''روح رواں'' کی یہ ذمہ داری رکھی کہ وہ اپنے تمام ''رفقائے کار'' کے ساتھ باہمی تعاون کے ساتھ ان بزرگانِ نیازیہ کی ایک جانب ذاتی ضروریات زندگی کا مکمل انتظام کریں گے ان کے قیام وطعام ودیگر ہر قسم کے اخراجات بھی شامل ہیں تو دوسری جانب ان کی تبلیغ وتوسیع کے سلسلہ میں جتنے بھی پیر بھائی اور عوام الناس ان کے پاس آئیں ان کی بھی تواضع اور مکمل مہمان نوازی کا خیال واہتمام کرنا ہوگا۔ نیازیہ بزرگ کتنے دن بھی قیام کریں کسی بھی قسم کے محدود یوم واقعات مقرر نہیں ہوں گے وہ جب تک چاہیں اس سینٹر کے ذریعہ حیدرآباد میں قیام فرمائیں صرف اور صرف یہ خیال رکھا جائے گا کہ نیازیہ بزرگ سلسلہ عالیہ کی وسعت کے لیے کیا کیا کارنامہ ہائے انجام دے رہے ہیں۔ لہذا تن ومن دھن کے ساتھ ان کے شانہ بشانہ رہا جائے گا۔

(۴) جب تک کوئی مرکزی بزرگ یعنی بریلی شریف سے حضور قبلہؒ کی ذریت پاک میں سے یا پاکستان کے کسی شہری نیازیہ بزرگ کی سینٹر ہذا پر آمد نہ ہو اس دوران روح رواں اور تمام ان کے رفقائے کار اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عوام الناس سے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کا تعارف کراتے رہیں گے۔ حضور قبلہؒ آپ کی ذریت پاک اور دیگر نیازیہ بزرگوں کے حالات وواقعات زندگی سنا سنا کر ان کے ذوق وشوق اور عقیدت محبت کی چنگاریاں ان کے سینوں میں پیدا کریں گے تاکہ ایک جانب عوام الناس دین اسلام پر عملی طور پر عمل پیرا ہونے کے لیے ذہنی وقلبی طور پر تیار ہوسکیں اور جیسے ہی کوئی نیازیہ بزرگ سینٹر ہذا پر تبلیغی وتوسیعی مشن پر تشریف لائیں تیار شدہ تمام خوش نصیبوں کو ان کے ہاتھ پر بیعت کرا کر سلسلہ عالیہ میں داخل کروائے جائیں بلا کسی تخصیص وامتیاز بزرگ، بزرگ صرف نیازیہ ہوں تاکہ تیار شدہ لوگ غلط لوگوں کے ہاتھ لگ کر خراب نہ کردیے جائیں یعنی کسی قسم کی تاخیر کی وجہ سے شریعت ظاہری

Marfat.com

نظر انداز کرنے والوں کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔

(۵) اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کا رخ ہمیشہ اپنے مرکز۔ سجادہ نشین سلسلۂ نیازیہ بریلی شریف کی طرف ہوگا۔ جو کچھ کریں گے مرکز کے لیے کریں گے جو کچھ کریں گے مرکز کی تعلیمات کے تحت کریں گے۔ ادھر اُدھر قطعی نہیں دیکھیں گے۔ ماسوا خانقاہِ عالیہ نیازیہ بریلی شریف۔ اسی طرح مرکز بریلی شریف سے حضور قبلہؒ کے شہزادے تو بہت ہی بڑی بات ہے ان کے در کا کتا بھی اس سینٹر پر آجائے تو اپنی تمام استطاعت کے ساتھ بھرپور تن و من دھن کے ساتھ اس کی تعظیم و توقیر میں بچھے بچھے جانا۔ اور اس کی خدمت میں کسر باقی نہ رکھنا۔ مقصد یہ کہ مرکز کے بزرگوں کو ان کے درجات و مقامات کے مطابق ان سے معاملات کرنا کہ حضور قبلہؒ راضی و خوش ہوں کہ میری ذریت پاک کا کماحقہ حق ادا کیا جارہا ہے۔

(۶) ۱۹۹۱ء سے یعنی بعد وصال حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہؒ صاحب میکش اکبر آبادی اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کی قیادت حضرت کے پوتے حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالی فرمارہے ہیں اور دادا جان کے قایم کردہ قواعد وضوابط کے تحت ہی اس سینٹر سے مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی درشہر اپنا کردار ادا کررہے ہیں۔

(۷) معدودے چند اس سینٹر پر تبلیغی و توسیعی کا ستر، اسی فیصد بریلی شریف سے تشریف لاکر ذریت پاک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ نے ہی انجام دیا ہے۔ آخری میں تین مرتبہ حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب مدظلہ العالی نے پاکستان آکر شہر حیدرآباد میں بھی کافی تعداد میں لوگوں کو بیعت فرماکر داخل سلسلہ کیا ہے۔ چوں کہ حضرت گوہر میاں صاحب شوگر کے مریض اور بہت کمزور ہوچکے ہیں۔ اور اب پاکستان آنے کے قابل نہیں رہے لہذا اس سینٹر پر کسی بریلوی مرکزی نیازیہ بزرگ کی آمد نہیں ہورہی ہے۔ یہ خلا بہت تشویش ناک ہے کہ نہ مرکز بریلی شریف سے ذریت پاک حضور قبلہؒ کی اس سینٹر پر آمد ہے کہ نہ جانے کب پھر پہلا جیسا سلسلۂ آمد شروع ہو تو دوسری جانب حضور پیرو مرشد کے گھرانہ پر تو پہلے ہی پابندی ہے۔ بہت غور وفکر کے بعد اس مسئلہ کے حل کے لیے مجھ حقیر ناچیز اس سینٹر کے روح رواں چہارم نے اپنے رفقائے کار کی

Marfat.com

مشاورت سے اپنی صوابدید پر یہ اقدامات کیے۔ جو خلق خدا سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں داخل ہونے کے لیے بے چین و بے قرار پاتا ہوں اس لیے بھی کہ یہ بریلوی شریف سے آنے والے کسی بزرگ کا انتظار نہ کر سکنے کی صورت میں جلد بازی کرتے ہوئے موجودہ دور کے دو نمبر لوگوں کے ہاتھ نہ لگ جائے جس کی ذمہ داری اور جواب طلبی مجھ سے بھی نہ ہو جائے کیوں نہ اپنے ٹکسالی سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں داخل کروائے۔ لہٰذا حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور میاں چشتی نیازیؒ، حضرت صاحبزادہ سیّد عبدالرؤف میاں صاحب چشتی نیازی، حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب چشتی نیازی اور صاحبزادہ سیّد نورالحسن صاحب چشتی نیازی صاحبان کے دست مبارک پر لوگوں کو بیعت کرانا شروع کر دیا تاکہ سلسلۂ عالیہ میں ذرّہ بھر ضعف پیدا نہ ہو ہماری نااہلی کی وجہ سے۔ دوسری جانب حضور پیری و مرشد حضرت سیّدا جمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ کو آگرہ (بھارت) پوری تفصیل لکھ دی۔ جس کے جواب میں حضرت نے فوری طور ایکشن لیا اور حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ اور مجھ حقیر ناچیز شمس نیازی روح رواں چہارم کو پنجہ شریف کی خلافت عطا فرمائی پنجہ شریف اور تعلیمات خصوصی روانہ فرما کر میرے پنجہ شریف پر آپ لوگ لوگوں کو برابر مرید کر کے داخل سلسلہ کر سکتے ہیں۔ میں نے، مجھ سے بڑے ہونے کی وجہ سے حاجی صاحب سے بہت عرض کی کہ آپ پنجہ شریف پر بیعت شروع کر دیں لیکن آخر وقت تک حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ نے سلسلۂ عالیہ کی وسعت کا کام شروع نہیں کیا۔ اب ان کے وصال کے بعد پھر پریشانی و تشویش میں آ گیا کیا کروں کہ اچانک باری تعالیٰ نے حوصلہ و ہدایت فرمائی کہ چل اب تو تو پنجہ شریف کا حق ادا کر لہٰذا میں نے خود بھی وسعت سلسلہ عالیہ نیازیہ کے کام کے لیے ہر طرح سے خود کو تیار کر لیا اور الحمدللہ یکم شعبان ۱۴۳۰ھ کو ایک میاں بیوی کی جوڑی حضرت سیدا جمل شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ کے پنجہ شریف پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ کو وسعت کے کام کا آغاز کر دیا۔ شکر الحمدللہ۔ بار الٰہہ بہ صدقہ و طفیل میرے پیارے آقائے والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اس کار خیر کو اپنے حضور میں مقبول فرما کر برکت و توفیق عطا فرما کہ تیرا یہ بندہ عاصی و خاطی ناکارہ و نابکار تیرے فضل و کرم سے حق وفا ادا کر جائے اور اپنے سرکاروں کے حضور سرخرو شدہ پیش ہو (آمین ثم آمین)

Marfat.com

قبل از اجمالی تذکرۂ حیات
تبلیغی وروحانی
ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدر آباد کے
کرتے دھرتے محبین کے کچھ مختصر تذکرے

(۱) ۱۹۶۲ء میں حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میکش اکبر آبادی نے اس سینٹر کی بنیاد رکھی۔ پہلا روح رواں جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب نے محترم حاجی لطیف الدین نیازی، خلیفہ عبدالحمید نیازی، فرید الدین نیازی، جناب فرید الدین نیازی (بہنوئی لطیف نیازی) جناب خان شریف الدین خان نیازی (لطیف بھائی کے کزن) جناب حامد علی نیازی (شاگرد جناب صوفی سخی صاحب) جناب حافظ امین صاحب (حضور عزیز میاں صاحب کے مرید وخلیفہ) دوسری لائن میں ماسٹر اسمٰعیل نیازی۔ حاجی قطب الدین نیازی اور راقم الحروف شمس نیازی پر مشتمل رفقائے کار کے ساتھ اس سینٹر کے جمیع معاملات چلائے۔ آپ نے ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۹ء (سال وصال) ۷ سال اس سینٹر کی قیادت کی اور مضبوط ترین بنیادوں سے اس کو سجا بنا کر اللہ کو پیارے ہوئے۔

بعد وصال جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب روح رواں نے اس سینٹر کی قیادت سنبھالی اور جناب عبدالحمید نیازی، فرید الدین نیازی، خان شریف الدین نیازی، حامد علی نیازی (پہلے ہی وصال کر چکے تھے) خلیفہ حافظ امین نیازی، ماسٹر اسمٰعیل، شمس نیازی (ٹیلی فون والے) حاجی قطب الدین نیازی اور نئے اضافہ جناب

Marfat.com

فاروق نیازی صاحب پر مشتمل رفقائے کار کے ساتھ اس سینٹر کے جمیع معاملات چلائے جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کا زمانہ اس سینٹر کی بنیادیں مضبوط سے مضبوط کرنے کا زمانہ تھا۔ جب کہ حاجی لطیف نیازی صاحب کا زمانہ اس سینٹر کے ترقی کے آخری عروج تک کا زمانہ تھا جس میں حاجی صاحب نے بڑے بڑے کام کیے جن کا ذکران کی اجمالی تذکرہ حیات میں کیا جائے گا حاجی صاحب نے ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۷ء (سال وصال) ۸ سال اس سینٹر کے امور چلائے۔ اس دور کے بعد ایسا دور آج تک نہیں آیا۔

بعد وصال حاجی لطیف الدین نیازی صاحب جناب حاجی شفیق الدین نیازی روح رواں (لطیف بھائی کے چھوٹے بھائی) نے اس سینٹر کو سنبھالا۔ آپ نے جناب عبدالحمید نیازی صاحب۔ فریدالدین نیازی صاحب، جناب خان شریف الدین خان نیازی، جناب خلیفہ حافظ امین صاحب، جناب ماسٹر اسمعیل نیازی صاحب، جناب شمس نیازی صاحب (فون والا)، جناب حاجی قطب الدین نیازی صاحب اور جناب فاروق نیازی صاحب پر مشتمل رفقائے کار کے ساتھ اس سینٹر کے جمیع امور چلائے۔ آپ چوں کہ دل کے مریض تھے اور طویل مدت بیماری سے اس قدر کمزور ہو گئے تھے کہ یہ سینٹر چلانا ان کے بس میں نہیں رہا تھا۔ لہذا بہ حالت مجبوری بیماری آپ نے اس سینٹر کی قیادت ۱۹۹۱ء میں چھوڑ دی اور مجھ حقیر کے حق میں دستبردار ہو گئے یعنی اپنی حیات ہی میں اس سینٹر کی قیادت بہ اجازت حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ میرے حوالے کر دی۔ آپ نے یہ سینٹر ۱۹۷۷ء تا ۱۹۹۱ء ۱۴ سال بہ حیثیت روح رواں سویم بڑی ذمہ داری سے خوب ہی چلایا۔

بہ اجازت خصوصی و منظوری از حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ اس سینٹر کی قیادت میں نے ۱۹۹۱ء میں سنبھالی۔ تب سے آج ۲۰۱۱ء، ۲۰ سال سے الحمدللہ اس سینٹر کے جمیع امور مجھ حقیر ناچیز شمس نیازی (ٹیلیفون والا) روح رواں چہارم کی قیادت میں جناب حاجی قطب الدین نیازی، جناب محمد ذکی سخی نیازی۔ جناب محمد رضی نیازی، جناب خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی، جناب فریدالدین نیازی، جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی، جناب خلیفہ برکت علی

Marfat.com

نیازی، جناب حاجی ننھے میاں نیازی، جناب وہاج الدین نیازی اور جناب ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحب پر مشتمل رفقائے کار کے ساتھ بہ حسن خوش اسلوبی چلائے جا رہے ہیں۔ یہ چہارم دور جاری ہے اللہ تبارک ہی جانتا ہے کب تک میری اور میرے رفقائے کار کی خدمات جاری رہیں گے۔ اس وقت ۲۰۱۱ء میرے کئی رفقاء اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں ہیں جسے حاجی قطب الدین نیازی۔ حاجی ننھے میاں صاحب۔ (اللہ انھیں غریق رحمت کرے۔ آمین)

موضوع کا نچوڑ:

۱۔ یہ سینٹر ۱۹۶۲ء تا ۲۰۱۱ء آج ۴۹ سال سے تسلسل کے ساتھ مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی خدمات جاری رکھے ہوئے ہے باری تعالیٰ سدا جاری و ساری فرمائے رکھے (آمین)

۲۔ اس سینٹر کے مؤسس حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد مکّی شاہ میکش اکبر آبادی تھے۔ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۹۱ء (سال وصال) ۲۹ سال آپ کو مؤسس و سرپرستی کی سعادت اس سینٹر کو حاصل رہی بعدۂ ۱۹۹۱ء تا ۲۰۱۱ء ۲۰ سال سے حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالی اپنی سرپرستی و قیادت میں اپنے دادا جان کا یہ سینٹر چلا رہے ہیں۔

۳۔ ۴۹ سال کا عرصہ مندرجہ ذیل چار روح رواں اور ان کے رفقائے کار کے ساتھ گزرا اور گزر رہا ہے۔

۱۔ جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب روح رواں اوّل
۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۹ء = ۷ سال = ۹ رفقائے کار کے ساتھ

۲۔ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب روح رواں دویم
۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۷ء = ۸ سال = ۹ رفقائے کار کے ساتھ

۳۔ جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحب روح رواں سویم
۱۹۷۷ء تا ۱۹۹۱ء = ۱۴ سال = ۸ رفقائے کار کے ساتھ

۴۔ شمس نیازی (ٹیلیفون والا) روح رواں چہارم
۱۹۹۱ء تا ۲۰۱۱ء = ۲۰ سال = ۱۰ رفقائے کار کے ساتھ
یہ چوتھا دور ابھی جاری ہے۔

۴۔ محفل سماع پڑھنے میں سب سے زیادہ خدمات جناب چھٹن خاں بابو خان اور ہمنوا کی

Marfat.com

رہیں۔ بعدہ ممتاز خان وہمنوا۔ بعدہ استاد سجاد خاں اور ہمنوا۔ علاوہ ازیں حیدرآباد کے تمام ہی قوالوں نے جزوی طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔

ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے سب سے زیادہ استاد دائم حسین خاں صاحب نے خدمات انجام دیں۔ بعدہٗ جزوی طور پر استاد رشید خاں اور غلام مصطفےٰ خاں آرٹسٹوں نے بھی شرف حاصل کیا۔

۵۔ ماہانہ فاتحہ ۲۶ ر شریف حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحب کے انعقادات میں جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے زمانہ میں ''سماع ولنگر'' دونوں ہوا کرتے تھے۔ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے زمانے میں صرف ''محفل سماع'' ہوا کرتی تھی لنگر نہیں۔ جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحب کے دور میں کچھ عرصہ ''سماع ولنگر'' اور کچھ عرصہ صرف ''محفل سماع'' ہوا۔ جب کہ شمس نیازی کے دور میں پہلے کچھ عرصہ صرف ''محفل سماع'' رہا بعدہ بھائی محمدؐ ذکی سخی نیازی صاحب نے ماہانہ ۲۶ شریف ''محفل سماع لنگر کے ساتھ شروع کرائی جو آج ۲۰۱۱ء تک جاری ہے۔ یعنی لنگر کا اہتمام بھائی جناب ذکی سخی نیازی صاحب کی طرف سے ہوتا ہے۔

۶۔ اس سینٹر پر ۱۹۶۲ء سے صرف ماہانہ ۲۶ شریف کی فاتحہ بشمول سماع ولنگر کا انعقاد ہوتا چلا آرہا تھا کہ ۶ جمادی الثانی ۱۹۹۹ء سے سالانہ عرس مبارک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا انعقاد کا بھی آغاز کیا گیا۔ آقاؤں کے اشارات بہ اجازتِ خصوصی ومنظوری حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالی یہ سالانہ انعقاد بھی شروع ہوا۔ یعنی یہ کہ اس ذیلی نیازیہ سینٹر پر اب صرف یہ مرکزی دو انعقادات ہوتے ہیں۔

اوّل: ماہانہ ۲۶ شریف فاتحہ سماع ولنگر۔ ۱۹۶۲ء سے ہر ماہ

(حضرت ننھے میاں صاحبؒ)

دوئم: سالانہ عرس مبارک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ۔ ۱۹۹۹ء سے ہر سال

نچوڑ موضوع کے بعد اب سینٹر ھذا کے مؤسس۔ روح رواؤں اور رفقائے کار کے'' اجمالی تذکرۂ حیات'' سے اس تاریخ کو سجاتے ہیں۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

حضرت قبلہ: علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ میکش اکبر آبادی

قادری، چشتی، نیازی، اکبر آبادی

حضرت صاحبؒ دریک نظر

۱۔	خاندانی نام:	حضرت سید محمد علی شاہ صاحبؒ
۲۔	والد ماجد:	حضرت سیّد اصغر علی شاہ صاحبؒ
۳۔	حسب ونسب:	سیّد
۴۔	مرشد والا:	قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ
۵۔	وابستگی سلسلۂ روحانی:	سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی
۶۔	عطائے اجازت وخلافت از:	پیر ومرشد، قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ
۷۔	تاریخ پیدائش:	مارچ ۱۹۰۲ء
۸۔	مقام پیدائش:	آگرہ (یوپی) بھارت
۹۔	تاریخ وصال:	۹ رشوال المکرّم ۱۴۱۱ھ بروز جمعرات مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۹۱ء
۱۰۔	مقام وصال:	آگرہ (یوپی) بھارت
۱۱۔	ابتدائی تعلیم:	از والدہ ماجدہ۔ ۱۸ سال کی عمر میں ''درس نظامی'' کی سند، حاصل کی۔ اردو، عربی، فارسی کی تکمیل مدرسہ عالیہ آگرہ سے حاصل کی۔ انگریزی گھر پر پڑھی۔

Marfat.com

۱۲۔ ذریعہ معاش: خاندانی جائدادیں

۱۳۔ شاعری میں تخلص: ''میکش''اکبرآبادی

۱۴۔ شعری مجموعات: (۱) میکدہ (۲) حرفِ تمنا (۳) داستان شب غم

نوٹ: آپ کے کلاموں کا بڑا حصہ دیوانوں میں نہ آسکا۔ بہ وجہ بے نیازی۔ لہذا بڑا حصہ گائیکوں۔ قوالیوں او عام پبلک میں گایا و پایا جاتا ہے

۱۵۔ نثری تصانیف: (۱) نغمہ اور اسلام۔ ۱۹۲۴ء (۲) نقدِ اقبال ۱۹۵۲ء
(۳) حضرت غوث الاعظمؓ ۱۹۶۶ء (۴) توحید اور شرک ۱۹۷۵ء
(۵) مسائل تصوّف ۱۹۷۸ء (۶) متفرق رسائل میں ۷۰ مضامین

۱۶۔ علم ادب کی دنیا میں: عہدے (یعنی مناصب)
(۱) صدر: انجمن ترقی اردو، آگرہ (۲) صدر: بزم اقبال، آگرہ
(۳) رکن: مجلس انتظامیہ، جامع اردو، علی گڑھ
(۴) رکن: مجلس انتظامیہ، انجمن ترقی اردو، اتر پردیش (یوپی)
(۵) میمبر: اردو اکادمی، لکھنؤ

۱۷۔ انعامات: (۱) ''حرف تمنا'' اور ''نقدِ اقبال'' پر حکومت اتر پردیش (یوپی) سے انعام یافتہ
(۲) ''مسائل تصوف'' پر اردو اکادمی، لکھنؤ سے انعام یافتہ
(۳) میرا کاڈمی لکھنؤ سے ''امتیاز میر'' اور نقد انعام یافتہ
(۴) اردو اکاڈمی لکھنؤ سے پانچ ہزار نقد خصوصی انعام یافتہ
(۵) غالب مودی ۱۹۸۴ء ایوارڈ یافتہ
(۶) حکومت نے ایک سو روپیہ نقد ماہانہ وظیفہ مقرر کیا تھا
(۷) اردو اکادمی اتر پردیش دو سو روپیہ ماہانہ وظیفہ مقرر کیا۔

Marfat.com

تعارف: (خصوصی واختصاری)

حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ میکش اکبرآبادی صاحبؒ کی شخصیت برصغیر ہندوپاک میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جہاں تک آپ کی سوانح حیات کا تعلق ہے تو پچھلے اوراق میں اشارہ کیا جا چکا ہے کہ جب بھی آپ کی سوانح حیات چھپ کر منظر عام پر آئی تو وہ صرف ہندوستان سے ہی آئے گی یہ کام پاکستان میں ناممکن ہے چونکہ آپ کی زندگی کے حالات وواقعات یا تو کما حقہٗ گھر والوں کے پاس ہیں یا پھر قریب ترین مریدین وخلفائے ہند کے پاس۔ مجھ حقیر ناچیز نے حضرتؒ کے اجمالی تعارف کے لیے دیگر کئی کتب کے علاوہ جناب معین فریدی صاحب کے ''ادبی مجلّہ''، ''علامہ میکش اکبرآبادی'' سے بہت کچھ مدد لی ہے۔

تعارف: بروئے سلسلۂ روحانی:

آپ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے پوتے قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کے مرید وخلیفہ تھے یعنی تاجدار سویم خانکاہِ نیازیہ بریلی شریف کی غلامی سے سرفراز فرمائے ہوئے تھے۔

تعارف: بروئے سلسلۂ خاندانی:

دوسری جانب یہ کہ آپ کے جدّ امجد سے بھی ایک خاندانی روحانی سلسلہ عالیہ گھر میں چلا آرہا تھا۔ لیکن آپ نے پیرومرشد کی اجازت کے باوجود اپنے گھریلو خاندانی روحانی سلسلہ پر کبھی بھی کوئی تبلیغی کام نہیں کیا بلکہ پروانہ وار اپنے پیرمرشد پر قربان ونثار ہوتے ہوئے مرشد کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کو اپنے سرآنکھوں پر رکھتے ہوئے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی سے ہی تمام زندگی دینِ اسلام کی تبلیغی خدمات انجام دیں۔

آپ کے مورث اعلیٰ حضرت قبلہ سیّد ابراہیم شاہ صاحبؒ قطب مدنی عہد جہانگیر کے آخری دور میں مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور سکونت کے لیے شہر آگرہ پسند فرمایا۔ بہ حکم خدا جب ہندوستان میں فیض جاری ہوا تو لوگ جوق درجوق آپ کے درِاقدس پر حاضر ہوکر فیضیاب ہونے لگے۔ اور بات یہاں تک پہنچی کہ مغل بادشاہ جہانگیر کے دو امراء ''خان جہان لودی'' اور خواجہ معین الدین خان سمرقندی'' بھی آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوگئے جنھوں نے آپ کے لیے ایک حویلی اور اس سے ملحقہ ایک مسجد بھی تعمیر کرائی۔

Marfat.com

راقم ہذا نے ۴ فروری ۲۰۰۴ء فون پر اپنے پیارے سرکار حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ سے جو مختصر ترین معلومات حاصل کیں اس کے مطابق ذیل میں حضرت صاحب کا حسب ونسب کا صرف آخری حصہ پیش کیا جارہا ہے چوں کہ آپ کا خاندانی شجرہ شریف تو حاصل نہیں۔ آپ کے مورثِ اعلیٰ حضرت قبلہ سید ابراہیم شاہ صاحبؒ قطب مدنی پچیس واسطوں سے حضرت امام حسینؓ شہید کربلاؓ کی اولاد تھے۔ یعنی مورث اعلیٰ حضرت قبلہ سید ابراہیم شاہ صاحب کی اولادوں کا آخری حصہ کچھ یوں ہے۔

حضرت قبلہ سیّد امجد علی شاہ صاحبؒ

حضرت قبلہ سیّد منور علی شاہ صاحبؒ

حضرت قبلہ سیّد مظفر علی شاہ صاحبؒ

حضرت قبلہ سیّد اصغر علی شاہ صاحبؒ

حضرت قبلہ سیّد محمدؒ علی شاہ صاحب
میکش اکبرآبادی (بڑے صاحبزادے)

حضرت قبلہ سیّد احمد علی شاہ صاحبؒ
(چھوٹے صاحبزادہ)

حضرت قبلہ حضرت سیّد معظم شاہ صاحبؒ
(بڑے صاحبزادے)

حضرت قبلہ سیّد حیدر علی شاہ صاحبؒ
(چھوٹے صاحبزادے)

حضرت قبلہ سیّد افضل علی شاہ صاحبؒ
(سب سے بڑے صاحبزادے صاحب ان کا ان کی حیات میں ہی وصال ہوگیا تھا)

حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب
(بڑے صاحبزادے)

حضرت قبلہ سیّد شبّر علی شاہ صاحب
مدظلہ العالیٰ
(سب سے چھوٹے صاحبزادے)

آپ اس وقت داداجان
حضرت قبلہ میکشؒ شاہ صاحب
کے گدی نشین ہیں

Marfat.com

مورث اعلیٰ حضرت قبلہ سیّد ابراہیم شاہ صاحبؒ ان کے بیٹوں اور پوتوں نے بھی اپنے خاندانی روحانی سلسلۂ عالیہ کے ذریعہ رشد وہدایت دین اسلام کا کام جاری رکھا۔ بڑے بڑے شاہی اور سیاسی نشیب وفراز دیکھے، بڑی بڑی تکالیف، پریشانیوں اور دشواریوں سے واسطہ رہا۔ جائیدادیں تک چھین لی گئیں۔ جان کے لالے بھی پڑتے رہے۔ لیکن نہایت ثابت قدمی و استقامت کے ساتھ نہ صرف یہ کہ شہر آگرہ میں ہی قیام جاری رکھا بلکہ دین اسلام کی تعلیم وتبلیغ کے لیے سردھڑ کی بازی بھی لگائے رکھی۔ جب کہ گردش زمانہ کے خوف سے بڑے بڑے لوگ شہر آگرہ چھوڑ کر دہلی اور دیگر شہروں میں بھاگ کر پناہ گزیں ہوگئے لیکن حضرت کے خاندان کو یہ خصوصی شرف حاصل ہے کہ مورث اعلیٰ کے وقت سے آج تک شہر آگرہ ہی میں رشد وہدایت دین اسلام کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں۔

حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ ابھی آپ طفل شیر خوار ہی تھے اور چھوٹے بھائی حضرت سیّد احمد علی شاہ صاحب تو ابھی صرف چار ماہ کے گود میں ہی تھے کہ والد ماجد حضرت قبلہ سیّد اصغر علی شاہ صاحبؒ کا وصال ہوگیا۔ دونوں بھائیوں کی پرورش و تعلیم تربیت کا سارا بار حضرت کی والدہ ماجدہ صاحبہؒ پر آپڑا تھا۔ پردہ نشیں خاتون ہونے کے باوجود آپ کی والدہ ماجدہ نے مخالفتوں اور مصائبوں کا بڑی ثابت قدمی سے سامنا کرتے ہوئے دونوں بچوں کی پرورش و تعلیم وتربیت میں ہمہ تن منہمک رہیں اور ابتدائی تعلیم وتربیت خود فرماتے ہوئے حضرت قبلہ سیّد میکش میاں صاحبؒ کو مدرسہ عالیہ آگرہ میں داخل کرایا اور آپ کے چھوٹے بھائی حضرت قبلہ سیّد احمد علی شاہ صاحبؒ کو انگریزی اسکول میں داخل کردیا گیا۔ حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ نے ۱۸ سال کی عمر درس نظامی کی تکمیل کرتے ہوئے اس کی سند حاصل کی۔ جب کہ انگریزی تعلیم حضرت نے گھر پر پرائیویٹ پڑھتے ہوئے حاصل کی۔ چوں کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے مدرسہ واسکول میں داخلہ کے ساتھ ساتھ ماسٹر ومولوی صاحب بھی ملازم رکھے ہوئے تھے جو گھر پر ہی رہتے ہوئے دن بھر دونوں بچوں کی نگرانی کرتے تھے۔

دوسری جانب آپ کی والدہ صاحبہؒ ہی ان دونوں بچوں کے جوان ہونے تک خود ہی

Marfat.com

خاندانی روایات و رسومات کی پوری پوری طرح پاسداری و پابندی کرتے ہوئے تمام عرسوں او فاتحاؤں کا بروقت اور تسلسل کے ساتھ اہتمام فرماتی رہیں اور کنبہ والوں کو بھی سمجھتی رہیں۔

باری تعالیٰ نے حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میکش اکبر آبادی صاحب کو دو بیٹے عطا فرمائے تھے۔

۱۔ حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحبؒ (بڑے)

۲۔ حضرت سیّد حیدر علی شاہ صاحبؒ (چھوٹے)

بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد معظم علی صاحبؒ آپ کی حیات میں ہی سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی خدمات انجام دیتے ہوئے حق کو پیارے ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحبؒ کے سب سے بڑے بیٹے یعنی حضرت میاں صاحبؒ کے پوتے حضرت سیّد افضل علی شاہ صاحبؒ بھی آپ کی حیات میں ہی واصل حق ہوئے تھے۔ حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحبؒ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تین فرزند عطا فرمائے تھے۔

۱۔ حضرت سیّد افضل علی شاہ صاحبؒ

۲۔ حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ

۳۔ حضرت سیّد شبّر علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ

بعد وصال دادا جان حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میکش اکبر آبادی در سال ۱۹۹۱ء حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحبؒ مدظلہ العالیٰ (منجلے پوتے) بہ حیثیت آپ کے جانشین آپ کی گدی پر جلوہ افروز ہوئے اور تب ہی سے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن و تبلیغ و توسیع میں مصروف کار ہیں جب کہ آپ کے چھوٹے بھائی حضرت سیّد شبّر علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ آپ کے دست و بازو بنے آپ کے شانہ بشانہ سلسلۂ عالیہ کے کاموں میں تعاون فرمائے ہوئے ہیں۔

تعارف: بروئے سلسلۂ علم و ادب:

بعد بروئے سلسلۂ روحانی و سلسلۂ خاندانی حضرت قبلہ سے وابستہ سلسلۂ علم و ادب کا بھی ایک مختصر سا تعارف پیش ہوتا چلے کہ آپ کا دنیائے علم و ادب میں بھی ایک بڑا مقام ہے جس

Marfat.com

پر ہم غلاموں کو تو تفصیلی تبصرہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں چوں کہ غلاموں ہی نے آپ کی شخصیت پر اتنا کچھ لکھ کر منظر عام پر پیش کر دیا ہے کہ شاید ہم بھی نہیں لکھ پاتے۔ حضرت صاحبؒ کی شخصیت کے اس پہلو پر اتنا اختصاری نذرانہ وعقیدت ومحبت چلو اس طرح پیش کر لیتے ہیں کہ عام وخاص تو اپنی جگہ غیر مسلم عوام اور غیر مسلم حکومت ہند نے بھی آپ کی علمی وادبی خدمات کی قدر دانی میں کسر نہیں رکھی۔ مخصوص انعامات، ایوارڈ وظائف کا تو شمار نہیں قدر دانی کی انتہا یہ کردی کہ آپ کو پاکستان نہیں آنے دیا گیا کہ پاکستانی وہاں روک کر ہمارا قیمتی اثاثہ ہم سے نہ چھین لیں۔ برصغیر انڈو پاک میں آپ کے پرستاروں کی کمی نہیں۔ آپ کی حیات میں اخبارات ورسائل کے علاوہ بھی اکثر ہندوستان کے ریڈیو اسٹیشنوں سے آپ کو سنا جاتا تھا۔ تخلص بھی ''میکش اکبر آبادی'' ایسا کہ جب سے ہی آپ فوری پہچان لیے جاتے ہیں۔

گو آپ برصغیر کے بہت سے شعرائے کرام کو بہت ہی پسند فرماتے تھے لیکن مرزا غالب اور علامہ اقبال آپ کے آئیڈیلز تھے۔ آپ کی تصنیف ''نقدِ اقبال'' جس کی منہ بولتی تصویر ہے جس میں علامہ اقبال صاحب کے کچھ چھپے ہوئے پہلوؤں سے عام لوگوں کو حضرت نے نہ صرف متعارف فرمایا بلکہ وحدت الوجود اور وحدت الشھود کی بھی خوب سیر کرائی ہے۔

تعلیم وتربیتِ خصوصی:

اس سلسلہ میں تعارف میں کافی روشنی ڈالی جاچکی ہے لہٰذا مختصراً یہاں یہ ہے کہ آپ کی ظاہری دنیاوی تعلیم وتربیت کا بہت اعلیٰ انتظام آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہوا تھا۔ اس وقت کے مشہور ومعروف ماہر اساتذۂ گرامی سے بھی آپ کو آراستہ کیا گیا تھا۔ آپ کی روحانی تعلیم وتربیت آپ کے پیرومرشد قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ نے فرمائی تھی۔ اور وہ بھی ایسی فرمائی کہ جس کے اثرات وثمرات دنیا نے دیکھے کہ مثل آفتابِ وقت تمام عمر چمکتے دمکتے رہے۔ اور رشد وہدایت دینِ اسلام کا کام کماحقہ انجام دیتے رہے۔

اوصاف حمیدہ:

اوّل تو آپ کا پیکر مبارک ظاہری ہی اس قدر حسین وجمیل اور پرسحر وپرکشش تھا کہ ہر

Marfat.com

پہلی نظر و پہلی ملاقات میں ہی ہر شخص متاثر و گرویدہ ہو جایا کرتا تھا۔ ان گنت اوصاف قدرت نے آپ میں ودیعت فرمائے ہوئے تھے۔ نبیرۂ سراج السالکین حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کے وہ جملے ایک یادگاری حیثیت میں ہمیشہ یاد رہیں گے کہ آپ کبھی کبھی اپنے مریدین و نشستوں میں حوالہ دیا کرتے تھے کہ اس وقت ادب حضرت میکش میاں صاحبؒ اور ان کے گھرانہ پر ختم ہے۔ اگر کسی کو ادب سیکھنا ہو تو حضرت اور ان کے گھرانہ کا مطالعہ کرے تو یہ تو حضور پیری و مرشدی کا ادب کا عالم تھا۔ ۱۹۸۷ء میں جب میں خود حضرت والا کی خدمت اقدس میں حاضریاں پیش کر رہا تھا تو بچشم خود بھی دیکھا۔ شرم و حیا بھی ایسی کہ بلائیں لینے کو دل چاہے۔ گفتگو یعنی انداز کلام ایسا نرم حلیم و شریف کہ دل چیرتا پار بولے۔ آپ بہت ہی کم گو۔ صرف ضرورت کے مطابق بڑی جامع و بامعنی۔ پر سحر و پرکشش۔ دل آزاری سے پاک دل خوش کرنے والی گفتگو فرماتے تھے۔ لباس اپنے سرکاروں کا سا، صاف ستھرا اور سادہ، چال ڈھال بھی پروقار عجز و انکساری سے بھرپور کہ غرور و تکبر کو بھی رشک آئے۔ معاملات جمیع میں اعتدال و توازن، نام و نمود نمائش اور دکھاوا اخلاف فطرت تھے۔ اپنے بزرگوں کی تعلیمات کے مطابق شریعت ظاہری پر سختی سے عمل پیرا ہوا کرتے اور اپنے مریدین کو بھی اس کی تعلیم فرماتے۔ ہر حال میں شریعت ظاہری کا پاس رکھا اور متعلقین سے رکھوایا۔ تمام عمر اس سنت پر بھی پیرا عمل رہے کہ کبھی کوئی کسی دوسرے کی آپ سے شکایت کرتا تو آپ فرماتے میں فریق دوئم سے اس سلسلہ میں معلومات کرلوں پھر کچھ کہہ یا کرسکوں گا۔ کبھی بھی فریق اوّل کی سنتے ہی کوئی فیصلہ نہیں فرمالیتے تھے۔ دونوں فریقوں سے حقائق کے حصول کے بعد زبان اقدس سے کچھ ارشاد فرماتے۔

مہمان نوازی و ادائے سخا بھی عجیب دیکھی۔ آپ کے مریدین و معتقدین جو غیر ملکوں یا ملکی شہروں سے آپ کی خدمت میں آتے وہ حضرت صاحبؒ کے گھر میں ہی قیام فرماتے ہوئے آپ کے مہمان ہوتے۔ ایک قدم اور آگے کہ باہر سے آنے والوں سے چند دن قیام کے بعد پوچھا بھی جاتا کہ میاں پردیس کا معاملہ ہے کبھی پیسے ختم ہو جاتے ہیں لہذا بلا تکلف و بے جھجک ضرورت کے مطابق پیسے لے لینا تکلیف مت اٹھانا اس لیے کہ ایسی صورت میں پردیس میں کہاں

Marfat.com

جاؤ گے یہی تمہارا گھر ہے بعد پھر دیئے جاتے بھی جو بے اعتدالی وا پنی کم حیثیت سے متاثر ہوتے ۔ یہ مرا آنکھوں دیکھا خود پہ پڑا واقعہ ہے کہ میرے چار دن گزر رہے تھے کہ حضرت قبلہ حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب ؒ نے اکیلے میں مجھ سے مذکورہ بالا الفاظ عطا فرمائے اور فرمایا کہ میاں بتاؤ اس وقت کتنے پیسے دے دوں میں نے عرض کیا کہ حضور میرے پاس کافی پیسے ہیں ضرورت پڑی تو ضرور لے لوں گا اور کہاں جاؤں گا تب میاں مطمئن ہوئے ۔ ملاحظہ تو ہو مریدین کا کس قدر خیال کہ جیسے سگی اولاد میاں صاحب ؒ کے اسپیشل خصائص میں یہ بھی تک کہ جب مرید پہنچتا تو اس وقت پہنچتے ہی صرف اتنی نذر قبول فرماتے جو مرید کی حیثیت کے مطابق ہوتی بقیہ واپس فرما دیتے ۔ کمزور و غریب مریدین کی نذر پر صرف ہاتھ رکھ کر واپس فرما دیتے ۔ اس پہلی آتے ہی نذر کے بعد آخر تک پھر حضرت قبلہ میاں صاحب ؒ پھر کوئی دوسری نذر قبول نہیں فرماتے خواہ مریدین کتنے ہی دن آپ کے پاس قیام کرے اور سر پٹخ پٹخ کے رہ جائے دوسری نذر بھی قبول نہیں فرماتے تھے ۔ یہ واقعہ میرے ساتھ بھی ہوا لیکن تفصیل سے پرہیز کر رہا ہوں اختصار کے پیش نظر ۔

یہ بھی مشاہدہ کیا گیا کئی واقعات میں جو میری نظر کے سامنے کہ حضور پیر و مرشد بے ادب شخص کو نہ کبھی پسند فرماتے نہ کبھی بیعت فرماتے ادھر ادھر روانہ فرما دیتے اور یہ میں نے دیکھا کہ جسے آپ نے بیعت نہیں کیا وہ واقعی نمبر ۲ آدمی نکلا اور اپنے انجام کو پہنچا ۔ اب بھی ایک کیس میرے سامنے ہے کہ پردہ لازم و ملزوم اور پھر میرے مرشد بھی ایسے شخص سے بھی اعلیٰ اخلاق کا معاملہ فرماتے تھے پسند نہ پسند سے بہت بالا مقام خلق کی بلندی سے ۔

حضرت کی ابتدائی تعلیمات میں یہ ہی تعلیم لازم و ملزوم جو ہر مرید کو عطا فرماتے کہ میاں دیکھو بریلی شریف خانقاہ عالیہ نیازیہ اور اس کے سجادہ نشیں ہمارے مرکز ہیں لہذا ہمیشہ اپنے مرکز سے جڑ کر رہنا کٹ کر مت رہنا ورنہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا ۔ دنیا تو شاید سفارشوں سے دیدی جائے لیکن روحانیت کی بو بھی تمھیں سونگھنے تک کو نہیں ملے گی ۔ اگر مرکز کو کماحقہ اس کا مقام دیا اور اولیت کے ساتھ اس سے جوڑے رکھا تو پھر دین دنیا دونوں تمھاری ۔

تعارف تاریخ اختصار کی وجہ سے محدود ترین اوصاف حمیدہ رقم کر رہا ہوں بقیہ آپ کی سوانح حیات میں جب بھی منظر عام پر آئے ۔

Marfat.com

خدماتِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی:

آپ نے بھی اپنے خلفاء و پیر بھائیوں کی طرح سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کو بڑی وسعت دی۔ نہ صرف اپنے شہر آگرہ اور تمام ملک بھارت بلکہ بیرون ممالک میں بھی آپ کے مریدین کی خاصی تعداد موجود ہے۔ جہاں اور جیسی ضرورت پڑی آپ نے کماحقہ کردار ادا کرنے میں دیر نہیں کی۔ اس سلسلہ میں شہر حیدرآباد (پاکستان) کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ بذریعہ اپنے خصوصی ذمہ دار خلفا و مریدین مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ کے لے ۱۹۶۲ء میں اپنا ایک ذیلی نیازیہ سینٹر قایم فرما کر اس شہر حیدرآباد میں بھی تسلسل سے وسعت فرمائے ہوئے ہیں۔ چوں کہ بیرون ممالک میں آپ کی کاوشوں کی معلومات مجھ تک نہیں لہذا یہاں اظہار نہ کرنے کی معذرت۔ اس کا ذکر سوانح حیات میں ہی ملے گا جب کبھی منظر عام پر سوانح حیات آئی۔

ہاں برائے اسباق روحانی درِاقدس حضور پیر و مرشد میں ۱۹۸۷ء میں میری حاضری ہوئی اور اس کے قیام کے دوران جو کچھ میں نے بہ چشم خود دیکھا اور سنا وہ ضرور یہاں زیرِ قلم لا رہا ہوں۔ اس دورۂ ۱۹۸۷ء میں بڑے اور سینئر ترین پیر بھائی جناب عبدالحمید نیازی صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ گو قیام افسوس مختصر ترین دس روزہ رہا کاش طویل ہوتا۔ شام پانچ بجے سے نو بجے شب تک روزانہ حاضری میں رہتا۔ لوگوں کا تانتا بندھا ہوا تھا ایک آ رہا ہے ایک جا رہا ہے۔ آپؒ چوں کہ صاحب فراش تھے گدی پر نہیں بیٹھتے تھے لہذا آپ کی جگہ آپ کے بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحبؒ گدی کے برابر بیٹھ کر میاں صاحبؒ کی نمائندگی فرمایا کرتے تھے۔ شہر آگرہ اور بھارت کے تمام شہروں سے آئے ہوئے مریدین کے لیے آپ بروز اتوار صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک ویل چیئر پر بیٹھ کر کمرہ سے باہر تشریف لا کر اپنے آستانہ پر جلوہ افروز ہوتے تاکہ مریدین، معتقدین، زیارت، دست بوسی و قدم بوسی کا شرف حاصل کر سکیں۔ بیرونی دنیا سے آنے والوں کے لیے خصوصی سہولت عطا کی ہوئی تھی کہ بیرون ملک سے جو بھی مریدین و معتقدین آئیں انھیں فوری اندر آپ کے کمرہ خصوصی میں چند منٹوں کے لیے لے آیا جائے بشرطیکہ آپ بہ ہوش ہوں عالم استغراق میں نہ ہوں۔ غیر ملکیوں کی پیاس بجھانے کے لیے مزید سہولت یہ بھی

Marfat.com

رکھی تھی کہ وہ جب بھی خواہش کریں میرے پاس فوری لے آیا جائے چوں کہ دوسرے ملک سے آئے ہوئے ہیں نہ جانے پھر کب آنا ہو جب کہ ہندوستان والوں کے لیے تو اتوار کے دو گھنٹہ بہت تھے۔

میں نے یہ بھی دیکھا کہ حضرت والا کی خدمتِ اقدس میں آنے والوں میں ہندو و دیگر مذاہب کے لوگ بھی کچھ کم نہیں ہوتے تھے برابر کے سے نظر آتے تھے یعنی یہ کہ غیر مسلموں میں بھی آپ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ میوہ کڑے کے ایک ہندو دکاندار سے میاں صاحب سے متعلق جب میں نے معلومات کیں تو اس نے مجھے بتایا۔ ہم سب بھی آپ کی طرح گرو جی کے ہی ہیں وہ ہمارے مہاراج ہیں ہم ان کی رعایا ہیں ہم لوگ تو اپنی دکانوں کی چابیاں بھی ان کی دہلیز سے چھوا کر اپنی دکانیں کھولتے ہیں۔ گو حضرت کی خدمات سلسلہ عالیہ نیازیہ کے خاصے ذخائر میرے سینہ میں بھی رقم کیے جانے کے لیے تقاضہ کر رہے لیکن وہ سب آپ کی سوانح حیات کے لیے چھوڑتے ہوئے صرف اپنی آنکھوں دیکھے کانوں سنے حالات و واقعات کو ہی محدود کرتے ہوئے تعارف و تاریخ ہذا کو اختصار سے سجا رہا ہوں۔

اسی حاضری ۱۹۸۷ء میں مجھے انعقاد ۲۶ شریف فاتحہ و سماع ماہانہ میں بھی شریک ہونے کا شرف حاصل ہوا دیکھا کہ تین افراد پر مشتمل قوال پارٹی۔ ایک ہارمونیم + ایک ڈھولک پر + ایک تالی پر ایک گھنٹہ سماع پڑھی۔ شاملِ محفل بھی بشمول حضرت قبلہ سیّد معظم علی شاہ صاحب ہم آٹھ دس افراد تھے۔ محفل ختم پر حضرت سیّد معظم میاں صاحب نے آنے والی نذر قوال کو دی پھر جیب سے نکال کر اپنی طرف سے مزید ایک خصوصی نذر خفیہ ہاتھ سے خفیہ رکھتے ہوئے قوال کو دی جو سلام و دست بوسی کر کے چلا گیا۔ عبدالحمید نیازی بھائی اور میں نے اس محفل میں وہ کلام بھی سُنے جو دیوان شریف میں نہیں۔ اسی موقعہ پر معلوم ہوا کہ حضرت کے کلاموں کا دیوانوں سے زیادہ حصہ عوام میں ہے چوں کہ آپ نے اپنے کلاموں پر توجہ ہی نہیں دی۔ دیوان بھی مریدین و معتقدین نے جمع کر کے محفوظ کیے جتنے بھی کلام حاصل ہو سکے۔ گائک، گائکہ و شعرا برائے مشاعرہ اکثر فی البدیع کلام لکھوا کر لے جاتے تھے جن کا کوئی ریکارڈ نہیں۔

اسی دوران حاضری ۱۹۸۷ء حضور پیر و مرشد کی مزید ایک یہ تعلیم بھی مجھ کو عطا ہوئی کہ

Marfat.com

میاں صاحبؒ مرید کرنے کے بعد پہلی سرکاری تعلیم کے بعد دوسری تعلیم کبھی نہیں دیتے تاوقت کہ مرید خود مزید تعلیمات طلب نہ کرے۔ اس سلسلہ میں جب میں نے جاننا چاہا تو کہ یہ کیوں؟ فرمایا گیا کہ کوئی بھی پیر جو کچھ اپنے مرید کو دیتا ہے تو نہ تو وہ کوئی نئی چیز اور نہ ہی وہ اس کی ذاتی چیز ہوتی ہے وہ وہی اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے جو چودہ سو سال سے سینہ بہ سینہ چلی آرہی ہوتی ہے اور ظاہر میں بہ صورت شریعت ظاہرہ۔ لہزا ایک پیر کامل سخت ترین احتیاط برتتا ہے اور خاص نظر و توجہ مرید کے حالات پر رکھتا ہے کہ حق حلال کی روزی کمانے ماں باپ بیوی بچوں اور اس دنیا کی متعلقہ شرعی ضرورتوں اور ضروریات کے بعد اس کے پاس کتنا وقت وقوت بچتی ہے جواب ذکر و اشغال و درود وظائف کو وقت دے سکے۔ اس کا تخمینہ لگائے بغیر اہل نظر ہادی اس پر پڑھنے پڑھانے کرنے کرانے کا بھاری بوجھ تھوپ دے گا اور بہ حالت اس کی اپنی مجبوری وہ نہ کر سکا تو یہ دراصل اس کی ''اللہ رسول'' کے احکامات کی نافرمانی ہوگی جس کا اسے نقصان ہوسکتا ہے وہ تو بے چارہ دین سیکھنے اور حصول وقرب الٰہی کے لیے مرشد کے پاس آتا ہے نہ یہ کہ اس کی دین دنیا ہی خراب کردی جائے اپنی رعب دبدبہ اور قابلیت جما کر۔ بے حد احتیاط سے مرید کو اس کے حالات و واقعات زندگی کی روشنی میں اس لائن میں آگے بڑھایا جاتا ہے تاکہ اس کا سب کچھ محفوظ رہے اور وہ خراماں خراماں بوجھ و دباؤ محسوس کیے بغیر ہلکا پھلکا خود کو محسوس کرتے ہوئے مطلوبہ خصوع و خشوع و دل جمی وحضوری قلب کے ساتھ اپنی منازل طے کرتا چلا جائے۔

اوّل پیروی شریعت ظاہری کا ایک واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا جس کا ذکر یہاں کرنا لازم وملزوم ہے چوں کہ یہ تعلیمات نیازیہ کے خزائن میں سے ایک ہے۔ ہوا یوں کہ ہمارے پیر بھائی مرحوم الیاس نیازی صاحبؒ جو میرے پیرومرشد کے عزیزوں میں سے بھی ہوتے تھے۔ کراچی میں مستقل قیام فرماتے تھے اور شعبہ الیکٹریشن سے وابستہ تھے۔ قبلہ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ العالی کے مرید۔ ایک مرتبہ اپنے مرشد والا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ قبلہ حضور حسنی میاں نے پڑھنے پڑھانے کی ایک خصوصی عطا سے انھیں سرفراز فرمایا۔ جناب الیاس صاحب چوں کہ مجھ سے بہت محبت کرتے تھے لہذا میرے لیے بھی حضور والا سے وہ عطا مانگ لی

Marfat.com

جونوازدی گئی۔ الیاس صاحب وہ عطا لے کرآ گرہ پہنچے۔ کہ میرے پڑھنے پڑھانے کی اجازت بھی میرے پیرومرشد سے حاصل کرتے چلیں۔ جب حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ اعلیٰ سے اجازت مانگی حضرت نے فی الفور پوچھا کیا شمس نیازی باشرع ہوگیا ہے۔ جناب الیاس نیازی صاحب نے کہا کہ جی حضور وہ باشرع ہو گئے ہیں۔ یہ سوال حضرت نے تین مرتبہ کیا جس کا اقرار جناب الیاس نیازی صاحب نے کہا۔ پھر فرمایا میاں تم اس کے ذمہ دار وضامن ہو کہ وہ باشرع ہوگیا ہے۔ بھائی الیاس نیازی صاحب اس کا بھی اقرار کیا۔ تب جا کر حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا جاؤ اجازت ہے پڑھنے اور عمل کرنے کی۔ میرے ساتھ ہونے والے واقعہ سے مطلع قطعی صاف ہو جاتا ہے اور کھلی تعلیم نیازیہ ہے کہ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی میں شریعت اولیت کے ساتھ آگے ہی آگے رکھا جاتا ہے۔ بغیر شریعت ظاہری پر عمل پیرا ہوئے مرید کو ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا جاتا۔ اس سلسلہ میں حضور شاہ نیاز بے نیازؒ کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ عملی مثال بھی موجود ہے کہ اپنی زندگی کے آخر ایام میں آپ ہر وقت حالت استغراق میں گم رہا کرتے لیکن خلفاء و مریدین کو سخت حکم دیا گیا تھا کہ جس وقت نماز کا وقت ہو جائے مجھے اٹھا کر ویسے ہی نماز پڑھوالیا کرنا جیسی ایک باہوش مسلمان نماز ادا کرتا ہے سو حکم کی تعمیل میں ایسا ہی کیا گیا اور حضور قبلہؒ کی ایک رکعت بھی ترک نہیں ہوئی۔

مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ کے دوران حضرت قبلہؒ نے جو نقوش۔ امثال وعملی نمونے عظیم حسن وجمال سے مزین ہماری تعلیمات کے لیے چھوڑے وہ کچھ اور بھی کچھ ہم اس طرح چھیڑتے ہیں۔

حضرتؒ کے میکش خانہ پر وہی تعلیم توکل حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ پایا کہ مریدین و متعقدمین کی نذروں تحفوں پر معاملات تبلیغ نہ تھے۔ ان کی حیثیت سے ان کی نذریں قبول ہوتیں۔ ہاتھ رکھ کر واپس کر دی جاتیں اپنی طرف سے مریدین ومعتقدین کی مدد کی جاتی المختصر یہ کہ بالکل جسمانی اولاد کی طرح روحانی اولاد کا بھی خیال رکھا جاتا۔

محفل سماع کے سلسلہ میں بھی درِاقدس سے بہترین سبق ملا۔ لیکن ادب وآداب اور

Marfat.com

سادگی سے محفل اپنے حسبِ حیثیت سجانی چاہیے نام ونمود وریاء کی ضربیں لگاتے ہوئے سماع سے متعلق بھی تعلیمات ملیں کہ اپنے اکابرین کی طرح با مقصد و جزائے حصول فیض روحانی قواعد و ضوابط حضور خواجہ غریب نواز شہنشاہ ہند اپنی چشتیہ نیازیہ محافل سجائی جائیں کسی دوسری کی نقلیں نہ کی جائیں اپنے چشتیہ نیازیہ بزرگوں کی تقلید کرتے ہوئے۔ تمام تعلیمات سماع تو پیش نہیں کی جارہی ہیں اختصار میں بیان کی جاتی ہیں باپردہ، مکمل طہارت، ادب وآداب، باغسل باوضو، مقامات اور اوقات کا خاص خیال یعنی مطابق طلب وضرورت ارواح۔ اہتمام محفل کیا جائے۔ حضرت سے تعلیم عطا ہوئی کہ بلاضرورت بغیر کیف وسرور اور وجد وصال مصنوعی طور پر جسم کا کوئی حصہ محفل سماع میں ہلا دیا گیا تو زیر قلم ریاکاری ودکھاوا آتے ہوئے وہ حصہ وجسم جہنم میں جلایا جائے گا۔ مزید فرمایا گیا کہ جب تک محفل سماع میں کیف وسرور حاصل نہ ہو نذر بھی پیش نہیں کی جانی چاہیے حصول کیف وسرور پر ہی قوال کو نذر کی جائے۔ اس کا مقصد یہ نہ لیا جائے کہ کیف وسرور نہیں ملا تو قوال کو کچھ دیا ہی نہ ہو۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دوران سماع نہ دیا جائے بلکہ محفل سماع ختم ہونے کے بعد اپنی حسبِ حیثیت پردہ میں اُس کی مزدوری دی جائے۔ کیوں کہ اس کا روزی روزگار وذریعہ معاش قوالی پڑھنا ہی ہے لہذا وہاں قواعد وضوابط سماع کا خیال رکھیں تو بعدہ پھر اس کی پوری پوری مزدوری دی جائے جو حق اس کا بنتا ہے تاکہ وہ اپنی امور خانہ داری کی ذمہ داریاں ادا کرسکے۔ حیلہ بہانہ سے ٹالا نہ جائے۔ پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدور کی مزدوری ادا کی جانا چاہیے اگر اس کا حق ادا نہیں کیا تو آپ زیر قلم حقوق العباد سے چشم پوش ہوں گے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو بہتر یہ کہ سماع کا اہتمام نہ کیا جائے تاوقت کہ انتظام نہ ہو جائے۔

ہمارے ایک پیر بھائی جناب شریف الدین نیازی صاحب نے مجھے حضرتؒ کا ایک واقعہ سنایا کہ وہ اور اکبر خان نیازی (داماد لطیف الدین نیازی) بیعت ہونے جب آگرہ گئے تو بیعت ہونے کے بعد روزانہ حاضریاں ہوتیں۔ ہمیں خیال آیا کہ پردیس کا معاملہ ہے نہ جانے پھر کب آنا ہو یا نہ ہو میاں سے اور مزید تعلیم لے لیں لہذا میں نے عرض کیا کہ حضور ابتدائی تعلیم کے بعد ہمیں اور مزید تعلیم عطا فرمادیں غیر ملکی معاملہ ہے دوبارہ آئے نہ آئے۔ حضرت نے فرمایا

Marfat.com

کہ جب تک آپ کا یہاں قیام ہے اور میری نشست میں آپ آتے ہیں نشست میں بیٹھ کر تمام وقت صرف مجھے دیکھا کریں۔ حضرت کی یہ دوسری تعلیم تو ہمارے سر سے گزر گئی ذرا پلے نہیں پڑی لیکن ادب کو پیش نظر رکھتے ہوئے پھر کچھ نہیں کہا اور سر تسلیم خم کر کے حکم کی تعمیل کرتے رہے۔ جب ہم حیدرآباد واپس آ گئے تو کچھ عرصہ بعد ہم نے اپنے ہی سلسلہ کے نیازیہ بزرگوں سے پوچھا کہ حضرت، ہمارے میاں صاحب نے ہمیں یہ دوسری تعلیم دی تھی "کہ مجھے ہی دیکھا کرو" ہمیں آج تک سمجھ نہ آئی آپ اس کی تشریح فرمادیں یعنی ذرا کھولدیں کہ اس کے کیا معنی۔ نیازیہ بزرگ صاحبان نے ہمیں بتایا کہ میاں آپ تو بڑے خوش نصیب ہیں کہ آپ کے پیرومرشد نے وہ سب کچھ دے دیا جو برسوں میں عطا ہوتا ہے۔ یہ تو دریا کو کوزہ میں بند کر کے آپ کے حوالہ کر دیا گیا۔ سارا کچھ مرید اسی کے لیے تو عمر بھر جدوجہد کرتا ہے وہ مرشد کو دیکھ دیکھ کر خود میں اتنا سمالے کر خود سے محبت کا یہ مقام جب حاصل ہو جاتا ہے تب جا کر مرید آگے کا سفر طے کرتا ہے حق کی حضوری میں پیش ہونے کے لیے۔ اس تعلیم "مجھے دیکھا کرو" کا مطلب پھر اچھی طرح ہماری سمجھ میں آ گیا کہ ہمارے بزرگان سب سے پہلے مرید میں محبت کا بیج ڈال کر اس کو خوب پروان چڑھاتے ہیں کہ یہ چنگاری محبت سے شعلہ۔ شعلہ سے بھٹی ہو جائے تاکہ مرید راہ حق میں چلے نہیں دوڑے اور کلانچیں بھرے۔ ذرا سے اشارۂ ابرو پر سب کچھ نثار کر دے تعلیم حکم کا تو سوچنا کرنا کیا پھر اس طرح وہ جلد ترین اور سہل سے مقامات طے کرتا ہوا اصل کو جا لگتا ہے۔

میرے اوّل استاد معظم جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب نے بھی اپنا ایک واقعہ سنا کر اس کی تفصیل تعلیم سے بھی آگاہ فرمایا تھا اور وہ یہ کہ ۱۹۶۲ء میں آپ اپنے تین شاگردوں کو اپنی نشستی تعلیم و تربیت کے بعد حضرت پیرومرشدؒ کی بارگاہ اقدس میں بیعت کرانے آگرہ تشریف لے گئے۔ شاگردوں میں جناب بھائی لطیف الدین نیازی۔ عبدالحمید نیازی اور حامد علی نیازی تھے۔ بیعت کرا چکنے کے بعد جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ نے ایک دن حضرتؒ سے عرض کی کہ میاں ہم چاروں پیر بھائی کی خواہش ہے کہ آپ کے ساتھ تاج محل کی سیر کو چلیں۔ حضرت والا نے اپنے پردیسی و روحانی بیٹوں کے جذبات و خواہش کا احترام فرماتے ہوئے ایک

Marfat.com

شرط رکھی فرمایا۔ جب ہم تاج محل کی طرف چلنا شروع ہوں گے تو یا تو آپ چاروں مجھ سے آگے آگے چل رہے ہوں گے اور میں آپ لوگوں کے پیچھے یا میرے شانہ بشانہ برابر سے بالکل ایسا لوگوں کو معلوم ہو کہ جیسے ہم سب یار دوست جا رہے ہیں۔ دست بستہ ہاتھ باندھ کر قطعی میرے پیچھے پیچھے نہیں چلیں گے۔ نہ ہی تمام تاج محل پروگرام میں میری مریدی والا ادب وآداب ودست بوسی طور طریق اختیار کریں گے قطعی یارانہ انداز میں پروگرام تکمیل کو پہنچائیں گے جناب صوفی صاحب اور تینوں پیر بھائیوں نے حضرت کی شرط مان لی۔ شرط کی پابندی کرتے ہوئے تاج محل پہنچے تاج محل دیکھنے اور سیر سپاٹے کے بعد سبزہ زار تاج محل پر بیٹھے میاں سے گفتگو کر رہے تھے کہ عصر کی اذان ہو گئی۔ ہمیں دعوت نماز دیے بغیر حضرت نے ہم سے صرف یہ فرمایا کہ میاں ذرا نماز پڑھ لوں اور نماز پڑھنا شروع ہو گئے۔ ہم چاروں اس رویہ پر بڑے حیرت و پریشانی میں شرمندہ ہوئے جا رہے تھے پھر ہم بھی خود وضو بنا کر نماز پڑھنا شروع ہو گئے۔ نماز پڑھ کر جب پھر سبزہ زار پر ہم میاں کی نشست میں بیٹھے تو مجھ (صوفی صاحب) سے نہ رہا گیا اور میاں سے اپنے علم میں اضافہ کے لیے کچھ سوال کر ڈالے یہ جرات یوں ہوئی کہ بچپن ہی سے میں میاں صاحبؒ کا منھ لگا اور میاں سے ذرا فری تھا۔ اوّل سوال کیا کہ حضور آپ نے تاج محل ہمارے ساتھ آنے کے لیے یہ کیسی شرط رکھی کچھ سمجھ نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا۔ میاں ایسے مواقع پر جہاں ہمارے ذاتی معاملات میں عام پبلک کا ردعمل دخل لازمی ہوتا ہے ہمیں خود کو نام ونمود ونمائش و کبر و ریاء سے بچانے کے لیے پہلے ہی کاٹ کر لینی چاہیے سادگی واجنبیت کے پردہ سے خود کو چھپا لینا چاہیے۔ کیوں کہ انسان بندہ بشر خطا کی خو کا حامل ہے اور ذرا سی بھول چوک میں ہمارا ازلی دشمن شیطان کہیں ہمیں شکار نہ کر جائے۔ جب کوئی بزرگ مریدوں کے جھرمٹ میں ادب وآداب و پیری مرشدی انداز میں لوگوں میں سے گزرتا ہے تو عام پبلک بھی عزت واحترام مصافحہ وغیرہ کے لیے ٹوٹ پڑتی ہے۔ بس یہی کبر و ریاء کے لیے نازک ترین وقت ہوتا ہے۔ دویم اسی صورت میں راستہ میں رکاوٹ ہو جاتی ہے اور اللہ کی مخلوق تکلیف میں آ جاتی ہے راستہ بند ہو جانے سے اور خلق کا کاروبار بھی کچھ وقت کے لیے متاثر ہو جاتا ہے۔ لہذا کہاں کی دانش مندی ہے کہ یہ کچھ جانتے

Marfat.com

ہوئے ہم شیطان کو دعوت حملہ دیں اور خلق کو تکلیف پہنچائیں۔ لہذا بہترین علاج وتدبیر کر لی جائے کہ سادگی اور پردہ میں نکل جائے۔ بعدہ پھر ایک سوال میں نے بارگاہ اقدس میں پیش کیا کہ حضور آپ نے ہمیں اپنے ساتھ نماز کی دعوت کیوں نہ دی خود پڑھنے لگے۔ فرمایا میں نے دعوت تو دی لیکن قولی زبان کی جگہ عملی زبان سے دی (ظاہری زبان کی جگہ باطنی زبان سے) اور وہ اس قدر طاقت ور پُرسحر، پُرکشش ومؤثر ہوتی ہے جو اپنے ہدف پر پہنچے بغیر نہیں رہتی۔ فوری مثال آپ لوگوں کے سامنے ہے کہ بخوشی وخضوع وخشوع کے ساتھ آپ نے فوری دعوت نماز قبول کی اور از خود میرے ساتھ نماز پڑھ ڈالی۔ ہادی کو بروقت صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت بھی ہونا چاہیے۔ میں اگر دعوت زبانی (قولی) دے دیتا تو آپ لوگوں میں جو آپ کے پیر بھائی کسی معذوری کی وجہ سے اس قابل نہیں ہوتے کہ نماز پڑھ سکیں (بوجہ عدم پاکیزگی یا کوئی بیماری) تو انھیں شرمندگی ہوتی اور عزت نفس کو دکھ پہنچتا۔ لہذا مجھے اپنے روحانی بچوں کو محفوظ رکھنا تھا۔ دعوت فکر وعمل کی کامیابی کے لیے نہایت لازمی ہے کہ ہر انسان سے اس کی نفسیات کے مطابق برتاؤ کیا جائے ایک لاٹھی سے سب کو ہانکنے کے لیے آپ کے پاس صرف ڈھائی آدمی رہ جائیں گے۔ انسان تو بہت بڑی ہستی اشرف المخلوق ہے جانوروں تک سے بھی ایک ہی طریق پر برتاؤ نہیں کیا جاتا۔

حضرت قبلہ حضور پیر ومرشد سے متعلق معلومات خاصی تعداد میں میرے سینہ میں ہیں لیکن اختصار کے پیش نظر اسی پر بس کر رہا ہوں بقیہ آپ کی سوانح حیات کے حوالہ کرتے ہوئے۔

دنیائے علم وادب میں مقام:

روحانی دنیا کی طرح دنیائے علم وادب میں بھی عام جانے پہچانے جاتے ہیں آپ ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں اپنے دور کے شعراء ونثر نگاروں کی نہ صرف جان تھے بلکہ عام وخاص عوام میں بھی آپ کے کلام وکتب بے حد پسندیدہ ومقبول ہیں۔ آپ کی کتب کی تفصیلات پچھلے اوراق میں تحریر کر دی گئیں کہ قریب تین دیوان شریف ۵ نثری کتب اور ۷۰ کے قریب مضامین مختلف رسائل کی زینت بنے۔ بے نیازی ونام ونمود سے دوری کی وجہ سے آپ نے اپنے کلاموں کی حفاظت ہی نہیں کی لہذا صرف آدھے کلام کے قریب آپ کے کلام دیوانوں کو میسر ہو سکے بقیہ

Marfat.com

عام لوگوں میں گردش کرتے رہتے ہیں یہ اس لیے کہ مختلف گانے والے اور شعرا آپ سے فی البدیع کلام لکھوا کر لے جاتے تھے اپنے پروگراموں کے لیے جن کا آپ نے کبھی ریکارڈ نہیں رکھا۔

آپ الشاعر تلمیذ الرحمٰن کے مصداق خداداد شاعر تھے۔ آپ کی تمام شاعری خداداد تھی یعنی یہ کہ ظاہر میں آپ کے کوئی استاد شاعر نہ تھے۔ آپ کو شعرا میں دردؔ، نظیرؔ، حسرتؔ، جوشؔ، فانیؔ بہت پسند تھے، مگر مرزا غالب اور علامہ اقبال آپ کے آئیڈیلز تھے لہذا آپ نے مرزا غالب اور علامہ اقبال کا ہی تفصیلی مطالعہ کیا۔ آپ علامہ غالب کے فلسفیانہ افکار سے بہت متاثر تھے۔ علامہ غالب نے تصوف کے مسائل کو جس طرح اور جس خوبی سے غزل کے اسٹائل میں بیان کیا ہے اس نے آپ کو اور بھی زیادہ متاثر کیا۔ آپ کی دنیائے علم وادب میں خدمات کی وجہ سے نہ صرف عوام و خواص نے آپ کی قدر دانی کی بلکہ حکومت ہند نے بھی خاصی تعداد میں انعامات، ایوارڈز، ماہانہ وظائف و اعزازات آپ کی خدمت میں پیش کیے جن کی تفصیلات پچھلے اوراق میں رقم کی جا چکیں ہیں۔

خصوصی خصائص:

آپ کے گھرانہ میں سلسلۂ روحانی دو طرح سے موجود ہے اوّل خاندانی یعنی مورث اعلیٰ حضرت قبلہ سیّد ابراہیم شاہ صاحبؒ قطب مدینہ کی جانب سے تو دوسری جانب سے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی (حضور قبلہ حضور شاہ نیاز بے نیازؒ بریلوی) کے پوتے قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کی طرف سے۔ آپ نے تمام عمر خاندانی سلسلۂ عالیہ کے ذریعہ دین کی تبلیغ نہیں کی بلکہ یک طرفہ ہو کر اپنے پیرومرشد کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے ذریعہ دین کی تبلیغ کی۔

آپ نام و نمود و شہرت سے بے نیاز ایک حامل جامع کمالات ہستی تھے۔ علم و حلم، انکساری و تواضع، ریاکاری و تصنع سے بیزاری، تہذیب و شائستگی دیدہ ور، اخلاق و مروت، جوہر شناسی و ہمت افزائی، علم وادب کے مینارۂ نور، خودنمائی سے سخت نفرت، وعدہ وفائی، ادب و آداب کا سرچشمہ، جمال ہی جمال تھے۔ کیا خوب ہی حضرتؒ کی شخصیت کے یہ تابناک گوشے تھے۔

Marfat.com

دعوتیں بہت کم قبول فرماتے (اس کا اندرونی پہلو رزق حلال وحرام پر نظر) مشاعروں کی صدارت سے بھی پہلوتہی فرماتے۔ شادی میں کہیں جاتے تو نکاح کے فوری بعد بغیر کچھ کھائے پیئے گھر چلے آتے۔ لڑکی والے کے یہاں تو کھانا کبھی کھاتے ہی نہ تھے تاکہ یہ سماجی روپ واصول نہ بن جائے۔ ادب وآداب ہی کی طرح وقت کی قدردانی بھی آپ سے سیکھنے کی عظیم کو اسلام تھی۔ بے حد پابندوقت اور ایک ایک منٹ کی قدر فرماتے۔

وصال بے مثال:

آپ کا وصال آگرہ ہی میں ۹ شوال المکرّم ۱۴۱۱ھ بروز جمعرات قریب عشاء کے وقت ہوا۔ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۹۱ء تدفین آپ کی اگلے روز بروز جمعہ ۱۰ شوالمکرّم ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۹۱ء پنجہ شریف آگرہ میں ہوئی۔

آل اولاد:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو دو فرزندان ارجمند عطا فرمائے تھے۔ جن میں سے بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحبؒ آپ کی حیات ہی میں وصال فرما گئے تھے۔

۱۔ حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحبؒ (بڑے فرزند)

۲۔ حضرت سیّد حیدر علی شاہ صاحبؒ (چھوٹے فرزند)

حضرت صاحبؒ کا ایک یادگاری کلام:

مندرجہ ذیل کلام میں جو میاں صاحبؒ کے دیوان "میکدہ" میں ہے شہر حیدرآباد میں تو بڑا مقبول ومعروف ہو چکا ہے۔ اپنے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی تو ہر محفل سماع میں محفل ختم ہونے پر پڑھوایا جاتا ہے یعنی یہ محفل ختم ہونے کی علامت بن چکا ہے۔ دیگر سلاسل میں بھی عشاق فرمائش کر کے سنتے ہیں۔ اور حیدرآباد کے قوال صاحبان تو جہاں محفل میں رنگ جمانا ہو تو حضرت کا یہ کلام پڑھ کر رنگ جمادیتے ہیں جو محفل کی جان بن جاتا ہے۔

پھر ذرا یاد خم کاکل پیچاں ہو جائے
دل پریشاں ہے تو ہستی بھی پریشاں ہو جائے

Marfat.com

ایک بار اور تماشہ ہو تمھیں میری قسم
پھر تم آئینہ بنو آئینہ حیراں ہو جائے

یاد کرنا میری بربادی دل کا منظر
جب پراگندہ خزاں سے گل خنداں ہو جائے

برہمی سے خم گل کی کیوں پریشاں ہے آپ
دل کی کیا فکر ہے دل اور پریشاں ہو جائے

تم مسلماں ہو تو اسلام ہے ایمان مرا
تم ہو کافر تو مجھے کفر ہی ایماں ہو جائے

ہے تری ضد سے فقط لطف شکایت ورنہ
میں پشیماں ہوں جو ظالم تو پشیماں ہو جائے

عشق کی کوئی حقیقت جو سمجھ لے میکش
تیری مانند شہید غم ہجراں ہو جائے

آخر میں حقیر ناچیز راقم تاریخ ہذا بھی اپنے پیرو مرشد کی مدحت میں چند اشعار ذیل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

در مدحت حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی۔

میرے میکش میاں کی تو کیا بات ہے
روز و شب ان سے میری ملاقات ہے

شاہ میکش میاںؒ ، شاہ ننھے میاںؒ
دو حسیں نام سے ایک ہی ذات ہے

Marfat.com

دلکش و دلنشیں روئے میکش میاںؒ
ہر نگہہ و سخن ان کی سوغات ہے

ان کا در پردہ یہ میکشی میکدہ
مرکز علم و عرفاں کمالات ہے

ذکر سیرت میاںؒ کیا کروں میں بیاں
وہ کہاں میں کہاں میری اوقات ہے

شمسؔ میکش میاں محو حیرت کہ وہ
خود پلا پوچھتے بھی ہیں کیا بات ہے

نذرانہ غلام: شمس نیازی (ٹیلیفون والا)

Marfat.com

حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمیکش اکبر آبادی کی حیات ہی میں آپ کی بیماری کی وجہ سے اوّل اوّل: تبلیغی و روحانی، ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد کی قیادت اپنے وصال تک حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحب رح بھی فرماتے رہے

حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمیکش اکبر آبادی عمر کے آخری حصہ میں قریب ۱۵ سال صاحب فراش رہے۔ اس دوران آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحب رح نے آپ کی گدی کی تمام ذمہ داریاں سنبھالیں اور تمام امور سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی بھی انجام دیے بشمول حضرت قبلہ میاں صاحب رح کے مریدوں کا بڑی توجہ سے خیال رکھنا۔ اپنے دست مبارک پر بھی بیعت فرماتے ہوئے سلسلہ عالیہ کو وسعت دیتے رہے۔ اپنے مریدین کی تعلیم و ترتیب۔ انعقادات نیازیہ کا بروقت اہتمام۔ وغیرہ وغیرہ۔ یعنی یہ کہ حضرت میاں صاحب رح کی تمام ذمہ داریاں پوری کیں۔ وہاں کے امور کے ساتھ ساتھ حیدرآباد میں حضرت میاں صاحب رح کے تبلیغی نیازیہ سینٹر کی بھی قیادت فرمائی۔ ہدایات و تعلیمات سے بروقت نوازتے رہے۔ یہاں کے حالات کا بھی پورا پورا خیال رکھا اور کامیابی سے یہاں کا کام بھی وہاں بیٹھے بیٹھے والد ماجد رح کی طرح آگے بڑھاتے رہے۔ حضرت قبلہ والد ماجد کی حیات ہی میں اچانک بلاوہ آیا اور اچانک ہی واصل حق ہوئے آپ حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحب کے وصال کے بعد آپ کے تمام کاموں کی

Marfat.com

ذمہ داری آپ کے منجلے فرزند حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحبؒ کے کاندھوں پر آ گئی۔ اس طرح داداجان اور باباجان دونوں کے جملہ امور دینی و دنیاوی کی دیکھ بھال وانجام دہی حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب نے شروع کر دی۔ کہ کچھ عرصہ بعد آپ کے داداجان حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ کا وصال بھی ۱۹۹۱ء میں ہو گیا اور یوں جملہ بہت بڑی ذمہ داریاں کلی طور پر آپ کے حصہ میں آ گئیں۔ جنھیں خندہ پیشانی سے آپ نے قبول کیا اور عملی طور پر اپنا کردار ادا کرنا شروع ہو گئے۔

بعد وصال والد محترم صاحبؒ سے ہی جمیع امور سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی باباجان و داداجان حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب نے سنبھالے بشمول ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد

آپ حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ، حضرت قبلہ سیّد معظم علی شاہ صاحب کے منجلے صاحبزادہ اور حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادیؒ کے منجلے پوتے ہیں۔ داداجان کے وصال ۱۹۹۱ء کے بعد قبلہ حضور سجادہ نشیں شاہ محمد حسنین عرف حسنی میاں صاحب مدظلہ العالیٰ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلی نے حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ کی دستار بندی فرما کر داداجان کی گدی پر بٹھا دیا۔ تب سے کلی طور پر بحیثیت جانشین حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ ان کی (داداجان) گدی پر بیٹھ کر سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ و توسیع کے لیے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے سلسلۂ عالیہ کو وسعت فرما رہے ہیں نہایت ذمہ داری، اہلیت و کامیابی و کامرانی کے ساتھ وہاں کے ساتھ داداجان کی ذیلی نیازیہ سینٹر ثانی حیدرآباد کی بھی ۱۹۹۱ء سے قیادت فرمائے ہوئے ہیں۔ حقیر ناچیز راقم تعارف و تاریخ ہذا اور روح رواں چہارم ان ہی کی تعلیم و تربیت اور ہدایات واحکامات کی پیروی میں شہر حیدرآباد کے ذیلی نیازیہ سینٹر کے امور کو عملی جامہ پہنا کر آگے بڑھاتا ہے۔

آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی حضرت قبلہ سید شبرّ میاں صاحب مدظلہ العالیٰ دونوں کے

Marfat.com

چہرۂ اقدس سے جو نورانی معصومیت سے بھرپور نور برستا ہے دل چاہتا ہے دیکھا ہی جاتا رہے۔ گفتگو میں پھول برستے ہیں کہ گفتگو فرماتے رہیں اور اپنی جھولی میں پھول بھرے جاتے رہیں۔ تبسم فرماتے ہیں کہ دل پر ایک بجلی سی گر جاتی ہے۔ یہاں چوں کہ سوانح عمری نہیں مختصر ترین تعارف ہو رہا ہے دل پر جبر کر کے قلم بند کر رہا ہوں جب کہ دل کہہ رہا ہے ان کی داستان لکھتا چلا جاؤں۔

المختصر یہ کہ ''تبلیغی و روحانی'' ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کی مکمل قیادت آپ حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب ہی فرما رہے ہیں یعنی دادا جان کے لگائے ہوئے شجر کی آبیاری آپ کے حصہ میں آئی ہے جسے ۱۹۹۱ء سے تیز ترین توجہ و ذمہ داری کے ساتھ آگے بڑھائے ہوئے ہیں۔

ساتھ ہی تسلسل کے ساتھ یہاں ہم نے ان روحِ رواں اور رفقائے کار کے تذکرے بھی بیان کیے ہیں جن کے ذریعہ حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب ؒمیکش اکبرآبادیؒ، بعدہٗ آپ کے بیٹے حضرت سیّد معظم علی شاہ صاحبؒ اور پھر ان کے بعد ان کے پوتے حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ اپنے تبلیغی و روحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے جملہ امور و معاملات سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی انجام دہی فرمائے ہوئے ہیں۔ اسے تسلسل سے سمجھنے میں قارئین کو کسی قسم کے ابہام سے سابقہ نہیں پڑے گا۔ اس لیے پچھلے اوراق میں بھی یہی انداز اختیار کرتے ہوئے حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ اور ان کی ذریت کے بعد ان کے تمام روح رواں اور ان کے بعد تمام رفقائے کار کے تذکرے بھی کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

روحِ رواں اوّل

تبلیغی وروحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر،

حیدرآباد (سندھ) پاکستان

جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ

قادری چشتی نیازی، اکبرآبادی

دریک نظر:

۱۔	خاندانی نام:	محمد سخی
۲۔	والد ماجد:	محمد بخش
۳۔	حسب ونسب:	شیخ
۴۔	مرشد والا:	حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکشؒ اکبرآبادی
۵۔	وابستگی سلسلۂ روحانی:	سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی
۶۔	عطائے خلافت واجازت:	پنجہ شریف کی خلافت از پیرومرشد
۷۔	تاریخ پیدائش:	۱۹۲۴ء
۸۔	مقام پیدائش:	ٹونڈلہ، آگرہ

Marfat.com

۹۔ ابتدائی تعلیم: ٹونڈلہ، آگرہ

۱۰۔ تاریخ وصال: ۲۵/اگست ۱۹۶۹ء، مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ بروز پیر

۱۱۔ مقام وصال: برمکان ڈی ۴۴/۴، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد

۱۲۔ مقام تدفین: کنٹونمنٹ قبرستان، مکی شاہ روڈ، حیدرآباد۔

۱۳۔ ذریعہ معاش: اکاؤنٹینٹ (پرائیویٹ اکاؤنٹس)

۱۴۔ اضافی مشغولیات: حصولِ اکل حلال روزی کے بعد ۲۴ گھنٹہ کے بقیہ تمام اوقات مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی پر صرف فرمایا کرتے تھے۔

۱۵۔ پتہ: سابقہ پتہ: ڈی ۴۴/۴ یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد جو گلزار صاحب کو فروخت کردیا گیا۔

موجودہ پاکستان میں: (۱) بنگلہ نمبر ای ۲۲/۲، بلاک نمبر ۴ متصل فالکن ہائی اسکول گلشن اقبال کراچی

(۲) ایک بہت بڑا محل نما بنگلہ اور کراچی گلشن اقبال میں جس کا پتہ نہیں معلوم جب معلوم ہوگا لکھ دیا جائے گا۔

پتہ امریکہ: (۳) ہاسٹن امریکہ میں رہتے ہیں وہاں کا پتہ بھی نہیں معلوم۔

۱۶۔ آل اولاد: چار بیٹے اور چار بیٹیاں

صاحبزادوں میں:

(۱) محمد ذکی سخی نیازی (۲) محمد رضی سخی نیازی

(۳) محمد نعیم سخی نیازی (۴) محمد وسیم سخی نیازی (نیوروسرجن امریکہ)

تعارف: (خصوصی واختصاری)

جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب سخیؔ شہر حیدرآباد میں حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحب مدظلہ العالیٰ اور حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحبؒ کی طرح کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے ایک عظیم روحانی روح رواں شخصیت گزرے ہیں کہ جن پر صادق عاشق، محبّ صادق، جنونی عاشق اور سدا بہار جاںنثار جیسے الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے اوران جیسے لوگوں کو زیب

Marfat.com

بھی دیتے ہیں۔ ان کے صدق و اخلاص سے بھرپور کارنامہ ہائے کا جو اگر ہم موازنہ کریں تو اوّل اوّل بشمول میرے ''خانہ پُری'' جیسے بھی نواز دیے جاتے ہیں یہ ہمارے بزرگان کا ہم پر احسان ہے کہ پھر بھی ہمیں منہ لگاتے ہوئے اپنے محبین کی صفوں میں جگہ عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ پچھلے اوراق میں جناب صوفی صاحبؒ کے کہیں کہیں جزوی تذکرے ہوتے رہے ہیں اب ان کے مخصوص صحیح صفحات پر یعنی تذکرۂ حیات میں تفصیلات قلم بند کی جارہی ہیں۔

جناب صوفی صاحبؒ غالباً ۱۹۲۴ء میں بر مقام ٹونڈلے آگرہ میں پیدا ہوئے والد ماجد محمد بخش شاہی شہر آگرہ میں شعبۂ دردوزی کے ایک مشہور و معروف تاجر تھے جن کے یہاں ہندوستان کے رؤسا و اُمرأء اور راجہ نوابوں کے دردوزی کے کام ہوتے تھے یعنی یہ کہ آپ ایک انتہائی آسودہ خوشحال گھرانے میں پیدا ہوئے۔

ٹونڈلے ہی میں آپ کی ابتدائی تعلیم ہوئی۔ ٹونڈلے ہی میں کچھ روز آپ نے محکمۂ ریلوے میں ملازمت کی۔ لیکن جلد چھوڑ دی اور پھر پرائیویٹ شعبۂ اکاؤنٹس پسند فرماتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مولانا عبدالشکور صاحبؒ جو آگرہ کی شو مارکیٹ کے ایک بڑے اکاؤنٹینٹ اور استاد تھے کی شاگردی اختیار فرمائی۔ محنت و ذوق شوق سے سیکھتے ہوئے آگرہ ہی میں اس پیشہ میں دسترس حاصل کر لی تھی بقیہ مکمل مہارت پاکستان آ کر ان ہی استادؒ سے حاصل کی۔

۱۹۴۵ء آگرہ ہی میں آپ حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکشؒ اکبرآبادی کے دست مبارک پر بیعت ہو کر داخل سلسلۂ عالیہ نیازیہ ہوئے جب کہ بچپن سے ہی مرید ہونے سے قبل ہی آپ حضرت قبلہؒ کی خدمت اقدس میں حاضریاں لگاتے رہتے تھے لہٰذا مرشد سے بے حد محبت سرتاپا آپ میں سرائیت شدہ تھی کہ وقت نے اچانک کروٹ لی کہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بن گیا اور جناب صوفی صاحب حالات کی مجبوری کے ہاتھوں بہ دل نخواستہ اوائل ۱۹۴۸ء کو پاکستان تشریف لے آئے عالم تشنگی کے لیے مستقل سکونت کے لیے شہر حیدرآباد منتخب کیا اور آخر سانس تک یہیں کے ہو لیے اور اسی شہر حیدرآباد کے کنٹونمنٹ قبرستان میں آرام فرما رہے ہیں۔ ۱۹۴۶ء میں

Marfat.com

بعد بیعت ایک سال آگرہ ہی میں آپ کی شادی ہوئی تھی۔

ذریعہ معاش کے لیے آپ نے اوّل سرے گھاٹ کی فرم ''پف سلائی مشین'' شاہی بازار میں بہ حیثیت اکاؤنٹینٹ کام شروع کیا۔ یہیں سے بھائی لطیف الدین نیازی صاحب سے تعلقات بڑھے اور انھوں نے بھی اپنی شو دکان ''سمندرہ شوز، سرے گھاٹ'' کا اکاؤنٹ کام انھیں دے دیا بعدہ تو اپنی قابلیت کی بنیاد پر سرے گھاٹ مارکیٹ پر چھا گئے۔ آپ کا پہلا معاشی مرکز'' پف سلائی مشین'' بنا جب کہ پہلا معاشی وروحانی سینٹر''سمندرشوز'' بنا اور اسی سمندر شوز سے آپ نے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے اپنے کام کا آغاز کیا۔

تعلیم وتربیت:

تعلیم ظاہری تو آپ نے ٹونڈلے ہی میں حاصل کی تھی باطنی تعلیم کے لیے آپ کے پیرومرشد حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ نے ۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۸ء کے دوران عطا فرمائی۔ بعدہ پاکستان آکر دو بزرگانِ طریقت حضرت مولانا عبدالشکور صاحبؒ اور حضرت قبلہ صاحبزادہ فتح محمد شاہ صاحب کی صحبت میں رہ رہ کر اوّلاً روحانی مجلسی علوم سے فیض یاب ہوئے پھر بعد کو جو بھی نیازیہ بزرگ ملے ان سے مجلسی تعلیم وتربیت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور آگے بڑھتے ہوئے چلے گئے۔

اوصاف حمیدہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جناب صوفی صاحبؒ میں بڑی اعلیٰ مثبت صلاحیتیں وویعت فرمائی ہوئی تھیں حامل تعمیری فطرت اور روشن پہلوؤں پر ہمیشہ نظر رکھتے ہوئے اپنے دین، دین اسلام سے محبت تو مادرزاد ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مطابق تعلیمات حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ شریعت وطریقت ساتھ ساتھ لے کر چلا کرتے تھے۔ غلبۂ طریقت ہونے کے باوجود ہمیشہ شریعت ظاہری کو اوّل وآگے آگے ہی رکھا کرتے ایک جانب مسجدوں کی بنیادیں رکھنا، تعمیریں کرانا، سجانا، مجالس محفل میلاد شریف ووعظ وغیرہ سجانا تو دوسری جانب مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے شب وروز مصروف رہتے۔ میدانِ عشق ومحبت کے ایک بے جگر جری وغازی

Marfat.com

سپاہی اور قابلِ دید ورشک وتقلید شہسوار تھے۔

سرتاپا ایک پرکشش وخوب صورت پیکر حامل، ہنستا مسکراتا چہرہ، نہایت بذلہ سنج۔ اپنی سحری گفتگو سے لوگوں کو ہمیشہ ہنستے ہنساتے رکھتے۔ صدق واخلاص، امانت ودیانت اور خودداری تو کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ عالم سخاوت کا تو یہ حال تھا کہ ناچیز نے ہمیشہ ان کا ہاتھ اوپر والا ہی دیکھا۔ مہمان نوازی وخاطر تواضح کا اپنا ایک مخصوص رنگ رکھتے۔ ادائے ادب وآداب اپنے مرشد جیسی پائی۔ زندہ دل شخصیت کہ بچوں میں بچے جوانوں میں جوان اور بوڑھوں میں بوڑھے بنے ہوتے۔ ایثار وقربانی وخدمت خلق کے عامل۔ کلمۂ حق کی ادائیگی کے لیے دودھاری تلوار تھے۔ منافقت سے پاک وشفاف مومنانہ خصائل وخو سے پُر۔ جو کہتے منہ پر برملا کہتے۔ ذکر اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واولیاء اللہ کی بیٹھکیں سجانا تو ان کا روز کا معمول تھا۔ گفتگو اس قدر پرسحر کہ جو ایک مرتبہ ان کی نشست پر مجلس میں بیٹھ گیا تو ان کا پند وعظ میں ایسا کھوتا کہ وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا گھنٹوں گزر جاتے۔ آدمی خود نہیں اٹھ پاتا بلکہ وہ خود بھگاتے کہ جا اپنے بیوی بچے بھی دیکھ۔ بڑا پُر ادب وشائستہ مذاق فرماتے مطابق لوگوں کے مدارج ومقامات۔ کسی کی دل شکنی ودل آزاری پسند نہ فرماتے۔ نیم مولوی ملاؤں اور جعلی وجاہل خودساختہ بےعلم وعمل پیروں کے سخت ترین مخالف تھے ان سے مناظرے کرتے ہوئے فاش شکستیں دے دے کر صحیح سمت میں ان کا رخ کیا کرتے تھے اور یہ بھی ان کے معمولات تھے۔ مثالیں وغیرہ ان کی سوانح حیات کے لیے رکھتا ہوں جو وقت ملا تو ضرور لکھوں گا نہایت اختصار میں لیتے ہوئے بس کر رہا ہوں۔

خدماتِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی:

بعض پیکر ان انسانی میں چنگاری عشق ومحبت (پیدائشی) خداداد بھی ہوتی ہے لیکن اکثریت کے سینہ میں اہل اللہ کو سلگانی پڑتی ہے۔ مۂ عرفان ساغر وکتب سے نہیں ہادی کامل برحق ومرد مومن کو نگاہوں سے پلائی جاتی ہے۔ خوش بختی سے جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب ان ہی لوگوں میں سے ایک گزرے ہیں جو شکم مادر سے یہ نعمت الہی کے ساتھ ہی عالم شہادت میں تشریف لائے وہ چوں کہ راقم تعارف وتاریخ ہذا کے اوّل استادِ معظم روحانی تھے اور ناچیز نے جتنا

Marfat.com

قریب سے انھیں دیکھا بھی اور مطالعۂ شخصیت بھی کیا شاید ڈھکا چھپا کوئی ایک آدھ اور ہو۔اس لیے ان پر لکھنے کے لیے مواد بہت زیادہ ہے تاہم ضرورت کے مطابق مختصر ترین سی ان کی خدمات برائے سلسلۂ عالیہ پر بھی روشنی ڈالوں گا۔

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ۔ان کی ذرّیت پاک اور ان کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ سے جنونی عشق و محبت فرماتے تھے دلیل وثبوت کے لیے بس یہی اوّل مثال بہت کافی ہے تاہم اور کچھ اور کا بھی ذکر ضروری ہے برائے مبتدی و مستقبل میں سلسلہ عالیہ نیازیہ میں داخل ہونے والوں کے لیے کہ شہر حیدرآباد میں سلسلہ عالیہ نیازیہ میں کیسے کیسے عشاق وجاں نثار ہستیاں گزر چکی ہیں لہٰذا داخل سلسلہ ہونے کے بعد ایسے مقامات حاصل کرنے کی سعی کی جانی چاہیے نہ کہ زبانی خرچ وخانہ پری یا جہیزی لسٹ کی طرح دنیا طلبی لسٹ لیے زندگی بھر پھرتے رہیں۔

جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ اپنی منشی گیری کی رزق حلال کی ماہانہ آمدنی =/350 سے =/400 کے درمیان میں سے 50 فیصد یعنی آدھے گھر بیوی بچوں پر خرچ کرتے تھے یعنی 11 افراد اہل خانہ والدہ صاحبہ +میاں بیوی خود +چار بیٹے +چار بیٹیاں جب کہ بقیہ تقریباً 50 فیصد مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں نذر۔اس انداز زندگی پر ان کی زوجہ محترمہ ان کے وصال تک ان کی خوب خبر لیا کرتیں کہ چوبیس گھنٹہ بعد اوقات منشی گیری پیری مریدی میں مست رہتے یا مسجدی امور میں اور بچوں کے مستقبل کے لیے کچھ نہیں سوچتے جس پر وہ فرمایا کرتے یہ میرا کام نہیں جس نے پیدا فرمایا جو اصل خالق و مالک اور رازق ہے یہ اس کا کام ہے وہ جانے اس کا کام لیکن ہاں تمھیں یہ بتاتا ہو کہ میرا ایک ایک بیٹا ایک ایک کروڑ سے کم نہیں ہوگا تم یاد رکھنا اور دیکھ لینا اور واقعی ایسا ہی ہوا تمام سلسلۂ عالیہ کے لوگ جانتے ہیں کہ بعد وصال کس تیزی سے ان کے بیٹوں کو نوازا گیا جو اپنے والد ماجد کی طرح خدمت سلسلۂ عالیہ کے لیے پیش پیش ہوتے ہیں۔یہ سلسلۂ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ اب دیکھیے ان کی رحمانی ومثبت وارداتیں۔

۱۹۶۲ء میں بہ اجازت وہدایات اپنے پیرومرشد ماہانہ فاتحہ ۲۶ شریف اپنے دادا پیر قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ اپنے مکان ڈی ۴۴/ یونٹ نمبر ۹،

Marfat.com

لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ) پر قایم فرمائی جس میں لنگر اور محفل سماع شامل تھا۔ لنگر مرغ قورمہ کا کیا کرتے کبھی بڑا ایک مرغ بھی چھوٹے دو مرغ دیسی۔ اس ماہانہ اہتمام کا سارا خرچہ خود اپنی آمدنی منشی گیری سے کیا کرتے اس قدر خودداری کہو یا جنونی محبت کہ کسی پیر بھائی کی ایک پائی اس میں شامل نہیں کرتے ماسوا وہ جو پیر بھائی سماع میں قوالوں کو دے دیں۔

حسب عادت ایک مرتبہ یہ بھی ہوا کہ حضرت قبلہ اعجاز میاں صاحب ایبٹ آباد سے آ کر بتاشہ گلی میں جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے مکان پر قیام فرمائے ہوئے تھے جناب صوفی صاحب نمبر ۹ لطیف آباد اپنے مکان پر بیوی بچوں کو چھوڑ کر بیس دن تک چوبیس گھنٹہ حضرت اعجاز میاں صاحب کی خدمت میں لگے رہے بیس دن تک گھر ہی نہیں گئے اس دوران ان کی بیٹی بیمار ہوگئی گھر سے پیغامات آتے رہے لیکن آپ حضرت اعجاز میاں صاحب کو اکیلا چھوڑ کر بچی کی دیکھ بھال کے لیے گھر نہیں گئے اور آخر کار بچی اللہ کو پیاری ہوگئی۔ ملاحظہ فرمایئے خدمت بزرگ سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے اولاد کی قربانی بھی بطور نذر پیش کردی۔ ان کی صدق واخلاص سے بھرپور جنونی محبت کے لیے بس یہی دو مثالیں بہت کافی ہیں بقیہ سوانح حیات میں۔

حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحب اور ان کے بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد فضل حسن نیازی صاحب جنونی عشاق کی طرح جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب کی مکمل خدمات "الف تا یے" یہاں پیش کرنا سخت ترین ضرورت کی حامل ہیں اس لیے کہ مستقبل کے نیازیوں کو اس سلسلہ میں پیرا عمل ہونے کے لیے مثالیں اور نمونہ تو ہوں تاکہ وہ بھی اپنے اکابرین کی طرح بن سکیں اور صحیح سمت میں اپنا نیازیہ سفر جاری رکھ سکیں۔ سو ملاحظہ فرمایئے۔

۱۹۴۸ء میں پاکستان آتے ہی پکا قلعہ حیدرآباد میں رہتے ہوئے شام بعد مغرب رشید بھائی پرچون والوں کی دکان پر بیٹھا کرتے جہاں ان کی پرسحر و پرکشش گفتگو سننے کے لیے لوگ خود بہ خود جمع ہو جاتے جس میں میرے والد ماجد شہاب الدین پہلوان بھی ہوتے تھے اور یہ اچھی خاص نشست و مجلس ہو جاتی جس میں جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب دین اسلام کے موضوعات پر اپنی گفتگو کے پھول بکھیرتے جس میں تصوف بشمول اولیا اللہ کے واقعات بھی ہوتے۔ یہی وہ

Marfat.com

جگہ تھی جہاں دروازہ کی اوٹ میں، میں بھی چھپ چھپ کر ان کی باتیں سنتا گو پلے کچھ نہیں پڑتا تھا چوں کہ ۹۔۱۰ سال کی عمر تھی لیکن ان کی باتیں دل کو بہت اچھی لگتی تھی۔ اس پہلی مجلس رنشست ر بیٹھک سے ان کے چاہنے والے بنا شروع ہوتے چلے گئے۔ برالفاظ دیگر مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے۔لیے یہ پہلا مُحاذ تھا جو جناب صوفی صاحب نے پاکستان آتے ہی کھولا اور صدفی صدکامیابیوں کے ساتھ اپنے مداحوں معتقدین ومحسنین کی خاصی تعداد بناڈالی۔ وہ آتے اور دس پندرہ لوگ انھیں گھیر کر بیٹھ جاتے۔ یہیں سے میرے والد صاحب کا ان سے دوستانہ بھی شروع ہوا جب کہ پڑوسی تو تھے ہی۔ یہیں سے میں ان کی نظر میں آیا کہ اتنا چھوٹا بچہ بڑوں کی طرح مجھ میں دل چسپی لیتا ہے دوسرا پہلو یہ کہ مادرزاد مجھ میں بڑوں ربرابر والوں رچھوٹوں کے لیے ادب واحترام بھی موجود تھا لہذا اسی عمر سے انھوں نے مجھے اپنے شکار کے لیے چن لیا ہوگا اور آگے چل کر صحیح وقت پر مجھے بھی بھائی لطیف نیازی، بھائی حمید نیازی وغیرہ کی طرح شکار کرہی لیا یعنی اپنے کام کا بنالیا۔

فروری ۱۹۵۷ء میں پکا قلعہ سے اٹھ کر یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد منتقل ہوئے جناب صوفی صاحب ڈی ر۴۴ میں اور ہم کوارٹر ڈی ر۳۰ میں یہاں بھی پڑوسی ہوگئے چند ہی یوم میں یہاں بھی جناب صوفی صاحب نے اپنی جادوئی اداؤں سے علاقہ کے لوگوں کو گرویدہ بنایا اور نشستیں جمنے لگیں۔ اپنی نشستی محلّہ ٹیم کے ساتھ یہاں جامع مسجد عثمانیہ کی منصوبہ بندی کی اور ایک راتوں رات اپنی ٹیم اور محلّہ والوں کی مدد سے کارنر پلاٹ پر قبضہ کر کے عثمانیہ مسجد کی بنیاد ڈال دی۔ چٹائیوں کی مسجد سے ہوتے ہوئے اب ہماری یہ مسجد ترقی یافتہ ہے اس کی بنیاد جناب صوفی صاحب نے رکھی اس کا نام بھی انھوں نے ہی رکھا تھا اور محلے کے لوگ کمیٹی میں شامل کر کے مسجد کا کام چلاتے رہے کہ حسب روایت اور جیسا ہر جگہ پر ہوتا ہے شرّی وسفلی گروپ مسجد میں پیدا ہوگیا اور بانی مسجد کو اس قدر تنگ کیا کہ وہ استعفی دے کر چلے گئے بعدہ عمر کی آخری سانس تک جناب صوفی صاحب نے یک طرفہ ہوکر مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ کا کام شروع کیا اور اس سلسلہ عالیہ کو نہ صرف دھوم دھام سے متعرف کرا کر سلسلہ کو وسعت دیتے رہے۔ اب سلسلۂ عالیہ کے کام کا انداز بھی ملاحظہ ہو

Marfat.com

جب کہ تفصیلات عثمانیہ مسجد ان کی سوانح حیات میں۔

۱۹۶۲ء سے پہلے جناب صوفی صاحبؒ تبلیغ وسلسلۂ عالیہ کے لیے چھپ کر کام کرتے رہے یا یہ کہیے منصوبہ بندی کرتے رہے اور ۱۹۶۲ء سے کھل کر سامنے آ گئے۔ یہ کہ اوّل ۱۹۶۲ء سے بہ اجازت وخصوصی تعلیمات وہدایات کے مطابق اپنے دادا حضور سراج السالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحبؒ کی ماہانہ ۲۶ شریف (قمری) کی فاتحہ بشمول لنگر وسماع اپنے مکان ڈی ۴۴/۲، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد پر شروع کی جس کا مکمل خرچہ جناب صوفی صاحبؒ خود کیا کرتے کسی پیر بھائی سے کبھی ایک پائی طلب نہیں کی نہ قبول کی۔ ادھر اس ماہانہ ۲۶ شریف کی برکت سے محلّہ کے لوگ بھی فیض یاب ہونے لگے اور صوفی صاحب کے پاس لوگوں کے مجمع شروع ہو گئے اور سلسلۂ عالیہ وسعت پانے لگا تو۔

دوسری جانب کاروباری علاقہ کا کام بھی ملاحظہ ہو۔ حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کی دکان سمندرہ شو پر اپنی تبلیغی نشست لگائی۔ جہاں کام کرنے کے بعد آپ کافی وقت مجلس لگا کر آنے والے لوگوں کو اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ سے متعلق ذکر کرتے ہوئے اللہ کے رنگ میں رنگتے یہاں بھی لوگ آپ کے گرویدہ ہوتے چلے گئے اور سلسلۂ عالیہ میں داخل ہوتے چلے گئے یہیں کی نشست میں بیٹھ بیٹھ کر جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب، عبدالحمید نیازی صاحب، فریدالدین نیازی صاحب (لطیف بھائی کے بہنوئی) جناب شریف الدین نیازی (لطیف بھائی کے کزن) لطیف بھائی کے تمام بھائی حاجی شفیق الدین نیازی، حاجی شرف الدین نیازی، حاجی شمس الدین نیازی صاحب اور دیگر بہت سے لوگ جناب صوفی صاحب کی پر سحر گفتگو سے متاثر ہو کر سلسلۂ عالیہ میں داخل ہوتے رہے اور جناب صوفی صاحب جو جا سکتے تھے آگرہ پہنچ کر اپنے مرشد کے ہاتھ پر بیعت کراتے رہے جو نہیں جا سکتے تھے انھیں حضرت اعجاز میاں صاحب ایبٹ آباد والوں کے ہاتھ پر بیعت کراتے رہے۔

عثمانیہ مسجد چھوڑنے کے بعد جناب صوفی صاحبؒ نے تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ پر دو مقامات اپنی نشست کے لیے بنائے ہوئے تھے اوّل تجارتی علاقہ میں لطیف الدین نیازی صاحب کی

Marfat.com

دکان سمندر شواور محلّہ نمبر۹ میں ماسٹر اسمٰعیل نیازی صاحب کی چائے کی ہوٹل ۔ان دوجگہوں پر تو مستقلاً ان کی تبلیغی نشستیں ہوا کرتیں ۔ علاوہ ازیں دیگر اور بھی ذرائع وہ استعمال میں لاتے جن کا ذکر یہاں چھوڑتا ہوں ۔

مذکورہ دونوں مقامات کے کاموں کو اور ترقی دینے کے لیے انکو ہمیشہ یہ فکر لاحق رہتی کہ شہر حیدرآباد میں مستقلاً کوئی بڑے نیازیہ بزرگ نہیں رہتے صرف حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحبؒ رہتے ابھی وہ سال کے سال ایک دفعہ اپنے مرشد کا سالانہ عرس مبارک منعقد کرنے ۲۶ ربیع الاوّل کو ہر سال آتے اور چند دن رہ کر واپس ہندوستان اپنے ملک چلے جاتے اس دوران جتنا کچھ وہ کام کر پاتے بہت خوب کر جاتے لیکن پھر پورے سال کے لیے کوئی بڑا بزرگ حیدرآباد میں دستیاب نہیں ہوتا لہذا پریشانی لاحق رہتی تھی جو لوگ تیار کر لیے جاتے ہیں کس کے ہاتھ پر بیعت کرائیں اس سلسلہ میں جناب صوفی سخی نیازی صاحبؒ دو کام کیا کرتے بشمول اپنی تیار کردہ اوّل و بنیادی جماعت رٹیم ررفقاء و جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب، جناب خلیفہ عبدالحمید نیازی صاحبؒ، جناب حامد علی نیازی صاحبؒ (جو کہ تینوں ۱۹۶۲ء میں آگرہ لے جا کر مرید کیے جا چکے تھے) اور جناب فرید الدین نیازی صاحب (بہنوئی لطیف بھائی) جناب شریف الدین نیازی صاحب (کزن لطیف نیازی) اوّل یہ کہ حیدرآباد میں نیازی تلاش کیا کرتے تھے کہ ہجرت کر کے جو نیازی حیدرآباد مستقل رہائش رکھتے ہیں انھیں اپنے ذیلی نیازیہ سینٹر پر لایا جائے تاکہ وہ تمام انعقادات نیازیہ میں شرکت بھی کریں اور رابطہ میں بھی رہیں تاکہ ایک دوسرے کے کام بھی آ سکیں ۔ دوسری جانب اس تلاش و جستجو میں رہا کرتے کہ کراچی اور پورے پاکستان میں سلسلہ عالیہ کے بڑے بزرگوں میں کون کون کہاں کہاں رہ رہے ہیں ۔ اسی تلاش میں کراچی میں جناب مولوی عبدالقادر صاحبؒ (خلیفہ حضور ننھے میاں صاحبؒ) پائے اور حضرت بہزاد لکھنوی صاحب جب کہ ایبٹ آباد جناب سید اعجاز علی شاہ صاحبؒ پائے گئے ۔ جناب صوفی صاحبؒ نے اپنی ٹیم کے ساتھ دو بزرگ حضرت بہزاد لکھنوی صاحبؒ اور حضرت اعجاز میاں صاحبؒ تو حیدرآباد بلا ہی لیے اور ان کی خدمات حاصل کر لی گئیں جن سے سلسلہ عالیہ کو بڑی جاندار وسعت ملی ۔ اسی طرح تلاش

Marfat.com

پر دو شاہکار نیازی بھی ملے یعنی خلیفہ حافظ امین نیازی صاحبؒ اور جناب فاروق نیازی صاحبؒ جو بعد کو شہر حیدرآباد میں قیمتی وانمول نیازی اثاثے ثابت ہوئے اور سلسلۂ عالیہ کی شاندار خدمات انجام دیں۔

اہم ترین نچوڑ یہ کہ حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحب کی طرح کہ صاحبزادہ صاحب نے اپنے والد ماجد و پیر مرشد حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد صاہ صاحبؒ کی اجازت خاص اور تعلیمات نیازیہ کے مطابق برائے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی اپنے گھر کو ہی ۱۹۵۲ء میں ''تبلیغی وروحانی'' ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد (سندھ) پاکستان بنایا جو مکتی گلی حیدرآباد میں تھا جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ نے بھی ٹھیک دس سال بعد بہ اجازت خاص وتعلیمات نیازیہ اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب نے میکش اکبرآبادی ۱۹۶۲ء میں برائے مشن وتبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی اپنے گھر ڈی ۴۴/۲، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد کو ہی ''تبلیغی وروحانی'' ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (سندھ) پاکستان بنایا۔ اور ماہانہ ۲۶ شریف کے انعقاد کے ساتھ سلسلۂ عالیہ کا کام شروع کیا۔ دونوں عشاق حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحبؒ اور جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب دونوں بقول کہاوت عام کہ کنگلے عاشق تھے مالی طور پر لہذا اپنی اپنی مالی بساط کے مطابق گاڑی ٹریک پر ڈال کر دھکے سے ہی چلائی بعدہ ایسی برکتیں اور فیوض کا نزول ہوا کہ سلسلۂ عالیہ آج اس مقام پر ہے۔ مالی کمزوری کی وجہ سے ہی یہ عشاق مرکزی جگہ نہ بنا سکے بس نشیمن رعمارت کی بنیاد ڈال سکے۔ دونوں ذیلی نیازیہ سینٹر مثل دو شمعیں ہیں جو حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے ایک جھنڈے تلے یک مرکز کے تحت میدان کارزار میں وہی یک کام تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ کے کام کو آگے لیے جارہے ہیں مثالی وقابل تقلید ورشکی محبتوں بعد تعاون کے ساتھ شانہ بشانہ قدم سے قدم ملا کر۔ فرق یہ رہا کہ حضرت ظہور میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے خدمت سلسلہ عالیہ کے لیے طویل عمر عطا فرمائی آہ: افسوس صد افسوس یہ ہستی ۳؍فروری ۲۰۱۳ء مطابق ۲۲؍ربیع الاول ۱۴۳۴ھ واصل بحق ہوگئے۔ جب کہ جناب صوفی صاحبؒ عمر کم ہونے سے قلیل مدت خدمات سلسلۂ عالیہ انجام دے سکے۔

Marfat.com

آپ کے پیرومرشد حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ کی جانب سے ان کے ''تبلیغی و روحانی'' ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (سندھ) پاکستان کے اوّل روح رواں مقرر ہونے پر جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب نے اپنے شاگردوں کی مندرجہ ذیل مجلس مشاورت وعاملہ تشکیل دی جو تمام آخر تک آپ کے شانہ بشانہ رہتے ہوئے مشاورت بھی کرتے تھے اور کاموں کو عملی جامہ بھی پہنایا کرتے تھے۔

روح رواں اوّل جناب صوفی سخی نیازی صاحبؒ
اور مجلس مشاورت وعاملہ کے رفقائے کار:

۱۔ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ (حضرت میکش میاں صاحب کے مرید)
۲۔ جناب خلیفہ عبدالحمید نیازی صاحبؒ (حضرت میکش میاں صاحب کے مرید)
۳۔ جناب منشی حامد علی نیازی صاحبؒ (حضرت میکش میاں صاحب کے مرید)
۴۔ جناب فریدالدین نیازی صاحبؒ (حضرت اعجاز میاں کے مرید)
۵۔ جناب شریف الدین خان نیازی صاحبؒ (حضرت میکش میاں صاحب کے مرید)
۶۔ جناب خلیفہ حافظ امین الدین نیازی صاحبؒ (حضرت عزیز میاں سجادہ نشیں کے مرید)
۷۔ جناب ماسٹر محمد اسمٰعیل نیازی صاحبؒ (حضرت عزیز میاں سجادہ نشیں کے مرید)
۸۔ جناب حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ (حضرت میکش میاں صاحب کے مرید)
۹۔ جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ (حضرت میکش میاں صاحب کے مرید)
۱۰۔ شمس نیازی (ٹیلیفون والا) راقم تاریخ ھذا (حضرت میکش میاں صاحب کے مرید)

مذکورہ بالا جناب صوفی صاحب کی فرنٹ لائن تھی جب کہ بہت سے ان کے محبین بھی ان کے کاموں میں لگے رہتے تھے جناب فاروق صاحب آر۔ ایم۔ ایس والے ان کے وقت میں دستیاب تو ہو چکے تھے لیکن عملی طور پر ان کے سامنے کھل کر سامنے نہیں آئے تھے ان کے وصال کے بعد فاروق نیازی صاحب نے بھائی لطیف الدین نیازی صاحب کے وقت سے سلسلہ عالیہ کو ایسی خدمات پیش کیں کہ سخی نیازی ثانی معلوم ہوتے تھے۔

Marfat.com

جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب نے ۱۹۶۲ء سے اپنے مرشد کا ''تبلیغی و روحانی'' ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدر آباد اپنے گھر پر قائم کر کے اپنے رفقائے کار کی سنگت میں ۱۹۶۹ء تک ۷ سال بذات خود بڑے احسن طریقے سے عظیم کامیابی و کامرانیوں کے ساتھ چلایا اور سلسلہ عالیہ کو ہر ہر پہلو سے شاندار وسعت دی۔ بڑے بڑے بنیادی و تعمیری کام کر کے اس سینٹر کے مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کو مضبوط ترین بنیادوں پر سیسہ پلائی دیوار بنا گئے۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے شاگردوں نے اس سینٹر کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور اپنے استاد معظم کی طرح کامیابی و کامرانی کے ساتھ خدمات پیش کیے ہوئے ہیں جو ہنوز آج ۲۰۱۱ء کے آخر تک شکر الحمد للہ جاری و ساری ہیں اگلے روح رواؤں کے تذکرے اگلے اوراق میں زینت بنائے جائیں گے۔

جناب صوفی صاحبؒ کا انوکھا طریقہ تبلیغ

ان کی فطری طبع و سیرت و کردار کے آئینہ میں:

آپ کو ہمیشہ یہ بات فکر مندی اور دکھ دیا کرتی اور فرمایا بھی کرتے تھے کہ آج کے دور کے مقابلہ ہمارے ماضی کے اکابرین پیران عظام جتنے بھی مرید اپنے دست مبارک پر بیعت فرماتے ایک ایک کی تعلیم و تربیت فرماتے روبرو بٹھا کر یا اپنی تصرفی روحانی نادیدہ قوتوں سے ان کو تبدیل کرتے ہوئے صراط مستقیم کی طرف ان کو معلوم ہوئے بغیر چلاتے رہے۔ لیکن اس وقت ایک مقابلہ لگا پڑا ہے کہ کس پیر کے کتنے مرید ہیں نہ ہی ان کی تعلیم و تربیت اور نہ ہی ان کے کرتوتوں پر توجہ جس کی وجہ سے وہ کھلے جانوروں کی طرح ادھر ادھر الٹا سیدھا منہ مارتے ہوئے یک جانب سلاسل اور ان کے بزرگان پر انگلی اٹھانے کا موقعہ دیتے ہیں بلکہ اسلام دشمنوں نے اسے ہی دین کے علم سے خالی لوگوں کو پیش کر کر کے نئے نئے فرقے بھی بنائے رکھے ہوئے ہیں۔ شریعت و طریقت کی تعلیمات سے خالی جہاں دین اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں وہاں اپنے آپ کو بھی کہ جب ان کے پیر صاحب وصال کر جاتے ہیں تو چند یوم ہی بعد وہ سابقہ پیر سے پھر کر نئے پیر کی تلاش میں بھٹکے ہوئے پھر رہے ہوتے ہیں کہ وہ تو مر گئے اب ان سے کیا فائدہ ملے گا لہذا نیا پیر ہو چوں کہ ان کی تعلیم نہیں ہو پاتی لہذا موجودہ وقت کے دو نمبر شکاری قسم کے بہروپیے ایسے سادہ

Marfat.com

لوح لوگوں کو شکار کرتے رہتے ہیں اور ان کا سب کچھ چھین کر خالی از دین و دنیا انھیں صراط مستقیم سے کوسوں میل دور ویرانوں میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں لہٰذا وہ اپنی فطری طبع کے مطابق یہ چاہتے تھے کہ ہر پیر اپنی مجازی و روحانی قوتوں کے مطابق صرف اتنے مرید بیعت کرے جن کی وہ اچھی طرح دینی تعلیم شریعت و طریقت بھی کر سکے اور اس کے سینہ میں محبت کی چنگاری بھی سلگا سکے تا کہ تا دم مرگ وہ اپنے پیر کا کھونٹا رسی توڑ کر بھاگ نہ سکے اور اس کی دین و دنیا دونوں سلامت رہیں۔ اسے ہی نمبر دو جعلی و بہروپیے پیر بنے دشمنان اسلام سے ان کے مقابلے و مکالمے بھی ہوتے تھے جنھیں شکست دے کر وہ بھگا بھی دیتے اور جو اصلاح چاہتا سیدھا بھی کر دیا کرتے جن کی تفصیل ان کی سوانح حیات میں درج کروں گا اگر توفیق الٰہی ہوئی۔

مذکورہ بالا کی طرح علمائے ظاہری یعنی مساجد کے پیش نظر اماموں سے بھی ان کے گلے شکوے شکایت رہتے اور انھیں بھی بہت کچھ سنایا کرتے۔ ان کی طبع فطری ان سے یہ کہلایا کرتی تھی کہ دیکھو یہ مسجد کے مولوی ملاؤں کو رات دن مستقل آنے والے نمازیوں ہی کے پیچھے ہی لگے رہتے ہیں سارا زورِ خطابت علم ان پر جھاڑتے رہتے ہیں۔ ارے بھائی یہ جو مستقلاً نمازی مسجدوں میں نماز پڑھنے آ رہے ہیں۔ ان کا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے چناؤ کر لیا ہے پسند فرما کر اور توفیق عطا کر دی داخل مسجد ہو کر اپنے روبرو کھڑے ہونے کی تو ایسے لوگوں کو تو صرف بنیادی تعلیم دین اسلام کو دینے کی ضرورت ہے۔ کام تو یہ ہے کہ خدمت اصل بھی اور ربّ راضی کرنے کا کہ مسجد سے باہر بھی نکلا جائے اور باہر ہوٹلوں اور ادھر ادھر بیٹھنے والوں پر محنت کی جائے جن کے کانوں میں اذانوں کی آواز اثر نہیں کرتی۔ جو خود کو بھی برباد کیے رہتے ہیں اور مخلوق خدا کو اذیت و تکالیف دینے میں مصروف رہتے ہیں۔ اسے لوگوں کو سیدھا کرنے کی ضرورت ہے جو شیطان لعین کے شکنجے میں جکڑے پڑے ہیں اگر علمائے ظاہر چند بھی اسے لوگوں پر محنت کر کے صراط مستقیم پر ڈالتے رہیں تو ایک جانب معاشرہ پر خوشگوار اثرات پڑیں گے تو دوسری جانب اس کا ثواب و اجر بھی بہت عظیم ہو گا کہ شری و سفلی لوگوں کے ہاتھ و زبان سے مخلوق محفوظ رہنے لگے گی اپنے علاقہ تک اور مذکورہ نشان دہی کے لیے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی موجود ہے کہ آپ مسجد نبوی چھوڑ کر

Marfat.com

دوسرے شہروں میں خود بھی گئے زخمی بھی ہوئے تکالیف و پریشانیوں اور اذیتوں کا تو شمار نہیں۔
جناب صوفی صاحب نے اپنے تبلیغی مشن میں اپنے یہ افکار و اصول ہمیشہ پیش پیش رکھے۔

جناب صوفی صاحبؒ اپنے ذاتی خیالات افکار و حوالوں کے مطابق جس پر تاحیات کاربند بھی رہے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کسی طالب مرشد پر پہلے محنت کی جانا چاہیے خصوصی توجہ و ذہنی تعلیمات سے آراستہ کرتے ہوئے اور جب وہ ذوق و شوق و عقیدت کی حدود طے کر چکے اور محبت کے علاقہ میں داخل ہو جائے یعنی چنگاری محبت اس کے دل میں سلگ جائے تب بیعت کرایا جائے تو ایسا مرید مرتے دم تک پیر اور اس کے کھونٹے کی رسی توڑ کر نہیں بھاگے گا اور اگر مریدوں کی تعداد بڑھانے کے لیے ذوق و شوق و عقیدت کے حدود کے اندر ہی بیعت کرا دیا گیا تو اسے یہ تو کسی وقت بھی ختم کر سکتے ہیں ٹوٹ سکتے ہیں شیطان لعین کا تر نوالہ ہوتے ہیں آسانی سے طالب شوقین و عقیدت مند کو ہدف بنا کر مُرید کو پیر سے دور کر دے گا لیکن چنگاریٔ محبت اس کے بعد سے باہر کی چیز ہو جاتی ہے۔ جیسے وہ ہدف بنانے میں سدا ناکام ہی رہتا ہے اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ دل میں نہ سلگ جائے ورنہ پھر طالب رمرید تیل کے کڑھاؤ میں جلنے یا آگ میں کودنے میں یک لمحہ ضائع نہیں کرے گا۔ حق کی ہر طلب پر اپنا سب کچھ قربان کر دے گا۔

لہٰذا جناب صوفی صاحب کا دیکھنے میں یہ انوکھا لیکن اصل طریقہ تبلیغ رہا کہ مسجدوں میں جانے والوں کی بجائے باہر کے لوگوں پر تبلیغی کام کیا کرتے تھے باہر کے لوگوں میں سے برے سے برا، خراب سے خراب لیکن چھپی ہوئی مثبت صلاحیتوں کے حامل لوگوں کا انتخاب کرتے اور اسے دبوچ کر اپنے قریب لاتے یا خود ان کے قریب جاتے ہوئے اپنے مۂ خانہ نیازیہ کا ساقی بنا لیا کرتے مہینوں نہیں برسوں اپنی نشستوں میں بٹھا بٹھا کر اس کی مجلسی تعلیم و تربیت فرمایا کرتے جب دیکھتے کہ طالب تیار ہو گیا ہے اور محبت کی چنگاری اس کے دل میں سلگ گئی ہے قلب و سینہ کا زنگ و خاک آلود سے صاف ہو گیا تب جا کر اسے اس کے پسندیدہ نیازی بزرگ سے بیعت فرما کر نیاز نگر رچشت نگر میں دھکا دے کر الگ ہٹ جاتے کہ حضور اسے آگے آپ سنبھالیے میں یہاں تک کھینچ تان کر اسے لے آیا ہوں اب آپ کے حوالہ ان کی اس انوکھی کاوش و داخل نیاز نگر

Marfat.com

یعنی چشت نگر میں، میں نے تو اپنی قریب پچاس سالہ نیازیہ زندگی میں ایک نیازی بھی ایسا نہ دیکھا جو پیچھے پلٹا ہو۔ پلٹا تو پلٹا پیچھے دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا بلکہ میدان عشق ومحبت حق میں آگے بڑھتا ہی چلا گیا، نہ پیر چھوڑ تا ربدلتا نہ ہی سلسلۂ عالیہ۔

اپنے اس مذکورہ بالا انوکھے طریقہ واردات رحمانی کے سلسلہ میں ایک قول ان کا تو بہت یادگار ہی نہیں بلکہ قدم قدم پر آج رہنمائی بھی کر رہا ہے اور جو کہا ویسا ہی پایا جا رہا ہے وہ فرماتے ''کہ ہادی ورہبر کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اپنے پیچھے اپنے نائبین مریدین کو شیر و ببر شیر بنا کر چھوڑ جائے۔'' نہ کہ تھوک کے حساب سے بھیڑ بکریوں جیسی صلاحیتوں کے حامل مرید کر لیے جائیں تو وہ بے سود ثابت ہوں گے اور ان کی جگہ پوری زندگی میں صرف چند ہی یعنی ۱۰/۲۰ بھی شیر یا ببر شیر صفت مرید و نائبین تیار کر کے چھوڑا جائے تو وہ دین کی بڑی خدمت کریں گے تجربہ میں ہوگا کہ جنگل میں ایک شیر یا ببر شیر جب دھاڑتا ہے تو ہزاروں نفوس پر مشتمل جنگل پر سناٹا چھا جاتا ہے خوف پھیل جاتا ہے کسی کی مجال نہیں سامنے تو کجا آواز بھی نکال سکے۔ اسی لیے صلاحتیں دیکھ کر ہمارے آقا حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عمر فاروقؓ کو پسند فرمایا اور اپنے کام کے لیے ان کا انتخاب کر کے اللہ کے حضور پیش کیا کہ بار الٰہ ''عمر کو مسلمان فرما'' دعا قبول ہوئی حضرتؓ اسلام لائے پھر سرکار نے اپنی تعلیم و تربیت اور اپنی قربت و محبت میں رکھ کر جو ببر شیر بنایا دنیا نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروقؓ کی ایک للکار پر قیصر و کسریٰ کے ایوان لرز جاتے تھے اور دشمنان اسلام آج تک دعا کر رہے ہیں کہ باری تعالیٰ اب دوبارہ کوئی دوسرا حضرت عمرؓ مسلمانوں میں پیدا نہ کر دیو ورنہ وہ تو ہمارا دنیا سے نام و نشان ہی مٹا دے گا۔ ہمارے آقا و الا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جمیع اصحابہ کرامؓ شیر سے تو کم ہی نہیں کہ آپ کے بعد ساری دنیا فتح کر ڈالی شری و شیطانی قوتوں کو کچلتے روندتے ہوئے آج اکیسویں صدی کی مثال بھی سامنے ہے کہ اس مرتبہ ایک امریکی شیر دل رچرڈ بُش نے پورا امریکہ یورپ جمع کر کے مسلمانوں کو للکارا تو پچاس سے زائد اسلامی ملکوں کے سربراہان میں حضرت عمر فاروقؓ کا پیروکار تو کیا صلاح الدین ایوبی جیسا ان کی فوٹو کاپی بھی نہیں نکلا جس کی وجہ سے آج ہمارا ہر لحاظ سے برا حال ہے کہ کوئی باطل کا ہاتھ روک کر اس کے چھڑانے

Marfat.com

والا سربراہ ہمارے پاس نہیں سارے سربراہان امریکی رچرڈبُش کے جوتے چاٹ رہے ہیں۔

اس باب میں خاص الخاص توجہ طلب وجانِ موضوع ادا بھی ملاحظہ ہو۔قریب قریب پوری پچاس سالہ نیازیہ زندگی میں مرکزی ومرکز پر مر مٹنے والا محبت کرنے والا ایسا شخص کبھی کہیں نظر تو آیا کہ اپنے پیرومرشد حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی کی ''تعلیمِ مرکز'' کے مطابق تمام زندگی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز آپ کے سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیئے وقف کررکھی تھی۔ ایک ایک نیازی مرید اور نیازی بزرگ تلاش فرماتے رہتے تھے اور اپنے ذیلی نیازیہ سینٹر پر لاکر سلسلہ عالیہ کے کاموں میں ان کو شامل کرتے میرا مرید۔اس کا مرید۔یہ نسل، یہ اصل، یہ نقل، یہ نسبت، یہ بالا نام کی چیز تو ان کے پیکرِ حسین میں موجود ہی نہ تھی۔ نیازی نام کے مرید اور بزرگ سے اس قدر محبت کرتے کہ سگے پیٹ والا بھائی نہیں کرتا۔بس حضور قبلہ کے نام ''نیازی رنیازیہ کسی کے ساتھ لگا ہو۔اکل حلال کی روزی کمانے کے بعد چوبیس گھنٹے کے باقی تمام اوقات طالبان حق اور شاگردوں کی تعلیم وتربیت، بزرگان نیازیہ کی خدمات۔انعقادات سلسلہ عالیہ وغیرہ میں ہی منہمک رہا کرتے تھے۔اس طرح آپ نے سلسلہ عالیہ کو جاندار وسعت دے کر شہر حیدرآباد میں اپنی وفاومحبت کا شاندار حق ادا کیا باری تعالیٰ قبول فرمائے (آمین)

اضافی مشاغل:

جناب صوفی صاحبؒ مساجد، مدارس وسلسلہ عالیہ کے کاموں کے علاوہ شاعری میں بھی دل چسپی رکھتے تھے اور شاعری فرماتے تھے۔۱۹۶۹ء میں آپ کے وصال کے وقت آپ کے بچے بہت چھوٹے تھے لہذا ان کے کلاموں کی حفاظت نہ کرسکے جو ماسوائے چند کے ضایع ہوگئے۔راقم تاریخ ہذا نے کوشش کرکے قوالوں کی مدد سے اپنے بچپن کے ذخیروں میں سے آپ کے ۷ کلام حاصل کیے جس کا چھوٹا سا دیوان بنا کر بھائی ذکی نیازی صاحب کو پیش کردیا ہے کہ وہ چھپوا کر سلسلۂ عالیہ نیازیہ حیدرآباد کے اثاثوں میں جمع کرادیں۔چوں کہ ان کی شاعری کا بچہ گانگ میں خود بھی تھا لہذا صرف وہ ان کی آخری عارفانہ غزل کے چند اشعار یہاں پیش کرتا جارہا ہوں جو ان کی شاعری، ان کی کمپوز ڈھن میں ان کو سامنے بٹھا کر سنایا کرتا تھا ملاحظہ فرمایئے:

Marfat.com

صوفی صاحبؒ کا عارفانہ کلام:

تشنہ لب بادہ خوار ہے ساقی
منتظر بادہ بار ہے ساقی

کوئی غمخوار ہے نہ مونس ہے
تو ہی ہمدم ہے یار ہے ساقی

تو ہی تو ہے ہر ایک صورت میں
ترے دم سے بہار ہے ساقی

روز اوّل جو مہ پلائی تھی
اس کا اب تک خمار ہے ساقی

دین و ایمان کیے حوالہ تیرے
کس قدر اعتبار ہے ساقی

ترا غم ہے سخیؔ کا چین و سکوں
ذکر دل کا قرار ہے ساقی

وصال بے مثال:

جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب نے طویل علالت کے بعد ۱۹۶۹ء میں وصال پایا۔ آپ کی تجہیز و تکفین شہر حیدرآباد میں ہی عمل میں آئی۔ آپ کا مزار کنٹونمنٹ قبرستان میں پرانے مکی شاہ روڈ (مین روڈ) کے سامنے مکرانی پاڑہ کے بالمقابل ہے۔

آل اولاد:

پس ماندگان میں بیگم صاحبہ کے ساتھ چار بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے۔ بیٹوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ جناب محمد ذکی سخی نیازی صاحب ۳۔ جناب محمد رضی سخی نیازی صاحب
۲۔ جناب محمد نعیم سخی نیازی صاحب ۴۔ جناب وسیم سخی نیازی صاحب (نیورسرجن امریکہ)

Marfat.com

بعد وصال جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ

اہتمام: ماہانہ ۲۶ شریف قمری (حضرت ننھے میاں صاحبؒ)

جناب صوفی صاحبؒ کے وصال (۱۹۶۹ء) کے وقت آپ کے تمام بیٹے بہت چھوٹے تھے لہذا جناب صوفی صاحب کی بیگم صاحبہ نے صوفی صاحبؒ کے وصال کے فوری بعد اپنے مکان ڈی ۴۴/۲ یونٹ نمبر ۹ پر تمام نیازی پیر بھائیوں کو مدعو فرمایا صورت حال یہ سب کے سامنے پیش کی کہ میرے تمام بیٹے ابھی بہت چھوٹے ہیں اور میں عورت ذات ہوں لہذا ماہانہ ۲۶ شریف کا انعقاد فی الحال میرے بس سے باہر ہے۔ ہاں! جوں ہی میرے بیٹے جوان ہو کر اس کے اہل ہوئے تو اپنے والد ماجد کی ذمہ داریاں ان شاء اللہ پھر سے اپنے کاندھوں پر اٹھالیں گے اور اپنے حسب توفیق اپنی خدمات پیش کریں گے لہذا اس دوران کے لیے میں آپ تمام پیر بھائیوں سے ملتمس ہوں کہ کوئی وقتی طور پر یا دائمی طور پر یہ ذمہ داری قبول فرما کر اپنے گھر ماہانہ ۲۶ شریف کی فاتحہ و سماع شروع کردے۔

بیگم صاحبہ کی اس درخواست پر جناب صوفی صاحبؒ کے اوّل شاگردِ معظم، لاڈلے پیر بھائی اور عظیم دوست جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب فوری اٹھے اور یہ ذمہ داری اپنے کاندھوں پر اٹھانے کا اعلان کر دیا بعدہ اگلے ماہ۔۔۔۔۱۹۶۹ء سے ماہانہ ۲۶ شریف سماع و فاتحہ کا انعقاد جناب لطیف بھائی کے مکان حیدر آباد بتاشہ گلی میں ہونا شروع ہو گیا اور اس طرح جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ ''تبلیغی و روحانی'' ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدر آباد (سندھ) حیدر آباد کے دوسرے ''روح رواں'' مقرر ہوئے جس کی منظوری بعدہ حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ نے بھی عطا فرمادی۔ ۱۹۶۹ء سے جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب نے جناب صوفی سخی محمد نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین ہوتے ہوئے اس تبلیغی سینٹر کا چارج سنبھالا۔

یہیں اختصاری و خصوصی تذکرہ

اہل خانۂ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ

بہ لحاظ۔۔۔ خدماتِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

حضرات قارئین گرامی قدر ابتدا سے یہاں پہنچنے تک آپ کو بھی یہ نتیجہ اخذ شدہ حاصل ہو گیا

Marfat.com

ہوگا کہ شہر حیدر آباد میں ویسے تو ہم سب ہی اپنے سلسلہ عالیہ نیازیہ واپنے آقاؤں سے شدید محبت کرتے ہیں لیکن ہم میں دو گھرانے ایسے موجود ہیں جن کا بچہ بچہ اپنے بڑوں کی طرح حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ، ان کی ذرّیت پاک اور ان کے سلسلۂ عالیہ سے جنونی عشق ومحبت کرتے ہیں اور دونوں گھرانوں سے سلسلۂ عالیہ کی ابھی تک خدمات جاری ہیں۔ اول گھرانہ حضرت قبلہ صاحب زادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب ۱۹۵۲ء سے ہنوز علم خدمت سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی ہاتھوں میں تھامے اور بلند کیے اور دوسرا گھرانہ جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۶۲ء سے ہنوز علم خدمت سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی ہاتھوں میں تھامے اور بلند کیے ہوئے ہیں۔ پچھلے اوراق میں بڑے تفصیل کے ساتھ گھرانۂ صاحبزادگان پر روشنی ڈالی جاچکی ہے لہٰذا اب یہاں اجمالی ہی سہی لیکن کچھ نہ کچھ تذکرہ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے اہل خانہ کا بھی ہوتا چلے۔

بیگم صاحبہ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ:

عزت مآب بیگم صاحبہ بھی جناب صوفی صاحبؒ سے کچھ کم نہ تھیں ان کا عشق محبت بھی اپنی مثال آپ تھا۔ ایک جانب تمام بیٹوں اور بیٹیوں میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ اور ان کے سلسلہ عالیہ وذرّیت پاک سے محبت گھٹی میں بھی بشمول شیر مادر گھونٹ گھونٹ کر پلائی تھی جس کے ثمرات ہمارے سامنے ہیں کہ ان کی تمام اولاد خصوصی طور پر تمام بیٹے محبت کے ساتھ ساتھ عملی خدمات میں بھی والد ماجد کی طرح کسر نہیں رکھتے۔ دوسری جانب بیگم صاحبہ نے کبھی بھی کوئی سالانہ انعقاد سلسلۂ عالیہ نیازیہ نہیں چھوڑا جس میں بھاری بھرکم نذر سے شمولیت اختیار نہ کی ہو۔ تمام نیازی بزرگان خصوصی طور پر حضور قبلہؒ کی بریلی شریف سے آئی ہوئی ذرّیت پاک کو تو اپنے مکان پر ضرور ٹھہراتیں اور خدمت فرماتی تھیں۔ جہاں سلسلۂ عالیہ میں اپنے عظیم شوہر کی طرح اپنی خدمات پیش فرماتی تھیں وہاں ان ہی کی طرح سلسلۂ عالیہ سے باہر بڑی سخاوت و بڑے کام کرتی تھیں۔ امریکہ کے علاوہ کراچی میں بھی ایک ادارہ قایم فرمائیں جہاں غربت کی ماری لڑکیاں مشینوں پر سلائی کا کام کرکے اپنے گھروں کے چولہے جلا رہی ہیں یہ کہ خدمات خلق عام میں بھی بھاری بھرکم سرمایہ کاری غریب غرباء کے لیے فرمائیں۔ باری تعالیٰ ان کی جمیع خدمات ظاہری وباطنی وروحانی

Marfat.com

ومجازی کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین) بیگم صاحبہ کا حال ہی میں امریکہ میں وصال ہوا ہے اور وہیں ان کی تدفین ہوئی ہے۔ جناب ذکی سخی نیازی صاحب کی فونک اطلاع کے مطابق آپ کا وصال بروز جمعرات شام ۶ بجے ۲۰/اگست ۲۰۰۹ء مطابق ۲۸/شعبان المبارک ۱۴۳۰ھ ہوا اور تدفین اگلے روز بروز جمعہ ۲۱/اگست ۲۰۰۹ء مطابق ۲۹/شعبان المبارک ۱۴۳۰ھ امریکہ میں ہوئی۔

جناب صوفی صاحبؒ کے سب سے بڑے فرزندار جمند

جناب محمد ذکی سخی نیازی صاحب

(جناب صوفی صاحبؒ کے نورِ چشم اوّل)

جناب محمد ذکی سخی نیازی صاحب جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے سب سے بڑے فرزندار جمند ہیں۔ ان صاحبزادہ صاحب کو یہاں سخی ثانی کہتے اور لکھتے ہوئے دل خوشی سے سرشار ہو رہا ہے اور وہ اس لیے کہ ان کے جو کام ہمارے سامنے ہیں انھیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جناب صوفی صاحبؒ ہم میں اب بھی موجود ہیں۔ جناب ذکی نیازی صاحب اپنے والد صاحبؒ کی ٹریو کاپی ہوتے ہوئے سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خدمات میں کسر نہیں رکھتے۔ تمام نیازیہ انعقادات نیازیہ کی خدمات میں کسر نہیں رکھتے۔ تمام نیازیہ انعقادات نیازیہ حیدرآباد میں سب سے پہلے شریک ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی حیثیت کے مطابق بھاری نذریں پیش کرتے ہیں۔ ۲۶ شریف ماہانہ کا لنگر مکمل طور پر صرف ان کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے دوسرے ملک میں رہتے ہوئے وہاں کے ماحول میں رہتے ہوئے بھی حضور قبلہؒ۔ ان کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ اور ان کی ذرّیت پاک سے والدین جیسی ہی محبت کرتے ہیں۔ ان کی محبتِ جنونی و شیدائی بھی قابل دید فعال مثال ہے۔ باری تعالیٰ ان کی محبت و خدمت کو سلامت رکھے۔ قبول فرمائے اور ان کو دارین میں بلند ترین درجات سے سرفراز فرمائے ان کی بھی شخصیت کا بھرپور مواد لکھنے کو میرے پاس ہے لیکن وہی کہ اختصاری لازم۔ ان کا رنگ رندانہ و اعلیٰ فدایانہ ہے۔

Marfat.com

جناب رضی سخی نیازی صاحب
(جناب صوفی صاحبؒ کے نور چشم دویم)

آپ جناب صوفی صاحبؒ کے دوسرے نمبر کے فرزند ارجمند ہیں آپ بھی بڑے بھائی کی طرح سلسلۂ عالیہ نیازیہ سے شدید محبت رکھتے ہیں اور اپنے حصہ خدماتی کردار ادا کرتے رہتے ہیں ۔ایک اضافی صفت ان میں یہ ہے کہ شریعت ظاہری کو ہروقت اپنے آپ پر نافذ وقایم رکھتے ہیں ۔صوم وصلوٰۃ کے سخت ترین پابند۔ والد ماجد کی طرح مساجد ومدارس کے قیام میں گہری عملی دل چسپی ۔ پیار ومحبت میں کبھی کبھی بڑے بھائی جناب ذکی نیازی صاحب انھیں مولوی صاحب بھی کہہ دیتے ہیں۔ واقعی جناب رضی میاں صاحب کی ہر سانس وعملی قدم شریعت سے خالی نہیں ہوتا۔ بڑے پاک باز، پرہیز گار ومتقی شخصیت ہیں۔ دوسری جانب بڑی حسین وجمیل صوفیانہ طبع کے بھی حامل ہیں۔ باری تعالیٰ ان کا یہ رنگ سدا قایم ودایم رکھے۔ آمین

جناب نعیم سخی نیازی صاحب وڈاکٹر محمد وسیم سخی نیازی صاحبؒ
(نیروسرجن امریکہ)

جناب نعیم سخی نیازی صاحب تیسرے نمبر اور ڈاکٹر وسیم سخی نیازی (نیروسرجن) چوتھے نمبر پر فرزندان جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب ہیں ۔ بڑے دونوں بھائیوں کے ادب میں آگے نہیں بڑھتے نہ خود کو شو کرتے ہیں بڑے بھائیوں کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے زبان بند کیے سلسلۂ عالیہ کا کاموں میں ساتھ ساتھ و شانہ بشانہ ہوتے ہیں سیرت وکردار وہی بڑوں جیسے چوں کہ ایک فدائی عاشق کے چشم وچراغ اور عظیم ماں سے تربیت یافتہ شاہ کار ہیں۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

روح رواں دویم

تبلیغی و روحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر

حیدرآباد (سندھ) پاکستان

جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب

قادری، چشتی نیازی اکبرآبادی

حاجی صاحب۔ دریک نظر:

۱۔ خاندانی نام: لطیف الدین

۲۔ والد ماجد: شفیع الدین

۳۔ مرشد والا: حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ وابستگی سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ (بریلوی)

۵۔ تاریخ پیدائش:

۶۔ مقام پیدائش: شہر آگرہ (بھارت)

۷۔ تاریخ وصال: ۱۹۷۷ء

۸۔ مقام وصال: لطیف آباد و حیدرآباد (سندھ) پاکستان

Marfat.com

۹۔ ابتدائی تعلیم: پرائمری درس گاہ آگرہ

۱۰۔ ذریعۂ معاش: تجارت (در پاپوش)

۱۱۔ موجودہ پتہ: بنگلہ نمبر۔۔۔ بالمقابل پیٹرول پمپ مین روڈ نمبر ۹/۱۱، یونٹ نمبر ۱۱ لطیف آباد، حیدرآباد۔

۱۲۔ آل اولاد: بیٹوں میں آپ کے پانچ فرزندان ارجمند ہیں

۱۔ جناب افتخار الدین نیازی (بھائی جان)

۲۔ جناب شریف الدین نیازی

۳۔ جناب حافظ اختصار نیازی

۴۔ جناب ڈاکٹر تنویر نیازی

۵۔ جناب فیصل نیازی

تعارف خصوصی:

جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب ولد شفیع الدین صاحب محلّہ منٹولا شہر آگرہ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھی اسی شہر میں پائی۔ آپ بھی اوائل ۱۹۴۸ء میں ہی ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے تھے۔ اور شہر حیدرآباد میں بتاشہ گلی فقیر کے پڑ سے متصل اپنی مستقل رہائش شروع کی۔ بعدہ ۱۹۷۴ء میں اپنی تمام فیملی کے ساتھ موجودہ بنگلہ (گارڈینا اسکول) یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد میں منتقل ہو گئے تھے۔ بتاشہ گلی والا مکان فروخت کر کے۔

چوں کہ والد ماجد کا سایہ جلد ہی سر سے اٹھ چکا تھا لہٰذا بہنوں کے ساتھ تینوں چھوٹے بھائیوں جناب حاجی شفیق الدین نیازی حاجی شرف الدین نیازی اور حاجی شمس الدین نیازی (اسکول والے) کو بھی اپنی اولاد کے ساتھ اولاد ہی کی طرح بڑی جوانمردی سے نہ صرف پالا بلکہ ان کی ضروریات وحیاتی لازمی ذمہ داریاں بھی کما حقہ ادا کیں۔ اور اس طرح ایک بھاری بھر کم گھرانہ کو تا دم مرگ چلاتے رہے۔

Marfat.com

معاش کے لیے آپ نے جوتے (پاپوش) کی تجارت ہی پسند فرمائی۔ آپ نے بھی ہجرت کے سخت ترین حالات سے مقابلہ کرتے ہوئے محنت و مشقت شدید کے ساتھ ۱۹۵۵ء کے لگ بھگ سرے گھاٹ پر ایک دکان خرید کر جوتوں کی ریٹیل و تھوک کاروبار کی ابتدا کی۔ جس کا نام انھوں نے ''سمندرہ شو'' رکھا۔ جو ابھی تک اسی نام سے قایم تھی سنا ہے کہ بچوں نے ۲۰۰۶ء میں دکان فروخت کردی اور اسکول کے شعبہ میں کلی طور پر شرکت کرلی۔

اسی سال ۱۹۵۵ء سے انھوں نے بہت بڑے پیمانہ پر حضور غوث پاک کا سالانہ لنگر و فاتحہ اپنے بتاشہ والے گھر میں قایم کیا۔ اس پیش کردہ لنگر کو بتاشہ گلی میں صبح ۱۰ بجے سے شام ۵ بجے تک عام لوگ کھایا کرتے تھے یعنی کھلا عوامی لنگر ہوتا جو اس علاقہ میں بہت مشہور و معروف تھا۔ یہ سالانہ لنگر ابھی تک ان کے نمبر ۱۱ بنگلہ پر ان کے پانچوں بیٹے سال کے سال کرتے ہوئے جاری رکھے ہوئے ہیں جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب بھی اپنے استاد معظم جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کی طرح پیدائشی طور پر بڑے سخی طبع اور مذہب کی طرف مائل شخصیت تھے۔

تعلیم و تربیت:

پاکستان بننے کی بھگدڑ میں آپ بھی شہر آگرہ میں واجبی سی حسب ضرورت ظاہر تعلیم حاصل کرسکے۔ جب کہ آپ کی دینی و باطنی تعلیم و تربیت ۱۹۶۲ء میں اپنے پیر و مرشد سے بیعت کرانے کے بعد مرشد سے اجازت کے ساتھ آپ کے استاد معظم استاد۔ پیر بھائی و عظیم دوست جناب صوفی خلیفہ محمد سخی نیازی صاحب نے فرمائی۔ اور ایسا رنگا کہ حاجی صاحب وہ رنگ اپنے ساتھ قبر میں اسی رنگ میں گئے تو دوسری جانب پورا خاندان و کنبہ عزیز و اقارب رشتہ دار اور دوست بھی اسی رنگ میں خود بھی رنگ گئے جو آج تک قایم ہے۔

اوصاف حمیدہ:

جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ جس طرح ظاہر سے حسین وجیہ شخصیت تھے اس سے بھی کئی گنا زائد اندر سے خوب صورت اور خوب سیرت تھے۔ ہر وقت ہنستا مسکراتا چہرہ۔ مہمان نوازی و عزت افزائی میں ہو بہو اپنے استاد معظم جناب صوفی محمدؒ سخی نیازی صاحبؒ بلا کسی تمیز و

Marfat.com

امتیاز اور تفریق و تقسیم رنگ و نسل ۔ امیر و غریب ۔ اپنا و غیر۔ وغیرہ ہر آنے والے کی اس کے درجات و مراتب عزت افزائی اور مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ یہی وہ ادائے خصوصی تھی جس کی وجہ سے وہ اور ان کے استاد معظمؒ کی بیٹھکوں ،نشستوں ،محفلوں ،تقریبات اور انعقادات میں انسانوں کا ایک جم غفیر ہوا کرتا تھا۔ جوان دونوں حضرات کے بعد آج تک نہیں دیکھا گیا۔نہایت ملنسار، شرم و حیاء و عاجز و انکساری کا ایک عظیم پیکر خدمت خلق ظاہر و باطن دونوں جاری رکھا کرتے ۔سخاوت میں تو جناب صوفی سخی نیازی ثانی تھے لہذا ان کا ہاتھ بھی ہمیشہ اوپر والا ہاتھ دیکھا گیا۔ برائے تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی جہاں صوفی محمدؒ سخی نیازی صاحبؒ نے بہ حیثیت اوّل روح رواں تبلیغی و روحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد کی بنیادیں رکھتے ہوئے اس کی تعمیر و تزئین میں اپنی تمام حیات پیش کی حسب توفیق و استطاعت اپنی مالی و جسمانی خدمات کے ساتھ وہیں جناب لطیف الدین نیازی صاحب نے بعدہ بہ حیثیت روح رواں دوئم جو اس سینٹر پر سلسلہ عالیہ کی وسعت و ترقی کے لیے اپنی خدمات پیش کیں ان کی بھی مثال نہیں اوّل جو مالی خدمات جناب حاجی صاحبؒ نے نذر کیں آج تک ہم میں دوسرا ایسا حضور قبلہؒ کا غلام اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر میں پھر دیکھنے میں نہیں آیا ماسوائے جناب صوفی محمدؒ سخی نیازی صاحبؒ کے گھرانہ اور بالخصوص جناب ذکی سخی نیازی صاحب صوفی صاحب کے سب سے بڑے بیٹے کی خدمات جو اس وقت بھی وہ پیش کیے ہوئے ہیں۔

خدمات سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی:

برائے مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے دو خدماتی ادوار گزرے ہیں ۔اوّل ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۹ء بہ حیثیت شاگرد و ماتحت رفقائے کار پھر بعد وصال جناب صوفی صاحبؒ ۱۹۶۹ء سے دوسرا دور شروع ہوا جس میں آپ بہ حیثیت روح رواں دوئم ۱۹۷۷ء اپنے وصال تک اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر کی قیادت کرتے رہے۔

حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی سے بیعت کرا چکنے کے بعد جناب صوفی محمدؒ سخی نیازی صاحبؒ نے حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کی سلسلہ عالیہ نیازی کو مزید

Marfat.com

تعلیمات دیں اور سالانہ لنگر و فاتحہ حضور غوث پاکؒ کو سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاک میں تبدیل کرایا۔ اسی طرح بے وقتی کو وقت قایم کیا وہ یہ کہ دادا پیر حضور ننھے میاں صاحبؒ کی ۲۶ شریف چاند کی ربیع الثانی کے مہینہ میں انعقاد کے لیے چنا۔ اسی وقت سے یہ سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاکؒ ان گھرانہ ۲۶ ربیع الثانی کو ہر سال ہوتا چلا آ رہا ہے۔

مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے سلسلہ میں جتنے بھی نیازیہ بزرگ پاکستان کے شہروں سے یا ذرّیت پاک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ بریلی شریف سے تشریف لاتے وہ ابتدا میں یا یہ کہہ لیں ان کی حیات میں حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے گھر پر ہی قیام فرماتے ماسوا حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ جو صرف اپنے صاحبزادوں کے گھر مکتی گلی حیدرآباد میں ہمیشہ قیام فرما کر وہیں سے تبلیغ و وسعت سلسلہ عالیہ کے لیے خدمات خصوصی انجام دیتے تھے۔ جو بھی نیازیہ بزرگ حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے گھر قیام فرماتے ان کی تمام مالی خدمات جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب پیش کیا کرتے تھے۔ جب کہ جسمانی محنت ومشقت و خدمات اور حسب توفیق مالی خدمات بھی جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ پیش فرماتے۔ بقیہ تمام رفقائے کار جناب صوفی صاحبؒ کے شانہ بشانہ ہوتے بہ لحاظ جسمانی خدمات جناب صوفی صاحب کی زندگی میں صرف دو نیازیہ بزرگ حضرت بہزاد لکھنوی صاحبؒ اور حضرت اعجاز میاں صاحبؒ ہی جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے گھر مہمان ہوئے (قیام فرما ہوئے) بعد وصال جناب صوفی صاحب ۱۹۶۹ء تو پھر بزرگوں کی آمد کا تانتا بندھ گیا اور حاجی صاحب نے بہت ہی شاندار، قابل تعریف وتقلید، خدمات مالی وجسمانی پیش کیں یعنی حقیقی وکما حقہٗ روح رواں دویم کا حق ادا کیا۔

مطابق ہدایات استاد معظم جناب صاحبؒ روح ورواں اوّل جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب ہر سال سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاک ۲۶ ربیع الثانی حضرت قبلہ سید اعجاز علی شاہ صاحبؒ کو ایبٹ آباد سے بلا کر عرس مبارک کی صدارت (مسند نشینی) کراتے تھے۔ حضرت کی اس سالانہ ایک مرتبہ حیدرآباد آمد کے موقع پر جناب صوفی محمدؒ سخی نیازی صاحبؒ اور حاجی لطیف

Marfat.com

صاحبؒ بشمول اپنے تمام رفقائے کاران تمام مرد عورت بچوں کو حضرت اعجاز میاں صاحبؒ سے بیعت بھی کرایا کرتے جو سال بھر کی محنت و مشقت سے لوگ تیار کرتے سلسلہ عالیہ میں داخل کرنے کے لیے جو شخص حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ سے بیعت ہونا چاہتا اسے انڈیا آگرہ روانہ کر دیتے۔ اور جو ذریت پاک حضور قبلہؒ کے دست مبارک پر بیعت ہونا چاہتا اسے بریلی شریف روانہ کر دیتے یا انتظار وقت کراتے۔ حضرت قبلہ اعجاز میاں صاحب اس آمد کے موقع پر سلسلہ عالیہ کی تبلیغ و وسعت کے لیے کبھی چند یوم تو کبھی ہفتوں حیدرآباد و کراچی قیام فرما چکنے کے بعد واپس اپنے شہر ایبٹ آباد چلے جاتے اور پھر اگلے سال اسی ماہ دعوت پر تشریف لایا کرتے۔

خدمات بعد وصال جناب صوفی محمدؒ سخی نیازی صاحبؒ:

بعد وصال ۱۹۶۹ء جناب صوفی صاحبؒ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ نے ماہانہ ۲۶ شریف قمری (دادا پیر صاحب) اپنے گھر بتاشہ گلی میں شروع کی۔ ہمہ وقت اپنے پیش رو روح رواں اوّل کی طرح ایک جماعت بہ سلسلہ مشاورت و عملی۔۔۔ یعنی رفقائے کار کی تشکیل دی جو مندرجہ نفوس پر مشتمل تھی۔

۱۔ جناب عبدالحمید نیازی صاحب	(پیر بھائی + دوست + بیوپاری)
۲۔ جناب خلیفہ حافظ امین نیازی صاحب	(پیر بھائی حاجی صاحب)
۳۔ جناب فریدالدین نیازی صاحب	(بہنوئی)
۴۔ جناب شریف الدین خان نیازی صاحب	(کزن حاجی صاحب)
۵۔ جناب فاروق نیازی صاحب کانپوری	(نیا قیمتی لاجواب اضافہ)
۶۔ جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحب	(چھوٹے بھائی)
۷۔ جناب ماسٹر اسمٰعیل نیازی صاحب	
۸۔ جناب عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب	
۹۔ حقیر ناچیز۔ شمس نیازی راقم ہذا	(پیر بھائی)

جناب حامد علی نیازی صاحب، جناب صوفی صاحبؒ کی زندگی میں ہی وصال کر چکے تھے

Marfat.com

جب کہ باری تعالیٰ نے ان دو کمیوں کی جگہ ایک قیمتی کرتا دھرتا بہ عمل نیازی پیر بھائی جناب فاروق صاحب سلسلہ عالیہ کو حیدر آباد کے لیے نوازے۔ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب نے اپنے "تبلیغی و روحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدر آباد پر بحیثیت روحِ رواں دوئم نیازیہ انعقاد کا اہتمام کیا اوّل ماہانہ ۲۶ شریف فاتحہ وسماع بغیر لنگر دوئم سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاک بمعہ شاندار لنگر ان دونوں انعقادات کے موقع پر حاجی صاحب نیازیہ بزرگوں کو باہر سے بلا کر ان کی قیادت کراتے۔ تعلیم وتربیتی نشستیں سجا کر نیازیوں کی تعلیم وتربیت کراتے اور نئے لوگوں کو سلسلہ عالیہ کے ان نیازیہ بزرگوں سے متعارف کراتے اور جو طالب ہوتے داخل کراتے۔ جناب صوفی صاحبؒ تو ذیلی نیازیہ سینٹر کی بنیادیں اور تعمیر وتزئین میں گزر گئے لیکن خوش قسمتی سے ان کے بعد ان کا نائب روح رواں دوئم اس قدر صلاحیتوں کا مالک ملا کہ سلسلہ عالیہ وسعتوں کو جو بامِ عروج پر لے گیا۔ حاجی صاحب کا روح روانی دور نعمتوں، رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور شاہکار دور تھا۔

جس میں بریلی شریف سے ذرّیت پاک قبلہؒ کی مسلسل آمد اور ان کے ذریعہ سلسلہ عالیہ نیازیہ کا شہر میں تیزی سے پھلنا پھولنا اور پھیلنا ہوتا رہا۔ یہ نیت کی برکتوں کی بات ہے حاجی لطیف الدین نیازی صاحب اپنے استاد معظم صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح بہت بڑے دل جگر کے مالک ایک بڑے دلدار سخی شخصیت تھے جنہوں نے دل کھول کر تن و من و دھن سے سلسلہ عالیہ کی وسعت و ترقی کے لیے اپنی مالی اجمالی خدمات پیش کیں۔ ان جیسا دور پھر آج تک نہیں دیکھا گیا۔ وسعت وترقی سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کا جیسا دور حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کا گزرا ہو بہو ایسا ہی دور حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کا ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۷ء گزرا۔ یہ دونوں بامِ عروج کے دور تھے ادھر حضور سراج السالکین کے لاڈلے خلیفہ تو ادھر حضور سراج السالکین کی ذرّیت پاک کی مسلسل آمد ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر پر۔ گو دونوں سینٹرز بانی وثانی پر آج تک تسلسل سے سلسلہ عالیہ کا تبلیغی وتوسیعی کام جاری وساری ہے لیکن مذکورہ بالا دو دور سدا یاد رکھے جائیں گے جن میں سلسلہ عالیہ نیازیہ بہت تیزی سے حیدر آباد میں بڑھا اور وسعت وترقی کی بلندیاں حاصل کرتا رہا۔ سبحان اللہ۔

پاکستان بننے کے بعد سے جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب ۱۹۷۴ء تک بتاشہ گلی

Marfat.com

حیدرآباد میں رہے لہذا دونوں انعقادات نیازیہ ماہانہ ۲۶ شریف اور سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاک ۶۳۔۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۴ء تک بتاشہ گلی میں ہی منعقد کرتے رہے بعدہ ۱۹۷۴ء میں بتاشہ گلی کا مکان فروخت کر کے بنگلہ نمبر ۱۱ لطیف آباد میں منتقل ہو گئے۔ لہذا ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۷ء وصال تک آپ اس موجودہ بنگلہ پر ہی دونوں انعقادات نیازیہ منعقد کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ کو متعارف کراتے رہے اور تبلیغ و وسعت فرماتے رہے ان کے وصال کے بعد ۱۹۷۷ء سے ان کے چھوٹے بھائی جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ اسی بنگلہ پر بحیثیت روح رواں سویم ۱۹۹۱ء تک سلسلہ عالیہ کے لیے مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ پر کام کرتے رہے۔

اہم ترین توجہ طلب نکات:

بعد قیام پاکستان نیازی مریدین تو خاصی تعداد میں ہجرت کر کے شہر حیدرآباد میں بھی آئے لیکن وہ تتر بتر گمنام سے پڑے رہے اور برسوں کے بعد ایک مقام پر یک جا ہو سکے ہجرت کے بعد مسائل کے انبار تھے۔ روزگار کے مسائل۔ رہائش کے مسائل صف اوّل میں لمبی مدت تک پریشان و حال سے بے حال کیے رہے۔ اللہ اللہ کر کے جب بنیادی ضروریات زندگی، روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم، صحت و تحفظ میں کچھ بحالی آئی تو نیازی عشاق کی چنگاریاں جو مدت سے پریشان رکھے ہوئے تھیں ہوش و جوش میں آ کر شعلہ زن ہوئیں تب ۵ سال بعد ۱۹۵۲ء سے سلسلہ عالیہ کا باقاعدہ تبلیغی و توسیعی کام شروع ہوا۔ ۱۹۵۲ء میں جب حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحب نے اپنی ماسٹری کی تنخواہ میں سے دو کلو چنے کی دال کے لنگر سے حضور خواجہ غریب نوازؒ کا سالانہ عرس مبارک شروع کیا تو شہر حیدرآباد میں ایک نیازی بھی مالی طور پر قدر آور شخصیت نہ تھا۔ فقدان نیازیہ مالی قدآور شخصیت کی طرح ایک اور یہ بھی فقدان موجود تھا کہ حضور قبلہ کی بریلی شریف والی ذرّیت پاک کی طرح چمک دمک کی حامل کوئی نیازیہ بزرگ ہستی بھی تو اس شہر میں نہ تھی۔ پہلے سے نہ اس شہر میں کسی بڑے نیازی بزرگ، بزرگ کا مزار تھا اور نہ ہی کوئی تبلیغی (ذیلی خانقاہ نیازیہ) وغیرہ۔ بہ لحاظ دین اسلام یہاں کی سرزمین سیم و تھور زدہ تھی یعنی ہر طرف ہندو ماحول واثرات بڑی پائیداری سے جڑیں پکڑے ہوئے تھے چوں کہ صدیوں سے ان ہی کا راج پاٹ تھا

Marfat.com

۔ذرا انصاف سے فیصلہ کیجیے کہ ان حالات میں دین اسلام کی رشد و ہدایت کے کام کے لیے کتنے بڑے دل و جگر کے عشاق لوگ درکار ہوں گے وہ کتنے بڑے لوگوں ہو گے جنھوں نے اپنے اپنے روحانی سلاسل کا ان اثرات و ماحول میں کام شروع کیا اور اپنے اپنے سلاسل کی بنیادیں شہر حیدرآباد میں ڈالیں جب کہ ہر طرح کے وسائل سے خالی ہاتھ بھی تھے تو باطل قوتوں کے نشانات و باقیات سے مقابلہ بھی۔ بمقابلہ مذکورہ بالا حالات تمام سلاسل نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ و چشتیہ کے کنگلے عشاق بے دست و پا میدان تبلیغ رشد و ہدایت اسلام کے لیے کود پڑے اور اپنی اپنی کمزوری مالی حیثیتوں میں دین کا کام آگے بڑھاتے رہے اور شکر الحمدللہ آج شہر حیدرآباد ملتان کی طرح پاکستان کا دوسرا بڑا اکثر مذہبی شہر ہے اور ہمارے بزرگ باطل کے تمام اثرات و موصولیات کو جڑ سے نکال کر پھینک گئے اور شہر حیدرآباد حضرت مولا علی کا حیدری شہر بنا گئے باری تعالی ہمارے تمام مذکورہ بالا بزرگوں کو اپنی قربت و محبتوں کے عظیم درجات سے نوازتے ہوئے جنت الفردوس میں بھی عظیم درجات عطا فرمائے (آمین)۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ کے دیگر ذیلی سلاسل کے ساتھ ساتھ ذیلی سلسلہ عالیہ چشتیہ۔سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی نے بھی شہر حیدرآباد میں اپنے حصہ کا دینی کام شروع کیا یعنی ۱۹۵۲ء سے دو سالانہ اعراس مبارک حضور خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت سراج السالکین شاہ محی الدین احمد صاحبؒ کے انعقادات نیازیہ لیکر حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحبؒ شروع ہوئے تو ۱۹۶۲ء سے ماہانہ ۲۶ شریف (قمری) اور سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاک (بر مکان حاجی الدین نیازی صاحب) کے انعقادات نیازیہ کے ساتھ جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب شروع ہوئے۔دونوں ہی نے اپنی ذاتی اکل حلال کی کمائیوں میں سے مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ کا یہ کام اپنے ذاتی مکانوں پر ہی انعقاد کیا جو بڑھتے بڑھتے آج پورے بھاری بھرکم درخت بن کر سدا بہار ثمرات دے رہے ہیں۔حاصلِ مذکورہ بالا یہ کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ بریلوی کے سر چشمہ علم و عرفان دین اسلام کے یک مرکزی پرچم تلے سے دو ذیلی چشمیں شہر حیدرآباد میں پھیلے جنھوں نے اپنی اپنی استطاعت کے ساتھ شہر حیدرآبا کو خوب ہی دین اسلام سے رنگین کیا اور ہنوز

Marfat.com

سیرابی جاری ہے جن کی قیادتیں حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ اور حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی میکش اکبرآبادی سے شروع ہوئیں اور اب ان کے پیروکار یعنی نائبین ان کی ذمہ داریاں احسن و خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں اپنی اپنی استطاعت و اپنے اپنے مقام پر۔ شکر الحمدللہ ہمارے بزرگ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی اتنی مضبوط اور شاندار بنیادیں اس شہر حیدرآباد میں رکھ گئے ہیں کہ دیگر سلاسل کی طرح ہمارا سلسلۂ عالیہ نیازیہ بھی یہاں ایک اپنا یکتا مقام رکھتا ہے۔

اس ''تبلیغی روحانی'' ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد کے دونوں روح رواں جناب صوفی صاحبؒ اور حاجی لطیف الدین نے اپنی بہترین کاوشوں کے بعد پاکستان میں صرف دو نیازیہ بزرگ اپنے سینٹر پر لا سکے اوّل حضرت بہزاد لکھنوی صاحبؒ (کراچی سے) اور حضرت سیّد اعجاز علی شاہ صاحبؒ (ایبٹ آباد سے)۔ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کی یہ بھی بڑی خواہش تھی کہ کسی بھی طرح بریلی شریف سے ذرّیت پاک حضور قبلہؒ کی پاکستان آمد ہو جائے کہ جس کے دم سے سلسلہ عالیہ نیازیہ حیدرآباد کی کام میں جان پڑ جائے اور خصوصی برکتوں سے سلسلہ عالیہ تیزی سے وسعت پانے لگے۔ اسی طرح دونوں روح رواں کی خواہش رہی کہ کسی بھی طرح شہر آگرہ سے پیرومرشد حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ اور ان کی ذرّیت پاک کی بھی آمد شروع ہو جائے۔

اس سلسلہ میں خط و کتابتی رابطوں اور سرتوڑ کوششوں کے بعد باوجود جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کا یہ خواب ان کی حیات میں شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ بعد وصال جناب صوفی صاحبؒ چند ماہ بعد ہی سے بریلی شریف سے تو ذرّیت پاک حضور قبلہؒ آنے شروع ہو گئے لیکن حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے مکمل انتظامات بشمول ہوائی جہاز کے ٹکٹ کے باوجود ان کے مرشد حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ میکش میاں صاحبؒ پاکستان نہ آ سکے۔ اس لیے کہ حکومت ہند نے پابندی لگا دی تھی کہ نہ آپ، آپ کی اولاد پاکستان جا سکتی ہے۔ لہٰذا آرزو و تمنائے عشاق نے حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ (اجمیر شریف سے) کی طرح حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ (آگرہ سے) آنا شروع ہو جائیں ہمیشہ کے لیے دم توڑ گئیں۔ اور شہر حیدرآباد کی خوش نصیبی کہ حضور قبلہؒ کی اولاد نے اسے سنوارا اور سجایا بذریعہ اپنے سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی۔

Marfat.com

حامل موضوع خدمات سلسلہ عالیہ نیازیہ ہے کہ بالکل اپنے استاد معظم جناب صوفی صاحبؒ روح رواں اوّل کی طرح جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ بھی بعد ان کے وصال بحیثیت روح رواں دویم پورے سال طالبین حق کو بیعت کے لیے سلسلہ کی تعلیم و تربیت سے تیار کرتے اور جب نیازیہ بزرگ اس سینٹر پر تشریف لاتے تو ان کے ہاتھ پر بیعت کرایا کرتے اور اس طرح سلسلہ عالیہ کو وسعت دیتے بعد جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کہ جنھوں نے اکل حلال کی منشی گیری کی ماہانہ آمدنی کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا ایک حصہ بیوی بچوں پر اور ایک حصہ مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ پر تو دوسری جانب جسمانی محنت و مشقت کا یہ عالم تھا رزق حلال کمانے کے اوقات کے بعد بقیہ تمام چوبیس گھنٹہ کے اوقات آقاؤں کی نذر کرے تو جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب نے اس نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد پر سلسلہ عالیہ کی تبلیغ و وسعت کے لیے دل کھول کر سب سے زیادہ مالی نذریں پیش کیے رہے۔ بعد حاجی لطیف الدین نیازی پھر حضور قبلہؒ نے اپنا ایک شیر پیدا فرمایا اور وہ ہیں جناب صوفی صاحبؒ کے سب سے بڑے بیٹے جناب ذکی سخی نیازی صاحب جو والد محترم اور جناب حاجی صاحب کی طرح دل کھول کر سلسلہ عالیہ نیازیہ کی تبلیغ و توسیع کے لیے بے حد و حساب نذریں پیش کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہوتے ہیں اور غلامی کا حق ادا کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے ضایع نہیں ہونے دیتے۔ اسی موضوع کے آخر میں اب یہاں میں حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے ایک عظیم کارنامہ کا تذکرہ بھی پیش کروں گا کہ کس طرح شایان شان ذرّیت پاک حضور قبلہؒ کی آمد پر حاجی لطیف الدین نیازی صاحب نے اس ثانی سینٹر حیدرآباد پر ایک عظیم الشان استقبال کا اہتمام فرمایا یعنی حضور قبلہؒ کے اوّل شہزادہ قبلہ حضور جعفر میاں صاحبؒ کی ۱۹۶۹ء میں حیدرآباد آمد پر۔

استقبال بے مثال ۱۹۶۹ء
حضرت قبلہ شاہ جعفر میاں صاحبؒ
در شہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

شہر حیدرآباد (پاکستان) میں سب سے پہلے حضو قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی ذرّیت پاک میں

Marfat.com

سے یعنی بریلی شریف سے قبلہ حضور شاہ جعفر میاں صاحبؒ ۱۹۶۹ء کے آخری مہینوں میں تشریف لائے یعنی جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے وصال کے دو ایک مہینہ بعد ہی کاش حضرت دو تین مہینہ پہلے ہی تشریف لے آتے تو جناب صوفی صاحبؒ کی آرزو وحسرت دنیاوی بھی پوری ہو جاتی جو اپنی آنکھوں سے ان کی زیارت کر لیتے اور اپنی قیادت میں استقبال وخوش آمدید کا اہتمام فرما لیتے جو مالک جہاں کی مرضی سر آنکھوں پر۔

لہذا حضرت والاؒ کے عظیم الشان وشاندار خوش آمدید واستقبال وقیام شرف جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کو حاصل ہوا جہاں حاجی صاحبؒ روح رواں دوئم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد نے بھی اپنا حق غلامی خوب ہی ادا کیا۔ استقبال بے مثال کی مکمل قیادت حاجی صاحب نے فرمائی بشمول وتعاون اپنے رفقائے کار جمیع جمیع مالی خدمات کا شرف بھی حاجی صاحبؒ کو حاصل رہا جناب حاجی صاحبؒ نے حضرت والا کے استقبال کی عملی (فیلڈ) ذمہ داری مکمل طور پر جناب فاروق نیازی صاحب کو سونپی تھی جو آپ کی مجلس عاملہ میں نئے رفیق کار بنے تھے۔ کانپور کے رہنے والے تھے اور حیدرآباد ریلوے اسٹیشن پر آر۔ ایم۔ ایس میں ملازم تھے جناب فاروق نیازی صاحب بھی حضور قبلہؒ ان کے سلسلہ عالیہ اور ذرّیت پاک کے بڑے صادق عاشق تھے جب حاجی صاحبؒ نے جناب فاروق نیازی صاحب کو خدمت کا یہ میدان دیا تو لوگ ان کی صلاحتیں دیکھ کر حیرت زدہ و دنگ رہ گئے جیسا کہ سرکارؒ کے استقبال بے مثال کا انھوں نے ایک یادگاری انتظام کیا جو ایک مثال بن گیا اور اس کے بعد سے آج تک ایسا شاندار استقبال کسی نیازیہ بزرگ کا نہ ہوسکا۔ شہر حیدرآباد میں ماسوا قبلہ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ العالیٰ مگر وہ بھی شہر کراچی میں کراچی کے نیازیوں نے کیا جو حیدرآبادی استقبال سے بہت اعلیٰ وبرتر تھا۔ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے خواب کی تعبیر اہل حیدرآباد نے اس طرح دیکھی۔

حضرت قبلہ شاہ جعفر میاں صاحب کی ٹرین قریب تین چار بجے سہ پہر حیدرآباد ریلوے اسٹیشن پر پہنچی فاروق بھائی تمام رفقائے کار اور نیازیہ پیر بھائیوں کے ساتھ ریلوے اسٹیشن پر استقبال کے انتظامات کر رہے تھے تو حاجی لطیف الدین نیازی صاحب اپنی پوری عاملہ ٹیم کے

Marfat.com

ساتھ ریلوے اسٹیشن تا گھر بتاشہ گلی تک قیادت کر رہے تھے۔ ٹرین کے ڈبہ سے باہر کار تک قالین بچھائے گئے تھے جوں ہی حضرت صاحبؒ ڈبہ سے اتر کر قالین پر جلوہ گر ہوئے تو ریلوے اسٹیشن کا نقشہ ہی بدل گیا جو میری نظروں کے سامنے ہے چوں کہ میں بھی حاضر تھا۔ سارے پلیٹ فارم اور اسٹیشن کا نظام ہی درہم برہم ہو کر رہ گیا کہ نیازی پیر بھائیوں سے سینکڑوں گنا زیادہ عام مخلوق خدا نہ جانے کہاں کہاں سے آ کر حضرت صاحب کی زیارت و قدم بوسی کے لیے ٹوٹ پڑی حضرت صاحب کو پلیٹ فارم سے ریلوے اسٹیشن کے باہر کار تک آنے میں قریب قریب ایک گھنٹہ لگ گیا جب کہ ٹرین پلیٹ فارم سے کبھی کی آگے جا چکی تھی۔ نیازی پیر بھائی اور عام لوگ ہاروں پر ہار پہنا رہے تھے اور ہار گلے سے اتارے بھی جا رہے تھے کہ منٹوں میں گلا ہاروں سے پر ہوا جا رہا تھا۔ چاروں طرف سے حضرت پر گل پاشی بھی ہو رہی تھی سارا پلیٹ فارم پھولوں سے بھرا پڑا تھا۔ ہم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر، حیدرآباد کے تمام ارکان حضرت صاحبؒ کے قریب تر رہ کر پبلک کے ریلوں کو روکنے اور سنبھالنے میں لگے ہوئے تھے جو اس وقت مشکل ہو رہا تھا دوسری طرف ریلوے اسٹیشن کا تمام عملہ کام کاج چھوڑ کر ایک طرف کھڑا ہو کر حیرت سے حضرت صاحب کا استقبال دیکھنے میں خود بھی محو و سرشار ہو رہا تھا کہ نہ جانے کونسی ہستی آج پلیٹ فارم پر اتر آئی ہے جس نے ہمارے ریلوے اسٹیشن کا نظام ہی درہم برہم کر کے رکھ دیا ایک گھنٹہ طویل استقبال کے بعد حضرت ریلوے اسٹیشن کے باہر کار میں آ کر بیٹھے اور حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے گھر بتاشہ گلی فقیر کے پڑ روانہ ہو گئے جہاں پہلے سے مین روڈ سے اوپر مکان تک پہلے سے قالین بچھے ہوئے تھے جیسے ہی فقیر کے پڑ مین روڈ پر حضرت قالین پر جلوہ گر ہوئے پھر ریلوے اسٹیشن والا نقشہ ایک بار اور بن گیا یہاں بھی لوگ زیارت۔ دست بوسی و قدم بوسی کے لیے ٹوٹ پڑے۔ بڑی ہی مشکل سے چند قدموں کا یہ راستہ طے کرایا گیا اور حضرت اوپری منزل کے اپنے شاندار سجے کمرے میں پہنچے۔ سبحان اللہ کیا عظیم الشان اوّل مثالی و یادگاری استقبال آل حضور قبلہؒ ۱۹۶۹ء تھا۔ تب سے آج تک ایسا استقبال پھر دیکھنے میں نہیں آیا۔ اور وہ اس لیے بھی پھر دوسرا کوئی جنونی عاشق صوفی سخی نیازی صاحب اس سینٹر پر پیدا ہو کر ایسی ٹیم بنا کر پیچھے نہ چھوڑ سکا۔

Marfat.com

قبلہ حضور شاہ جعفر میاں صاحبؒ نے کئی روز حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے مکان بتاشہ گلی حیدرآباد میں قیام فرمایا۔ جہاں چوبیس گھنٹہ تانتا بندھا رہتا تھا۔ لوگ خاصی تعداد میں بیعت ہوتے رہے اس موقعہ پر کچھ نیازی بزرگ بھی باہر سے آئے ہوئے تھے ان میں خصوصی طور پر کراچی سے حضرت قبلہ ننھے میاں صاحبؒ کے خلیفہ مولوی صاحبؒ تشریف لائے ہوئے تھے جب کہ وہ چیئر ویل پر چلتے پھرتے تھے۔ حضرت قبلہ جعفر میاں صاحب نے اس موقع پر فرمایا تھا مولوی صاحب اس بیماری کے عالم میں آپ کو نہیں آنا تھا جب کہ کراچی پہنچنے پر خود مل لیتا۔ لیکن صاحب صادق عاشق کہاں مانتے ہیں اسی طرح ایبٹ آباد سے حضرت اعجاز میاں صاحبؒ بھی تشریف لائے ہوئے تھے جتنے دن بھی حضرت صاحبؒ حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے گھر رہے چوبیس گھنٹہ لنگر طعام و چائے پانی چلتا رہا۔ اور حاجی صاحب کے رفقائے کار بدل بدل کر ڈیوٹیاں انجام دے کر اپنی اپنی ذمہ داریاں چوبیس گھنٹہ ادا کرتے رہے۔

جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے دور روح روانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۷ء کے درمیان مندرجہ ذیل ذرّیت پاک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ شہر حیدرآباد (پاکستان) میں تشریف لائے جن کی وجہ سے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کو تقویت ملی اور سلسلہ عالیہ تیزی سے وسعت پاتا رہا۔ حضور قبلہؒ کی تمام ذرّیت پاک نے ہمیشہ اور صرف اسی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد پر قیام فرما کر سلسلہ عالیہ کی تبلیغ و توسیع کا کام انجام دیا۔ جب کہ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر، حیدرآباد خاندانی تسلسل سے صاحبزادگان کی خدمات سے چمک دمک رہا تھا اور سلسلہ عالیہ کو بہترین ترقی دے رہا تھا۔

آمد ذریت پاک حضور قبلہؒ مندرجہ ذیل رہی۔

۱۔ حضرت قبلہ شاہ جعفر میاں صاحبؒ
۲۔ حضرت قبلہ شاہ محمد صادق عرف سچے میاں صاحبؒ
۳۔ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ
۴۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ مسعود حسین نظامی نیازی صاحب مدظلہ العالیٰ عرف گوہر میاں صاحبؒ
۵۔ حضرت قبلہ شاہ محمد نقی عرف محبوب میاں صاحبؒ

Marfat.com

خصوصی خصائص:

جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب میں سخاوفا۔ صدق و اخلاص، شفقت و محبت اور ایثار و قربانی کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے۔ بڑی خصوصی و خاص خوبی یہ تھی کہ بلا کسی بڑے چھوٹے۔ تمیز و امتیاز اور تقسیم و تفریق تمام مخلوق خدا کو ان کے درجات و مراتب عزت دیا کرتے ہوئے قدر دانی کیا کرتے تھے اور اسی خاص صفت حسین کی وجہ سے ان کی ہر تقریب خواہ مذہبی ہو خواہ مجازی لوگوں کو تانتا بندھا رہتا تھا۔ بیٹھنے کی جگہ تک کم پڑ جاتی۔ اسی ادا نے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی وسعت میں بڑا اہم کردار کیا اور ان کی روح روانی دور ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۷ء کے دوران سب سے زیادہ لوگ بیعت ہو کر داخل سلسلہ ہوئے ان کے سینٹر پر یہ کہنے میں خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کی تمام زندگانی کی روحانی دولت کے وارث جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب تھے اور حاجی صاحب نے بھی حق وفا خوب ہی ادا کیا۔ جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب روح رواں اوّل اگر ''تبلیغی روحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد'' کی تعمیر و تزئین کرنے والے تھے تو جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب اس سینٹر کو بام عروج تک پہنچانے والے تھے۔ ان دو ادوار کے بعد پھر آج تک ایسا روح روانی دور دیکھنے میں نہیں آئے۔

وصال بے مثال:

جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کچھ مدت عارضۂ گردوں میں مبتلا رہے اور اسی مرض میں ۱۹۷۷ء میں واصل حق ہوئے، لطیف آباد نمبر ۸ کے قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔

آپ کے وصال کے بعد ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کی ذمہ داریاں آپ کے چھوٹے بھائی حاجی شفیق الدین نیازی صاحب نے سنبھالیں بحیثیت روح رواں سویم

آل اولاد:

بعد وصال جناب حاجی صاحب نے بیٹوں کے ساتھ پانچ سوگوار بیٹے چھوڑے جن کی تفصیل وہی ہے جو ''در یک نظر'' میں اندراج کی گئی ہے۔

Marfat.com

حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کا گھرانہ بھی صدفی صد یعنی جس کا بچہ بچہ مثل صاحبزادگان گھرانہ اور جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ گھرانہ کی طرح ہی محب صادق حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ۔ ان کی ذرّیت پاک اور ان کے سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی رہا ہے لہذا حاجی صاحبؒ کے چھوٹے بھائیوں کا اختصاری تذکرہ بھی پیش کیا جارہا ہے جو اسی وقت سے آج تک سلسلہ عالیہ کی خدمات میں کسر نہیں رکھتے۔

جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے مندرجہ ذیل تین بھائی ہیں جنھوں نے ہمیشہ اپنے بڑے بھائی حاجی صاحب کے شانہ بشانہ رہتے ہوئے سلسلہ عالیہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور آج بھی حسب توفیق حق غلامی ادا کر رہے ہیں۔

۱۔ جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ

۲۔ جناب حاجی شرف الدین نیازی صاحبؒ

۳۔ جناب حاجی شمس الدین نیازی صاحبؒ (اسکول والے)

۱۔ جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب

آپ حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے چھوٹے بھائی تھے ان کے وصال کے بعد ۱۹۷۷ء سے ۱۹۹۱ء تک آپ نے بہ حیثیت روح رواں سویم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدر آباد کی ذمہ داریاں ادا کیں۔ اگلے باب میں آپ کا اجمالی تذکرۂ حیات بھی پیش کیا جائے گا۔ بحیثیت روح رواں سویم۔

۲۔ جناب خلیفہ شرف الدین نیازی صاحبؒ

آپ بھائی لطیف الدین نیازی صاحب کے تیسرے نمبر کے بھائی ہیں یعنی خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب سے چھوٹے۔ آپ حضرت سیّد اعجاز علی شاہ صاحب المعروف اعجاز میاں صاحب (ایبٹ آباد کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ گو آپ نے ۱۹۹۱ء سے بہ حیثیت روح رواں چہارم ذمہ داریاں تو نہیں سنبھالیں لیکن ماشاء اللہ سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خدمات میں تن و من و دھن کے ساتھ اپنے دونوں بڑے بھائیوں کے شانہ بشانہ سفر خدمات طے کرتے رہے اور آج تک سلسلہ عالیہ میں ویسی ہی دلچسپی رکھتے ہوئے خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حاجی خلیفہ شرف

Marfat.com

الدین نیازی کی شخصیت یعنی خلاصہ تعارف حیات در یک نظر میں کچھ اس طرح پیش ہے۔

حاجی صاحب۔ در یک نظر:

۱۔ نام:	شرف الدین
۲۔ والد ماجد:	شفیع الدین
۳۔ مرشد والا:	حضرت قبلہ سیّد اعجاز علی شاہ صاحبؒ
۴۔ وابستگی سلسلہ روحانی:	سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی
۵۔ عطائے خلافت:	پیر و مرشد حضرت اعجاز میاں صاحبؒ
۶۔ تاریخ و پیدائش مقام:	آگرہ، بھارت
۷۔ تاریخ وصال و مقام:	الحمدللہ حیات ہیں
۸۔ تعلیم:	حسب ضرورت توفیق الٰہی
۹۔ ذریعہ معاش:	تجارت
۱۰۔ موجودہ پتہ:	وہی حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کا بنگلہ

آل اولاد:

صاحبزادوں میں آپ کے مندرجہ ذیل دو بیٹے ہیں:

۱۔ جناب شعیب نیازی صاحب

۲۔ جناب ڈاکٹر ارشد نیازی صاحب

۳۔ جناب حاجی شمس الدین نیازی (اسکول والے)

آپ حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے چوتھے نمبر کے چھوٹے بھائی ہیں یعنی خلیفہ حاجی شرف الدین نیازی صاحب سے چھوٹے۔ آپ بھی سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے اپنی بہت خوب صورت خدمات پیش کرتے رہے ہیں۔ مجازی تعلیمی اسکولوں کی دنیا میں آپ کا ایک بہت بڑا نام ہے مشہور و معروف اور ایک قدر آور شخصیت ہیں شہر حیدرآباد میں ذیل میں آپ کی شخصیت بھی در یک نظر پیش کی جاتی ہے۔

Marfat.com

حاجی صاحب: دریک نظر:

۱۔ نام: شمس الدین

۲۔ والد ماجد:	شفیع الدین
۳۔ مرشدِ والا:	حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادیؒ
۴۔ وابستگی سلسلہ روحانی:	سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی
۵۔ تاریخ و مقام پیدائش:	آگرہ، بھارت
۶۔ تاریخ مقام ووصال:	الحمد للہ حیات ہیں
۷۔ تعلیم:	اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہیں
۸۔ ذریعہ معاش:	درس وتدریس (اسکول شعبہ جات)
۹۔ موجودہ پتہ:	

آل اولاد:

صاحبزادگان میں آپ کے بھی مندرجہ ذیل دو بیٹے ہیں:

۱۔ جناب ڈاکٹر اویس صاحب

۲۔ جناب حافظ عزیز صاحب

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ

''روحِ رواں۔ سویم''

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد

حاجی صاحبؒ دریک نظر

۱۔	خاندانی نام:	شفیق الدین
۲۔	والد ماجد:	شفیع الدین
۳۔	مرشدِ والا:	حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکشؒ اکبرآبادی
۴۔	عطائے خلاف واجازت:	از حضرت پیر و مرشد میکش میاں صاحبؒ
۵۔	تاریخ ومقام پیدائش:	آگرہ، بھارت
۶۔	تاریخ ومقام وصال:	۱۹رمئی ۲۰۰۲ء مطابق ۶رربیع الاوّل ۱۴۲۲ھ درشہر حیدرآباد
۷۔	تعلیم:	حسب ضرورت وتوفیق الٰہی
۸۔	ذریعہ معاش:	تجارت
۹۔	موجودہ پتہ:	بنگلہ نمبر ــــــــــــ لطیف آباد نمبر ۹ حیدرآباد

Marfat.com

۱۰۔ آل اولاد:

صاحبزادگان میں آپ کے مندرجہ ذیل پانچ بیٹے ہیں۔

۱۔ جناب ضیاء الدین نیازی صاحب

۲۔ جناب حافظ اعجاز الدین نیازی صاحب

۳۔ جناب ڈاکٹر بلیغ الدین نیازی صاحب

۴۔ جناب سہیل نیازی صاحب

۵۔ جناب سعید الدین نیازی صاحب

تعارف: (خصوصی واختصاری)

جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ، جناب لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے چھوٹے بھائی تھے اور شعبۂ تصوف میں آپ بھی بڑے بھائی کی طرح جناب خلیفہ صوفی محمد تحی نیازی صاحب کے شاگرد ارجمند تھے اور حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کشن میاں صاحبؒ کے ہی مرید تھے۔ جناب صوفی صاحبؒ نے حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے خاندان تمام میں سب سے زیادہ توجہ و تعلیم و تربیت جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ پر فرمائی تاہم آخری وقت تک حاجی صاحبؒ پر غلبہ اوّل صفت مولویت پر ہی رہا۔ ابتدائی حاجی صاحب صرف جوتے کا کاروبار کرتے تھے شاہی بازار حیدرآباد میں اب بھی آپ کی دکان ہے جب کہ بعدہ آپ نے بھی اسکول کی بنیاد رکھی اور چھوٹے بھائی شمس الدین نیازی صاحب (اسکول والوں) کی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں بھی آپ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے نام ہی سے ایک اسکول بھی کامیابیوں کے ساتھ چل رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جناب حاجی صاحب کو بھی دین و دنیا دونوں ہی سے خوب خوب نوازا۔ شکر الحمد للہ۔ بعد وصال حاجی صاحبؒ ان کے بیٹوں نے یونٹ نمبر ۶ کا بنگلہ فروخت کر کے نیا بنگلہ یونٹ نمبر ۹ میں خرید لیا ہے اور یہیں اسکول بھی شفٹ کر دیا۔

تعلیم و تربیت:

ظاہری مجازی تعلیمات آپ نے حیدرآباد کے اسکولوں میں ہی حاصل کی جب کہ

Marfat.com

آپ کی روحانی تعلیمات آپ کے پیرومرشد کے بعد آپ کے استاد معظم جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ نے فرمائی۔

اوصاف حمیدہ:

جناب حاجی صاحب پیدائشی و بچپن ہی سے مذہبی ذہن رکھتے تھے اور مذہب کی طرف ہی مائل رہے ان کی بھی بڑی خوش نصیبی تھی کہ ان کی اس رغبت دین کو صحیح سمت پروان چڑھانے کے لیے جناب صوفی صاحبؒ جیسے استاد مل گئے ان کی تعلیم نے آپ کو امر کر دیا عشق و محبت حضور قبلہؒ اور انکی ہر ہر شے متعلقہ سے اس قدر اعلیٰ مقام رکھتے تھے کہ محبِّ صادق ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بڑے ہی مہذب و شریف النفس انسان تھے۔ آگرہ جا کر وہیں پیرومرشد سے بیعت ہوئے اور وہیں خلافت عطا ہوئی۔ آخر میں تو حلیمی و رقت قلبی کا بہت ہی غلبہ ہو گیا تھا۔ بہت ذمہ دار اور وفا شعار شخصیت تھے اور آخری سانس تک سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی بہت ہی اعلیٰ خدمات انجام دیں۔

خدمات سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی:

جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب نے بعد وصال بڑے بھائی ۱۹۷۷ء سے ماہانہ ۲۶ / شریف حضرت ننھے میاں صاحبؒ اور سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاک کا انعقاد یونٹ نمبر ۱۱ کے بنگلہ پر ہی شروع کیا۔ آپ نے بھی بحیثیت روح رواں سویم تبلیغی و روحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کو بالکل اپنے پیش روؤں کی طرح چلایا۔ یعنی سال بھر لوگوں کو بذریعہ تبلیغ سلسلۂ عالیہ میں داخل کرنے کے لیے تیار کرتے اور جب سال بھر بعد حضرت اعجاز میاں صاحب ایبٹ آباد سے تشریف لاتے تو ان کے ہاتھ پر بیعت کرا دیتے۔ جو حضرت میکش میاں صاحبؒ سے بیعت ہونا چاہتا انھیں آگرہ روانہ کر دیتے جو بریلی شریف کے شہزادوں کے ہاتھ پر بیعت ہونا چاہتا اس سے انتظار کراتے جب کوئی شہزادہ آتے تو ان سے بیعت کراتے۔ آپ نے بھی مجلس مشاورت و عاملہ یعنی اپنے رفقائے کار کی جماعت تیار کی اپنے مشائخ کی تقلید کرتے ہوئے۔ اتفاق سے آپ کے ساتھ حضرت حاجی لطیف الدین نیازی صاحب والی ٹیم ہی آئی کسی ایک آدھ نئے فرد کا اضافہ ہوا ہو تو شاید ہوا ہو۔ آپ کے رفقائے کار برائے مشاورت و عاملہ مندرجہ ذیل تھے۔

Marfat.com

۱۔ جناب خلیفہ عبدالحمید نیازی صاحبؒ

۲۔ جناب خلیفہ حافظ امین نیازی صاحبؒ

۳۔ جناب فریدالدین خان نیازی صاحبؒ

۴۔ جناب شریف خان نیازی صاحبؒ

۵۔ جناب فاروق نیازی صاحبؒ

۶۔ جناب ماسٹر اسمٰعیل نیازی صاحبؒ

۷۔ جناب عبدالسلام پہلوان نیازی صاحبؒ

۸۔ ناچیز شمس نیازی

گو آپ کی خلافت و اجازت بہت جاندار تھی لیکن اپنے ہاتھ پر بیعت کرنے سے پرہیز کرتے اور بڑے بزرگوں کے ہاتھ لوگوں کو بیعت کراتے جس کی وجہ سے آپ کے مریدین کی تعداد بہت کم رہی کل چار پانچ مرید آپ نے کیے ہوں گے اور ان کو جنھوں نے ضد کی ہوگی۔

آپ کے دورِ روحِ رواں میں صرف ایک شہزادہ حضرت قبلہ زین العابدین عرف عابد میاں صاحب بریلی شریف سے پاکستان تشریف لائے لیکن انھوں نے کراچی کو ترجیح دی حیدرآباد کو دال میں نمک، بعدہ وہ ہمیشہ ہر سال تشریف لاتے رہے لیکن کراچی میں ہی سلسلۂ عالیہ کی تبلیغ و توسیع فرما کر واپس بریلی شریف تشریف لے جاتے۔

بعد وصال جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ ایک خاموش انقلاب آہستہ آہستہ حاجی صاحب کے گھرانہ میں آنا شروع ہوا اور وہ انقلاب ان کے بے غرض و بے مطلب صدق اخلاص پر مبنی عشق و محبت جو حاجی صاحب اور ان کے تمام بھائی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ ان کی ذرّیت پاک اور ان کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی سے کرتے تھے۔ زوال و اختتام کی طرف جانے لگے اس لیے بھی کہ جناب صوفی صاحبؒ کی خدمات بے لوث و بے غرض کی طرح جب باری تعالیٰ نے جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کی خدمات بے لوث و بے غرض کے بدلہ میں دنیاوی نعمتوں کی بارش ان کے گھرانہ پر برسانا شروع کیں اسکولوں کی صورت میں تو دنیا اندر

Marfat.com

داخل ہوتے ہی چلی گئی اور اندرون گھرانہ قبضہ جما کر عشق ومحبت بے لوث وحضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کو اس گھرانہ سے ودا کر دیا۔ اس انقلاب سے صرف حاجی شفیق الدین نیازی صاحب محفوظ رہے لیکن جمیع افراد گھرانہ کی عدم دل چسپی و دوری سے بری طرح متاثر ضرور تھے تاہم بڑے حوصلہ اور اپنی استطاعت کے مطابق ۱۹۷۷ء تا ۱۹۹۱ء تک سلسلہ عالیہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔ یعنی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ واحد اپنے بڑے بھائی جیسا بے لوث و بے غرض عشق ومحبت کرنے والے اپنے گھرانے میں رہ گئے تھے اس مجبوری کی وجہ سے ان کے وقت میں شہر حیدرآباد میں آنے والے دو شہزادوں حضرت قبلہ شاہ عابد میاں صاحبؒ اور حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت میاں صاحبؒ سے فیض حاصل نہیں کر سکے اس لیے کہ اپنے گھر کس طرح لاتے کہ اب عشق ومحبت حاجی لطیف نیازی اندرنام کو ماسوائے ان کے نہ تھا۔ ان کی قدردانی کماحقہ ان کے بعد ان کی کون کرتا۔ یہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ کی مجبوری تھی۔ اس سلسلہ کا ایک اہم ترین واقعہ میں یہاں بیان کر رہا ہوں۔ جو بے حد اہمیت کا حامل ہے اور نیازیوں کے لیے تعلیم وتربیت و ایک درس عظیم ہے واقعہ ملاحظہ ہو۔

حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کے وصال قریب ۱۹۹۱ء میں صرف چھ ماہ باقی رہ گئے تھے یعنی ان کے وصال سے چھ ماہ پہلے جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک محفل رمجلس عظیم آراستہ ہے جس کی قیادت رصدارت قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحب فرما رہے ہیں اس مجلس عظیم الشان میں بڑے بڑے بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان ہی میں میرے پیرومرشد حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ میکش اکبرآبادی صاحبؒ اور حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ساتھ میں حاجی شفیق الدین نیازی بھی حضرت شوکت میاں صاحبؒ سے گفتگو فرماتے ہوئے اچانک حضور ننھے میاں صاحبؒ نے فرمایا میری طرف انگلی کرتے ہوئے کہا اس کو تعلیم کیوں نہیں دیتا۔ اس کو بھی تعلیم دیا کر۔ جناب حاجی صاحب یہ خواب دیکھ کر بہت پریشان تھے کیا کریں کہ حل ان کو یہ نظر آیا کہ صرف مجھ سے یہ خواب بیان کیا اور میرا مشورہ مانگا کہ کیا کرو پریشانی دور ہو۔ انھوں نے

Marfat.com

فرمایا کہ اس حکم حضور ننھے میاں صاحبؒ کے وقت میرے پیرومرشد میکش میاں صاحبؒ موجود تھے لیکن کچھ نہ بولے خاموش رہے جس کا مطلب ہے کہ ان کی طرف سے اجازت ہے کہ میں بھی دیگر نیازیوں کی طرح حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ سے سلسلہ عالیہ کی تعلیم حاصل کروں انھوں نے فرمایا کہ جب بھی میاں صاحب کراچی سے تمھارے گھر آ کر قیام کیا کریں مجھے ضرور اطلاع کیا کرو اور بلایا کرو میری اس ملاقات کے بعد میں حاجی صاحب کو میاں کی آمد کی اطلاع دیتا رہا اور وہ آ کر کافی وقت بیٹھ کر حضرت شوکت میاں صاحبؒ سے تعلیم لیا کرتے اور بہت سے سوال کر کے ان کے جوابات بھی لیتے۔ ان آخری چند ماہ میں حضرت شوکت میاں صاحبؒ کی ایک مرتبہ انھوں نے اپنے گھر دعوت بھی کی لیکن ان کے علاوہ بقیہ اہل خانہ میں وہی عدم دلچسپی پائی گئی جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں لہذا پھر حاجی صاحبؒ نے دوبارہ گھر تو نہیں بلایا لیکن خود حضرت شوکت میاں صاحبؒ کی خدمت میں آتے رہے اور تعلیمات حاصل کرتے رہے ان کی نشستوں میں بیٹھ کر لیکن افسوس وقت بہت کم ملا اور حضرت جلد وصال فرما گئے۔

۱۹۹۱ء میں ہی حضرت قبلہ اعجاز میاں صاحب کا بھی وصال ہوا۔ ان کے وصال کے بعد دو تین سال ان کے صاحبزادہ سیّد صفدر علی شاہ صاحب ان کی جگہ ہمارے سینٹر ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد پر تشریف لاتے رہے برائے مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی لیکن اچانک ہی آنا بند ہو گئے حاجی شفیق صاحبؒ کے برابر مدعو کیے جانے کے بعد ہوا اس طرح حضرت قبلہ اعجاز میاں صاحبؒ کا دورِ طویل ترین بہ سلسلہ خدمات سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی برائے شہر حیدرآباد ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ یا کر دیا گیا۔

۱۹۹۱ء کا سال سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ کے لیے بھاری ثابت ہوا یعنی اک آزمائش میں مبتلا کر گیا کہ ہمارے دو نیازیہ بزرگ جو شہر حیدرآباد کو سیراب کر رہے تھے۔ روحانی فیوض و برکات سے ایک ساتھ اسی سال ۱۹۹۱ء میں وصال فرما گئے یعنی حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب (نبیرۂ سراج السالکین) کراچی والے اور حضرت قبلہ سیّد اعجاز علی شاہ صاحبؒ عرف اعجاز میاں ایبٹ آبادی۔ لہذا تب سے ایک طویل

Marfat.com

مدت تک حیدرآباد شہر پیاسا رہا اور منتظر رہا کسی شہزادہ حضور قبلہؒ کی ذرّیت پاک میں سے بریلی شریف سے بعدہ حضرت چحہ میاں صاحب اور حضرت گوہر میاں صاحب بریلی شریف سے تشریف لاکر شہر حیدرآباد میں حضور قبلہؒ کے سلسلہ عالیہ کو خاصی وسعت دے گئے بعدہ آج پھر حیدرآباد حضور قبلہؒ کی اولاد کا منتظر بیٹھا ہے۔

بعد وصال بھائی لطیف الدین نیازی صاحبؒ جناب حاجی شفیق الدین صاحب کو دل کی بیماری انجائنا ہوگئی جو قریب ۱۶ تا ۱۸ سال حاجی صاحبؒ کے شانہ بشانہ رہی مگر حاجی صاحب بھی بڑی مرد مجاہد ہستی کے مالک تھے کہ کبھی اس جان لیوا موذی مرض کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیا خود اس پر حاوی رہ کر مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے دن رات ایک کیے رہے۔ اور زندگی بھر خدمات میں کمی وکجی نہیں آنے دی۔ ۱۶۔۱۸ سال کی طویل مسلسل موذی بیماری نے آخر اپنا رنگ دکھایا۔ ۱۹۹۱ء میں یہ بہت ہی لاغر کمزور ہوگئے اور ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر مزید چلانا ان کے لیے بہت ہی مشکل ہوگیا دوسری جانب ان کے پورے نیازی گھرانہ میں سلسلہ عالیہ نیازیہ سے عدم دلچسپی نے انھیں بہت پریشان کر کے رکھ دیا تھا لہذا وہ کافی وقت اپنا نائب ثانی نیازیہ سینٹر کے لیے شہر حیدرآباد میں تلاش کرتے رہے کہ آخر کار میں ان کی نظر قدر وانتخاب مجھ پر آ کر رکی یعنی اس سینٹر کا چوتھا روح رواں مجھ حقیر ناچیز کو بنانے کا فیصلہ کرلیا اور اس فیصلہ کی تکمیل کے لیے

۱۹۹۱ء کے کسی آخری مہینوں میں سے کسی دن تاریخ ماہ (مجھے یاد نہیں) میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ ساتھ ہی باہر پرچون کی دکانوں پر سے خلیفہ عبدالسلام پہلوان صاحب اور فریدالدین نیازی صاحب کو بھی اپنے ساتھ لائے اور ہم چار کی نشست سجا کر یعنی حاجی شیق الدین نیازی، خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی، فریدالدین نیای اور راقم ہذا شمس الدین نیازی مجھ حقیر ناچیز سے حاجی صاحب مخاطب ہوئے، ودیگر بھائیوں کی موجودگی اور گواہی میں بھائی شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا) میری انجائنا طویل بیماری نے مجھ اس مقام پر پہنچا دیا کہ اب ۲۶ ر شریف ماہانہ کا پابندی وذمہ داری کا انعقاد میرے لیے مشکل ہورہا ہے۔ بہت دن کے سوچ

Marfat.com

بچار کے بعد میں نے آپ کا انتخاب کیا ہے کہ تم میرے پیر بھائی بھی ہو۔ میرا گھر تمھارا گھر ہے تمھارا گھر میرا گھر ہے۔ ۲۶/شریف کا انعقاد خواہ میں کروں خواہ تم کرو ایک ہی بات ہے لہذا ۲۶/شریف ماہانہ کی ذمہ داری تمھارے سپرد کرتا ہوں کہ اگلے مہینہ سے ماہانہ ۲۶ شریف کا انعقاد تم اپنے گھر پر انعقاد کرنا اور آئندہ ہمیشہ کرتے رہنا جب بھی توفیق تمھیں عطا ہو۔ اسی موقع پر حاجی صاحب نے جناب خلیفہ عبدالسلام نیازی صاحب اور فریدالدین نیازی صاحب سے بھی پوچھا کہ میرے پیر بھائیوں آپ لوگ بھی بتاؤ مشورہ دو کہ یہ میرا انتخاب اور فیصلہ درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو شمس الدین نیازی صاحب پر آپ بھی اپنا اثر و دباؤ ڈالیں۔ دونوں صاحبان نے حاجی صاحب کے انتخاب و فیصلہ کو بہت پسند فرمایا اور ان دونوں نے بھی دباؤ ڈالا۔ کہ یہ ذمہ داری میں سنبھال لوں ان تینوں پیر بھائی کی موجودگی میں، میں نے حاجی صاحب سے عرض کیا کہ میں آپ کی پیش کش قبول کرتا ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ میں حضور پیر و مرشد کی بارگاہ اقدس حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ کی خدمت میں اس سلسلہ میں تفصیلی عریضہ روانہ کروں گا اگر حضور میرے پیر و مرشد کے در سے اجازت مل گئی تو پھر فی الفور یہ ذمہ داری قبول کرتے ہوئے ماہانہ انعقاد ۲۶/شریف شروع کردوں گا۔ ہم چاروں اس فیصلہ پر راضی ہو گئے اور پھر مجھ حقیر ناچیز نے۔

تفصیل سے عریضہ آگرہ حضور پیر و مرشد میں ارسال کر دیا۔ چند یوم کے بعد حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب کی جانب سے مجھے والہانامہ موصول ہوا۔ تحریری اجازت نامہ کے ساتھ کہ میں اپنے گھر ماہانہ ۲۶/شریف کا انعقاد شروع کرسکتا ہوں اجازت و منظوری ہے۔ یہ اجازت و منظوری میں نے اور جنل ۲۶/شریف ماہانہ کی خصوصی فائل میں رکارڈ کر کے رکھ دیا ہے تا کہ یادگار رہے۔ برکت و فیض جاری رہے اور مستقبل میں مواقعہ پر کام آتا رہے۔ اس خصوصی اجازت کے ساتھ ایک عظیم اور اجازت نامہ اور بھی حکم کی صورت میں ہمہ وقت مجھے عطا ہوا۔

چوں کہ حاجی صاحب کی بیماری کی وجہ سے حاجی صاحب کے گھر پر ماہانہ ۲۶/شریف کی محفل سماع کافی عرصہ سے بند تھی صرف گھر میں سادہ فاتحہ دلا رہے تھے لہذا اس کمی کو میں اس

Marfat.com

طرح پوری کر رہا تھا کہ ہر ماہ ۲۶ رشریف کو اپنے گھر نعت شریف کی محفل انعقاد کر کے سرکارؒ کی فاتحہ دلا رہا تھا کہ اچانک ایک رات عالم رویا میں نعت خواں بھائی خان محمدؒ کو حضور ننھے میاں صاحب نے فرمایا کہ میاں آئندہ سے تمھارا حصہ ختم ہوا اور کام بھی ختم ہوا۔ نعت خوان پریشان ہوا میں نے تسلی دی کہ انتظار کرو کہ اچانک ہی کراچی سے حضرت قبلہ شاہ محمدؒ شوکت حسین نیازی صاحب (حضور ننھے میاں صاحبؒ کے پوتے) کا بھی ایک والہانہ نامہ مندرجہ ذیل احکامات دادا پیر حضور سراج السالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحبؒ ۲۶ رشریف والوں کا مجھے موصول ہوا۔ تحریر فرمایا ہوا۔

سرکار حضور ننھے میاں صاحب (دادا جان) نے مجھے فرمایا کہ شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا) سے کہو کہ ہماری ماہانہ ۲۶ رتاریخ محفل سماع سے کیا کرے ہم خود بھی آیا کریں گے حالاں کہ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کو یہاں حیدرآباد میں ۲۶ رشریف کے کسی معاملہ کا کوئی ظاہرہ علم نہ تھا نہ ہی میں نے انھیں لکھا صرف آگرہ لکھا تھا (کہ آگرہ سے بھی اجازت نامہ ملا منظوری کے ساتھ اور ساتھ ہی ساتھ خود بہ خود صاحب ۲۶ رشریف میرے پیارے دادا جان (روحانی) نے بھی اپنا اسپیشل اجازت نامہ و منظوری حکم کی صورت میں مجھے عطا فرمایا اور خوش نصیبی کہ وعدہ فرمایا خود بھی آنے کا یہ اجازت و منظور نامہ حضور ننھے میاں صاحبؒ بذریعہ حضور شوکت میاں صاحبؒ بھی میں نے ماہانہ ۲۶ رشریف کی فائل میں رکارڈ کر دیا ہے۔ برائے تبرک۔ یادگار۔ فیوض و برکات خصوصی اور مواقعہ پر ضرورت۔

بس پھر کیا تھا بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نہ بھیک۔ اتنی پاور فل اجازت و منظوری کیوں کہ حصول کے بعد تو میرے بھاگ ہی کھل گئے ذرا ملاحظہ فرمائیے۔

فاتحہ ۲۶ رشریف ماہانہ کا انعقاد بر غریب خانہ شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا) کا مقام و اہمیت

ا۔ ماہانہ ۲۶ رشریف کی فاتحہ بشمول محفل سماع و لنگر قبلہ حضور سراج السالکینؒ بر خانہ من حقیر ناچیز شمس نیازی ''عطا کردہ'' ہے ''طلب کردہ'' نہیں ہے۔ میں نے تو کبھی ایسا سوچا تک نہ تھا

Marfat.com

چوں کہ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری، بڑا کام اور بزرگوں کو جواب دینے کا منصب ہے۔ لوگ اپنے بزرگوں سے تاریخ کے انعقاد کے لیے درخواست کرتے ہیں یعنی طلب کرتے ہیں کہاں میری خوش بختی کہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین المعروف ننھے میاں صاحبؒ میرے پیارے دادا جان نے میرا انتخاب فرمایا ہے۔ پسند فرمایا اپنی تاریخ کی ماہانہ انعقاد کے لیے۔ جس کے لیے مجھے معلوم ہوئے بغیر چاروں طرف منظوریاں اور اجازتیں تک عطا کر دیئے گئے۔ یہ کس قدر عظیم اعزاز توقیر کا مقام ہے۔ یہی تو مقام صدا سہاگنی ہے کہ جسے پیا چاہے وہی سہاگن ہے صرف اہل نظر اور اہل حال و مقام خوب جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہر ماہ ۲۶ ر شریف محفل سماع میں قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ حسب اپنے وعدہ ضرور آتے ہیں اور خواہ چند لمحوں یا زائد وقت کی آمد ہو لیکن تشریف آوری خصوصی طور پر ہوتی ہے۔ جن لوگوں نے ظاہری و باطنی آنکھوں سے دیکھا تاریخ کی طوالت سے بچنے کے لیے پھر کسی وقت و جگہ کے لیے محفوظ رکھتا ہوں۔

لہٰذا باقاعدہ فاتحہ ماہانہ ۲۶ ر شریف (قمری) بشمول محفل سماع کا آغاز / ابتدا میرے غریب خانہ مکان نمبر ۳۰۔ ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد پر ۴ ر دسمبر ۱۹۹۱ء مطابق ۲۶ ر جمادی الاول ۱۴۱۲ھ بروز بدھ (یعنی شب جمعرات) سے ہوا۔

پھر موضوع کی طرف آتے ہیں یعنی حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ نے ماہانہ ۲۶ ر شریف کے انعقاد سے ہاتھ اٹھا کر اپنی مصروفیات کا رخ تبدیل و محدود کر دیا۔ چوں کہ حضور پیر و مرشد حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی کا وصال بھی ۱۹۹۱ء میں ہوا تھا لہٰذا جناب حاجی صاحبؒ نے حضرت میاں صاحبؒ کا سالانہ عرس ۱۹۹۲ء سے منعقد کرنا شروع کر دیا اوّل نمبر ۱۱ والے بنگلہ پر بعدہ اپنے بنگلہ نمبر ۶ لطیف آباد پر، بعد وصال حاجی صاحبؒ یہ سالانہ عرس مبارک حضرت میکش میاں صاحب آپ کی اولاد باقاعدگی و پابندی سے اپنے بنگلہ نمبر ۹ پر منعقد کرا رہی ہے۔ حاجی صاحب دوسرا پروگرام سالانہ یعنی حضور غوث پاکؒ کا سالانہ عرس مبارک ماضی کے تسلسل کے ساتھ ۲۶ ر ربیع الثانی ہر سال منعقد کرتے رہے نمبر ۱۱ بنگلہ پر۔ بعد وصال حاجی صاحبؒ حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کی اولاد بمعہ تمام خاندان و کنبہ کی شمولیت کے ساتھ

Marfat.com

نمبر ۱۱ حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے بنگلہ پر منعقد کر رہے ہیں بڑی ذمہ داری، پابندی و تسلسل کے ساتھ، حاجی صاحب نے بعد ۲۶ ر شریف ان دو سالانہ عرسوں کا انعقاد کرتے اپنے آپ کو بہت محدود کر لیا تھا بہ وجہ اپنی موذی بیماری۔

بعد وصال خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے گھرانہ کی خدمات سلسلۂ عالیہ مندرجہ ذیل جاری و ساری ہیں۔

۱۔ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے تمام فرزندان ارجمند زیر قیادت بڑے بھائی افتخار الدین نیازی صاحبؒ اور زیر سرپرستی چچا خلیفہ حاجی شرف الدین نیازی صاحبؒ اور چچا حاجی شمس الدین نیازی (اسکول والے) اپنے والد کے بنگلہ نمبر ۱۱ پر تسلسل سے سالانہ عرس غوث پاک منعقد کیے جا رہے ہیں جو پاکستان بننے کے بعد حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ نے قایم کیا تھا اپنے گھر میں۔ اس میں حاجی صاحب کے بقیہ تینوں بھائیوں کی اولاد بھی کلی طور پر تن و من دھن سے شمولیت اختیار کرتی ہے۔

۲۔ جناب خلیفہ شفیق الدین نیازی صاحب کی اولاد زیر قیادت بڑے بھائی ضیاء الدین نیازی اور زیر سرپرستی دونوں چچا جان خلیفہ حاجی شرف الدین نیازی صاحب اور حاجی شمس الدین نیازی صاحب (اسکول والے) سالانہ عرس مبارک حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی کا ہر سال ۱۰۔۹ ر شوال المکرّم کو کراتی ہے جس میں تمام گھرانہ حاجی لطیف الدین نیازی دل و جان سے شامل ہوتا ہے یہ عرس مبارک خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب ۱۹۹۲ء میں قایم فرما گئے تھے تمام زندگی وہ ہر سال منعقد کراتے رہے بعد ان کے ان کی سعادت مند اولاد یہ نیاز یہ انعقاد جاری و ساری رکھے ہوئے ہے اپنے بنگلہ نمبر ۶ لطیف آباد پر بعدہ ۲۰۱۰ء/۲۰۱۱ء میں نمبر ۶ کا بنگلہ فروخت کیا نمبر ۹ میں نیا بنگلہ خریدا اور اسکول ہیں کے ساتھ اعراس شروع کیے۔

۳۔ جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ کے ہی فرزند ارجمند زیر قیادت بڑے صاحبزادہ جناب ضیاء الدین نیازی صاحب اپنے والد ماجد خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب کا سالانہ عرس مبارک ہر سال ۶ ر ربیع الاول اپنے بنگلہ نمبر ۶ پر منعقد کراتے رہے جس میں

Marfat.com

تمام حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کا گھرانہ شرکت کرتا ہے۔ نمبر ۶ کا بنگلہ فروخت کے بعد نمبر ۹ بنگلہ پر یہ عرس جاری کیا۔

ال مختصر یہ کہ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے بھائی حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کی اولاد ایک سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاکؒ منعقد کر رہی ہے اور بھائی خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ کی اولاد دو سالانہ عرس مبارک حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ المعروف میکش میاں صاحب اور جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ منعقد کر رہی ہے۔

وصال بے مثال:

آپ کا وصال ۱۹؍مئی ۲۰۰۲ء مطابق ۶؍ربیع الاوّل ۱۴۲۲ھ کو ہوا۔ اسی دن آپ کی تدفین قبرستان یونٹ نمبر ۸ میں ہوئی جہاں پہلے سے حاجی لطیف الدین نیازی صاحب بھی آرام فرما رہے ہیں۔

آل اولاد:

فرزندان ارجمند میں آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے چھوڑے ہیں جن کے اسماء دریک نظر میں رقم کر دیے گئے ہیں۔

ایک کرامت خصوصی بر سلسلہ عارضۂ خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ

ڈاکٹروں ہی کی تعلیمات و ہدایات کے مطابق دل کے دوروں کا حساب کچھ اس طرح بتایا جاتا ہے کہ پہلے دورہ پر قریب پچاس فیصد لوگ اللہ کو پیارے ہو جاتے ہیں۔ دوسرے دورہ پر بقیہ ۲۵ فیصد اور تیسرے دورہ پر تو بقیہ ۲۵ فیصد یعنی خوش قسمت ہی کہیں کوئی ایک آدھ مریض قلب باقی دیکھا جاتا ہے جو چوتھے دورہ کے بعد بھی چل جائے۔

لیکن خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ کے دل کی بیماری کا جداگانہ الگ ہی رنگ دیکھا گیا۔ بہ قول ان ہی کے کہ یہ انجانا بیماری مجھے ۱۶ سال سے زائد مدت سے میری ہمسفر ہے یعنی ایک قسم کی دوسری بیوی بنی ہوئی ہے۔ اس لیے کہ آئے دن ہم سنا کرتے تھے کہ حاجی صاحب

Marfat.com

پر دل کا دورہ پڑ گیا اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں ہم اکثر عیادت کے لیے جایا کرتے تھے۔ تخمینہ لگایا گیا کہ ایک سال میں حاجی صاحب پر چار پانچ دل کے دورے پر تو دل کی بات تھی اس حساب سے ۱۸/۱۶ سال میں حاجی صاحب پر ۸۰ تا ۱۰۰ مرتبہ کچھ زائد کے درمیان دورے پڑے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا گیا کہ حاجی صاحب عرسوں کے موقع پر سارے پرہیز توڑ کر دل کھول کر لنگر بھی کھایا کرتے تھے اور بڑے گہرے انہماک کے ساتھ دنیاوی کاموں میں بھی مصروف رہا کرتے تھے۔ ایسے مریض کے ساتھ ایسے حالات پر ڈاکٹر تو ڈاکٹر عام آدمی بھی یقین نہیں کر سکتا۔ کہ اس قدر لمبی تعداد میں دل کے دورے پڑتے ہوئے اور کھلی بد پرہیزی کرتے ہوئے ایک دل کا مریض اتنے طویل مدت تک زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن ان کا مسئلہ اظہر من شمس کھلی کتاب ہے تو وجہ کیا رہی۔ صاف ظاہر ہے کہ ایک پیر کامل نیازیہ بزرگ حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میکش اکبر آبادی صاحب ہمیشہ اپنی خصوصی توجہ فرماتے رہے تھے۔

پھر وصال کے وقت کا بھی ان کا ایک بڑا عجیب وغریب عظیم منظر دیکھا گیا۔ ان کے لڑکوں نے بتایا کہ آدھی رات کو جب ان پر دل کا دورہ پڑا تو انھوں نے دوا کھائی لیکن اس دوا نے کام نہیں کیا تو صاحب نے لڑکوں سے کہا کہ بھئی میرا وقت آ گیا ہے اب میں جانے والا ہوں۔ لیکن تم لوگ مجھے ہسپتال لے کر شریعت وسنت بھی ادا کر لو اور پھر بلند آواز سے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ پورے راستہ کلمہ شہادت پڑھتے رہے اور جب ہسپتال پہنچے تو وہاں بھی اتنی زور سے کلمہ شہادت پڑھتے رہے تھے کہ پورا ہسپتال گونج رہا تھا۔ ڈاکٹروں نے پوری کوشش کی لیکن اسی حال کلمۂ شہادت میں واصل حق ہوئے۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ ہم نے زندگی میں ایسا پہلا مریض دیکھا جو دل کے دورہ پر اور موت سامنے دیکھتے ہوئے زور زور بلند آواز سے کلمۂ شہادت سے پورا ہسپتال گونجائے رہے جب کہ اس حال میں مریض کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔ ہوش ہی میں نہیں رہتا۔ جب کہ حاجی صاحب آخری سانس تک کلمہ پڑھتے رہے۔ سبحان اللہ۔ کیا مقام پایا۔

Marfat.com

اجمالی تذکرۂ حیات

شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا)

المعروف شمس نیازی

روح رواں چہارم

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدر آباد

تعارف: در یک نظر:

۱۔ خاندانی نام: شمس الدین

۲۔ والدِ ماجد: شہاب الدین

۳۔ حسب نسب: شیخ

۴۔ مرشدِ والا: حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ المعروف میکش اکبر آبادی

۵۔ وابستگی سلسلہ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے خلافت واجازت از: (خلافت پنجہ شریف) حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ

۷۔ تاریخ پیدائش: ۱۲/ مارچ ۱۹۴۳ء

۸۔ مقام پیدائش: شہر آگرہ (یوپی) بھارت۔ ماموں بھانجے کی گھاٹی، اجمیری خاں کا ٹیلہ

Marfat.com

۹۔ تاریخ وصال:

۱۰۔ ابتدائی تعلیم: درشہر حیدرآباد (سندھ) میٹرک

۱۱۔ ذریعہ معاش: بعد سرکاری ملازمت۔تجارت

۱۳۔ اضافی مشغولیت: علم وادب میں معمولی شمولیت نثروشاعری دونوں میں کام جاری شاعری میں تخلص "شمس"

۱۴۔ موجودہ مستقل پتہ: مکان نمبر ۳۰، بلاک نمبر ڈی ، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ)

۱۵۔ آل اولاد: ایک بیٹی اور پانچ بیٹے جن کے ناموں کی تفصیل آخر میں۔

تعارف: (خصوصی واختصاری):

حقیر ناچیز شمس الدین نیازی المعروف شمس نیازی گو یک جانب بہ حیثیت روح رواں چہارم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کی ذمے داریاں ہیں تو توفیق خصوصی بھی عطا ہے ماہانہ ۲۶ شریف کی فاتحہ بشمول سماع وخاص لنگر (قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ) کے انعقاد اور انعقاد سالانہ عرس مبارک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز تا کہ اس۔سے مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے اپنی اہلیت واستطاعت کے مطابق انجام دہی کی جا سکے لیکن اس سے بڑا تعارف دوسرا ہو ہی نہیں سکتا کہ حضرت پیری ومرشدی میکش میاں صاحبؒ اپنی توجہ خصوصی وکرم خاص سے مجھ محدود ومحتاج حقیر ناچیز کے قلم سے یہ تعارف وتاریخ تیار کرا رہے ہیں۔

گو پیچھے محض اوراق میں لکھ چکا ہوں لیکن ضرورت کے مطابق یہاں دہرا رہا ہوں۔

حقیر ناچیز، ناکارہ ونابکار، سیاہ کار حضرت قبلہ عنایت اللہ شاہ صاحبؒ آرائیں وحضرت قبلہ چوہدری رحیم بخش نیازی آرائیں صاحب والی "آرائیں برادری" کا بہ لحاظ خونی رشتہ ایک مجازی بیٹا ہوں جب کہ حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی کا حقیقی روحانی بیٹا ہوں کہ وہ میرے پیرومرشد ہیں۔اس مقام پر اپنے ایک عارفانہ کلام کے ایک شعر کو یہاں ضرور سجا کر آگے چلتا ہوں۔

Marfat.com

کیے جاتے ہیں حیران مجھ کمیں پہ جُو دوسخا اُن کے
غلامی نیاز کی بخشی نہ میرا کم نسب دیکھا
شمس الدین نیازی

اگر میں منصب روح رواں چہارم کی انجام دہی نہ کرر ہا ہوتا تو کبھی بھی قطعی اپنے آپ کو اس تعارف وتاریخ میں جگہ نہیں دے رہا ہوتا کہ میری فطرت کے مطابق میرے نزدیک بروئے تقویٰ۔ یہ بھی ایک اپنے منہ میاں مٹھو والی بات ہے اور قبیح فعل ہے کہ خود سے تیار کتاب میں خود کو ظاہر کروں۔ لیکن میں ۵۵ سالہ (۱۹۵۷ء تا ۱۹۱۲ء) سلسلۂ عالیہ اور سلسلۂ عالیہ نیازیہ حیدرآباد کے راز و نیاز اور واردات وواقعات کا ایک سمندر دل میں لیے پھرر ہا ہوں نہ ہی اتنی معلومات کسی موجودہ نیازی بھائی کے پاس ہے نہ میرے بعد ایسا فرد ہے۔ اگر اس صورت میں مر گیا تو حضور قبلہؒ ناراض ہوں گے کہ شمس نیازی ہمارا یہ صدری خزانہ اگلی نیازی نسل کے لیے کیوں دے کر نہیں آیا سینہ میں لیے ہی چلا آ رہا ہے۔ اوّل یہ مجبوری ہے دوئم یکہ عمر کا دنیاوی حصہ بہت کم اور کم ہوتا چلا جارہا ہے یعنی وقت ہے لہذا صدری امانت کا شارٹ کٹ کیا رہ گیا وہ صرف لکھت میں چھوڑ جانا جو بہت تیزی سے تیار کرر ہا ہوں بہ صورت تعاف وتاریخ ہذا۔

اور صرف اس وجہ سے خود کو کتاب میں لانا پڑا۔ حضور قبلہؒ قبول فرمائیں۔ لہذا اپنی سوانح حیات کے حصے میں اپنی تعریف کی جگہ صرف وصرف بڑی وارداتیں حقیقتیں جو مجھ سے متعلق ہیں پیش کرر ہا ہوں اور اپنی فطرت کے خلاف بہ چھپ کر رہنا صد ہزار مجبوری کے ساتھ اپنا اظہار کر رہا ہوں۔ شمس

تعلیم وتربیت:

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعزہ شانہ کا بے حدو حساب و بے تحاشہ و بے شمار شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے بن مانگے ہی مجھے میری حیات مجازی وروحانی کا بہت ہی عمدہ واعلیٰ تعلیمی و تربیتی اہتمام عطا فرمایا۔ دنیاوی تعلیم میں، میں نے غلام حسین ہدایت اللہ ہائی اسکول پکا قلعہ حیدرآباد سے ۱۹۶۲ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور حالت بہ مجبوری بعدہ تعلیم جاری نہ رکھ سکے

Marfat.com

اور اسی سال سے سرکاری ملازم ہوگیا۔

روحانی تعلیمات کا حصول سبحان اللہ۔ باری تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک حضور نبی کریم وحبیب محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امتی بنا کر مجھے ایک پیر کامل بھی عطا فرمائے یعنی حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی۔ اور ہادی کامل نے ہزاروں میل دور آگرہ میں بہ ظاہر رہتے ہوئے شہر حیدرآباد میں لحہ بھر کے لیے بھی اپنی توجہ خاص الخاص سے محروم نہیں رہنے دیا روحانی تعلیمات کا اوپری ہی اوپر یعنی بناء معلوم ہوئے کیا خوب ہی انتظام فرمایا ملاحظہ کیجیے۔

روحانی تعلیمات کے لیے ۱۹۵۷ء سے آج ۲۰۱۱ء (جاری) تین اساتذہ عطا ہوئے۔

ا۔ اوّل استادِ معظم ومکرم ومحسن خاص:

جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ، جناب صوفی صاحبؒ نے قریب نو دس سال کی عمر میں ہی مجھے پسند فرما کر اپنے کام کے لیے چن لیا تھا۔ جب ہم پکا قلعہ حیدرآباد میں ایک ہی پڑوس میں رہا کرتے تھے اور لطیف آباد میں جونہی پندرہ سولہ سال کی عمر کو پہنچتے ہی انھوں نے مجھے دبوچ کر اپنی روحانی دنیا میں لے لیا اور دینی ودنیاوی دونوں تعلیماتِ مجلس سے مجھے نہال کر دیا۔ حاصل کلام یہ کہ باری تعالیٰ نے اپنے خصوصی انعام واکرام سے ان کے ذریعے مکمل بلوغت سے پہلے ہی پہلے میرا رخ صحیح سمت فرما دیا۔ میری کم نصیبی کہ وہ بہت جلد مجھ سے جدا ہوگئے ۱۹۶۹ء میں وصال پاتے ہوئے۔ ۱۹۵۷ء تا ۱۹۶۹ء قریب ۱۲ رسال انھوں نے میری روحانی تعلیم و تربیت فرمانے میں کسر نہیں رکھی۔ نچوڑ یہ کہ دنیائے تصوف وطریقت میں جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب نے ہی انگلی پکڑ کر مجھے چلنا سکھایا۔ لیکن کمزور پہلو یہ رکھا۔ کہ الھڑ نوجوانی کے دور نے کما حقہ ان کی قدر دانی نہ ہونے دی بعدہ پکی عمر میں جب ہوش آیا آج تو آج تک یہ شعر اکثر پڑھتا رہتا ہوں کہ۔

تجھے کھو دیا میں نے پانے کے بعد
تیری یاد آئی تیرے جانے کے بعد

آپ کے وصال کے بعد جوں جوں عقل وشعور پروان چڑھتے رہے پختگی آتی چلی گئی

Marfat.com

۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۹ء کا دس سالہ دور میرے اوپر قیامت بن کر ٹوٹ پڑا روحانی تعلیمات جہاں ۱۹۶۹ء میں رک گئی تھیں وہاں سے مجھے آگے بڑھانے والا نہیں مل رہا تھا۔ علماء کرام اور مشائخ عظام میں جا جا کر بہت بیٹھا کرتا لیکن کسی سے روحانی تسکین نہیں ہو پا رہی تھی ہر وقت مایوسی واداسی اور قلب و روح کا رونا پیٹنا دیکھا نہیں جاتا تھا اور مجبوری یہ کہ اس کے علاج کا کوئی صحیح اسپیشلسٹ مجھے نہیں مل رہا تھا مذکورہ بالا روحانی طور پر دس سال بھوک و پیاس کے آخری دور میں ہر طرف سے مایوس ہو کر پھر میں نے اپنے پیرو مرشد سے عرض کرنا شروع کیا کہ حضور آپ جناب صوفی محمد یحیٰ نیازی صاحبؒ جیسے کسی استاد معظم شخصیت کا میرے لیے انتظام فرمایئے جو مجھے آگے لے کر چل سکے اور میری روحانی تعلیمات کی پیاس کو تسکین دے سکے چونکہ جناب صوفی صاحب جس میخانہ و پیانہ کی مے مجھے پلا گئے ہیں ویسی مے کی بات پلانے والا ہی نہیں مل رہا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرم خصوصی ہوا کہ بابا جان روحانی حضور پیری و مرشدی اور دادا جان حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ نے میری درخواست قبول فرما کر ایک بہت ہی اعلیٰ ترین استاد معظم کا انتظام فرمایا یعنی دوسرے استاد معظم عطا ہوئے وہ تھے

۲۔ دویم استاد معظم و مکرم: اور محسن خاص الخاص شوکت حسین نیازی صاحبؒ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کہ اچانک ۱۹۷۹ء سے دادا جان نبیرۂ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ کراچی سے حیدرآباد تشریف لانا شروع ہوئے۔ اور وصال ۱۹۹۱ء تک مسلسل ۱۲ سال تک آتے رہے اور اس بارہ سالہ دور کی آپ کی انعقادی نشستوں مجلسوں میں میری روحانی تعلیم وہیں سے شروع ہوگئی جہاں جناب صوفی صاحب چھوڑ کر چلے گئے تھے اسی میخانہ سے مجھے دل بھر کے پلائی گئی۔ حلق تک پلا پلا کہ سیراب کیا گیا سبحان اللہ بابا جان و دادا جان نے کیا خوب ہی عنایات ونوازشات یعنی روحانی خزائن ان کے ذریعے مجھے نوازنے۔ بار اللہ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ کو عظیم ترین درجات کے ساتھ جنت الفردوس میں اپنی قربتوں محبتوں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ میری تعلیمات روحانی کو اس مقام تک لا کر

Marfat.com

چھوڑ گئے ہیں کہ جہاں سے خود بہ خود ایک تنکے کو پکڑا کر بھی میں آگے بڑھتا رہوں اور ماشاء اللہ تنکا پکڑ کر یہ محفل مجھے ۱۹۹۱ء سے جاری ہے تاہم پھر بھی بابا جان اور دادا جان نے تیسرے استاد معظم کا بھی اہتمام فرما دیا اور وہ ہیں

۳۔ سوئم استاد معظم و مکرم: حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحبؒ ۱۹۹۱ء سے بعد وصال حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ ہفت روزہ ختم خواجگان بر مکان حضرت صاحبزادہ سیّد نور الحسن صاحبؒ یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی اجمیری صاحبؒ کی نشستوں میں حاضری کا شرف ۱۹۹۱ء سے مجھے حاصل رہا ہے۔ حضرت صاحب کامل سخاوت کے ساتھ جو پوچھا بتاتے تھے اور مجلسی علم ان کی بیٹھکوں میں بیٹھک سے بھی جاری و ساری رہا۔ قریب ۲۰ سال آپ سے مجلسی تعلیم و تربیت حاصل رہی۔

صدقہ میں قربان اپنے کامل حضور پیر و مرشد کے اور خصوصی التفات و توجہ خاص دادا جان حضور ننھے میاں صاحبؒ کہ میری عمر ۷۰ سال کے قریب آخری وقت تک میری علم و عرفانی تعلیمات کا انتظام فرمائے ہوئے ہیں۔ باری تعالیٰ میرے تمام پیران عظام کو عظیم ترین درجات سے نواز فرما (آمین)

صدقہ میں قربان اپنے اللہ محمد اور مرشد کے تین چار سال سے حضرت قبلہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری صاحبؒ کے ماہانہ رسائل، کتب، ٹی وی لیکچرز سے بھی نایاب و نادر علوم کے حصول کے اہتمام جاری ہے۔ جس نے تو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہر ہر بات سمجھ آرہی ہے ہر ہر پہلو اجاگر ہو رہا ہے کیا خوب سبحان اللہ، بیان و تعریف سے باہر۔

خدمات سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی:

نہ کبھی سوچا ہی نہ تصور میں یہ تھا جو اچانک و فی الفور کا حضرت قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی خصوصی توجہ عطاؤں کے نہ ختم ہونے والے خزائن روحانی کا ایک سلسلہ شروع ہوا جو ہنوز جاری ہے کہ اپنے ایک عظیم ٹکسالی سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے مجھ ادنیٰ حقیر ترین حیثیت کے حامل غلام کو بھی پسند فرمایا اور سعادت عطا فرمائی کہ بعد وصال جناب خلیفہ شفیق الدین نیازی صاحبؒ

Marfat.com

بہ حیثیت منصب روح رواں چہارم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے تبلیغی وتوسیعی ذمہ داریوں کو لے کر آگے بڑھوں۔ حقیر ناچیز نے بھی اپنے پیشرووں کی طرح ان کی سی تقلید کرتے ہوئے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سب سے پہلے اپنے رفقائے کار کی جماعت تشکیل دی تاکہ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے کام کو کم ازکم جوں کا توں تو ضرور رکھتے ہوئے اسے آگے بڑھایا جاتا رہے مجھے جو رفقائے کار برائے مشاورت وعمل ملے وہ تقریباً تمام کے تمام نئے ملے پرانے ماسوا ایک دو کے جیسے حاجی قطب الدین نیازی صاحب اور خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب پرانے لوگ روح رواں سویم جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب کے دور تک موجود رہے اول جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے وقت سے۔ لیکن شکر الحمد للہ مجھے بھی ایک سے بڑھ کر ایک محب صادق میسر آیا۔ جو تن من دھن سے میرے شانہ بشانہ چلے جا رہے ہیں۔ میرے رفقائے کار (مجلس مشاورت وعاملہ) کی ٹیم ان افراد پر مشتمل شروع ہوئی۔

۱۔ جناب خلیفہ قطب الدین نیازی صاحب
۲۔ جناب خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب
۳۔ جناب فریدالدین نیازی صاحب
۴۔ جناب محمد ذکی سخی نیازی صاحب
۵۔ جناب محمد رضی سخی نیازی صاحب
۶۔ جناب خلیفہ عبدالصمد (چنا) نیازی صاحب
۷۔ جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب
۸۔ جناب خلیفہ حاجی ننھے میاں صاحب
۹۔ جناب وہاج الدین نیازی صاحب
۱۰۔ جناب عبدالسلام (بجلی ڈیکوریشن) صاحب
۱۱۔ جناب خلیفہ انعام الحق نیازی صاحب

Marfat.com

اس ماہ جنوری ۲۰۱۰ء تک حاجی قطب الدین صاحب اور حاجی ننھے میاں صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے جب کہ کچھ دور چلے گئے بقیہ میرے شانہ بشانہ ہوتے ہیں میرے اپنی جاندار ٹیم کے ساتھ دیگر سلاسل کے عشاق بھی پیارے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پاک کو تبلیغ کے لیے کسر نہیں چھوڑتے اور میرے ساتھ شامل عمل ہوتے ہیں جیسے بنی رضا صاحب قائلی، اسلم ڈار قائلی صاحب اور شفیع قائلی صاحب وغیرہ وغیرہ۔

حقیر ناچیز اپنے آقاؤں کی پسند و رضا کے ساتھ ۱۹۹۱ء سے بہ حیثیت روح رواں چہارم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد مذکورہ بالا اپنے رفقاؤں کے ساتھ مندرجہ ذیل دو نیازیہ انعقادات کے ساتھ سلسلۂ عالیہ کے تبلیغی و توسیعی کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

انعقاد اوّل نیازیہ: (از: ۴ر دسمبر ۱۹۹۱ء)

ماہانہ فاتحہ وسماع (قمری ۲۶ر شریف)

قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

مذکورہ بالا اوّل نیازیہ انعقاد مجھ ناچیز کے غریب خانہ مکان نمبر ۳۰۔ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد پر ہر ماہ چاند کی ۲۶ر تاریخ کو ۴ دسمبر ۱۹۹۱ء سے منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے۔ جس میں لنگر کا تمام اہتمام ہمارے بھائی جناب محمد ذکی نیازی صاحب کی طرف سے ہوتا ہے اور محفل سماع کے اہتمام میں احقر شمس نیازی اپنے تمام رفقاء کی شمولیت کے ساتھ شامل در انعقاد ہوتا ہوں۔ پہلی ۲۶ر شریف میرے گھرانہ پر ۲۶ر جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ بروز بدھ یعنی جمعرات کی شب مطابق ۴ دسمبر ۱۹۹۱ء منعقد ہوئی جو ہنوز شکر الحمدللہ جاری و ساری ہے۔

انعقاد دوئم نیازیہ (از: ۱۷ستمبر ۱۹۹۹ء)

سالانہ عرس مبارک

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ

بالکل ماہانہ ۲۶ شریف کی طرح ''بن مانگے موتی ملیں مانگے ملے نے بھیک'' مذکورہ بالا سالانہ عرس مبارک کا انعقاد بھی وجود میں آیا۔ اوّل سالانہ یہ عرس مبارک ۱۷ر ستمبر ۱۹۹۹ء بروز

Marfat.com

جمعۃ المبارک مطابق ۶ جمادی الثانی لطیف آباد حیدرآباد منعقد ہوا اور تب ۱۹۹۹ء سے امسال ۲۰۱۰ء تک الحمدللہ بہ توفیق الٰہی بر غریب خانہ من تسلسل سے میری حسب حیثیت جاری وساری ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور دست بہ دعا ہوں کہ مجھے توفیق عطا فرما کر اپنی آخری سانس تک دونوں انعقادات وذمہ داریوں سے کماحقہ وفا کر سکوں اور بعد میرے میری اولاد ونسل میرے نقش قدم پر چلتے ہوئے مجھ سے بہت زیادہ آگے خدمات پیش کریں۔ (آمین)

''اہم واقعات بہ سلسلہ سالانہ عرس مبارک حضور قبلہؒ''

یہ کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک کس طرح میرے غریب خانہ پر شروع ہوا تادم مرگ بھی ظاہر نہیں کرتا کہ حضور قبلہؒ معاملات پر کوئی حرف نہ آجائے لیکن مجبوری یہ ہے کہ نیازی پیر بھائیوں کے لیے زبردست تعلیم اس میں پوشیدہ ہے جیسے میں نے اگر چھپایا تو یہ میری ایک ناقابل معافی کوتاہی غلطی وغیرہ ذمہ داری بن سکتی ہے لہٰذا مجبوراً پیش کر رہا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم نیازی پیر بھائی غفلت میں پڑے ہوئے اپنے پیرانِ عظام سے رابطے کاٹے ہوئے ہیں دنیا پرستی میں منہمک ہوتے ہوئے انھیں بھولے رہتے ہیں۔ بس سالانہ ماہانہ انعقادات پر خانہ پری کر لیتے ہیں روحانی دنیا میں آگے بڑھنے کے لیے قطعی دل چسپی نہیں۔ جب کہ ان کی نظر وتوجہ ہر ہر غلام پر ہمہ وقت ہوتی ہے صرف ذرا سا تار جوڑنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ تو نوازنے پر تیار بیٹھے ہوتے ہیں ذرا ملاحظہ فرمایئے رابطہ کا تار جوڑنے پر غلام حقیر ناچیز کو کیا عطا ہوا۔

شہر حیدرآباد میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک پاکستان بننے کے کچھ سال کے بعد سے حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کے خلفاء ومریدین کے گھروں پر ہوتا چلا آرہا تھا۔ بعدہ حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالیٰ اپنے مکان یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد پر منعقد فرما رہے تھے کہ ۱۹۷۹ء سے نبیرہ سراج السالکین حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ آپ کے والد کے خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی کے گھر آنا شروع ہوئے شہر حیدرآباد میں مکان نمبر ۲۹۔ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد پر۔ چند سال بعد ان کی خواہش ہوئی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک وہ خود خلیفہ عبدالسلام نیازی صاحب کے مکان پر

Marfat.com

منعقد کرائیں۔ چوں کہ حضور قبلہؒ کا سالانہ عرس مبارک پہلے سے صاحبزادگان میں جاری و ساری تھا۔ لہذا حضرت شوکت میاں صاحب نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا اور ہمارے لیے ادب کی تعلیم دی اور فیصلہ کیا کہ اس سلسلہ میں صاحبزادگان سے پہلے رجوع کیا جائے بغیر اطلاع و اجازت ان کی شمولیت انعقاد میں رنگ نہیں آئے گا بڑی تشنگی رہے گی۔ لہذا حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ، خلیفہ عبدالسلام پہلوان، فریدالدین نیازی اور مجھ سمیت چند نیازیوں کے ساتھ نمبر ۲ صاحبزادہ حضرت سیّد ظہور میاں صاحب کے پاس پہنچ گئے نشست میں حضرت سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالی بھی تھے۔ حضرت شوکت میاں صاحب نے اپنا مدعا بیان کیا کہ میاں میں چاہتا ہوں کہ جب تک میری زندگی ہے شہر حیدرآباد میں میں بھی اپنے دادا جان حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک منعقد کروں اس سلسلہ میں آپ میری کیا مدد فرمائیں گے۔ اس مقام پر ادب دیکھنے والا تھا۔ عشق و محبت دیدہ ورتھی دونوں باپ بیٹے حضرت ظہور میاں صاحب مدظلہ العالی اور حضرت سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کی حضور آپ تو مالک ہیں ہم تو آپ کے در کے غلام ہیں آپ کے دادا جان کا معاملہ ہے آپ جو چاہیں کریں ہم سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی ہمیں تو حکم دیں کہ ہم کیا کریں، سبحان اللہ کیا مقام ادب و عشق محبت دیکھنے میں آیا اس کے بعد دست بستہ صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالی نے عرض کیا کہ حضور آپ ۶ر جمادی الثانی کو پوری شان و شوکت سے حضور قبلہؒ کا سالانہ عرس مبارک منعقد فرمائیں اور ہمیں اجازت دیں کہ ہم ۵ر جمادی الثانی کو اپنے حضور قبلہ کا چھوٹا سا پروگرام کر لیا کریں۔ حضرت شوکت میاں صاحبؒ نے اجازت دی اور اس طرح پھر بڑا شاندار سالانہ عرس مبارک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ خلیفہ عبدالسلام پہلوان کے مکان ڈی ۲۹/ یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد پر منعقد ہونا شروع ہو گیا ہے پکا یاد نہیں آ رہا یہ عرس مبارک ۱۹۸۲ء یا ۱۹۸۳ء سے شروع ہوا تھا میں حقیر ناچیز شمس الدین نیازی بھی اپنی استطاعت کے مطابق اپنے حضور قبلہؒ کے سالانہ عرس کے موقع میں تن و من دھن سے حصہ لیا کرتا کہ اچانک اپنے بچوں کی شادی کے لیے خلیفہ عبدالسلام پہلوان کو اپنا مکان تعمیر کرنا پڑا جس کی وجہ سے جگہ ختم ہو گئی لہذا حضرت شاہ محمد

Marfat.com

شوکت حسین صاحبؒ نے حضور قبلہؒ کا سالانہ عرس مبارک ۲۹ر ڈی سے میرے غریب خانہ مکان ۳۰۔ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد پر شفٹ کر دیا جو آپ کے وصال ۱۹۹۱ء کے بعد بھی کچھ عرصہ منعقد ہوتا رہا۔

۱۹۹۱ء میں حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کا وصال ہوا۔ چند سال ہم سالانہ عرس مبارک حضور قبلہؒ منعقد کرتے رہے پھر حضرت قبلہ کے خلفاء اور مریدین نے سرد مہری برتنا شروع کر دی اس مجبوری سے خلیفہ عبدالسلام پہلوان کی سربراہی میں ہم کچھ ذمہ داران نیازی یہ سالانہ عرس مبارک حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب کے سالانہ عرس مبارک نمبر ۲ میں ضم کرآئے بعدہ ہم سب نیازی یک جگہ نمبر ۲ حضرت سیّد فضل حسن مدظلہ العالیٰ کے گھر پر منعقدہ سالانہ عرس مبارک میں ہی شریک ہونے لگے یعنی مرکزی ایک عرس مبارک ایک مقام پر کر دیا۔ حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب مدظلہ العالیٰ اب حسب سابق طویل اس سالانہ عرس مبارک حضور قبلہؒ کی ذمہ داریاں سنبھالے رہے اور منعقد فرماتے رہے کہ اچانک مالی کمزوری کی وجہ سے نیازی پیر بھائیوں نے سرد مہری برتنا شروع کر دی اس مقام پر بھی جب کہ حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ سیّد فضل حسن مدظلہ العالیٰ صاحب کے لیے بھی یہ مشکل ہو گیا کہ ذاتی وسائل سے چار پانچ سالانہ عرس مبارک منعقد کر سکیں۔ لہذا انھوں نے باقاعدہ کھلا اعلان کرتے ہوئے سارے اعراس مبارک ایک عرس میں ضم کر کے صرف دو ۲ سالانہ عرس مبارک کا انعقاد شروع کر دیا

۱۔ عرس مبارک سالانہ (اوّل) ۹ ر رجب ہر سال

حضور خواجہ غریب نوازؒ یہ خالص ان کے گھرانہ کا تھا جو ان کی طرف سے منعقد کیا جانے لگا لیکن تمام نیازیوں کو شرکت کی اجازت دی۔

۲۔ عرس مبارک سالانہ (دویم)

حضرت سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ، ہر سال ۲۶ ر ربیع الاوّل اس عرس میں بقیہ تمام اعراس ضم کر دیے گئے جس میں حضور قبلہؒ کا سالانہ عرس بھی شامل کیا گیا۔

Marfat.com

بہ حالت مجبوری یعنی بوجہ پیر بھائیوں کی عدم دل چسپی و سرد مہری حضرت قبلہ صاحبزادہ صاحب میاں فضل حسن مدظلہ العالی مذکورہ بالا صرف دو سالانہ عرس مبارک بڑی شان وشوکت سے اپنے مکان یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد پر منعقد فرمانے لگے جو آج ۲۰۱۰ء تک الحمدللہ جاری و ساری ہیں۔

اہم واقعہ:

اب میں برسر مقصد آتا ہوں کہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء جمادی الثانی کی ۲۰ر تا ۲۲ر تاریخ ہوگی دوپہر ۲ تا ۳ بجے کے درمیان کا وقت تھا میں اپنی دکان شاہ فیصل یونٹ نمبر ۷ پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک مجھے اپنے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی یاد آ گئی اور دل ہی دل میں حضور قبلہؒ سے باتیں کرنا شروع کر دیں کہ پیارے حضور قبلہؒ یہ کیا ہو گیا کہ آپ بانیٔ سلسلۂ عالیہ نیازی اور آپ کا سالانہ عرس مبارک ہی شہر حیدرآباد سے انفرادی حیثیت کا بند ہو گیا ہم تو کسی حیثیت کے قابل نہیں ہماری قیمت ہی کیا ہے شہر حیدرآباد کے موجودہ آپ کے سب سے بڑے صادق جنونی عاشق حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالی تک بھی مالی کمزوریوں اور پیر بھائیوں کی عدم دل چسپی و سرد مہری کی وجہ سے عجیب و غریب حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر دو تین سال سے انفرادی حیثیت کا آپ کا سالانہ عرس منعقد نہیں فرما رہے ہیں ضم شدہ سالانہ عرس میں آپ کو جگہ دینے پر مجبور ہیں یہ کیسی بے بسی و لاچاری ہے کہ آپ کے صادق عشاق الگ سے آپ کا انفرادی سالانہ عرس مبارک منعقد کرا سکیں۔ آپ کی انفرادی پہچان ہی ہم آپ کے غلام شہر حیدرآباد میں غایب کر کے بیٹھے صدمات سے دوچار ہیں شرمساری سے سر جھکائے ہوئے ہیں کہ آپ بانیٔ سلسلۂ عالیہ نیازیہ اور آپ ہی کا نام نامی اسم گرامی کا تعارف شہر حیدرآباد سے غایب غم و افسوس و صدمہ میں ڈوبا دل ہی دل میں یہ باتیں کیے جا رہا تھا کہ

اچانک دھماکہ دار میرے دل پر ایک بڑا واضح طاقت ور قسم کا حکم آیا۔ فرمایا گیا ''بہ حالت مجبوری حالات یا گروہ ہمارا سالانہ عرس مبارک منعقد نہیں کر رہا ہے ہیں تو کیا ہمارا سالانہ عرس مبارک قایم و منعقد نہیں کر سکتا پہلے بھی تو تو کرتا رہا ہے۔'' اس حکم پر میری نیند سی حالت

Marfat.com

غائب ہوگئی اور اچھل کر بہ ہوش وحواس میں بیٹھ گیا کہ یہ کیا ہوا اور کیا ہے۔ گو دیگر معاملات میں بھی پہلے ایسے اشارات و ہدایات قلب پر حاصل ہوتے رہے تھے لیکن ہمیشہ ایک وہم جان کر بھلا دیا کرتا تھا آج تو میرے سوالات کے جواب میں بڑا وضع دھما کہ دارز وردار قسم کا حکم تھا جس نے پورا وجود ہی نہیں ہلایا بلکہ عالم کیف وسرور ومستی بھی قایم ہوئی اور اسی عالم میں دکان میں ٹہلتا رہا۔ پھر خود کو تسلی دی کہ کہاں تو پدی نہ پدی کا شوربہ کہاں ایسا حکم حادثاتی واقعہ سمجھ کر بھول جا۔ پھر کاموں میں مصروف ہوگیا۔ گو بھول بھال گیا تھا کہ دوسرے دن دوپہر میں پھر اسی وقت میرے دل ودماغ میں حضور قبلہؒ کے سالانہ عرس مبارک کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی۔ حضور قبلہ کی یاد میں گم ہونے لگا کہ سابقہ دن کی طرح پھر اچانک دھما کہ داروز وردار وہی حکم صادر بر قلب ہوا اور میں اچھل گیا لیکن آج دوسری حالت بدل گئی سنجیدہ ہوگیا تشویش وغور وفکر وجود میں آ گیا کہ بھئی خود بہ خود کل والے وقت پر پھر وہی حکم سوچ وبچار کی فضا دل ودماغ پر جاری ہوگئی کہ تیسرا دن آ گیا اور اسی وقت دوپہر ۲ تا ۳ بجے کے درمیان پھر وہی سلسلہ یاد حضور قبلہؒ شروع ہوئی۔ جوں ہی حضور قبلہؒ سے تار جوڑا جو آخری پاور ہاؤس مدینہ شریف تک ہوتا ہے بس پھر کیا تھا وہی حکم وہدایت فی الفور زورداری سے دل پر عطا فرما دیا گیا۔ میں اور میرے دل نے ایک خاموش چیخ ماری اور مستی وسرور پر کیف حالت کے ساتھ رقت بھی شروع ہوگئی۔ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوگیا۔ حضور قبلہ سے دست بستہ عرض کیا کہ پیارے سرکار یہ سال بھی نکل گیا۔ ماہانہ ۲۶ رشریف سر پر ہے اس سال تو میں آپ کے سالانہ عرس مبارک کو شروع نہیں کر سکتا مجبوری ہے ان شاء اللہ اگلے سال ۱۹۹۹ء سے آپ کا سالانہ عرس مبارک اپنی ذاتی حیثیت واستطاعت کے مطابق اپنے گھر پر قایم ومنعقد کروں گا۔ بعدہ چوتھے دن سے آج تک وہ نہ ویسا کوئی حکم وہدایت آج تک نہیں ملا۔ سبحان اللہ۔

مذکورہ بالا واردات کے فوری بعد میں نے ایک عریضہ پیرزادہ حضور حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں ارسال کیا مکمل تفصیلات کے ساتھ اور تعلیمات و احکامات عمل خصوصی کی درخواست کے ساتھ۔ حضرت سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ کی طرف سے ذرا تاخیر نہیں ہوئی فی الفور آگرہ سے آپ نے خصوصی تعلیمات وہدایات کے ساتھ

Marfat.com

اجازت اور عملی احکامات فوری سے بھرپور والہانامہ عطا فرمایا۔ فرمایا گیا کہ میاں جب شروع کرو پھر سدا نبھانا ہے لہذا اپنی حیثیت و بساط کے مطابق خدمات پیش کرنا ہے آپ کو اجازت ہے کہ اپنے گھر حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا عرس قایم اور منعقد کر سکتے ہو۔ ماہانہ ۲۶ رشریف کی طرح اس انعقاد کا بھی اجازت نامہ حضور پیری و مرشدی کی جانب سے مجھ حقیر ناچیز کو عطا ہوا جو متعلقہ فائلوں میں رکارڈ ہے جن کی زیارت کی جاسکتی ہے تب ۱۷ ستمبر ۱۹۹۹ء مطابق ۶ رجمادی الثانی ۱۴۲۰ھ سے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک میرے غریب خانہ ۳۰۔ ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد پر جاری و ساری ہے۔ دعا گوں ہوں بار الٰہ بعد میرے وصال میری اولا دو میری نسل میرے نقش قدم پر چلتے ہوئے مذکورہ انعقادات کو اور شان و شوکت سے قایم و منعقد رکھیں اور حضور قبلہ ان کی آل ان کے سلسلہ عالیہ پر قلبی صدق و اخلاص سے تن من دھن لٹاتے رہیں اور قربان ہوتے رہیں آمین ثم آمین۔

میرے لیے مقام شکرانہ تو ملاحظہ فرمایئے کہ پوری مجازی زندگی کی طرح روحانی دنیا میں بھی وہی بن مانگے عطائیں باری تعالیٰ عزوجل کی جانب سے مجھے جاری ہیں۔ ماہانہ ۲۶ رشریف کی عطا پر حکم سراج السالکین شاہ محی الدین احمدؒ شمس نیازی سے کہو ہماری ۲۶ رمحفل سماع سے کیا کرے، ہم خود بھی آیا کریں گے' اور بہ خدا اہل نظر دیکھتے ہیں جب ۲۶ رشریف میں آپ تشریف لاتے ہیں دوئیم سالانہ عرس مبارک حضور قبلہ شاہ نیاز کے سلسلہ میں حکم'' کیا تو ہمارا سالانہ عرس قایم و منعقد نہیں کر سکتا جب کہ پہلے سے تو کرتا چلا آ رہا ہے'' سبحان اللہ کیا شان عطاؤں کی لوگ خواہش کرتے ہیں اور اپنے بزرگوں سے تاریخیں انعقات کے لیے مانگتے ہیں جب کہ یہاں قطعی الٹ ہے کہ غلام، حقیر ناچیز، ناکارہ و نابکار، خطا کار و سیاہ کار کو چنا گیا اور اپنے پیارے احکامات خود عطا فرمائے گئے۔ اس کی روشنی میں بھی اپنے تمام نیازی پیر بھائیوں سے خصوصی اور تمام متعلقہ سلاسل کے مریدوں سے عرض ہے کہ صدق و اخلاص سے بھرپور ایمان کامل کے ساتھ اپنے بزرگوں سے روحانی تار جوڑ کر رکھیں اور پھر دیکھو کہ با خدا کیا کیا نہیں ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

موضوعِ خدمات سلسلہ عالیہ کے سلسلہ میں مزید از حد ضروری وضاحتیں مزید اور پیش ہیں بہت ہی اختصار و خلاصہ داری کے ساتھ۔

بعد حضور قبلہ شاہ نیازؒ بے نیازؒ کے لختِ جگر شہزادوں کے بھی جو بریلی شریف سے شہر حیدرآباد آتے رہے اور سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کو بھاری کثرت سے وسعت دیتے رہے۔ پاکستان میں یہ چار بزرگ حضرات، صاحبزادہ حضرت قبلہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ، حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحبؒ، حضرت قبلہ سیّد اعجاز علی شاہ صاحب عرف اعجاز میاں صاحبؒ اور نبیرۂ سراج السالکین حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ وہ بزرگ گزرے ہیں جنھوں نے شہر حیدرآباد میں سب سے زیادہ لوگ اپنے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں داخل کیے اور ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد میں قایم کر کے سلسلہ عالیہ کے لیے بڑی اعلیٰ خدمات پیش کرتے ہوئے سلسلۂ عالیہ کی بڑی جاندار بنیادیں رکھیں۔ جس کے ثمرات و نتائج شہر میں بہ آسانی ہفت روزہ ماہانہ اور سالانہ اعراس مبارک میں شامل و حاضر ہو کر مشاہدہ کیے جا سکتے ہیں آج حیدرآباد میں۔

۱۔ ۵۲۔ ہفت روزہ نیازی انعقادات بصورت ''ختم خواجگان'' بر مکان نمبر ۲۰ رڈی صاحبزادہ سیّد نور الحسن صاحب یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد۔

۲۔ ۱۲۔ ماہانہ ۲۶ ر شریف انعقادات بصورت ''ماہانہ فاتحہ لنگر و سماع'' بر مکان شمس نیازی ۳۰۔ ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد و دیگر مقامات۔

۳۔ ۱۰۔ دس سے زائد اعراس مبارک مختلف پیر بھائیوں اور بزرگوں کے مکانات پر۔ تو لازم و ملزوم انعقات بنے ہوئے ہیں۔ جن کے ذریعہ حیدرآباد کے عوام الناس میں حضور قبلہ شاہ نیازؒ بے نیازؒ اور ان کا سلسلہ عالیہ نیازیہ کا تعارف پورے سال کار فرما رہتا ہے۔

۱۹۹۱ء کا سال میرے لیے ایک بہت ہی سخت و خشک چٹیل میدان تھا ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے لیے بہ حیثیت میرا روحِ روانِ چہارم کام کرنا۔ اسی سال حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب اور حضرت قبلہ سیّد اعجاز علی شاہ صاحب عرف اعجاز میاں بھی وصال

Marfat.com

فرما گئے۔ بریلی شریف سے حضور قبلہؒ کی اولاد کی آمد بھی رک گئی تھی اور یہ کہ جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب اور حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے دور جیسے عشاق رفقائے کار بھی موجود نہ تھے ماسوا اکا دکا۔ صرف حاجی قطب الدین نیازی صاحب اور خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب پرانوں میں میرے ہم سفر بنے لیکن سب سے بڑی خوش نصیبی میری یہ رہی کہ جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے بیٹے جناب محمد ذکی سخی نیازی صاحب اور محمد رضی سخی نیازی صاحب میری پشت پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے بمعہ ان کی والدہ صاحبہ فرماتے ہوئے کہ آپ سلسلہ عالیہ کا کام جاری رکھیں ہم ہر طرح تن و من دھن سے آپ کے شانہ بشانہ ہیں اور الحمدللہ کہ یہ گھرانہ آج ۲۰۱۲ء تک اوّل روز کی طرح میرے شانہ بشانہ ہے۔

۱۹۹۱ء میں حضرت چمہ میاں صاحب دو مرتبہ پاکستان تشریف لائے۔ ایک مرتبہ حضور شوکت میاں کے وصال پر بعدہ بھابھی جان کی خیر خیریت کے لیے گو دورے بہت مختصر ترین دنوں کے تھے کہ تاہم دوسرے دورہ میں ان کے دست مبارک پر پانچ مرید کرائے جن میں ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحب بھی تھے۔

بعدہ ۱۹۹۹ء میں حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب مدظلہ العالیٰ اپنے دوسرے دورے میں پاکستان تشریف لائے اس دورہ میں قریب پندرہ مرد عورت بچے آپ کے دست مبارک بیعت کرا کر سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں داخل کرائے گئے۔

بعدہ ۲۰۰۴ء تا ۲۰۰۵ء کئی ماہ آپ کراچی اور حیدرآباد میں تیسرا دورہ کرتے ہوئے مقیم رہے جن میں بے حساب مرد عورت بچے آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اس تیسرے دورہ میں بیعت ہونے والے مریدین کا شمار نہیں کیا گیا۔

میرے جاری دورِ روح روانی چہارم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد ۱۹۹۱ء تا ہنوز جنوری ۲۰۱۲ء صرف یہ دو حضور قبلہؒ کے شہزادہ دو دو مرتبہ پاکستان تشریف لائے اور حیدرآبادیوں کو بیعت فرما کر سلسلہ عالیہ نیازیہ میں داخل فرمایا یعنی۔

ا۔ حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ مسعود حسین نظامی نیازی عرف گوہر میاں صاحب

Marfat.com

اوران کے چھوٹے بھائی

۲۔ حضرت قبلہ شاہ مجتبےٰ حسین نیازی عرف چمہ میاں صاحبؒ

حضرت چمہ میاں صاحب مدظلہ العالیٰ تو وصال کر چکے دوسرے دورہ کے کچھ دن بعد ہی جب کہ گوہر میاں صاحب مدظلہ العالیٰ تیسرے دورے کے بعد ذیابطس (شوگر) میں ایسے مبتلا ہوئے کہ اب پاکستان آنے کے قابل ہی نہیں رہے۔ اس طرح ۲۰۰۵ء کے بعد سے اب ۲۰۱۲ء تک حضور قبلہؒ کے شہزادوں کا آنا جانا بند ہے۔ آس لگائے بیٹھے رہتے ہیں کہ شاید نئی نسل میں سے کوئی شہزادہ صاحب آنا جانا شروع کریں اور یہاں سلسلہ عالیہ نیازیہ کو اپنے بزرگوں کی طرح وسعت دیں۔

ایک اہم ترین واقعہ اور رقم کرتا چلوں کہ ــــء میں جب قبلہ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ العالیٰ پاکستان تشریف لائے تو پیپلز کالونی کراچی میں قیام فرمایا۔ بہت کوششیں جاری رہیں کہ ہم لوگ انھیں حیدرآباد شہر لے آتے لیکن کراچی والوں نے ایسا گھیراؤ کیا کہ سارا وقت نکل گیا اور حضرت کا پنجاب جانے کا پروگرام بن گیا یہ سن کر حیدرآباد کے لوگ آخری جمعہ کو کراچی بھاگے کہ چلوں وہیں زیارت کرآئیں۔ اس موقع پر شہر حیدرآباد کے صرف دو اشخاص مرید کرائے یعنی ڈاکٹر سید انور علی نیازی صاحب اور سلیم صاحب ولد حاجی قطب الدین نیازی جب کہ آسرے میں بیٹھے بڑی تعداد میں لوگ ہاتھ ملتے رہ گئے چوں کہ حضرت کا حیدرآباد کا پروگرام عمل میں نہ آسکا۔

۱۹۹۱ء تا ۲۰۱۲ء کی مدت میں حقیر ناچیز کو حضور قبلہؒ کی ذریت پاک میں سے صرف دو شہزادے آئے اور وہ بھی بہت قلیل ترین وقت کے لیے شہر حیدرآباد میں حاصل رہے اور اب تو دور دور تک بریلوی آقاؤں کی آمد نظر نہیں آتی جب کہ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد تو ہمیشہ حضور قبلہؒ کی اولاد سے ہی اور زیب و آراستہ شاد و آباد رہا ہے۔ اور اس سینٹر سے ہی انھوں نے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی وسعت دی۔ لہٰذا میری تشویش و فکر وگہری ہوتی چلی گئی کہ سال بھر میں جو لوگ ہم سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں داخل کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں اب کس کے ہاتھ پر بیعت کرائیں۔ اگر حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی آل میں سے بریلی شریف سے شہزادے صاحبان کا شہر حیدرآباد آنا جانا

Marfat.com

نہیں ہوا۔ زیادہ تاخیر کی صورت میں جو لوگ سلسلہ عالیہ میں داخلہ کے لیے تیار کیے ہیں وہ بے چارے کہیں کسی غلط جگہ پر غلط لوگوں میں نہ پھنس جائیں چوں کہ آج کل گلی گلی دو نمبر لوگ پیری مریدی کی دکانیں سجائے بیٹھے ہیں اوران کے مال وعزت وآبرو کا شکار کررہے ہیں جس کا ثبوت اخبارات و میڈیا میں آئے دن ایسے لوگوں کی خبریں پڑھنے میں آتی رہتی ہیں۔ جو پڑھے لکھے لوگ بیعت کے لیے جلدی کرتے ہیں انھیں میں حضرت ڈاکٹر غلام مصطفے خاں صاحب کی خدمت میں روانہ کرتا رہا اور عام لوگوں کے لیے پریشان رہتا۔ میرے استاد معظم اول جناب خلیفہ صوفی نیازی صاحبؒ نے تعلیم طریقت وتصوف فرماتے ہوئے مرکز حضور قبلہؒ۔ ان کی اولاد ان کے سلسلہ عالیہ نیازی اور بریلی شریف کی خانقاہ عالیہ کی قیمت واہمیت اوران کی محبت مجھ میں بھی اسی طرح کوٹ کوٹ کر بھر دی جیسی خود آپ میں تھی۔ لہذا اوّل دن روح روانی سے ہی میں جو کچھ بھی کرتا ہوں اپنے مرکز بریلی شریف کے لیے کرتا ہوں اور انھی لوگوں کو پسند کرتا ہوں اوران ہی سنگتوں قربتوں میں رہتا ہوں جو مرکز بریلی شریف سے محبت بھی کرتے ہیں اور قدر بھی کرتے ہیں اور قدردانی بھی۔ لہذا اب جو آل پاک حضور قبلہؒ کی آمد رکی تو میری اس تشویش وپریشانی کا حل بھی حضور پیری ومرشدی نے قلبی تعلیمات سے حل فرمادیا کہ اس سے پہلے کہ کوئی بھولی بھالی سادہ لوح مخلوق کسی شکاری دکاندار جعلی پیر کے ہاتھ لگے اسے بچانے کے لیے صحیح جگہ فوری بیعت کرادیا جائے اور وہ جگہ یہ ہے کہ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے کسی بھی صاحب خلافت واجازت صاحبزادہ صاحب یعنی حضرت قبلہ ظہور میاں صاحب مدظلہ العالیٰ۔ حضرت قبلہ رؤف میاں صاحب، حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب یا حضرت صاحبزادہ سیّد نورالحسن صاحب کے دست مبارک پر بیعت کراکر داخل سلسلہ عالیہ نیازیہ کرادیا جائے لہذا میں اب ایسا ہی کررہا ہوں کہ جو جلدی بیعت ہونا چاہتا ہے اسے کسی بھی صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کرادیتا ہوں جو انتظار نہیں کرسکتا ہے بریلوی شہزادوں کا، انھیں روک کر صبر سے انتظار میں رکھتا ہوں اور جسے قوتِ مالی ہے اسے مرکز جاکر بیعت ہونے کی تعلیم دیتا ہوں۔ اور واقعی اس حکمت عملی سے بہت فائدہ ہوا اور صاحبزادے صاحبان کے ذریعہ کثیر تعداد میں لوگ سلسلۂ عالیہ میں داخل ہوئے اور سلسلۂ

Marfat.com

عالیہ وسعت پا رہا ہے۔ ہاں فرق اتنا ضرور ہے کہ بریلی شریف کے شہزادوں کو دیکھتے ہی بندہ لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے اور فوری مرید ہو جاتا ہے اور ہمیں ذرّہ بھر بھی محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ بندہ کو کچھ بتائیں سکھائیں۔ اس وقت جب کہ مرکز بریلی شریف سے شہزادوں کی آمد رکی ہوئی ہے تو ہم حیدرآبادی نیازی غلام اپنی استطاعت وبساط بھر ہاتھ پیر مارتے ہوئے کچھ نہ کچھ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کے لیے سدا بہار بنیادوں پر کوشاں رہتے ہیں اور دونوں ہی نیازیہ ذیلی سینٹرز بانی وثانی ٹیم ورک کے ساتھ شانہ بشانہ رہتے ہوئے اعلیٰ ترین محبتوں، قربتوں اور مدد وتعاونؔ کے ساتھ جدوجہد مسلسل سے سلسلہ عالیہ کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں باری تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکتیں عطا فرما۔ (آمین)

عجیب وغریب اندازِ عطا:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا کسی خاص الخاص عطا کا ذکر نہ کرنا بھی باری تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا سبب بن سکتا ہے لہٰذا اس تاریخ میں اپنے حصہ کی جگہ کا اختتام کرتے ہوئے عطائے خاص الخاص پر بھی اختصار سے کچھ عرض کرتا چلوں۔

شعروشاعری سے مجھے ہمیشہ چڑ رہی ہے جب کہ سروسنگیت میری جان رہے ہیں۔ عالم ناپسندیدگی کی حد یہ تھی کہ کبھی ریڈیو یا ٹی وی پر کوئی مشاعرہ آرہا ہوتا تو وہ ریڈیو، ٹی وی فوری بند کردیتا تھا۔ پھر ایک دور ۱۹۸۲ء میں ایسا آیا۔ ایک عجیب انقلاب اشعار خود بہ خود آسمان پر بادلوں کی طرح میرے دماغ میں منڈلانے لگے۔ ساری ساری رات اشعار کی آمدوں کا سلسلہ میرے دماغ میں رہتا اور پسند کے اشعار لکھ لیا کرتا لائٹ کھول اور بند کر کر کے۔ زوجۂ محترمہ بھی اس حرکت پر لڑ جاتیں کہ کیا بچوں والی حرکت کرتے رہتے ہو۔ نہ خود سوتے ہو نہ دوسرے کو سونے دیتے ہو۔ وہ بے چاری کیا سمجھ پاتی کہ کوئی سونے ہی نہیں دیتا جگا جگا کر اشعار نوازتا ہے یہ میرے بس سے باہر کی بات تھی اور میں کس طرح کفرانِ نعمت کا مرتکب ہوتا۔ جب یار کی توجۂ خصوصی جوش میں ہے اور بن مانگے ہی عطا فرما رہا ہے تو میں کیوں نہ اپنی جھولیاں بھروں۔

لہٰذا میری شعروشاعری بلا ظاہری استاد عطا کردہ واز خود آمدہ ہے چلو راز کو یوں افشاں

Marfat.com

کر لیتے ہیں کہ عطا کرنے والا ہی سب کچھ ہے لیکن چھپا ہوا ہے۔ جب کہ اس شعبہ کی ابجد سے بھی میری واقفیت نہیں ہے۔ مجھے پہلا کلام ''تم کرم کے نشاں ہو علی یا علی'' ۹ رنومبر ۱۹۸۲ء کو آمد ہوا تھا اور اتوار ۷ ۲۰۰ء یعنی ۲۴ رجون ۷ ۲۰۰ء جرات اخبار کے کہکشاں میں شایع بھی ہو چکا ہے۔ اس وقت دو سو سے اوپر کلام ہو چکے ہیں لیکن دیوان میں نے کسی کا بھی تیار نہیں کیا چونکہ اپنے پیر و مرشد کی طرح ظاہر داری و نام و نمود سے مجھے بھی چڑ ہے اللہ کے حوالہ یہ تو تمام کچھ یار خاص کی تعریف و توصیف میں پیش کیے ہوئے کلام لہذا وہی ان سب کا مالک و مختار ہے جو چاہے پسند فرمائے سر آنکھوں پر۔

حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ اور حضرت قبلہ سیّد اجمل علی شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ نے اس شعبۂ شعر و شاعری میں میری بہت حوصلہ افزائی فرمائی آخری وقت میں ظاہر داری کے لیے قاتلی سلسلہ کے ایک بزرگ پیر عبدالقدیر شاہ صاحب مدظلہ العالیٰ کی شاگردی حاصل کی اور وہ بھی صرف اپنے کلام اصلاح کرانے کی حد تک، کہ شعر و شاعری کی مکمل تعلیم نہ لی۔ اس کے لیے کہ نہ تو ان کے پاس وقت تھا اور نہ میرے پاس بھی۔ جنرل کچھ کام کی باتیں انھوں نے ضرور مجھے تعلیم کر دی تھیں۔

مزید ایک نکتہ کی وضاحت بھی یہاں پیش کرتا چلوں کہ میرے روحانی استاد معظم اوّل جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے کل ۷ (سات) کلام میرے پاس موجود ہیں جب کہ میرے ذاتی کلام آج جنوری ۲۰۱۲ء تک ۲۱۵ کے قریب ہو چکے ہیں یعنی ۱۰۰۔۱۰۰۔ کے حساب سے تیسرا دیوان چل رہا ہے اس سے کسی صورت میں بھی یہ نہ سمجھ لیا جائے کے مجھے کلاموں میں کسی قسم کی برتری حاصل ہو گئی بلکہ یہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا ہو گا کہ میرے یہ تمام کلام حضرت قبلہ استاد معظم کے سات (۷) کلاموں کی اولاد ہیں۔ چوں کہ میرے تمام کلام حضرت صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کی مجلسی روحانی تعلیمات کا نکاس ہے لہذا میرے تمام کلاموں کے مالک ہی وہ ہیں انھی کی عطا ہے انھیں ایک تو وقت ہی نہیں ملا چوں کہ شہر حیدر آباد میں سلسلۂ نیازیہ کی بنیادیں رکھنے کے کام میں لگے رہے۔ دوئم ان کے کلام ضایع ہو گئے بچوں کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے بعد وصال یہ

Marfat.com

بھی اہل نظر کو سمجھنے کے لیے بڑی مقام کی بات ہے خود کسی دوسرے بڑے عظیم مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ نیازیہ کے کام میں لگے رہے اور شعبۂ شعر و شاعری میں بذریعہ اپنے شاگرد دار جمند اپنا شعر و شاعری یہ بھی روپ دکھا گئے۔

موقع محل کی نسبت سے یہاں اپنے صرف تین کلاموں کے دو دو اشعار یعنی مطلع اور مقطع سجاتا جا رہا ہوں۔

تا کہ تعارف اور جو کہا نیچے ہو سکے (حمد + نعت + منقبت)

حمد

مطلع — لاج رکھنا میرے مالک میری تیرے بندوں میں ہوں بڑا عاصی
شرم آتی ہے دیکھ دیکھ مجھے اپنے کرتوت کی سیاہ کاری

مقطع — شمس گم ہو کہ تری شانوں میں بھول جاتا ہے خود کہاں ہے خود
حالِ بے حال ہے حوالہ ترے کہ یہاں بے بسی و بے چاری

نعت

مطلع — نہیں کچھ طلب سوائے رخِ جانِ جانُ محمدؐ
رہے سامنے نہ جائے رخ جانِ جانُ محمدؐ

مقطع — روحِ شمس کھینچ لینا اللہ پہنچتے ہی
جس دم اسے بلائے رخِ جانِ جانُ محمدؐ

منقبت

مطلع — تم کرم کے نشاں ہو علیؑ یا علیؑ
میرا دل میری جاں ہو علیؑ یا علیؑ

مقطع — شمس طالب ہے حبِّ عطائے علیؑ
اس کی جاں جانِ جاں ہو علیؑ یا علیؑ

Marfat.com

اختتامی گزراشات:

حقیر ناچیز نے اس اپنے اجمالی تذکرۂ حیات میں جس طرح انتہائی احتیاط کے ساتھ صرف جزوی اور اشد ضروری ضرورتوں سے کام لیا ہے بقیہ تفصیل شدہ حالات و معاملات کو مکمل طور پر پس پشت پردہ میں رکھتے ہوئے بالکل اسی طرح اپنے ۵۵ سالہ ۱۹۵۷ء تا ۲۰۱۲ء تک کے چشم دید اور از خود سماعت کیے تحقیقی و توفیقی مشاہدوں اور تجربوں پر مشتمل جنرل حالات واقعات و معاملات بہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی حیدرآباد اور بزرگان عظام نیازیہ بھی جو اس تاریخ میں شامل بھی مکمل تفصیلات روک دی گئیں اس ڈر سے کہ کہیں تاریخ ہذا طوالت کی وجہ سے ہر ایک کی سوانح عمری نہ معلوم ہونے لگے۔ لہذا صرف نچوڑ ہی سے کام لیا گیا ہے اور اس تحریری مواد کو جس میں مستقبل کے نیازی بھائیوں کے لیے بڑے کام کی باتیں تھیں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ نیت ہے اور باری تعالی سے دعا بھی کہ توفیق عطا فرما کہ بقیہ بھاری مواد بھی کسی تصنیف میں حقیر ناچیز کے قلم سے ہی مستقبل کے نیازی بھائیوں تک پہنچنے کے لیے منظر عام پر آجائے بہ صورت دیگر بار الہٰ پھر میری نسل میں پھر کوئی شمس نیازی کسی اور نام سے پیدا فرمائیو جو میرے چھوڑے ہوئے کام کو بہت آگے لے جاسکے (آمین ثم آمین)

Marfat.com

حاملِ شاہین وشہباز صفات نیازیہ شاہکار عشاق
یعنی (ارکان مشاورت عمل) رفقائے کارِ روح رواں
ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے

اجمالی حیاتی تذکرے

اب ہم یہاں ان شاہکار عشاق نیازی پیر بھائیوں کے حیاتی تذکرے نہایت اختصار کے ساتھ قلم بند کررہے ہیں جنھوں نے بہ حیثیت ارکان مشاورت و عمل یعنی رفقائے کار اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے چاروں روح رواؤں کے دست بازو بن کر شانہ بشانہ مشن تبلیغ و توسیع کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے شاندار و جاندار قابل تعریف و توصیف۔ اور قابل قدر مثالی خدمات پیش کیں۔ اعلیٰ سیرت و کردار کے ساتھ جمیع اپنی بے مثال صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔

دونوں ہی نیازی بانی و ثانی سینٹرز پر حیدرآباد کے روح رواؤں کے اجمالی حیاتی تذکرے چوں کہ تحریر کیے جا چکے ہیں لہٰذا ذیل میں یہاں صرف رفقائے کار ثانی نیازیہ سینٹر حیدرآباد کے تذکرے پیش ہیں۔

۱۔ خلیفہ عبدالحمید نیازی صاحبؒ

جناب خلیفہ عبدالحمید نیازی صاحبؒ میری یہ تاریخ شروع ہونے سے بہت پہلے ہی وصال فرما چکے ہیں بعد وصال ان کے تمام بیٹے حیدرآباد چھوڑ کر کراچی منتقل ہو چکے ہیں۔ میں نے بھائی عبدالحمید نیازی صاحب کی زندگی سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے کئی سال ان

Marfat.com

کے پرانے گھر چونکی گٹی پر چکر لگائے لیکن تبرکاً بھی ان کا ایک کام کا بیٹا مجھے نہ مل سکا۔ جس سے مجھے یہ اپنی تاریخ سجانے میں مدد ملتی۔ لہذا صرف وہی کچھ تحریر کر رہا ہوں جو ۱۹۶۲ء سے بھائی عبدالحمید نیازی صاحب سے متعلق اور ان کے قریب رہ کر ان کی خوب دیکھ بھال اور ان کی باتیں سن سن کر معلومات حاصل ہیں۔

جناب عبدالحمید نیازی صاحب، جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے ہم پلا عظیم شخصیت تھے، جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب نے سب سے پہلے ان دونوں کو ہی اپنی شاگردی میں لیا اور حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کی سرے گھاٹ والی دکان سمندرہ شو کمپنی پر اپنی نشستی مجالس قایم فرماتے تھے جس میں ان مذکورہ دونوں حضرات کو تعلیم طریقت و تصوف سے آراستہ کیا کرتے۔ صوفی صاحب دونوں کی تیاری پر دونوں کو آگرہ اپنے ساتھ لے گئے اور اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی کے دست مبارک پر بیعت کرا کے سلسلہ عالیہ نیازیہ میں داخل کیا۔ جناب عبدالحمید نیازی صاحب کا جوتے کا کارخانہ تھا۔ ان کے کارخانہ کا مال حاجی عبداللطیف نیازی صاحب کی دکان سمندرہ شو پر بھی آکر فروخت ہوتا تھا لہذا پہلے سے حاجی لطیف الدین نیازی صاحب اور خلیفہ عبدالحمید نیازی صاحب کی کاروباری گہری دوستی بھی تھی۔ مزید دونوں کے نصیب یوں اور چمکے کہ دونوں جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے ہتھے چڑھ گئے جنھوں نے ان کی دنیا بھی بدل دی کہ دنیا بھی دین بن گئی اور روحانی دنیا میں کہیں سے کہیں پہنچ گئے۔

جناب عبدالحمید نیازی صاحب سیرت و کردار کے لحاظ سے بہت ہی خوب صورت شخصیت تھے۔ نہایت سیدھے سادھے، بھولے بھالے سے۔ سچی اور سنجیدہ پر اثر گفتگو فرماتے تھے ۔ مسکراہٹ لیے ایک نورانی چہرہ کے حامل۔ ہر متعلقہ غیر متعلقہ سے پرخلوص یکساں تعلق۔ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ آپ کی آل اولاد اور آپ کے سلسلہ سے جنون کی حد تک کی محبت رکھتے جو قابل دید و دیدہ ور ہوتی۔ تمام پیر بھائیوں سے ٹوٹ کر محبت کرتے۔ بہت کم بولتے۔ صرف کام کی بات کرتے۔ غیبت و بدگوئی قریب سے نہیں گزری تھی۔ بے ضرر فطرت کے حامل، زبان پر ہر وقت سرکاروں کا ہی ذکر ہوتا تھا۔

Marfat.com

حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ میکش اکبر آبادی صاحبؒ نے آپ کو خلافت واجازت فرمائی تھی۔ لیکن افسوس خلافت واجازت کو کماحقہ استعمال نہ کر سکے اور لوگوں کو بیعت کر کے سلسلۂ عالیہ میں داخل نہ کرا سکے۔ اس لیے کہ بعد ان کے وصال ان کا ایک مرید بھی منظر عام پر نہ آ سکا۔ اسی طرح بعد ان کے وصال ان کی اولاد میں سے ان کا ایک بیٹا بھی عبدالحمید نیازی نہ بن سکا۔ اور آہستہ آہستہ سلسلہ عالیہ نیازیہ سے دور ہوتے چلے گئے اب کراچی میں کیا دلچسپیاں ہیں علم نہیں۔ لیکن عبدالحمید نیازی صاحب اپنی ذات میں بہت بڑے عظیم عاشق تھے۔

جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے شاگردِ خاص و پیر بھائی اور ان کے رفقائے کار ہوتے ہوئے ان کی ماتحتی میں انھوں نے بھی سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے بہت کام کیا۔ سلسلۂ عالیہ کے ہر پروگرام میں شانہ بشانہ ہوتے اور وقت دیا کرتے۔ جسمانی محنت و مشقت کے کام بھی کیا کرتے اور اخراجات بھی کیا کرتے تھے حسب حیثیت وتوفیق الٰہی۔ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے ٹیم ورک میں کبھی کوئی جگہ نہیں چھوڑتے۔ تن من دھن سے خوب ہی خدمات پیش کیا کرتے تھے۔ بعد وصال جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ اسی تن دہی اور ذمہ داری سے روح رواں دویم جناب حاجی لطیف الدین صاحب کے شانہ بشانہ سلسلہ عالیہ نیازیہ کو اپنی خدمات پیش کرتے رہے بہ سلسلہ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی۔ بعد وصال حاجی لطیف الدین نیازی۔ روح رواں سویم جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ کے دور روح روانی میں آپ نے اپنے آپ کو اپنے گھر تک محدود کر لیا تھا بوجہ عمر اور بیماریاں تاہم سالانہ پروگراموں میں تبرکاً کچھ نہ کچھ وقت نکال کر حاضری لگاتے تھے۔ روح رواں حاجی شفیق صاحب کے روح روانی دور میں ہی آپ وصال فرما گئے تھے۔

بہ حیثیت رکن مجلس مشاورت و عاملہ یعنی رفیق کار تین روح رواؤں کے ساتھ ان کے شانہ بشانہ شاندار قابل قدر وتعریفی خدمات بہ تن ومن ودھن سلسلہ عالیہ نیازیہ کو پیش کیں جو آج تک نہ صرف یاد کی جاتی ہیں بلکہ ان کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ نچوڑ یہ کہ سلسلۂ عالیہ کے جنونی عشاق کی خصوصی ٹیم / جماعت میں سے آپ بھی ایک گزرے ہیں۔ باری تعالیٰ آپ کو بھی

Marfat.com

مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کی شخصیت بہ لحاظ اجمالی تذکرۂ حیات مکمل معلومات نہ ہونے کی وجہ سے مستقبل کے نیازیہ مؤرخ کے حوالے کرتا ہوں کہ اسے جو بھی دستیاب ہوں اس تاریخ میں اضافہ کردی جائیں چوں کہ یہ ایک مخلص وصادق عاشق کا کیس ہے جس کا کما حقہٖ میں حق ادا نہ کرسکا غیر وافق حالات کی وجہ سے جو میرے ساتھ رہے یعنی معلومات کی غیر دستیابی ان کے بیٹوں میں صرف ایک کا نام جانتا ہوں۔ پرویز ہے۔

۲۔ جناب حامد علی نیازی صاحب (اکاؤنٹنٹ)

جناب حامد علی نیازی صاحب اکاؤنٹس (منشی گیری) کی دنیا میں جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کے اوّل شاگرد تھے اور ٹمبر مارکیٹ حیدرآباد میں پارٹیوں کے کھاتے بناتے تھے۔ شاگردی کی وجہ سے جناب صوفی صاحبؒ کی صحبت میں رہا کرتے تھے بعدہ سمندرہ شو کی نشستوں میں بھی شمولیت کرنے لگے تھے لہٰذا حاجی عبداللطیف نیازی، خلیفہ عبدالحمید نیازی کے ساتھ وہ بھی جناب صوفی صاحبؒ کے رنگ سے رنگ دیئے گئے لہٰذا ان کے ساتھ یہ بھی حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ میکش اکبرآبادی صاحب کے دست مبارک پر بیعت کرادیئے گئے تھے۔

جناب حامد علی نیازی صاحب بھی جناب صوفی صاحب کے اولین رفقائے کار (مجلس مشاورت عاملہ) ذیلی نیازیہ سینٹر حیدرآباد میں سے ایک محب صادق رفیق کار تھے۔ عام نیازی پروگراموں میں اپنے استاد معظم کے شانہ بشانہ عملی کام کیا کرتے تھے۔ ہر ۲۶ شریف میں حاضری ہوتی تھی ادب ان کا بھی قابل دید تھا کہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ حامد صاحب ہیں بھی یا نہیں استاد معظم کے احترام میں چپ خاموشی سے بس کام میں لگے رہتے تھے۔

آپ یونٹ نمبر ۸ ٹنکی والے ڈاکٹر کے برابر رہا کرتے تھے آپ کے ایک چھوٹے بھائی صاحب مطلوب میاں محکمۂ ٹیلی فون میں افسر تھے۔ جناب حامد علی نیازی صاحب بھی بڑے پائے کے اعلیٰ سیرت و کردار کے حامل شخص تھے ہر ایک سے بڑے محتاط تعلق رکھا کرتے۔ بس اپنی مستی میں ہی مست رہا کرتے تھے آپ ہم سے بہت جلد جدا ہوگئے یعنی جناب صوفی صاحب کی حیات میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ جب تک حیات رہے مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے

Marfat.com

اپنے حصہ کے کام کرتے رہے۔آپ سے متعلق بھی آپ کی حیات کے بارے میں مجھے معلومات حاصل نہ ہوسکیں چوں کہ ان کے بھائی نے دل چسپی نہیں لی۔لہٰذا جتنا قریب رہ کر ان کو میں نے دیکھا تاریخ ہٰذا میں رقم کر دیا ہے۔بارالہٰ ہمارے اس بھائی کی بھی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں بلند درجات سے سرفراز فرما آمین۔

۴۔ جناب فرید خان نیازی صاحبؒ

سبحان اللہ کیا ہی خوب صورت محبّ صادق ہنس مکھ چہرہ کے حامل بہت ہی کام کی اور یادگار شخصیت تھے۔جناب فرید خان نیازی صاحب، جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے سگے بہنوئی تھے۔آپ بھی بھائی لطیف الدین نیازی صاحب کی طرح شعبۂ پاپوش سے منسلک تھے۔آپ کی بھی جوتے کی دکان تھی۔آپ بھی جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کی ہمہ جہت پر سحر شخصیت کے شکار ہوئے تھے سمندرہ شو کی نشستی مجلسوں میں بیٹھ کر۔آپ کو بھی جناب صوفی صاحب نے طریقت وتصوف کی تعلیم وتربیت سے آراستہ کر کے ایک شاہکار نیازیہ اثاثہ بنا دیا تھا اور اپنا وہ رنگ چڑھایا جو آخر تک نہ اتر سکا۔جناب صوفی صاحبؒ نے اپنے اس شاگرد بھائی فرید خان نیازی صاحب کو حضرت قبلہ سیّد اعجاز علی شاہ صاحبؒ المعروف اعجاز میاں صاحب کے دست مبارک پر بیعت کرایا تھا بعدہ ان کا تمام ہی گھرانہ حضرت اعجاز میاں صاحبؒ کے دست مبارک پر بیعت ہو گیا تھا۔

جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب جنونی عاشق و پر سحر نیازی عظیم اثاثہ نے جس کو بھی اپنی شاگردی میں لیا ایسا رنگ وحدہ لاشریک میں رنگا کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا صادق عاشق بنا کر چھوڑا۔لہٰذا فرید خان نیازی صاحب کو بھی اس مقام پر لا کر چھوڑا۔آپ بھی جناب صوفی صاحبؒ روح رواں اوّل کی مجلس مشاورت و عاملہ کے سرگرم ترین رکن ررفیق کار تھے۔بیعت ہونے کے اوّل روز سے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے خاں صاحب آخری وقت تک تن من ودھن سے اپنی خدمات سلسلہ عالیہ کو پیش کرتے رہے۔بعد جناب صوفی صاحب آپ نے روح رواں دوئم حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے روح روانی ادوار میں بھی اپنی خدمات کا

Marfat.com

وہی معیار رکھا خدمت سلسلہ عالیہ کے لیے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔آپ کا وصال حاجی شفیق الدین نیازی صاحب کے روح روانی میں ہی ہوا۔

بڑے اعلیٰ سیرت و کردار کے حامل شخص تھے۔محبت کرنے والے صادق مخلص۔تمام پیر بھائیوں سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے۔جمیع بزرگان سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خدمات میں آگے آگے ہراول دستہ میں ہوتے تھے ابتدائی دور میں آپ کا مکان بھی فقیر کے پڑ پر نیازیہ انعقادات میں زیر استعمال ہوا کرتا تھا۔خاں صاحب کے مندرجہ ذیل سات بیٹے ہیں جن کو بہت اچھی تعلیم و تربیت سے آراستہ فرمایا جس کی وجہ سے مجازی زندگی میں بھی اعلیٰ مقام رکھتے اور سلسلہ عالیہ نیازیہ میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق دلچسپی لیتے ہیں اور کاموں میں ہاتھ بھی بٹاتے ہیں آپ کے لخت جگر یہ ہیں:

۱۔جاوید خان نیازیؒ ۲۔نوید خان نیازی ۳۔جنید خان نیازی

۴۔عبید خان نیازی ۵۔سلمان خان نیازی ۶۔کاشف خان نیازی

۷۔نعمان خان نیازی

باری تعالیٰ خاں صاحب کو بھی جنت الفردوس میں بلند درجات سے سرفراز فرمائے (آمین)

۴۔ جناب شریف خان نیازی صاحبؒ

آپ حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے سگے کزن پھوپھی زاد بھائی) تھے۔آپ بھی جوتے کے کام سے منسلک تھے۔سرے گھاٹ پر آپ کی بھی جوتے کی دکان تھی۔آپ سرے گھاٹ کی تجارتی حلقہ میں ہمیشہ ایک لیڈر کی حیثیت میں جاندار، سدا بہار، خدمات گزار اور ایک مقبول ترین شخصیت تھے۔ہمہ وقت سیاسی حلقوں میں بھی بڑا نام پایا۔سیاسی لیڈر بھی ان سے فیض یاب ہوتے تھے۔سرے گھاٹ کے دکانداروں میں آپ ان کی یونین کے برسہا برس صدر رہے۔ اور اسی حلقہ سے کسی سیاسی منصب کے لیے الیکشن بھی لڑا۔لہذا کاروباری اور سیاسی دونوں حلقے آپ کی بڑی قدر دانی کرتے تھے اور ان کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے تھے۔اس لیے کہ قطعی غیر جانبدار سب سے محبت کرنے والے سب کے کام کرنے والے بلا کسی امتیاز و تمیز علاقہ اثاثہ تھے۔

Marfat.com

بے لوث و بے غرض خدمت خلق سے بارگاہ الٰہی میں بھی مقبول ہوئے لہذا صراط مستقیم کا راستہ بھی از خود باری تعالیٰ سے عطا ہوا۔ ایک راستہ کھلا کہ آپ بھی جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ کی شاگردی میں آ گئے یعنی سمندرہ شو پر منعقدہ صوفی صاحبؒ نے تصوف وطریقت کی تعلیم و تربیت سے ایسا رنگا کہ شریف خاں نیازی صاحب تو حضرت محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی کے جنونی عاشق ہو گئے۔ جناب صوفی صاحبؒ نے بہت کہا کہ حضرت اعجاز میاں صاحب یا کسی بھی نیازی بزرگ سے بیعت ہو جاؤ لیکن وہ ہمیشہ یہی کہتے، مر جاؤں گا لیکن بیعت حضرت میکش میاں صاحب سے ہی ہوں گا۔ آخر ایک وہ وقت آ ہی گیا کہ ایک شادی میں آگرہ جانا ہوا تو اپنے سالے اکبر نیازی صاحب کو جو بھائی لطیف الدین نیازی کے داماد بھی ہیں کے ساتھ ساتھ حضرت میکش میاں صاحبؒ سے بیعت ہو گئے۔

جناب شریف خان نیازی صاحب کی زندگی کے آخری چار پانچ سال میرے بہت ہی قریب گزرے اور میں بہت ہی قریب سے ان کی شخصیت کو از خود دیکھا پڑھا۔ ایسے حسین و خوب صورت لوگ نادر و نایاب کبھی کبھی ہاتھ لگتے ہیں۔ محبت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر اور وہ بھی صدق و اخلاص سے بھرپور آپ کے سینہ میں ہمیشہ مخفی رہا کرتا تھا یعنی ایک ایک سے غیر یا اپنا چھوٹا یا بڑا برا یا اچھا سے محبت کیا کرتے تھے۔ باری تعالیٰ نے منافقت تو ذرہ بھر بھی آپ کے سینے میں نہیں رکھی تھی۔ غیبت سے بہت چڑتے تھے اگر کوئی کسی کی غیبت ان کے سامنے کر دیتا تو بس اس کی خیر نہیں بہت بری طرح اس پر برس پڑتے تھے کہ خبردار جو کسی کی میرے سامنے غیبت کی۔ اللہ محمد مرشد کی محبت کے ساتھ مخلوق خدا سے بھی ٹوٹ کر محبت کیا کرتے تھے۔ اعلیٰ سیرت و کردار کے حامل۔ ہر وقت ہنستا مسکراتا حسین نورانی چہرہ۔ کم گو مگر جامع گفتگو صرف کام کی بات کیا کرتے تھے۔ بے ضرر انسان۔ ہر وقت دوسروں کے کام آنے والے۔ صادق مخلص محبّ کے الفاظ آپ پر صادر ہوتے ہیں۔ مثبت فطرت وطبیعت رکھتے تھے۔ ہمیشہ روشن پہلوؤں کو ترجیح دیتے اور اس کے مطابق عمل کیا کرتے تھے۔

مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب

Marfat.com

نے ان سے بھی بہت کام لیا۔ ہمیشہ و ہمہ وقت سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی خدمت کے لیے ایک سپاہی کی طرح دست بستہ حکم لینے اور اس پر عمل کرنے کے لیے جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب استاد معظم وروح رواں اوّل کی خدمت میں کھڑے رہتے تھے۔ جو کام بتایا جاتا جنونی عاشق کی طرح اس کے پیچھے پڑ جاتے اور کام کر کے دم لیا کرتے تھے۔ یہ ایسے عاشق تھے جو اپنی محبت، جنون، جذبات واحساسات کو سات پردوں میں چھپایا کرتے تھے۔ لیکن وقت پر ایسے پھٹتے کہ لوگ دنگ رہ جاتے کہ کیا یہ وہی شریف بھائی ہیں آپ بھی ذاتی حیثیت میں اپنے گھر کئی فاتحائیں کرایا کرتے تھے جس میں حلیم تو آپ کا شہر حیدرآباد میں مشہور تھا جو ہر سال کیا کرتے عام دعوت کے ساتھ۔ ہر ۲۶ شریف میں میرے گھر آتے تھے اور میری تمام سالانہ فاتحاؤں کے لنگر اپنے ہاتھ سے پکایا کرتے تھے۔ کھانے پکانے کا بھی جواب نہ تھا ایسا ذائقہ ہوا کرتا تھا۔ جس سے محبت کرتے ٹوٹ کر کرتے جس سے نفرت کرتے ٹوٹ کر کرتے۔ لیکن رحم دل اور درگزر کرنے والے بھی ایسے کہ فوری کھلے دل سے معاف کر دیا کرتے تھے اور روٹھے ہوئے دشمن کو بھی گلے لگاتے دوست تو دوست۔ بڑے غضب کی مومنانہ صفات حامل پیکر تھے۔ باری تعالیٰ میرے پیارے بھائی شریف خان نیازی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقامات سے نواز فرما اپنی محبتیں قربتیں عطا فرماتے ہوئے (آمین) جتنے بڑے انسان ایسا میں نہیں لکھ سکا اپنی کمزوریٔ قلم کی وجہ سے۔

۵۔ خلیفہ حافظ امین نیازی صاحبؒ

جناب حافظ امین نیازی صاحب بھی جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب روح رواں اوّل ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے قریب ترین رفقائے کار میں سے ایک تھے۔ بہ حیثیت رکن مجلس مشاورت وعاملہ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد آپ نے بھی بہ سلسلہ تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے جناب صوفی صاحبؒ کے شانہ بہ شانہ ان کی قیادت میں اپنی بساط وحیثیت کے مطابق تن من دھن سے اپنی خدمات پیش کیں۔ آپ کو اجمیر شریف میں قبلہ حضور عزیز میاں صاحبؒ نے اپنے دست مبارک پر بیعت فرمایا تھا اور بعدہ آپ کو خلافت سے بھی نوازا تھا۔

آپ کی شاہی بازار میں مسلم ہوزری کے نام سے دکان ہے جواب ان کے بیٹے چلا

Marfat.com

رہے ہیں۔آپ حافظ قرآن بھی تھے اور تلاوت ایسی فرماتے کہ ہر سننے والا بے خود ہو جایا کرتا تھا آواز اتنی بلند تھی کہ لاؤڈ اسپیکر کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی تھی۔سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے اندر اور سلسلۂ عالیہ سے باہر بھی آپ کی پہچان تلاوت قرآن پاک تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ حافظ صاحب تلاوت کرتے رہیں اور ہم سنتے رہیں بہت ہی بھولے بھالے سیدھے سادھے انسان تھے۔آپ کا چہرۂ مبارک بڑا پرنور اور نور سے دمدماتا ہوا تھا۔کم گو تھے کام کی بات کیا کرتے فضولیات سے دور۔تمام سرکاروں اور پیر بھائیوں سے محبت کرتے تھے۔آپ تمام انعقادات نیازیہ میں بلاناغہ پابندی کے ساتھ جناب صوفی صاحبؒ کی قیادت وسربراہی میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔جناب صوفی صاحبؒ کے وصال ۱۹۶۹ء کے بعد آپ حاجی لطیف الدین نیازی روح رواں دوئم نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے تمام عرصہ روح روانی میں بھی عبدالحمید نیازی صاحب کے ساتھ مل کر تن و من دھن سے حاجی صاحب کے شانہ بہ شانہ بھی اسی جوش وجذبہ سے سلسلہ عالیہ نیازیہ کی خدمات انجام دیتے رہے جیسے جناب صوفی صاحبؒ کے وقت میں پیش پیش رہے تھے۔جن نشست ومجلس میں بیٹھتے معلوم ہوتا کہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی کوئی عظیم شخصیت بیٹھی قدرت نے ایسا نوازا تھا۔بعد وصال حاجی لطیف الدین نیازی روح دوئم ۱۹۷۷ء سے آپ گوشہ نشینی اختیار کرتے چلے گئے۔ اور اپنے وصال تک کبھی کبھی کسی نیازیہ انعقاد میں نظر آیا کرتے تھے۔

افسوس کہ بھائی عبدالحمید نیازی صاحبؒ کی طرح جناب حاجی حافظ امین صاحبؒ بھی امانت خلافت واجازت کا کماحقہ حق ادا نہ کر سکے کہ اپنے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلۂ عالیہ کو وسعت دیتے اور اپنے مریدین کو مرکزی تعلیم وتربیت سے آراستہ کر کے مرکز کے درِ اقدس پر حاضر رکھتے اپنی طرح تن ومن دھن سے۔ان کے وصال کے بعد ایک بھی ان کا مرید منظر عام پر نہ آسکا۔اس کے برعکس ایک بہت بڑا کام جناب حافظ صاحب ضرور کر گئے کہ اپنی اولاد میں حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ۔ان کی آل اولاد۔ان کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر گئے کہ تمام نیازیہ انعقادات میں آج تک ان کے بیٹے اور پوتی پوتا تک پابندی سے شریک ہوتے ہیں یہ حافظ صاحب کا بہت شاہکار کارنامہ ہے۔

Marfat.com

۶۔ خلیفہ حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ

حاجی قطب الدین نیازی صاحب بھی حضرت قبلہ ظہور میاں صاحب مدظلہ العالیٰ کی طرح بڑے خوش نصیب تھے کہ باری تعالیٰ نے انھیں بھی خدمت سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے بہت طویل وقت عطا فرمایا۔ مجھ شمس نیازی کی طرح وہ بھی بچپن ہی سے جناب صوفی تخی صاحب کی شاگردی میں رہے اور ان کے سالے ہونے کے ناطہ اور گھر کے ممبر ہونے کی وجہ سے تصوف وطریقت کی تعلیم وتربیت جناب صوفی صاحبؒ سے خوب سیر ہو کر حاصل کی۔ آپ روح رواں اوّل اور استاد معظم جناب صوفی صاحبؒ کے وقت سے میرے دور روح رواں چہارم تک موجود رہے اور تمام روح رواؤں کے ساتھ مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے بہترین پر صدق واخلاص اپنی خدمات پیش کیں۔ جس کے لیے ان کی عظمت کو سلام۔ میری تو وہ جان تھے میں انھیں ڈپٹی روح رواں کے طور پر ہمیشہ برتتا رہا ماہانہ ۲۶ شریف کے تو آپ منتظم اعلیٰ تھے۔ چوں کہ ۱۶ سال کی میری عمر سے میں ان کی خدمات دیکھتا رہا ہوں، لہٰذا ان سے متعلق میری وسیع معلومات ہیں تاہم بہ حالت مجبوری یہاں اختصار سے ہی کام لے رہا ہوں مگر خاص جگہ تفصیل بھی پیش ہے۔

اجمالی تذکرۂ حیات: دریک نظر

۱۔ خاندانی نام: قطب الدین خان

۲۔ والد ماجد: قمر الدین خان

۳۔ مرشد والا: حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی

۴۔ وابستگی سلسلۂ عالیہ: سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

۵۔ تاریخ پیدائش:

۶۔ مقام پیدائش: ٹونڈلا، آگرہ

۷۔ تاریخ وفات:

۸۔ مقام وفات: لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ

Marfat.com

۹۔ ابتدائی تعلیم: مدرسہ نوابیہ آگرہ

۱۰۔ مستقل پتہ: مکان نمبر ۸۰۸/۴۰۰ اوالی لائنز) یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد

۱۱۔ ذریعہ معاش: منشی گیری

۱۲۔ اولاد: بیٹیوں میں

۱۔	معین الدین نیازی	بیعت حضرت اعجاز میاں
۲۔	امین الدین نیازی	بیعت حضرت اعجاز میاں
۳۔	ندیم الدین نیازی	بیعت حضرت شوکت میاںؒ
۴۔	سلیم الدین نیازی	بیعت حضرت حضور حسنی میاں مدظلہ العالیٰ
۵۔	فیصل نیازی	

جناب حاجی قطب الدین نیازی صاحب جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے برادر نسبتی تھے۔ ہمہ وقت علم و ہنر منشی گیری میں اوّلین شاگردوں میں سے تھے۔ بعدہ تصوف و طریقت کی دنیا میں بھی ان کے تلامذہ میں سے ایک تھے۔ ٹونڈلہ آگرہ میں پیدائش ہوئی۔ نوابیہ مدرسہ آگرہ میں تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد کا ایک مشہور و معروف پریس آگرہ میں تھا یعنی خوش حال و فارغ البال گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۹۵۰ء میں آپ کا گھرانہ ہجرت کر کے کراچی میں آباد ہوا۔ لیکن ۱۹۵۳ء میں جناب صوفی صاحبؒ نے ان کی فیملی حیدرآباد میں بلالی تب سے حیدرآباد میں ہی ہیں۔ جناب صوفی صاحبؒ نے حاجی قطب الدین صاحب کو بچپن سے ہی اپنے ساتھ رکھا منشی گیری کا کام سکھا کر ۱۵ سال کی عمر میں مارکیٹ میں اتار دیا یعنی الگ کام کرنے لگے۔ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۶۹ء تک حاجی صاحب پکا قلعہ حیدرآباد میں رہے۔ ۱۹۷۰ء میں موجودہ مکان یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد میں شفٹ ہو گئے اور ہنوز نمبر ۲ لطیف آباد میں ہی قیام پذیر ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ اپنے مرشد کی بارگاہ میں آگرہ جا کر حاضریاں لگائیں یعنی ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۵ء اور ۱۹۸۱ء میں۔

آپ کی روحانی تعلیم بھی آپ کے بہنوئی جناب صوفی رضا صاحبؒ نے کی۔ اور حسب معمول روحانی دنیا میں بھی اپنا جیسا رنگ دیا۔ یعنی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ ان کی آل اولاد اور

Marfat.com

ان کے سلسلہ عالیہ نیازیہ کا ایک اور سچا عاشق دنیا میں چھوڑ گئے۔ جواب تک اس تعلیم وتربیت کا مظاہرہ کرر ہے ہیں۔

جناب حاجی قطب الدین نیازی صاحب کی حضور قبلہؒ سے محبت کا یہ عالم ہے کہ حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحبؒ کی طرح ان کے ساتھ ساتھ سلسلۂ عالیہ کے ہر پروگرام میں سب سے پہلے اور آگے آگے ہی ہوتے ہیں یعنی بلا تاخیر و ناغہ۔ یہ ان کا مستقل عمل رہا تھا۔ آپ ۶۳-۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۹ء تک روح رواں اوّل جناب صوفی صاحبؒ۔ ۱۹۶۹ء سے ۱۹۷۷ء جناب روح رواں دویم حاجی لطیف الدین نیازی صاحب۔ ۱۹۷۷ء تا ۱۹۹۱ء روح رواں سویم جناب حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ کے شانہ بہ شانہ سلسلہ عالیہ کی خدمات میں شامل رہے بعدۂ ۱۹۹۱ء سے اپنی وفات تک روح رواں چہارم مجھ حقیر ناچیز کے شانہ بشانہ رہے۔ ماہانہ ۲۶ رشریف کے انعقاد کے سلسلہ میں مجھ سے بہت زیادہ دل چسپی لیے ہوئے تھے اور مجھ پر اپنی بزرگی کا سایہ رکھے ہوئے تھے۔ یہ کہنا برابر موقعہ محل ہے کہ ماہانہ ۲۶ رشریف کے جہاں منتظم اعلیٰ تھے وہاں ڈپٹی روح رواں چہارم بھی نظر آتے تھے۔

۷۔ جناب فاروق نیاز صاحب آر۔ایم۔ایس والے

جنونی عشاق میں ایک بڑا نام جناب خلیفہ فاروق نیازی صاحبؒ کا بھی ہے۔ جن کی سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کی شہر حیدرآباد رکراچی میں خدمات کے مقابلہ میں میں کما حقہ ان کے اجمالی تذکرۂ حیات میں ان کی تعریف و توصیف کا حق ادا نہیں کر پاؤں گا چوں کہ تفصیلی معلومات ان کی بھی مجھے حاصل نہیں ہیں جو کچھ میں نے دیکھا ان کی قربتوں اور تعلقوں میں صرف وہی یہاں زیر قلم لا رہا ہوں۔ چوں کہ ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا صرف ایک شادی شدہ بیٹی ہے۔ وہ ایک بہت بڑی شخصیت تھے جناب صوفی صاحبؒ، حاجی لطیف الدین نیازی صاحب جیسی جب کہ میرا قلم بہت چھوٹا ہے۔ جب میں نے یہ تعارف و تاریخ لکھنا شروع کی جناب فاروق نیازی صاحب بہت پہلے ہم سے جدا ہو کر واصل بحق ہو چکے تھے۔ میں ان کو اور ان کے کاموں کو بعد روحِ رواں اوّل جناب خلیفہ صوفی صاحبؒ، روح رواں دویم جناب حاجی لطیف الدین نیازی

Marfat.com

صاحبؒ کے وقت سے دیکھتا چلا آرہا ہوں۔ آخری وقت میں وہ خلیفہ اقبال خان صاحب نمبر ۶ والوں کے بہت قریب تھے لہذا دال میں نمک جیسی معلومات جناب اقبال صاحب سے مل سکیں۔

دریک نظر:

۱۔ خاندانی نام: محمد فاروق

۲۔ والد ماجد:

۳۔ مرشد والا: مولانا عبدالشکور نیازی

۴۔ وابستگی سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۵۔ خلافت واجازت از: حضرت قبلہ محبوب میاں صاحبؒ بریلوی

۶۔ تاریخ ومقام پیدائش: ۔الہ آباد، بھارت

۷۔ تاریخ وصال: ۱۱مارچ ۲۰۰۱ء مطابق ۱۵ ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ

۸۔ ابتدائی تعلیم: الہ آباد

۹۔ ذریعہ معاش: سرکاری ملازم۔ آر۔ ایم۔ ایس میں

۱۰۔ آخری پتہ: مکان نمبر۔۔۔۔اورنگی ٹاؤن نمبر۔۔۔۔کراچی

۱۱۔ آل اولاد: صرف ایک بیٹی شادی شدہ ہے

تعارف خصوصی: (اختصاری)

آپ الہ آباد بھارت سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے تھے اور اپنی مستقل رہائش شہر حیدرآباد میں پسند واختیار کی۔ بعد آر۔ ایم۔ ایس حیدرآباد سے رٹائرمینٹ اپنے برادر نسبتی اقبال صاحب کے ساتھ اورنگی ٹاؤن کراچی منتقل ہو گئے۔ آپ آر۔ ایم۔ ایس گورنمنٹ ملازم تھے۔ حضرت مولانا عبدالشکور نیازی صاحب سے مرید تھے جو حضرت ملا محمدی شاہ صاحب کے مرید تھے۔ اور حضرت ملا محمدی شاہ صاحب سمرقندی الہ آبادی قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین نیازی صاحبؒ کے مرید تھے۔ جناب فاروق صاحب اپنے برادر نسبتی اقبال صاحب کے گھران کے ساتھ یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد میں رہا کرتے تھے جب تک شہر حیدرآباد میں قیام کیا۔

Marfat.com

اوصاف جمیلہ:

میں احقر راقم تعارف و تاریخ ہٰذا جناب خلیفہ فاروق نیازی صاحبؒ کو جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب دوئیم ثانی کہنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ چوں کہ ان کی ہی طرح ہو بہ ہو آپ بھی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ ان کی جمیع ذریت پاک اور ان کے سلسلہ عالیہ نیازیہ کے جنونی خالص و صادق عاشق تھے۔ جب کہ حاجی لطیف الدین نیازی صاحب اوّل سخی ثانی تھے آپ بعد وصال جناب صوفی سخی نیازی صاحب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے روح روانی دور میں ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدر آباد کے پلیٹ فارم پر نمودار ہوئے اور حاجی صاحب کی سربراہی میں ان کے ماتحت اس ثانی سینٹر پر اپنی خدمات سلسلۂ عالیہ نیازی سے شہر حیدر آباد میں دھوم مچادی بہت ہی ٹھنڈے مزاج جمالی طبعیت کے حامل تھے۔ حلیم طبع ایسے کہ اپنی گفتگو سے دل کھینچ لیا کرتے تھے۔ اور دل چاہتا تھا کہ جناب صوفی صاحبؒ کی طرح ان کی بھی گفتگو سنی جاتی رہے۔ تمام نیازیوں سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے اور تمام نیازیوں کے کام آتے بلکہ کام صدفی صد کیا کرتے جو بھی نیازی بھائی ان کو کوئی کام بتاتا۔ اپنے نیازی بھائیوں کے علاوہ بہت اعلیٰ مقام لیے ہوئے تھے کہ کوئی غیر نیازی بھی کوئی کام بتادے تو جھپٹ کر انجام دیتے۔ اس لیے مخلوق خدا جناب صوفی صاحبؒ اور حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کی طرح ان سے بھی ٹوٹ کر محبت کی تھی۔ عشق شاہ نیاز بے نیازؒ ان کے سیرت و کردار۔ ان کی گفتار۔ ان کی چال ڈھال سے ٹپکتا تھا یہ بھی ان شخصیتوں میں سے ایک تھے جو کبھی کبھی کہیں کہیں دیکھنے میں آتی ہیں یعنی بلا کسی غرض و مطلب۔ صدق و اخلاص سے بھرپور محبت کرنا اور اپنے آقاؤں پر قربان و نچھاور ہو جانا جن کا مقصود حیات ہوا کرتا ہے سبحان اللہ۔

خدماتِ سلسلۂ عالیہ نیازیہ:

جس وقت جناب خلیفہ فاروق صاحب نیازی بعد وصال جناب صوفی صاحبؒ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدر آباد پر نمودار ہوئے اور روح رواں دوئیم جناب حاجی لطیف الدین نیازی کے دست بازو بن کر اور ان کی ٹیم میں شامل ہو کر سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی خدمات دینا شروع کیں تو بہت

Marfat.com

ہی خوشی ہوئی کہ چلو کما حقہ نہ سہی جناب صوفی صاحبؒ کی کچھ نہ کچھ تو کمی پوری ہوئی۔ بعدہ جوں جوں جناب فاروق صاحب کا کام دیکھا جاتا جناب صوفی صاحبؒ کا دور یاد آ جاتا۔ صادق و مخلص عاشقوں میں آپ بھی ایک جنونی عاشق سلسلۂ عالیہ نیازیہ گزرے ہیں۔ آپ بھی جناب صوفی صاحبؒ کی طرح سرکاری کام و اوقات کے بعد سے بقیہ تمام ۲۴ گھنٹہ کے اوقات مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی پر صرف کیا کرتے تھے۔ آپ ایک ایک نیازی کے گھر جاتے تھے ان کی خیریت معلوم کرتے کوئی کام یا خدمت ہوتی فوری اس بھائی کی مدد کرتے انجام دہی کے ساتھ ہمہ وقت سلسلۂ نیازیہ کے بزرگان کے حالات واقعات سنا سنا کر عشق کی چنگاری نیازیہ سینوں میں سلگاتے تھے اور دین اسلام کی تعلیم و تربیت بہت ہی احسن طریقہ سے دیا کرتے تھے۔ ان کی گفتار بھی جادوگرانہ تھی بڑی شیریں گفتگو فرماتے۔ لوگ بڑی دل چسپی سے ان کی بھی محفلوں میں مجلسوں میں بیٹھ کر ان کی باتیں سنا کرتے اور عمل کیا کرتے تھے۔ آپ بھی اپنی چھوٹی چھوٹی نشستیں لگایا کرتے۔

بعد سرکاری ڈیوٹی بقیہ تمام اوقات شہر حیدرآباد میں گھوما کرتے اور غریب نادار پریشان نیازی بھائیوں کے پاس جا جا کر حسب توفیق ان کی مدد کرتے۔ کسی کو نوکری سے لگاتے۔ کسی کو تعویز گنڈے دے رہے ہوتے کسی کو پڑھنے پڑھانے کو بتا رہے ہوتے تھے۔ جناب فاروق صاحب میں خداداد بڑی صلاحیتیں تھیں جس میں ایک یہ کہ جس شخص کو انھوں نے پسند کر لیا چن لیا بس اس کی خیر نہیں اسے نیازی بنا کر چھوڑتے تھے۔ اس کے گھر روزانہ آنا جانا دینی و سلسلہ کی تعلیم و تربیت کرتے۔ اللہ جانے کیا گھول کر پلاتے کہ کچھ عرصہ بعد معلوم ہوتا کہ وہ شخص کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر سلسلہ عالیہ نیازیہ میں داخل ہو گیا یہ خوبی جناب صوفی صاحبؒ کی تھی خیر انھیں بڑی دسترس حاصل تھی جسے فاروق بھائی نے اپنایا۔ اس طرح انھوں نے سلسلہ عالیہ کو اچھی وسعت دی۔ وہ اپنے ہاتھ پر بھی بعدہ بیعت کرنا شروع ہو گئے تھے حضرت قبلہ محبوب میاں صاحبؒ کی اجازت و خلافت کے ساتھ لیکن افسوس کہ مرکزی انعقادات میں کبھی کوئی ان کا مرید ظاہر نہیں ہوا۔ چھپا کر پروں کے نیچے رکھا کرتے تھے کہ کہیں کسی کی نظر نہ لگ جائے۔ کاش اپنا جیسا بنا بنا کر اپنے مرید چھوڑ جاتے اس تعلیم کے ساتھ کے مرکز سے چمٹ کر رہنا۔ اور مرکزی خدمات سلسلۂ عالیہ کو پیش کرتے رہنا۔

Marfat.com

حضرت قبلہ جعفر میاں صاحبؒ جب بریلی شریف سے حیدرآباد تشریف لائے تو جو بے مثال استقبال حیدرآباد میں کیا گیا اس کے کرتا دھرتا جناب فاروق صاحب تھے۔ بے مثال استقبال کی تفصیلات چوں کہ بھائی حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے اجمالی تذکرۂ حیات میں لکھی جا چکی ہیں لہذا یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

نبیرۂ سراج السالکین حضرت محبوب میاں صاحب جب حیدرآباد تشریف لائے تھے تو جناب فاروق نیازی صاحبؒ نے ان کی بڑی خدمت کی تھی جس کے صلہ میں روحانی دولت سلسلہ نیازیہ میں سے بہت کچھ وہ فاروق میاں کو دے گئے۔ بعدہ پھر خلافت واجازت سے بھی انھیں نواز گئے جس کے ذریعہ انھوں نے اپنے ہاتھ پر کافی مرید کیے لیکن ان کا آج تک پتہ نہیں چلا کہ کون کون کہاں کہاں ہیں۔

بہ قول اقبال صاحب فاروق نیازی صاحب نے کراچی اورنگی بھی اپنے برادر نسبتی اقبال صاحب کے ایک بیٹے کو اپنا مرید بنا کر خلافت واجازت بھی اسے عطا کی لیکن وہ صاحبزادہ بھی آج تک مرکز تک پہنچتے نظر نہیں آئے۔

وصال پر ملال:

آپ کی وصال ۱۱؍ مارچ ۲۰۰۱ء مطابق ۱۵؍ ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ ان کے اپنے گھر اورنگی ٹاؤن کراچی میں ہوا۔ اور وہیں ان کی تجہیز وتکفین ہوئی۔ افسوس اطلاع نہ ملنے پر ماسوا اقبال صاحب حیدرآباد سے کوئی اور نیازی ان کے جنازے میں شریک نہ ہوسکا محرومی ہے

آل اولاد:

ان کی صرف ایک بیٹی شادی شدہ ہے اولاد نرینہ نہیں۔

۸۔ جناب ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحبؒ

جناب ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب بھی جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے شاگرد خاص تھے۔ ان کی روحانی تعلیم وتربیت بھی جناب صوفی صاحبؒ نے فرمائی اور ان کے سینہ میں محبت کی شمع روشن کی۔ جناب ماسٹر اسمٰعیل صاحب مجھ سے سینئر نیازی تھے وہ غالباً ۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۵ء کے

Marfat.com

درمیان حضرت قبلہ سیّد اعجاز علی شاہ صاحب عرف اعجاز میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے۔ جناب صوفی صاحبؒ نے اپنے گھر پر بیعت کرایا تھا۔ جناب ماسٹر صاحب کی مستقل رہائش ابتدا ہی سے نمبر ۹ لطیف آباد میں رہی اور اب ان کی اولاد اسی جگہ رہ رہی ہے۔

جناب ماسٹر محمد اسمعیل صاحب نے بیعت ہونے کے بعد ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد پر اس کے روح رواں اوّل جناب صوفی صاحبؒ کی سربراہی میں برائے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے بڑی قابل تعریف وقابل قدر خدمات پیش کیں۔ ماہانہ ۲۶ رشریف کا باہر کا تمام کام جناب صوفی صاحبؒ ان سے لیا کرتے تھے۔ آپ کی حیات تک جناب ماسٹر صاحب تن من دھن سے سلسلۂ عالیہ کی خدمات کرتے رہے۔ بعد وصال صوفی صاحبؒ ۱۹۶۹ء ماہانہ ۲۶ رشریف روح رواں حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے گھر چلی گئی جس کی وجہ سے ماسٹر صاحب کی خدمات محدود ہوتی چلی گئیں لیکن ۲۶ رشریف اور تمام نیازی انعقادات میں ان کی حاضریاں لازم وملزوم کا درجہ رکھتی تھیں اور یہ سلسلہ آپ کے وصال تک جوں کا توں چلتا رہا۔ جب یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد سے ۲۶ رشریف بتاشہ گلی فقیر کے پڑ حیدرآباد منتقل ہوکر وہاں منعقد ہونا شروع ہوگئی تو ہم تین نیازیوں کی پکی ٹیم تھی جو ہر ماہ ۲۶ رشریف بتاشہ گلی میں برسہا برس پابندی سے بغیر ٹائم حاضری لگاتی یعنی ماسٹر محمد اسمعیل صاحب، عبدالسلام پہلوان اور راقم ہذا شمس نیازی۔ بعد وصال روح رواں دوئم حاجی لطیف الدین نیازی صاحب ۱۹۷۷ء۔ ماہانہ ۲۶ رشریف کا انعقاد روح رواں سوئم جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب نے شروع کردیا تو ماسٹر صاحب پابندی سے وہاں بھی حاضریاں لگاتے۔ ان کی سرکاروں اور سلسلہ عالیہ سے محبت میں ذرّہ بھی فرق نہیں آیا ہاں جب بوڑھے ہوگئے کم زور ہوگئے تب خاص موقعوں پر حاضر ہوتے مرکز سے اپنا رابطہ ہمیشہ قائم کرکے رکھا کبھی مرکز سے نہیں ہٹے۔

جناب ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نفاق سے پاک صاف مولانا خصائل کے حامل شخص تھے۔ طبعیت پٹھانوں جیسی ظاہر میں تو سخت تھی لیکن اندر رقیق القلب تھے۔ کسی کی تکلیف برداشت نہیں کرسکتے تھے فوری اس کی مدد کو پہنچتے۔ تمام مخلوق سے عمومی اور پیر بھائیوں سے خصوصی

Marfat.com

ٹوٹ کر محبت کرتے تھے۔ بہت کم بولتے لیکن جب بولتے نپی تلی جاندار گفتگو فرماتے۔ جھوٹ غیبت الزام تراشی کے تمام باطل افعال پر فی الفور بندہ کو جھاڑ پلا دیتے تھے۔ بڑی مثبت وعلوی خصوصیات کا یہ پیکر بھی آخر ایک دن ہم سے جدا ہو گیا باری تعالیٰ اپنی جوار رحمت میں ان کو جگہ عطا فرمائے آمین۔

۹۔ جناب خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحبؒ

جناب خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب پکا قلعہ حیدرآباد ہی سے جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے دوست چلے آرہے تھے کہ وہاں بھی ایک ہی محلّہ میں رہا کرتے تھے بعدہ لطیف آباد یونٹ نمبر ۹ منتقل ہوتے ہوئے پھر ایک محلّہ میں رہائش مستقل شروع ہوئی یعنی کواٹر ۲۹۔ڈی، میں پہلوان صاحب اور ۴۴۔ڈی میں صوفی صاحبؒ۔ اس محلّہ نمبر ۹ میں پہلوان صاحب بہت سے لوگوں کے ساتھ صوفی صاحب کی نشستوں میں بیٹھنے لگے۔ اس بیٹھک کا نتیجہ کچھ عرصہ بعد یہ برآمد ہوا کہ پہلوان بھی چاروں خانے چت ہوئے یعنی جناب صوفی صاحب کی زلفوں کے اسیر ہو گئے جناب صوفی صاحبؒ پہلوان صاحب کو بھی شاگردی میں لیتے ہوئے ایسی تعلیم و تربیت سے سجایا کہ آج قریب ۸۵/۹۰ سال کے قریب ہوتے ہوئے بھی حضور قبلہؒ اور ان کی ذریت پاک اور سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے ویسے ہی عاشق ہیں جیسے اوّل دنوں میں تھے۔ چوں کہ آپ پڑھے لکھے نہیں ہیں جس کی وجہ سے بہت آگے نہ جا سکے تاہم بہت کچھ نوازے ہوئے ہیں۔

بعد وصال صوفی صاحبؒ ۱۹۷۰ء میں پہلوان صاحب حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے جو نبیرۂ سراج السالکین تھے اور پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لائے تھے دونوں شہزادوں کے ساتھ یعنی حضرت شوکت میاں صاحبؒ اور حضرت گوہر میاں صاحبؒ حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ جب اپنے دوسرے دورہ میں پاکستان حیدرآباد تشریف لائے تو انھوں نے اپنے مرید سلام پہلوان کو صرف تبلیغ کی خلافت عطا فرمائی۔

جناب خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب رشتہ میں راقم ہذا کے ماموں ہیں۔ بڑے اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک ہیں۔ ہنس مکھ چہرہ، عاجزی، انکساری کے پیکر۔ ہر شخص کی

Marfat.com

عزت کرتے ہیں محبت کرتے ہیں حلیم طبع ہر ایک کی مدد تعاون کے لیے سپاہیانہ انداز میں چوبیس گھنٹے تیار بیٹھے رہتے ہیں۔ لفظ ''نہ'' تو ان کی فطرت میں ہے ہی نہیں ہر نیک کام میں آگے آگے ہوتے ہیں۔ صادق و مخلص اور اسی مقام کے مہمان نواز ہیں۔ مہمان کی راہوں میں بچھ جاتے ہیں سخی طبع و خدمت خلق کی صفات سے بھی مالا مال ہیں۔

سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے مشن تبلیغ و توسیع میں ہمیشہ فرنٹ لائن پر خدمات انجام دیتے رہے آج بھی وہی جذبہ سلسلۂ عالیہ کے جمیع انعقادات میں اپنی حسبِ استطاعت تن من دھن کے ساتھ ذمہ دارانہ کام انجام دیتے رہے ہیں جب کام میں لگتے تو سب کو بھگا کر ہی دم لیتے اور سب سے آخر میں اپنے گھر جاتے تھے۔ حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب نے ابتدائی کئی سال ان کے مکان ڈی ۲۹/ پر حضور قبلہؒ کے سالانہ عرسوں کا انعقاد فرمایا۔ جس کی ذمہ داری پہلوان صاحب نے خوب ہی نبھائی آپ بھی سلسلۂ عالیہ کا ایک قیمتی اثاثہ ہیں۔ باری تعالیٰ صحت کاملہ کے ساتھ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے (آمین)

۱۰۔ جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحبؒ

جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب کا تعلق سندھ کے ایک مشہور و معروف قبیلہ ''چنا'' سے ہے۔ یہ سندھ کا ایک عظیم قبیلہ ہے جس کے تمام لوگ اعلیٰ ترین صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ اس قبیلہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ شرف خصوصی بھی عطا فرمایا ہے کہ جب دین اسلام کا عظیم سپہ سالار سندھ پر حملہ آور ہوا اور سندھ فتح کیا تو ''چنا'' قبیلہ نے سب سے پہلے دین اسلام قبول کیا اور آخری وقت تک محمد بن قاسم کے شانہ بہ شانہ دین اسلام کی خدمات انجام دیں۔ اور تب سے آج تک دین اسلام کی تبلیغ میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ ایک صدق و اخلاص سے بھرپور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ ہے۔ اس قبیلہ کا تعلق ہمیشہ حضرت قبلہ پیر صاحب پاگارہ مدظلہ العالیٰ سے رہا ہے اور کثرت میں ان ہی سے یہ قبیلہ مرید ہے اور ہوتا ہے۔

جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب ان پہلی شخصیتوں میں سے ایک ہیں جو اس مثبت و روحانی فطرت قبیلہ سے باہر بیعت ہوئے یعنی پس پردہ و باطنی راز و نیاز یہ ہے کہ ان کا روحانی

Marfat.com

حصہ حضور قبلہ شاہ نیازؒ بے نیازؒ کے سلسلہ عالیہ نیازیہ میں باری تعالیٰ نے رکھا جوانھیں عطا ہوا اور ہو رہا ہے۔ حضرت پیر صاحب پگارہ بھی باطنی طور پر اس غلامی سے خوش ہیں۔ جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب کے ایک ماموں کو حضرت پیر پگارہ صاحب کے باڈی گارڈ ہونے کا شرف بھی حاصل رہا ہے پیر پگارہ صاحب بھی اس قبیلہ سے بہت محبت فرماتے ہیں بلکہ ان کی آنکھ کا تارہ قبیلہ ہے اور ہو بھی کیوں نہ کہ یہ قبیلہ آپ کے نانا جان کے دین اسلام کو سب سے پہلے سندھ میں اپنے قلب و روح میں بسانے والا اسمانے والا قبول کرنے والا۔ تن من دھن سے خدمات پیش کرنے والا ہے خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب پیر جو گوٹھ میں حضرت پیر پگارہ صاحب کے قلع کے دامن میں ان کے زیر سایہ رہتے ہیں۔ اور ٹیلیفون محکمہ میں ملازمت کی وجہ سے شہر حیدرآباد کے ہی ہو رہے۔

جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب ایک اعلیٰ سیرت و کردار کے حامل شخصیت ہیں۔ آپ ایک بہت بڑے صادق عاشق رسول والد محترم جناب صادق صاحب کے بیٹے ہیں جنھوں نے سندھی زبان میں مولود شریف کی کتاب بھی لکھی ہے۔ لہذا عشق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدین سے روشہ میں بھی ملا ہے۔ بہت معصوم پر کشش و پر نور چہرہ کے حامل ہیں جو فوری متاثر کرتا ہے۔ صبر و شکر کا پیکر۔ طبیعت نہایت نرم و حلم عاجزی وانکساری سے بھر پور لہذا بہت عمدہ متاثر کن گفتگو فرماتے ہیں ظاہر و باطن یکساں۔ صاف شفاف صفات۔ مخلوق خدا سے محبت اور ان کی خدمت کا بے ریا جذبہ۔ اور اسی جذبہ کی بنیاد پر ۱۹۷۹ء میں میری ان سے دوستی کا آغاز ہوا۔ غصہ تو چہرہ پر ہوتا ہی نہیں۔ جھک کر لوگوں سے ملتے ہیں۔ شریعت ظاہری کے بھی بڑے کڑک عامل ہیں۔ نفاق وریا سے پاک۔ شرم وحیا ورحم دل و مہربان۔ کبھی مرشد کی حاضری میں بیٹھے نہیں ہاتھ باندھ کر کھڑے رہتے تھے۔ ان تمام خوبیوں اور ادب و محبت نے بہت جلد پیرومرشد کی بارگاہ میں پسندیدہ و چنیدہ اور مقبول بنایا اور بہت جلد خلافت سے بھی نوازے گئے۔

میری ان سے دوستی کا آغاز اس طرح ہوا کہ بلارنگ ونسل اور امتیاز وغیرہ ایک حادثہ میں ایک شخص کی انھوں نے جان بچائی اور زبردست خدمت کی۔ ان کی اس ادا پر میں ان سے

Marfat.com

محبت کرنے لگا وہ بھی میری قربت میں آتے گئے ڈیفینس ایکسچینج میں ڈیوٹی کے دوران میری نشستوں میں بیٹھنے لگے آہستہ آہستہ جو رنگ میرا تھا ان پر بھی چڑھنے لگا اور ایسا چڑھا کہ جب ان سے حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب سے بیعت ہونے کے لیے کہا تو فوری راضی ہو گئے لہٰذا میاں جب کراچی سے حیدرآباد آئے تو میں نے اپنے گھر لے جا کر حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ کے دست مبارک پر بیعت کرا دیا اس طرح یہ ایک قیمتی نادر و نایاب جیسا اضافہ سلسلۂ عالیہ در آمد ہوا۔ یعنی صدق و اخلاص سے بھرپور ایک عاشق داخل سلسلہ عالیہ نیازیہ ہوا۔ اجمالی و اختصاری اختیاری کی وجہ سے مذکورہ دوستی کا واقعہ بالکل ہی مختصر کر دیا ہے۔

داخل سلسلہ عالیہ نیازیہ ہونے کے پہلے روز سے ہی خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ کے لیے تن و من دھن سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے کرم خاص سے میری روح روانی میں مشن کی تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ کے لیے جناب عبدالصمد نیازی صاحب کی صورت میں ایک اسپیشل قیمتی اثاثہ عطا فرمایا ہے جو فاروق بھائی خلیفہ ڈاکٹر انعام الحق نیازی جیسے لوگوں کی طرح میرے بھی دست بازو بن کر میرے شانہ بشانہ میرے ساتھ سلسلۂ عالیہ کا کام انجام دے رہے ہیں۔ ان کی اور خلیفہ برکت علی نیازی کی کارکردگی بالکل اسی طرح ہے جس طرح لطیف نیازی کی کارکردگی بالکل اسی طرح ہے جس طرح لطیف نیازی، حمید نیازی اور فاروق نیازی کا انداز عمل تھا۔ ٹوٹ کر جھپٹ کر سلسلہ عالیہ نیازیہ کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ عبدالصمد نیازی صاحب کو خلافت و اجازت عطا فرمائے وقت ان کے مرشد حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ میرا یہ مرید اندرون سندھ سندھی بھائیوں میں سلسلۂ عالیہ نیازیہ کو متعارف بھی کرائے گا اور وسعت بھی دے گا۔

جناب خلیفہ عبدالصمد صاحب نے کچھ کام کیا ہے اور اندرون سندھ چند مرید سمیٹے ابتدائے مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ پر اپنے کام کا آغاز کیا ہے لیکن افسوس ہے ان کے ذاتی گھریلو حالات نے انھیں بے بس کیا ہوا ہے کہ کھل کر وسعت سلسلۂ عالیہ کے لیے کماحقہ کام نہیں کر پا رہے ہیں جب کہ بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہیں لیکن راہوں میں رکاوٹوں پر رکاوٹیں ان کا

Marfat.com

راستہ روکے ہوئے ہیں۔ دعا ہے باری تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے تمام رکاوٹیں ہٹاتے ہوئے وہ بھی اپنے دل کی لگی پوری کر کے اپنے مرشد کو خوش کر سکیں (آمین)

۱۱۔ جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب

جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب بھی جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب کی طرح شہر حیدرآباد میں سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں ایک نیا قیمتی اضافہ واثاثہ ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام بھی ننھے میاں ہے۔ جناب خلیفہ صاحب لطیف آباد نمبر ۸ میں مستقل رہائش رکھتے ہیں۔ فرنیچر کے کاروبار سے وابستہ ہیں اور فرنیچر کی دنیا میں ایک مشہور ومعروف شخص ہیں۔ ان کے بھی سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں داخل ہونے کا ایک عجیب وغریب سا واقعہ ہے جس کو لکھنا یہاں ضروری تو ہے لیکن طوالت کی وجہ سے تفصیلاً لکھنے سے مجبور ہوں تاہم نہایت ہی اختصار سے بہت ضروری پہلوؤں سے اجاگر کر سکوں گا۔ آپ صاحبزادہ سیّد عبدالرؤف نیازی صاحب کے مرید اور خلیفہ ہیں۔

مرید ہونے کا واقعہ:

جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب سے راقم ہذا کے بیس پچیس سال سے کاروباری تعلقات تھے کہ اچانک میں نے انھیں ماہانہ ۲۶ ر شریف میں شرکت کی دعوت دینا شروع کر دی۔ خلیفہ صاحب بہت اعلیٰ مومنانہ خوبیوں کے بھی مالک ہیں۔ دوستوں سے وفا ان کی آپ منہ بولتی تصویر و مثال ہے کسی بھی موقع پر پیٹھ نہیں دکھاتے۔ لہٰذا کاروباری دوستی کی وجہ سے پابندی سے ہر ماہ ۲۶ ر شریف میں آنا شروع ہو گئے۔ میں نے زندگی میں چند ہی ایسے اشخاص دیکھے ہوں گے کہ ۲۶ ر کے روز گھر میں بچے بیمار ہیں۔ ڈرپیں چڑھ رہی ہیں اسپتال میں، گاڑی خراب کھینچے لیے چلے آ رہے ہیں بدتا بدترین ذاتی و گھریلو حالات کی زبردست رکاوٹوں کے باوجود خلیفہ صاحب ایک مرتبہ بھی کبھی ۲۶ ر شریف ماہانہ میں غیر حاضر نہیں ہوئے اوپری روحانی حلقوں میں انکی یہ ادا پسند آ ئے گی کہ ان کے دل میں حضور قبلہؒ ان کی ذریت پاک وان کے سلسلۂ عالیہ سے محبت پیدا ہوتی چلی گئی یعنی چنگاری محبت نے سینہ میں جنم لے لیا۔ معاملات چلتے رہے کہ اچانک ایک دن خلیفہ صاحب نے ایک وجود ہلا دینے والا انکشاف کیا تو میں حیرت کے ساتھ پریشان

Marfat.com

بھی ہو گیا انھوں نے بتایا کہ ان کی چار بیٹیاں ہیں اور ان کے گھر پر جنات نے نہ جانے کہاں سے آ کر ڈیرہ ڈالا ہوا ہے اور ایک ہی وقت میں چاروں بچیوں کو بیمار و پریشان کر دیتے ہیں اس وقت بھی بچیاں بہت بری حالت میں ہیں لہٰذا تم میری مدد کرو کہ میں کہاں جاؤں اس علاج کے لیے میرا کسی ملا مولوی سیانوں سے کبھی واسطہ نہیں پڑا نہ یہ روحانی معاملات سے میں واقف ہوں یہ میری کبھی لائن ہی نہیں رہی جسمانی امراض ہوں تو علاج کرا لوں۔ بتاؤ میری رہنمائی کرو کیا کروں کہاں جاؤں اوپر سے۔ یہ کہ بچیوں کا معاملہ کہ بڑے راز میں یہ کیس رکھنا پڑ رہا ہے اگر کسی کو معلوم ہو گیا تو میری بچیاں بھی قبول نہیں کی جائیں گی۔ تمام کیس سن کر میں خود گھبرا گیا کبھی میرا بھی واسطہ نہیں پڑا ایک صادق و مخلص دوست کا کیس اللہ کیا کروں کافی دیر دماغ نے کام نہیں کیا اللہ محمد مرشد سے رجوع ہوا قلبی طور پر۔ ان کا کرم ہوا کچھ دماغ نے کام شروع کیا اور آمد شدہ اشارہ پر میں نے فوری چاروں بچیاں حضرت قبلہ عبدالوہاب شاہ جیلانی بابا پر روانہ کر دیں تا کہ راز و پردہ بھی رہے اور فی الفور توجہ حضرت کی مل جائے وہاں سے بچیاں دم درود پانی اور سرکار کی چادروں میں لپٹی آ گئیں اور فرق آنا شروع ہو گیا۔ کئی روز علاج روحانی بابا کا چلتا رہا اور بچیوں کا سنبھلنا شروع ہو گیا تاہم کلی طور پر آنکھوں دیکھا علاج بھی ضروری تھا کافی دن پریشان رہا کہ اب کیا کروں۔ بزرگان نے پھر توجہ فرمائی دماغ میں تدبیر آئی کہ چاروں بچیوں کو اپنے سلسلۂ عالیہ میں مرید کرا دوں تا کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے حضور یہ کیس پہنچ جائے اور قبلہ اپنی توجہ خصوصی ان بچیوں پر ڈال کر اس بحران سے بچیوں اور اس گھرانہ کو نکال فرمائیں لہٰذا میں نے خلیفہ برکت علی نیازی صاحب سے درخواست کی کہ بھائی آپ بچیوں کے مکمل روحانی علاج کے لیے بچیوں کو میرے سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں بیعت کرا دیں۔ خلیفہ صاحب اس لائن میں کورے کاغذ تھے انھیں تو سکون و قرار کی ضرورت تھی فوری راضی ہو گئے اب میرے لیے پھر مسئلہ اٹک گیا کہ حضور قبلہؒ کی ذرّیت پاک کا بریلی شریف سے حیدر آباد آنے کا کوئی وقت نہیں کب آئیں کہ ان کے ہاتھ پر بیعت کراؤں جب کہ کیس فوری توجہ طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا یعنی حل فرمایا۔ اس وقت ہفت روزہ ختم شریف حضرت سیّد نور الحسن صاحبؒ کے مکان لطیف آباد نمبر ۸ پر حضرت صاحبزادہ سیّد عبدالرؤف

Marfat.com

میاں صاحب پڑھوایا کرتے تھے یعنی اس کی صدارت فرماتے۔ میں پابندی سے حاضر ہوتا تھا۔ لہذا حضرت رؤف میاں صاحب سے قربتیں بھی بڑھی ہوئی تھیں اور حضرت صاحب بھی اپنے بڑے پیار سے مجھے نوازتے تھے لہذا ذہن میں آیا کہ ان سے ہی بچیوں کو مرید کرادوں یہ بات جب خلیفہ صاحب سے کہی تو انھوں نے فرمایا بھائی کچھ کرو یہ تمھارا کام ہے مجھے اپنی بچیوں کا علاج کاملہ وعاجلہ مستقل بنیادوں پر چاہیے۔ میں نے بعدہ حضرت رؤف میاں صاحبؒ سے عرض کی کہ برکت بھائی کے گھر چل کر بچیوں کو بیعت فرمالیں۔ میری درخواست انھوں نے قبول کی پھر ایک جمعہ میں نے چلنے کا اور بیعت کرنے کا طے کرلیا۔ بیعت کے فیصلہ کے بعد میں نے دادا جان حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ سے عرض کیا کہ برکت آپ سے محبت کرنے والا فرد ہے جس نے بڑی بڑی رکاوٹوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمیشہ آپ کی ماہانہ ۲۶ رشریف میں حاضری لگائی۔ بڑا وفادار جانثار محب ہے آج اس کا کام پڑ گیا ہے بچیوں کی پریشانی میں بے حد متاثر ہے آپ بھی اپنے صادق محبّ پر توجہ فرمایئے اس بھنور سے اسکو نکال لیجیے۔ میں رسم ادا کررہا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ سیّد عبدالرؤف میاں صاحب کے دست مبارک پر بیعت کرارہا ہوں جب کہ کرنا دھرنا آپ کو ہے بیعت ہونے کے بعد برکت کے گھر آنا جانا فرمایئے تاکہ تمام جنات واثرات ازخود ختم ہوجائے اور وہ بھاگ جائیں۔ سبحان اللہ یہ ہے صادق محبت کا رنگ برکت کی جو رنگ لگائی۔ دادا جان نے میری درخواست پر فوری طور پر منظوری کے دستخط ثبت فرمادیے۔ پھر ہوا یہ کہ جس جمعہ کو راقم ہذا خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب اور برکت بھائی حضرت رؤف میاں صاحبؒ کو لے کر برکت بھائی کے گھر پہنچے حضرت قبلہ دادا جان اسی وقت سے ساتھ ساتھ ہمارے برکت بھائی کے گھر میں داخل ہورہے تھے اور پورا گھر خوشبوؤں، سرور کیف مستی میں ڈوبا جارہا تھا۔ بچیاں تو بچیاں سارا گھر ہی تقریباً مرید ہوگیا۔ یعنی برکت بھائی اور ان کی بیوی بھی۔ بعدہ دادا جان نے ایسی توجہ فرمائی کہ جن بھوت تو کیا رکتے برکت بھائی اور ان کے گھرانہ کو ہر پہلو سے نواز دیا گیا۔ اور آج تک سلسلہ جاری ہے۔ برکت بھائی سے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت یوں ہے کہ ان کے ساتھ جو بار بار واقعات و واردات گزریں وہ تمام نیازی پیر

Marfat.com

بھائیوں کے لیے توجہ طلب ہے اور ہمیں اپنے سرکاروں سے ایسی ہی بے غرض بے مطلب و وفادار محبت کرنا چاہیے پھر دیکھیے کہ وہ آپ کا یہ قرضہ اپنے اوپر نہیں رکھیں گے۔ صدفی صد ایسا ہی واپس کر دیا جائے گا جیسا برکت میاں کو کیا گیا۔ لیجیے بیعت کے بعد خلافت کا واقعہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب کی خلافت کا واقعہ بھی بڑا لمبا چوڑا ہے لیکن یہاں مختصر ترین کر کے پیش کر رہا ہوں۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد رؤف میاں صاحب جب صاحبزادہ حضرت سیّد نور الحسن صاحبؒ کے گھر ختم شریف پڑھاتے تھے ہر جمعہ کو تو کچھ عرصہ بعد اچانک ان کو نہ جانے کیا ہوا کہ مجھ سے فرمایا۔ میاں شمس الدین میں کافی عرصہ سے ایک مسئلہ میں سخت پریشان ہوں اور الجھا ہوا ہوں وہ یہ کہ مجھے میرے بزرگوں نے جو روحانی عطیات بشمول خلافت و اجازت مجھے نواز فرمائے ہیں وہ مجھے جلد سے جلد اس کے صحیح حقدار کو منتقل کرنے ہیں چوں کہ مرنے کے بعد اس کی سخت باز پرس ہوگی کہ دعوت تبلیغ دین اسلام کے لیے جو روحانی قوتیں ہم نے تجھے عطا کی ہیں تو اپنے سینہ میں رکھ کر واپس لے آیا۔ ارے یہ امانتِ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی کسی حقدار کو دے کر آتا تاکہ وہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کام کو آگے بڑھاتا اس صورت میں نہ جانے میرا کیا حشر ہو رات دن سوچ بچار۔ تشویش و پریشانی میں رہتا ہوں۔ کہ یہ امانت کس کو دوں۔ میرے بیٹے اس لائن میں کماحقہ دل چسپی نہیں لیتے مریدوں میں سے اہل نظر نہیں آتا۔ کروں تو کیا کروں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا مسئلہ حل کر دیا ہے اور وہ یہ کہ اتنی لمبی قربت میں میں نے تجھے اہل پایا ہے تو مجھ سے مکمل طور یہ امانت لے لے میں خلافت و اجازت کی پگڑی تیرے سر باندھ دیتا ہوں بعدہ بقیہ تمام روحانی سرمایہ بھی آہستہ آہستہ تجھے تمام کا تمام منتقل کر دوں گا۔ یہ سن کر میرے پاؤں سے زمین نکل گئی کہ حضرت نے یہ کیا فرما دیا کہ ایسا ہی ایک واقعہ پہلے بھی پیش آچکا ہے ایسا ہی کچھ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحب کے پوتے حضرت شاہ محمدؒ شوکت حسین نیازی صاحبؒ نے فرمایا تھا وہ بھی اپنی امانت کے لیے مجھے چن چکے تھے اور آخر تک دباؤ دیتے رہے اور میں ہاتھ جوڑ کر منع کرتا رہا کہ حضرت الحمدللہ میرے مرشد حضرت میکش میاں

Marfat.com

صاحب حیات ہیں ایسا کر کے ان کو دکھی نہیں کروں گا اور نہ میں منصبوں کا طلبگار اور شوقین یہ واقعہ شاید پیچھے لکھ چکا ہوں کہ انجام کار کوشش کر کے خلیفہ عبدالصمد چنا صاحب نیازی کے سر یہ پگڑی پہنوائی گئی اور تب میری جان چھوٹی۔ اب پھر تاریخ ایک مرتبہ پھر خود کو دھراتی ہے میں نے حضرت سے یہ کہہ کر اس وقت تو جان چھڑالی تھی کہ میں اس قابل نہیں اور غور وفکر کروں گا۔ بعدہ پھر تو قبلہ رؤف میاں صاحب نے اپنا دباؤ بڑھا دیا اور بڑھاتے چلے گئے جب ان کے سامنے آتا فرماتے ہاں میاں کب ۲۶ رشریف میں آ کر تمھیں پگڑی باندھوں۔ میں بھی وقت گزارتا رہا ان کی دل آزاری کا بھی خیال اور اپنی جان چھڑانے کی تدبیر بھی زیرغور رہی کہ اس طرح کئی سال گزر گئے جب مجھ سے دباؤ برداشت نہیں ہوا تو میں نے بھی اپنے روحانی دادا جان قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ سے بڑے خضوع وخشوع سے دست بستہ عرض کیا اور کرنا شروع کر دیا۔ ادھر وہ دباؤ دیتے ادھر میں دادا جان سے عرض کرتا کہ حضور میں نے خلافت واجازت کی امانت آپ کے لخت جگر حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ سے نہیں لی۔ اب اگر لیتا ہوں تو آپ بھی ناراض اور دوئم آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں کسی قسم کے بھی منصب وغیرہ کا طالب نہیں۔ میں نے پوری حیات اپنے مرشد سے ان کی محبت وقربت کے سوا کچھ نہیں مانگا۔ لہذا حضور ایک مرتبہ پھر میری جان چھڑایئے اور بہت خوبصورتی سے کہ حضرت رؤف میاں صاحب کی دل آزای بھی نہ ہو کہ اب میں نہ صرف ان کی پسند وچناؤ میں آ چکا ہوں بلکہ پرخلوص محبت بھی کرنے لگے ہیں۔
سبحان اللہ الحمد للہ میری درخواست پھر قبول ہوئی اور وہی ہوا جو میری عرض تھی کہ کچھ دن بعد ذہن میں آیا۔ ہوئی کہ خلیفہ عبدالصمد نیازی کی طرح تو خلیفہ برکت علی نیازی صاحب کو آگے لا جو حال ہی میں بیعت ہوئے تو ہیں لیکن منصب خلافت واجازت کے اہل ترین شخصیت بھی ہیں لہذا حضرت رؤف میاں صاحبؒ مجھ سے کہتے کہ ہاں میاں کب ۲۶ رشریف میں آ کر تمھیں پگڑی باندھوں میں برکت کا نام پیش کر دیتا کہ حضرت یہ آپ کے بڑے صادق محب اور اہل ترین مرید ہیں آپ ان کو امانت عطا فرما دیں خلافت واجازت عطا فرماتے ہوئے وہ یہ سن کر چپ سادھ لیتے اور کچھ نہیں کہتے۔ کافی عرصہ یہ چکر چلتا رہا وہ مجھے کہتے میں برکت بھائی کو پیش کرتا۔ آخر پھر ایک

Marfat.com

مرتبہ اور دادا جان کے حضور پیش ہوکر عریضہ پیش کیا کہ حضور حکم فرمائیں کہ حضرت رؤف میاں صاحب برکت بھائی کو قبول فرما کر خلافت واجازت اور مکمل امانتوں سے اپنی نواز دیں۔ پھر فی الفور درخواست منظور ہوئی اور پھر نہ جانے کیا سے کیا ہوگیا کہ حضرت رؤف میاں صاحبؒ راضی ہوئے اور سالانہ عرس مبارک حضرت سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ پر جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب سب کچھ نواز دیئے گئے اور بعدہ دادا جان نے بھی برکت بھائی کو بے حد وحساب نوازا اپنی توجۂ خاص سے اور آج حضرت کی نظرِ عنایت میں وہ رہتے ہیں۔ جس کی صداقت خلیفہ برکت علی صاحب اپنی زبان مبارک سے خود سنائیں گے مجھے یہاں کچھ لکھنے لکھانے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح دادا جان نے دوسری مرتبہ پھر میری جان چھڑائی اور میرے پیر ومرشد اور اپنی نظر میں سرخرو فرمایا۔ سبحان اللہ، شکر الحمدللہ۔

اوصاف خصوصی:

جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب حقیقت تو یہ ہے کہ واقعی خلافت واجازت کے قابل واہل شخصیت ہیں نہایت ہی قلیل مدت میں دس پندرہ مرید کر چکے ہیں اور وہ بھی اعلیٰ پڑھے لکھے۔ افسران اور وڈیرے۔ بڑی بات ہے بڑی صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ درپیش حالات پر عقابی نظریں رکھتے ہیں اور وقت کی نبض پر تو ہر وقت ان کا ہاتھ ہوتا ہے۔ بڑے معاملہ فہم۔ اور ہر قسم کے معاملات کو فوری حکمت وتدبر سے پرامن حل ان کے لیے بچوں کا سا کھیل ہے۔ حضور قبلہؒ۔ آپ کی ذریت پاک اور آپ کے سلسلہ عالیہ سے صدق واخلاص سے بھرپور اعلیٰ منزلت ومقام کی محبت رکھتے ہیں۔ ہنستا مسکراتا مکھڑا۔ بہت ملنسار۔ ظرافت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ہر اک کو خوش رکھتے ہیں جس مجلس میں بیٹھ جائیں خوشیاں بکھر جاتی ہیں قہقہوں مسکراہٹوں کے دور چل اٹھتے ہیں۔ اعلیٰ سیرت وکردار کے حامل۔ سب سے ملنا جلنا۔ لوگوں کے کام آنا۔ فوری مخلوق خدا کی مدد کرنا۔ جیسی نہ جانے کتنی خوبیاں ہیں۔ مزید قریب سے جا کر دیکھا جاسکتا ہے میں یہیں بس کر رہا ہوں۔

جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب نے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے اپنی مختصر نیازی زندگی میں بہت تیز ترین کام دکھایا کاش ظاہر میں کوئی ان کی صلاحیتوں

Marfat.com

سے کام لینے والا ہو اس لیے کہ یہ وہ شیر ہے جو حکم پر پر خطر ترین میدان میں بھی کودنے میں دیر نہیں کرتا۔ پیر بھائیوں میں یہ مشہور بات ہے کہ ہر نیازیہ انعقاد میں کوئی نظر آئے نہ آئے برکت میاں صدفی صدر کھے ہوتے ہیں خواہ دیر سے یا جلد پہنچیں۔ انعقادات نیازیہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر عملی حصہ لیتے ہیں۔ تمام پیر بھائیوں سے محبت کرتے۔ تمام نیازیہ بزرگان کی عزت واحترام ان کا عظیم شیوہ ہے۔ خاص بات یہ بھی ہے کہ اپنے گھر ربیع الثانی میں ہر سال ایک سالانہ عرس مبارک "محبوبین" بھی منعقد فرماتے ہیں جن کے کلی انتظامات بذات خود کرتے ہیں وہ خود کہتے ہیں باری تعالیٰ انھیں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے جمیع ان کے دینی ودنیوی معاملات میں۔ (آمین)

۱۲۔ جناب خلیفہ عبدالمجید عرف ننھے میاں صاحبؒ

یونٹ نمبر ۵، لطیف آباد۔ حاجی رئیس میاں کے والد ماجد جناب حاجی ننھے میاں صاحبؒ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کے مرید وخلیفہ تھے۔ ہماری آرائیں برادری سے ہی ان کا تعلق تھا لیکن ایک خاص اعزاز یہ رکھتے تھے قبلہ حضور سراج السالکین عرف ننھے میاں صاحبؒ کے ایک لاڈلے مرید وخلیفہ حضرت قبلہ چوہدری رحیم بخش صاحبؒ سے قریب ترین رشتہ داری تھی۔ صدق واخلاص سے بھرپور جنونی عشق ومحبت کرنے والے نیازی تھے جمیع انعقادات نیازیہ میں سخت پابندی سے صدفی صد حاضر ہوا کرتے تھے۔ ہر ماہ ۲۶ شریف میرے غریب خانہ پر کبھی ان کی غیر حاضری نہیں ہوئی۔ محفل سماع سنتے اور محفل میں بیٹھنے کا دونوں ان کے انداز پرکشش وپسندیدہ ہوا کرتے تھے۔

آپ خلیفہ رئیس الدین نیازی صاحب کے والد محترم تھے جو اسٹیٹ بینک میں ملازم تھے اور نمبر ۵ میں والد صاحب کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے رئیس میاں کا ذکر پھر آگے آئے گا آپ نے خود مرید تو نہیں کیے لیکن اپنے مرشد اور دیگر نیازی بزرگوں کے ہاتھ پر لوگوں کو بیعت کراتے رہتے تھے۔ اپنے علاقہ میں اپنے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کو متعارف کراتے رہتے تھے۔ جھاڑ پھونک تعویز گنڈوں سے علاقہ کے لوگوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ پیلیے کا جھاڑہ تو آپ کے علاقے میں بہت مشہور تھا۔ آخر تک ان دو کام میں لگے رہے۔ خدمت خلق اور سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی تبلیغ و

Marfat.com

وسعت۔ بڑے اعلیٰ درجہ کے سیرت و کردار کے حامل تھے۔ ہر ہر انداز و ادا پہ رحمانی غلبہ قایم رہا کرتا تھا۔ سرکاروں میں بھی مخلوق خدا کی طرح ایک پسندیدہ پیکر انسانی تھے۔

ان کے ساتھ بھی قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کی ایک کرامت گزری جس کو تمام نیازی بھائیوں کے علم میں لانے کے لیے یہاں رقم کر رہا ہوں۔ ان کا اصل نام عبدالمجید تھا لیکن گھر والے پیار سے ننھے کہا کرتے تھے لہٰذا عبدالمجید تو چھپ گیا پورے جہاں میں ننھے کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ چوں کہ ننھے میاں دادا جان کا لقب بھی تھا تو اس کی نسبت سے خصوصی محبت کے ساتھ میں ۲۶ ر شریف ماہانہ دعوت نامہ پر ان کا نام صرف ننھے میاں لکھا کرتا تھا، کافی لمبی مدت کے بعد نہ جانے انھیں کیا ہوا کہ فریدالدین نیازی اپنے بہنوئی کے ذریعہ مجھے پیغام پہنچایا کہ شمس نیازی سے کہنا کہ میرا نام اصل عبدالمجید ہے ننھے میاں نہیں وہ لقب ہے لہٰذا آئندہ مہینہ سے میرا اصل نام عبدالمجید میرے دعوت نامہ پر لکھا کریں۔ میں نے فرید صاب کے ہی ذریعہ جواب پہنچا دیا کہ بھائی میں جانتا ہوں کہ آپ کا اصلی نام لیکن پیار و محبت اپنے دادا جان کی نسبت سے میں آپ کا نام جان بوجھ کر ننھے میاں لکھتا تھا آپ نہیں چاہتے تو آئندہ عبدالمجید لکھا کروں گا لہٰذا اگلے مہینہ میں ان کے دعوت نامہ پر عبدالمجید لکھ کر دعوت نامہ دے آیا۔ ایک مہینہ کے بعد دوسرے مہینہ کی ۲۶ ر شریف سے پہلے پہلے ایک رات جناب خلیفہ ننھے میاں صاحب مسجد کے سامنے فرید پرچون کی دکان پر بیٹھ گئے اور میرا انتظار کرنے لگے جوں ہی میں عشا پڑھ کر نکلا حاجی صاحب نے اپنے پاس بلا کر بٹھا لیا اور رونا شروع ہو گئے میں پوچھتا رہا حاجی صاحب کیا بات ہے لیکن وہ روتے ہی رہے کافی دیر بعد جب ہوش میں آئے تو مجھ سے کہا بھائی آپ آئندہ ہمیشہ میرے دعوت نامہ پر عبدالمجید کی جگہ وہی میرا لقب ننھے میاں لکھا کرنا۔ میں نے حیرت سے پوچھا حاجی صاحب یہ کیا مذاق کر رہے ہیں کبھی کوئی نام کبھی کوئی نام اس پر انھوں نے فرمایا لیجیے جواب سن لیجیے۔ ''رات عالم رویا میں قبلہ حضور دادا پیر حضرت سراج السالکین ننھے میاں صاحبؒ تشریف لائے تھے مجھ سے فرمایا کہ تو شمس الدین سے کہتا ہے کہ مجھے ننھے میاں مت لکھا کرو عبدالمجید لکھا کرو اور ہم سے محبت کا دعویٰ بھی کرتا ہے یہ سن کر میری تو حالت ہی بگڑ گئی کہ اچانک میرے پیر و مرشد

Marfat.com

حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب تشریف لے آئے اور حضرت سے عرض کیا کہ حضور یہ میرا مرید ہے میں اسے خوب جانتا ہوں یہ آپ کا سچا عاشق ہے ویسے ہی کسی دوست کے کہنے پر روانی بے خیالی میں کہہ گیا ہوگا دل سے نہیں اسے معاف فرما دیجیے۔ آئندہ خیال رہے گا۔ اس پر داداجان مسکرا کر چل دیے اور میری آنکھ کھل گئی اور رات بھر رونے میں بسر ہوئی۔ تب سے غم و خوشی دونوں حالتوں کے ساتھ رو رہا ہوں کہ آپ کے دعوت نامہ کی برکت کی وجہ سے مجھے حضرت والا کی زیارت ہوگئی۔ اور غم سے یوں کہ ایسی بڑی غلطی کیسے ہوگئی۔ لہٰذا آپ ہی نام دعوت نامہ پر لکھا کرنا اور سرکار کی محبت میں جو چاہے لکھنا کہ حضرت تمھارے چھوٹے چھوٹے کاموں پر بھی کتنی نظر رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

اس واقعہ سے بھی نیازی پیر بھائی سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ اگر ہم انھیں یاد کرتے ہیں تو وہ بھی ہمیں نہیں بھولتے ہماری ایک ایک چیز پر ان کی نظر ہوتی ہے اور بڑی سہل سی بات ہے کہ ایک معمولی عام سا آدمی بھی کسی کا احسان برداشت نہیں کرتا۔ اور بدلہ چکانے کی کوشش کرتا ہے تو اتنی بڑی ہستیاں کیسے برداشت کر سکتی ہیں۔ اسی لیے بزرگان دین نے فرمایا ہے

جیسا جائے گا ویسا ہی واپس آئے گا
بھرا جائے گا بھرا آئے گا
خالی جائے گا خالی واپس آئے گا

۱۴۔ جناب خلیفہ حاجی رئیس الدین نیازی صاحبؒ

آپ خلیفہ عبدالمجید عرف ننھے میاں صاحبؒ کے صاحبزادہ تھے اسٹیٹ بینک میں ملازم تھے حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کے مرید تھے وصال سے چند عرصہ پہلے انھیں حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ کے چھوٹے بھائی حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب مدظلہ العالی نے خلافت سے نوازا۔

والد محترم کی طرح سلسلۂ عالیہ نیازیہ اور ان کے جمیع بزرگان سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے سیرت و کردار بھی والد محترم کی طرح قابل تعریف تھا۔ وصال سے چند سال پہلے سے ان میں

Marfat.com

تبدیلی آئی تھی کہ وہ سلسلہ عالیہ کے لیے کام کریں۔ انھوں نے نیت کر لی تھی کہ سلسلۂ عالیہ کے لیے کوئی پلاٹ خرید کر پیش کروں جو سلسلہ کی مرکزی جگہ بن سکے۔ لیکن اللہ کو منظور نہ تھا کہ جلد کار خیر عظیم کی حسرت کے ساتھ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اگر باری تعالیٰ انکو اور حیاتی فرماتا تو وہ سلسلۂ عالیہ کے لیے بڑے اور اچھے اچھے کام کر جاتے۔ اب ان کے دو بیٹے کامران نیازی فرقان نیازی نمبر ۵ میں وہیں دادا۔ بابا کی جگہ پر مقیم ہیں اور سلسلۂ عالیہ کے انعقادات میں کبھی کبھار نظر آتے ہیں یعنی سرسری سی دل چسپی ابھی رکھتے ہیں دعا ہے اللہ ان بچوں کو توفیق عطا فرمائے کہ بابا۔ دادا کی طرح سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں آگے بڑھیں (آمین) بار الٰہ خلیفہ حاجی عبدالمجید نیازی صاحبؒ اور ان کے صاحبزادہ خلیفہ حاجی رئیس الدین نیازی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازا فرما۔ آمین۔

۱۴۔ جناب ڈاکٹر سید انور علی نیازی صاحب

آپ قبلہ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ العالیٰ سجادہ نشین سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کے دست مبارک پر بیعت ہیں۔ ان کو میں نے قبلہ حضور مدظلہ العالیٰ کے دست مبارک پر پیپلز کالونی کراچی میں بیعت کرایا تھا جب وہ پہلے دورہ پاکستان کے موقع پر کراچی میں قیام فرما تھے۔ اپنی طویل نیازیہ زندگی میں مختلف نیازیہ بزرگوں کے دست مبارک پر جو سینکڑوں مرید کرائے ان میں سے میں نے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی خصوصی خدمات یعنی مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے جو با صلاحیت و اہل ترین شخصیات پسند کیں اور چنی (خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب، برکت علی نیازی، صاحب، خلیفہ رئیس الدین نیازی صاحب، خلیفہ ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحب) ڈاکٹر سیّد انور علی نیازی بھی ان میں سے ایک ہیں۔

آپ کی ابھی سلسلۂ نیازیہ کی طرف خصوصی توجہ نہیں صرف انعقادات نیازیہ میں چند منٹوں کی حاضری لگا کر نذرانے پیش کر کے چلے جاتے ہیں چوں کہ بھاری مصروفیات کی وجہ سے وقت نہیں ہوتا کہ شہر کی ایک وی۔ آئی۔ پی شخصیت بھی ہیں۔ بیعت ہونے کے بعد آپ نے تین چار سال حضور خواجہ غریب نوازؒ کے سالانہ عرس مبارک ۱۷ رجب المرجب کو اپنے گھر پر منعقد

Marfat.com

فرمائے بڑے شان وشوکت والے۔تاہم بعدہ تنگی وقت وحالات کی مجبوری سے فی الحال یہ نہیں ہو پارہے ہیں صرف سادہ فاتحہ غریب نواز گھر پر کر لیتے ہیں۔

اس وقت آپ مجازی وسیاسی مولوی حضرات میں مست ہیں اور تمام ترین دل چسپیاں اور مصروفیات ان ہی کے ساتھ ہوتی ہیں۔لیکن ہم بھی انھیں چھوڑنے والے نہیں کہ ایک نادرونایاب جیسی قیمتی نیازیہ اثاثہ کیسے ضائع کردیں آس لگائے بیٹھے ہیں کہ کبھی تو ڈاکٹر صاحب گھر لوٹیں گے جب بے روح مجازیت سے دل بھر جائے گا۔اللہ جلد وہ وقت لائے آمین اور جب ڈاکٹر صاحب نے پلٹا کھا کر مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کا کام شروع کیا حیرت کن ثمرات ہم دیکھیں گے چوں کہ ان کی ایک پرکشش شخصیت تو ہے ہی لیکن دیگر صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں۔

آپ آل رسول سیّد ہیں۔سیرت وکردار بہت اعلیٰ ہے علمائے دین ومشائخ عظام کی عزت اوران کی خدمت بھی آپ کی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ہنس مکھ چہرہ۔سخی ورحم دل۔مخلوق سے محبت اوران کی خدمت آپ کا معمول ہے۔بارہ ربیع الاوّل کا سالانہ جشن نمبر۱۱ لطیف اباد میں مناتے ہیں۔مصطفیٰ مسجد یونٹ نمبر۱۱اور درجنوں انجمنوں اور تنظیموں کے سرپرست وسربراہ ہیں۔شہر حیدرآباد میں ایک مشہور ومعروف ہستی ہیں۔تمام حلقوں میں جانے پہچانے جاتے ہیں اوران میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔لہذا کسی تعارف کے محتاج بھی نہیں۔نچوڑ یہ ہے کہ ابھی ڈاکٹر صاحب صرف شریعت ظاہری کی خدمات میں منہمک ہیں اور ہم لوگ دعا گو ہیں کہ شریعت باطنی کو بھی ظاہری کے ساتھ ساتھ ہمہ وقت لے کر چلیں آمین۔ہم بھی پرامید انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب ڈاکٹر صاحب اپنے گھر پیچھے پر آئیں۔

۱۵۔خلیفہ ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحب مدظلہ العالیٰ

جناب ڈاکٹر انعام الحق نیاز صاحب ولد عبدالحق نیازی صاحب یونٹ نمبر۱۱ لطیف اباد میں مستقل رہائش رکھتے ہیں اور ایک پرائیویٹ کمپنی میں میڈیکل آفیسر ہیں۔آپ نبیرۂ سراج السالکین حضور ننھے میاں صاحبؒ حضرت شاہ مجتبیٰ حسین نیازی عرف چمہ میاں صاحبؒ کے دست

Marfat.com

مبارک پر بیعت ہیں دورۂ ۲۰۰۶ء۔۲۰۰۵ء کے دوران حضرت جمہ صاحب کے بڑے بھائی حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب مدظلہ العالی نے جناب ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحبؒ کو خلافت سے بھی نوازا ہوا ہے۔

خلیفہ ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحبؒ ایک ایسی عظیم انمول و نایاب سی زرخیز زمین ہے جس میں جیسا بیج ڈالو اس سے نہ صرف ویسا ہی پھل حاصل ہوتا ہے بلکہ اور اعلیٰ کوالٹی کے ثمرات متوقع ہوتے ہیں۔ یعنی اپنے حسب و پسند و ضرورت جیسا نتیجہ چاہوں حاصل کرلو۔ طریقت و تصوف کی ابتدائی تعلیمات تو اس بچہ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں۔ تمام نیازی بھائی اور نیازی بزرگان کے سامنے دست بستہ بیٹھے اور کھڑے رہنا زبان بندی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کی حسین خصلت و خوبی ہے ڈاکٹر صاحب کے ہم عمر نیازیوں و دیگر کو ادب سیکھنا ہو تو وہ ڈاکٹر صاحب کا قرب و بعد دونوں مقامات سے مطالعہ کریں ادب کی دنیا میں خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب بھی اسی پایہ کی ایک نیازیہ عظیم ہستی ہیں جو اپنے مرشد کی حاضری میں کبھی بیٹھے ہوئے ہی نہیں دیکھے گئے بس ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں دوسری صفات میں بھی دونوں ہی خلفا و اپنی مثال آپ ہیں۔ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ آپ کی ذریت پاک اور آپ کے سلسلۂ عالیہ سے محبت دہر لمحہ و ہر گھڑی دہکتی رہتی ہے اور بتدریج مسلسل ترقی کرتے ہوئے شعلہ سے بھٹی سے بھاڑ بننے کی طرف گامزن ہے ہنس مکھ نورانی چہرہ۔ عاجزی و انکساری۔ سخاوت و رحم دلی و سیع القلبی و نظری جیسی نہ جانے کتنی ظاہری و باطنی صفات کے حامل شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اپنی عمر کے نیازیوں میں سب سے آگے ہی نظر آتے ہیں لیکن کبھی کسی بھی معاملہ میں خود کو نمایاں و ظاہر نہیں کرتے۔ ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحبؒ سلسلہ عالیہ نیازیہ کا ایک بیش بہا قیمتی اثاثہ ہیں کاش انھیں جوہری ملتے رہیں اور ان کی صلاحیتوں سے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی تبلیغ و توسیع کا کام لیتے رہیں (آمین)

مشن و تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحبؒ مستقبل کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ اور ایک اچھا مقام حاصل کیے

Marfat.com

ہوئے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کے کھاتہ میں نہ تو لفظ ''نا'' اور نہ ہی کب کیسے کیوں، چونکہ، چنانچہ وغیرہ کا وجود ہے۔سلسلہ عالیہ کے کاموں میں بس حکم کے منتظر ہوتے ہیں اور بجلی کی طرح چمک دمک کے ساتھ کام پر جھپٹ کر تکمیل کو پہنچاتے ہیں۔کوئی بھی انعقاد سلسلہ عالیہ نیازیہ حیدرآباد ایسا نہیں ہوتا کہ جس میں ڈاکٹر صاحب کی نذر نہ پہنچتی ہو اور اگر حیدرآباد میں ہیں تو حاضری نہ ہوتی ہو۔میری دلی خواہش کے مطابق مشاہدات و تجربات اور جس طرح اس ہیرے کو میں نے سجایا ہے بڑی تراش خراش کے بعد اور سرکاروں سے عرض بھی کرتا رہتا ہوں کہ بعد میرے ڈاکٹر انعام الحق نیازی کو ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کا پانچواں روح رواں مقرر فرما دیا جائے۔یہ بچہ بڑی کامیابی سے سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے کاموں کو آگے بڑھانے کی قوت و صلاحیت رکھتا ہے۔انشا اللہ اس سینٹر کے پلیٹ فارم سے مستقبل میں بڑے بڑے کام انجام دے گا اپنے اکابرین کی تقلید کرتے ہوئے۔یہ تو میری حسرت و خواہش ہے ویسے سرکاروں کی پسند و چناؤ سر آنکھوں پر کہ کس کو ذمہ داریوں سے نوازیں۔یہ بھی میرا ایک چہیتا شاگرد ہے لہذا بہت کم تحریر کیا ہے۔مستقبل کا نیازی حیدرآباد مورخ ہی مستقبل کے کام دیکھ کر تاریخ نیازیہ میں جگہ دے گا۔

مذکورہ بالا میرے فرنٹ لائن رفقائے کار تھے یعنی مجلس مشاورت و عاملہ کے ارکان جن کے مشورہ اور عملی تعاون سے میں ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے تبلیغی و توسیعی امور کو ۱۹۹۱ء سے کامیابی کے ساتھ باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے آگے بڑھاتے ہوئے چلا رہا ہوں۔شکر الحمد للہ۔

کچھ پس پردہ محبین کا بھی تذکرہ:

مذکورہ بالا وہ محبین تھے جنھوں نے ظاہر میں بھی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد سے مشاورت و عمل سے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کی صدق و اخلاص سے بھرپور یادگاری خدمات پیش کیں اور ہمیشہ ثانی سینٹر کے دست و باز و بنے رہے۔علاوہ ازیں کچھ اور بھی محبین تھے جو تسلسل سے تو نہیں خاص موقعوں پر اپنے اپنے انداز سے اپنی خدمات پیش کیا کرتے تھے۔لہذا ان کو بھی یہاں ہم یاد کرتے چلیں۔جناب عبدالسلام نیازی صاحب بجلی والے یہ ہمیشہ تمام نیازیہ انعقادات میں بجلی ڈیکوریشن کا نذرانہ پیش کر کے انعقادات میں چار چاند لگایا کرتے تھے۔جناب وہاج الدین

Marfat.com

نیازی صاحب۔ یہ ہمیشہ فروٹ اور سبزیوں کے نذرانے پیش کیا کرتے تھے نیازیہ انعقادات میں اور محفل سماع میں بھاری تعداد میں پھولوں کے ہار لا کر پیر بھائیوں کو پہنا کر رنگین کر دیا کرتے تھے ۔حاجی نور محمد نیازی صاحب، فرید الدین نیازی صاحب، سعید الدین نیازی صاحب، خلیل نیازی صاحب، یوسف نیازی صاحب، راؤ صاحب کوٹری والے، راؤ صاحب نمبر ۱۱ جیسے اور پیر بھائی تھے جو انعقادات کی جان ہوا کرتے تھے اور ہر پروگرام میں پابندی سے حاضری لگا کر اپنا کردار ادا کرتے تھے جناب حکیم صاحب ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر کے باورچی تھے جو سالانہ عرسوں پر بڑی محبت وخلوص سے اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے پکاتے تھے حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب نے ان کو بھی سلسلہ عالیہ نیازیہ کی طرف سے پگڑی باندھی تھی یعنی حکیم صاحب سلسلہ عالیہ نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے پگڑی بند باورچی تھے مرتے دم تک حکیم صاحب نے سلسلہ عالیہ کے انعقادات کو خوب نبھایا۔ اسی طرح بابو خان چھٹن خان نیازیہ سلسلہ کے پگڑی بند قوال تھے یہ روح رواں اوّل جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے وقت سے خدمات پیش کرتے چلے آرہے تھے یعنی ۶۳-۱۹۶۲ء سے اور مرتے دم تک یعنی مجھ روح رواں چہارم تک سلسلہ عالیہ نیازیہ کو اپنی قوالی خدمات پیش کرتے رہے۔ بار الٰہ مذکورہ بالا تمام محبین خدمت گزاروں کو ان کی خدمات کا اعلیٰ صلہ عطا فرما اور اپنی قربت ومحبت سے نواز فرما۔ (آمین)

Marfat.com

ان تمام نیازی بزرگوں کے

''اجمالی تذکرہ ہائے حیات''

جنھوں نے حضرت قبلہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکشن اکبر آبادی کے

تبلیغی و روحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدر آباد کے

پلیٹ فارم سے سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے شاندار اور

یادگاری خدمات پیش کیں

بہ سلسلہ تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ

Marfat.com

(۱)

اجمالی تذکرۂ حیات

حضرت بہزاد لکھنوی صاحبؒ کراچی

نیازیہ بزرگ اوّل

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد

معلومات: شریف خان نیازی نے فراہم کیں

نوٹ نمبر۱:

یہ وہ نیازیہ بزرگ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے یعنی اوّل حیثیت میں ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ و توسیع کے لیے کام کا آغاز کیا۔

نوٹ نمبر۲:

ان کی حیات و خدمات سے متعلق تمام معلومات مجھے میرے مرحوم پیر بھائی جناب شریف الدین خان نیازی صاحب نے فراہم کیں۔

تعارف حضرت بہزاد صاحب (خصوصی واختصاری)

گو آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں تاہم مجھے اپنی اس تاریخ و تعارف میں سجانے کے

Marfat.com

لیے کچھ نہ کچھ تو درکار ہے۔ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے یہ نیازیہ بزرگ حضرت بہزاد لکھنوی صاحبؒ شعبہ شاعری بالخصوص نعتیہ و عارفانہ کلاموں کی وجہ سے برصغیر ہندوپاک کی بڑی مشہور و معروف شخصیت گزرے ہیں۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کی نعتیں اور دیگر کلام کثرت سے ریڈیو پاکستان سے نشر ہوتے تھے اور ہر عام و خاص کی زبان پر آپ کے کلام ہوا کرتے تھے۔ ہنوز اناؤنسر جناب انور بہزاد جو ریڈیو پاکستان سے خبریں پڑھا کرتے تھے وہ آپ کے ہی فرزند ارجمند تھے۔ پاکستان بننے کے بعد جب آپ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے تو کراچی پسند کیا اور یہیں کہ ہو رہے اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

آپ امام السالکین قبلہ حضور شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ کے مقابلہ میں شعروشاعری کی طرف آپ کی رغبت زیادہ رہی۔ اور یہ اس لیے کہ اس شعبہ نے ہی آپ کو فرصت نہیں لینے دی۔ باوجود ایں سبب پھر بھی جتنا کام ہوسکا سلسلۂ عالیہ کے لیے بھی خاصہ کام سرانجام دیا۔

آپ سے متعلق بڑا مشہور واقعہ ہے کہ جس شہر میں آپ ریلوے میں ٹکٹ کلرک تھے قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ اس شہر کے دورہ کے دوران جب ریل سے واپس ہو رہے تھے تو اس کھڑکی پر جس پر بہزاد صاحب ٹکٹ فروخت کر رہے تھے تھوڑی دیر کھڑے ہوئے ایک خصوصی و خاص نظر و توجہ بہزاد پر ڈالے رہے اور بعدہ پھر بریلوی شریف تشریف لے آئے، نظر و توجہ خصوصی کے بعد بہزاد صاحب کی آفس میں ہی حالت خراب ہوگئی اور مجذوبیت کا سا ایک شدید غلبہ آپ پر طاری ہوگیا۔

آفس والوں نے فوری گھر پہنچایا۔ گھر والوں نے اوّل اوّل اپنے شہر میں ہی ان کا ڈاکٹر سے اور روحانی علاج کرایا لیکن ان کی حالت اچھی ہونے کے بجائے بگڑتی رہی۔ تب آفس سے واقعہ کی تفصیل پوچھ کر ان کے گھر والے ان کو لے کر خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف لے آئے تا کہ ان سے ہی علاج کرایا جائے بیمار محبت کر گئے تھے۔ جب بہزاد صاحبؒ کے گھر والے خانقاہ شریف پہنچے تو معلوم ہوا قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ وصال فرما چکے تھے۔ اب سجادہ نشیں خانقاہ

Marfat.com

سلسلہ عالیہ نیازیہ قبلہ حضور عزیز میاں صاحبؒ ہیں۔آپ کے گھر والے بہزاد صاحب کو عزیز میاں صاحب کے حوالہ کر کے گھر چلے گئے عرض کرتے ہوئے کہ میاں یہ ہمارے بس میں نہیں آپ کی چیز ہے آپ ہی اس کو درست فرمائیں۔قبلہ حضور عزیز میاں صاحبؒ کی چار سالہ محنت کے بعد بہزاد میاں صاحب کوچہ مجذوبیت سے نکل کر سالکیت میں آئے۔لیکن قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کی نظر کی مار کے اثرات آپ کے وصال تک آپ کے ساتھ ساتھ ہی رہے کہ ایک ہاتھ تو آپ ہلاتے ہی رہتے تھے۔

شہر حیدرآباد کے لیے آپ کی خدمات:

حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ پاکستان بننے کے کچھ عرصہ بعد سے ربیع الثانی کے مہینہ میں ہر سال حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ کرایا کرتے تھے۔بڑی شان وشوکت سے ۱۹۶۲ء میں حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ سے بیعت ہونے کے بعد حاجی صاحبؒ کے استاد معظم جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ نے حاجی لطیف الدین نیازی صاحب سے سالانہ فاتحہ حضور غوث پاک کو حضور غوث پاک کے سالانہ عرس میں تبدیل کرادیا اور مستقل تاریخ دادا پیر قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کی ۲۶/ربیع الثانی بھی مقرر کرتے ہوئے لہذا تب سے آج تک اسی تاریخ ۲۶/ربیع الاوّل کو لطیف بھائی کے گھرانہ میں غوث پاک کا سالانہ عرس مبارک ہوتا چلا آرہا ہے جو اب ان کی اولاد کرا رہی یہ فاتحہ جب سالانہ عرس مبارک میں تبدیل ہوئی سماع کے ساتھ پوری رات کی محفل تو اب ضرورت پڑی کسی نیازیہ بزرگ کی جو اس کی صدارت کرسکیں۔اس مسئلہ پر تمام پیر بھائی حاجی لطیف الدین نیازی، عبدالحمید خان نیازی، فرید خان نیازی، شریف خان نیازی، حامد میاں نیازی میاں وغیرہ استاد معظم صوفی محمد سخی نیازی صاحب کی سربراہی میں سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ سب کام تو ہو گیا نیازیہ بزرگ کہاں سے لائیں۔اس وقت نہ حضرت اعجاز میاں صاحب منظر عام پر آئے تھے نہ ہی بریلی شریف کوئی دادا پیر حضور ننھے میاں صاحبؒ کے شہزادہ۔ بڑے غور وحوض۔سوچ بچار کے بعد فیصلہ ہوا کہ کراچی میں جناب بہزاد لکھنوی صاحب موجود ہیں جو برصغیر ہندوپاک کی مشہور شخصیت ہیں بہ لحاظ شعر وشاعری اور اسی صنف شاعری کی وجہ سے

Marfat.com

جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب سے ان کے ذاتی مراسم بھی ہیں یعنی دونوں میں اچھی دوستی ہے لہٰذا جناب بہزاد صاحبؒ کو ہی صدارت کے لیے لایا جائے جناب صوفی محمد سخی صاحبؒ نے بہزاد صاحبؒ کو کراچی سے ساتھ لانے کا کام جناب شریف خان نیازی صاحب کو ایک مکتوب کے ساتھ سونپا۔ جناب شریف خان نیازی صاحب صوفی صاحب کا مکتوب لے کر کراچی پہنچے مکتوب حضرت کو پیش کیا۔ حضرت بہزاد صاحب نے سلسلہ عالیہ کی خدمت کے لیے فوری دعوت نامہ قبول کیا اور شریف بھائی کے ساتھ ہی حیدرآباد تشریف لے آئے اور ۲۶ ربیع الثانی حضور غوث پاک کے سالانہ عرس کی صدارت فرمائی۔

اس طرح حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ کے قائم کردہ تبلیغی و روحانی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے بہ سلسلہ تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ حضرت بہزاد لکھنوی صاحب کراچی والے پہلے نیازیہ بزرگ گزرے ہیں جنھوں نے اس سینٹر پر کام شروع کیا۔ ہوا پھر یہ کہ جلد ہی ایبٹ آباد کے ایک اور نیازیہ بزرگ حضرت سیّد اعجاز علی شاہ صاحب عرف اعجاز میاں اس سینٹر کو مل گئے اور ہر سال حیدرآباد آنا شروع ہو گئے۔ لہٰذا اپنی کراچی میں گھمسان کی مصروفیات کی وجہ سے بھی حضرت بہزاد صاحبؒ دو ایک مرتبہ ہی حیدرآباد آئے اس کے بعد برائے خدمات سلسلہ عالیہ کراچی کو پورا وقت دیتے رہے۔

جناب بہزاد لکھنو صاحبؒ کا ایک عاشقانہ دلچسپ واقعہ: (بقول شریف نیازی)

ہوا یہ تھا کہ برائے صدارت سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاک حضرت بہزاد لکھنوی صاحبؒ حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ کے بتاشہ گلی والے مکان میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ اچانک انھیں بخار ہو گیا۔ جناب شریف الدین نیازی صاحب خود ان کو ڈاکٹر یونس صاحب کی کلینک لے گئے چھوٹکی گھٹی تا کہ چیک اپ کرا کر دوا لے سکیں۔ ڈاکٹر یونس صاحب پہلے ہی سے بڑے عاشق رسول تھے۔ اور حضرت بہزاد لکھنوی صاحب ان کے آئیڈیل تھے چوں کہ ریڈیو پاکستان سے روزانہ ان کی نعتیں سنا کرتے تھے۔ اور خواہش و حسرت تھی کہ ان کو دیکھوں وان سے ملوں لیکن مریضوں میں گھمسان کی مصروفیت کی وجہ سے کراچی نہ جا سکے تھے کہ ملن کی آرزو پوری

Marfat.com

ہوتی۔ لہذا خواہش دبائے بیٹھے تھے کہ اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈاکٹر صاحب کی خواہش کا گھر بیٹھے انتظام فرما دیا کہ کنواں خود چلا آرہا ہے۔ جب نمبر آیا تو جناب بہزاد لکھنوی صاحب مریض کی کرسی پر ڈاکٹر یونس کے برابر بیٹھ گئے ۔ ڈاکٹر یونس صاحب نے اچھی طرح چیک اپ کرنے کے بعد جب پرچہ پر نسخہ لکھنے کے لیے نام پوچھا تو مریض نے کہا ''بہزاد لکھنوی'' یہ نام سن کر ڈاکٹر یونس صاحب ایک عجیب سی عشق ومحبت میں ڈوبی جنونی وہوش اڑائی کیفیت میں اچھل کر کھڑے ہونے لگے عزت واحترام ودست بوسی کے لیے لیکن خود کو قابو نہ رکھ سکے اور زمین پر گر گئے مریضوں نے ڈاکٹر صاحب کو اٹھا کر ان کی کرسی پر بٹھایا جب ڈاکٹر صاحب کو ہوش آیا اور اعصاب نارمل ہوئے تو حضرت بہزاد صاحب کی دست بوسی کی اور عرض کیا کہ حضرت میری طویل عرصہ سے حسرت تھی آپ کی زیارت کروں لیکن وقت نہ مل سکا اللہ کا کرم خصوصی ہے کہ اس نے بہ حیثیت میرے ایک مریض آپ کو میرے سامنے کیا ہوا ہے اور میں جی بھر کر آپ کی زیارت کر رہا ہوں۔ بعدہ دل وجاں سے ڈاکٹر صاحب نے جناب بہزاد صاحب کا علاج کیا۔

شریف بھائی نے یہ بھی بتایا کہ پیر بھائی تو تھے ہی لیکن شاعری کی وجہ سے بھی جناب بہزاد لکھنوی صاحب کا جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب سے مجازی بھی دوستانہ تھا۔ کبھی حیدر آباد آئے تو جناب صوفی صاحب کے گھر بھی قیام کرتے تھے۔ یہ دونوں روحانی ومجازی تعلقات تھے جو جناب صوفی صاحب کے ایک رقعہ پر فوری جناب بہزاد صاحب صدارت کے لیے حیدر آباد تشریف لے آئے تھے۔ اتنی مختصر معلومات ہی شریف خان نیازی صاحب کے ذریعہ مجھے حضرت بہزاد صاحب لکھنوی صاحب کی ملیں جو میں نے من وعن یہاں قلم بند کر دی ہیں۔

Marfat.com

(۲)

اجمالی تذکرۂ حیات

حضرت سیّد اعجاز علی شاہ صاحب

عرف اعجاز میاں صاحب (ایبٹ آباد والے)

نیازیہ بزرگ دویم:

جنہوں نے ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے سلسلہ عالیہ نیازیہ کو اپنی خدمات پیش کیں برائے تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ۔

تعارف سے پہلے:

حضرت قبلہ سیّد اعجاز علی شاہ صاحبؒ عرف اعجاز میاں صاحب ایبٹ آباد سلسلہ عالیہ نیازیہ کے وہ بزرگ ہیں جنھوں نے برائے تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے بہ حیثیت ''دویم نیازیہ بزرگ'' نہایت تعریف وقابل قدر شاندار و یادگاری خدمات انجام دیں شہر حیدرآباد (سندھ) میں بہت ہی مقبول ومشہور بزرگ نیازیہ بزرگ گزرے ہیں اس لیے اللہ تبارک وتعالی نے طویل ترین وقت ان کو عطا فرمایا یعنی ۱۹۶۳ء تا ۱۹۹۱ء برائے خدمات سلسلہ عالیہ اور اسی وجہ سے شہر حیدرآباد میں سب سے زیادہ مریدین۔ معتقدین اور محبین ان ہی کے حصہ میں آئے تھے۔ ان کی خدمات کے مقابلہ میں میں شاید ان سے انصاف نہیں کر پا رہا ہوں کہ کما حقہٗ ان کا اجمالی تذکرۂ حیات تاریخ ہذا میں قلمبند کر

Marfat.com

سکوں۔ وہ ہمیشہ جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے مکان پر قیام فرماتے تھے۔ لہذا اس فیملی کے لوگوں سے بالخصوص حاجی شرف الدین نیازی صاحب سے جو حاجی لطیف صاحب کے چھوٹے بھائی اور حضرت اعجاز میاں صاحب کے خلیفہ بھی ہیں رجوع کرتا رہا کہ مجھے حضرت سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کریں لیکن نہ جانے کیوں یا گھمسان کی مصروفیات کی وجہ سے وہ میری جھولی میں کچھ نہ ڈال سکے۔ ادھر تاریخ ہذا آخری مراحل طے کر رہی ہے لہذا تھک ہار کر بہ حالت مجبوری و بے بسی بس وہی کچھ قلمبند کر رہا ہوں جو ان کی قربی نشستوں رمحبتوں میں زانوئے ادب طے کرتے ہوئے حقیر ناچیز نے حاصل کیں، چوں کہ مجھ حقیر ناچیز نے بھی حضرت کی پر نور و پر بہار و پر کشش مجلسوں ربیٹھکوں میں طویل وقت گزارا ہے لہذا پیش کی جانے والی معلومات میری ذاتی آنکھوں دیکھی کانوں سنی بھی ہیں تو اکا دکا دیگر پیر بھائیوں کی فراہم کردہ معلومات پر بھی مشتمل ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ مجھے حاصل ہوتی رہیں۔

حضرت قبلہؒ در یک نظر:

۱۔ خاندانی نام: اعجاز علی

۲۔ والد ماجد:

۳۔ حسب ونسب: سیّد

۴۔ مرشد والا: قبلہ حضور شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ

۵۔ وابستگی سلسلہ روحانی: سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے خلافت واجازت: قبلہ حضور حسن میاں صاحبؒ سجادہ نشین

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: بھارت

۹۔ تاریخ وصال ۱۹۹۱ء بروز

۱۰۔ مقام وصال: مطابق ۱۴ ر شوال المکرّم ۰۰۰ھ ایبٹ آباد، وہیں تدفین ہوئی۔

۱۱۔ ابتدائی تعلیم:

Marfat.com

۱۲۔ ذریعہ معاش:

۱۳۔ آل اولاد: صاحبزادہ حضرت سیّد صفدر علی شاہ صاحبؒ ایبٹ آباد، پاکستان۔

نوٹ:

گو پوری معلومات نہیں تھیں لیکن مذکورہ بالا ''در یک نظر'' نقشہ اس لیے ترتیب دے دیا ہے تاکہ مستقبل کا کوئی نیازی مورخ معلومات ہونے پر اسے پر کردے۔

تعارف: (خصوصی واختصاری)

حضرت قبلہ سیّد اعجاز علی شاہ صاحب المعروف اعجاز میاں صاحب کے بہ قول کہ خود ان کو ہی ایک محفل سماع میں حقیر ناچیز راقم الحروف نے حالت جلال میں یہ کہتے سنا تھا کہ میں قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین کا نواسہ ہوں لہٰذا سلسلۂ عالیہ کے معاملات میں کوئی بھی غلط بات یا غلط کام مجھ سے بھی برداشت نہیں ہوتا۔ بعدہ اس سلسلہ میں ذمہ دار پیر بھائیوں نے بھی بتائے ہوئے تصدیق کی کہ حضرت قبلہ حضور تاج الاولیاءؒ کی بیٹی کی بیٹی کے فرزند ارجمند ہیں۔ لہٰذا اس رشتہ ونسبت سے آپ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے گھرانہ سے قریب ہوتے ہوئے ویسے بھی لمبے چوڑے تعارف کے محتاج نہیں رہے اس نسبت سے آپ کے کاندھوں پر بھی بڑی ذمہ داری عائد ہوئی کہ برائے تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ آپ بھی آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور واقعی لوگوں نے دیکھا کہ اس ذمہ داری کی کماحقہ ادائیگی میں آپ نے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی کہ شہر حیدرآباد کراچی کے ہر نیازیہ انعقاد کے لیے ایبٹ آباد سے بھاگے چلے آتے تھے۔

بہ قول ذمہ دار نیازیہ پیر بھائیوں کے تقسیم ہند یعنی پاکستان بننے سے قبل ہی آپ ہجرت فرما کر شہر ایبٹ آباد (پاکستان) میں آکر مستقل سکونت اختیار کر چکے تھے۔ آپ قبلہ حضور عزیز میاں صاحبؒ سے بیعت ہوئے تھے بعدہ ان کے صاحبزادہ قبلہ حسن میاں صاحبؒ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا تھا۔ ابتدائی دور میں آپ نے سلسلہ عالیہ کا تبلیغی وتوسیعی کام جو صوبہ پنجاب وسرحد میں شروع فرمایا بعدہ بتدریج پورے پاکستان لیول پر اٹھا کر کیے جس میں شہر حیدرآباد کراچی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں جہاں آپ کے مریدوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

Marfat.com

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے روح رواں جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ مذکورہ سینٹر قایم کرتے ہی اپنے رفقائے کار شاگردوں کے ساتھ یعنی حاجی لطیف الدین نیازی، خلیفہ عبدالحمید نیازی، شریف خان نیازی، فرید خان نیازی، حامد علی نیازی و دیگر۔ شہر حیدرآباد اور بیرون شہر حیدرآباد نیازیہ مریدین اور نیازیہ بزرگوں کی تلاش میں بھی رہا کرتے تھے تاکہ ایک مرکز پر سب کو جمع کر کے سلسلہ عالیہ کے تبلیغی و توسیعی کام کو قوت فراہم کی جائے۔ اسی دوران کسی صاحب نے صوفی صاحب کو خبر دی کہ آپ کے ایک نیازیہ بزرگ ایبٹ آباد میں بھی رہتے ہیں جنھیں اعجاز میاں کہتے ہیں۔ صوفی صاحب نے حضرت اعجاز میاں صاحبؒ کو شہر حیدرآباد آنے کی دعوت بھی دے ڈالی۔ حضرت نے بھی محبت کا بھرپور محبت کے ساتھ جواب دیا اور وقت ملتے ہی حیدرآباد تشریف لے آئے۔ سلسلۂ عالیہ سے جنونی محبت ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت اعجاز میاں صاحب مکمل پتہ نہ ہونے کے باوجود حیدرآباد آ کر اسٹیشن روڈ کی حبیب ہوٹل میں ٹھہر گئے چار پانچ دن کے بعد کسی ذریعہ سے جب صوفی صاحبؒ کو معلوم ہوا تو اپنے رفقاء کو ساتھ لے کر حبیب ہوٹل پہنچے اور حضرت کو حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے مکان بتاشہ گلی لے آئے اور میاں حضرت کا پہلا قدم حیدرآباد میں شروع ہوا۔ پھر اسی گھرانہ میں آخری وقت تک قیام رہا کرتا تھا یعنی وصال کے سال ۱۹۹۱ء تک۔ قیام کے سلسلہ میں آخری وقت ماسٹر محمد اسمٰعیل نیازی صاحب نے بھی موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت کو اپنی خدمات بھی پیش کیں۔

اوصاف حمیدہ:

(ا) چوں کہ آپ کی نسبت قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ سے تھی لہذا نانا جان کے جلال کا رنگ آپ میں کچھ تو ہونا ہی تھا سو پایا گیا۔ ابتدا میں جب آپ حیدرآباد تشریف لائے تو اتنا جلال تھا کہ ماسوائے جناب محمد سخی نیازی صاحبؒ ہم میں سے کوئی آنکھ ملا کر ان سے بات نہیں کر پاتا تھا ٹانگیں تک کانپ جاتی تھیں اتنا جلال تھا۔ پھر وقت کے ساتھ ساتھ جلال جمال میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ اور آخر دنوں میں تو جمال ہی جمال ہو گئے تھے۔ حاصل پیرا حالت جلال و جمال کا مرکز ہے۔

Marfat.com

(۲) آپ جب سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاک میں ہر سال شرکت کے لیے حیدرآباد تشریف لاتے تو حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے مکان پر قیام فرماتے تھے۔ آپ جتنے دن بھی رہتے بعد نماز عشا ایک نیازیہ روحانی نشست منعقد فرماتے تھے۔ جس میں نیازی مریدین تو ہوتے ہی تھے غیر نیازی باہر کے لوگ بھی کافی تعداد میں آیا کرتے تھے۔ اور تیر و تیغ نما سولات میں حضرت پر بوچھار کر دیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ حضرت صاحب ایک ایک سوالی کو قرآن و حدیث و سنت پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ جات کے ساتھ جواب مرحمت فرماتے اور انھیں مکمل مطمئن کرتے تھے۔ حاصل پیرایہ ہے کہ آپ مریدین نیازیہ اور عام محبین و معتقدین کو بھی تعلیمات و جوابات قرآن پڑھ کر احادیث سنا سنا کر اور سنتیں سنا سنا کر دیا کرتے تھے حاصل پیرا یہ کہ حضرت اس پہلو پر یکتا صفت کے حامل تھے۔

(۳) یہ کہ آپ کو علم طریقت و شریعت دونوں پر ہی کمال درجہ کا ملکہ حاصل تھا آپ کی نشستوں میں غیر نیازی لوگ نہ جانے کہاں کہاں سے آئے اور پہلے ہی سی بڑے چبھنے والے کانٹے دار سوالات ساتھ تیار کر کے لاتے تھے اور حضرت کو پرکھنے اور مشتعل کرنے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے لیکن حضرت صاحب کا بھی قاتلانہ انداز تھا کہ مسکرا مسکرا کر ایک ایک سوالی کا جواب بروئے قرآن و حدیث اور سنن پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق دیا کرتے اور جوابات اس قدر جامع و جمیع ہوتے کہ سوالی سر جھکائے سنے رہتے۔ اور حضرت کے ماتھے پر ایک بل تک نہیں آتا۔ تمام سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ حاصل پیرایہ ہے کہ قرآن و حدیث و سنن پاک کا آپ بے حد مطالعہ و معلومات رکھا کرتے تھے۔ اس صفت کے میں نے اپنی نیازیہ زندگی میں یہ واحد نیازیہ بزرگ دیکھے گو بہت ہوں گے لیکن میرے مشاہدہ و تجربہ میں نہیں آئے۔

(۴) یہ کہ عالم خاموشی میں آپ کے چہرہ زبردست جلال و رعب ہوا کرتا تھا۔ لیکن جو ں ہی گفتگو شروع فرماتے۔ چہرہ مبارک ہنس مکھ ہو جاتا۔ آواز میں نرمی و حلم ہوتا۔ تمام حاضرین و طالبین کی خندہ پیشانی سے دل جوئی فرماتے۔ دوران گفتگو شکن و غصہ کبھی نہیں دیکھا گیا بلکہ تمام وقت تبسم ہی فرماتے رہتے تھے۔ آپ کا نورانی پیکر پرکشش ہی نہیں بڑا دیدہ ور تھا۔

Marfat.com

(۵) یہ کہ آپ نیازیہ مرکزی تعلیمات یعنی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی تعلیمات پر سختی سے خود بھی عمل فرماتے تھے اور اپنے تمام مریدین کو بھی عمل پیرا ہونے کی سختی سے تعلیم فرماتے اور عمل کراتے۔

(۶) مجھ حقیر ناچیز نے اپنی آنکھوں سے یہ بھی دیکھا کہ کھانے میں آپ نہایت سادہ کھانا نہ کھانے کے برابر کھایا کرتے۔ کبھی آدھی روٹی کبھی ایک آدھ ٹکڑا۔ اسی طرح ہم نے آپ کو سوتے نہیں دیکھا بس یہ ہوا کرتا تھا جب زیادہ تھک جاتے فرماتے میاں ذرا کمر سیدھی کرلوں اور کمر سیدھی کا وقت بھی گھنٹہ آدھے گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ ایک تو ویسے بھی چوبیں گھنٹہ لوگوں کا آپ کے پاس آنا جانا رہتا یعنی تانتا بندھا رہتا۔

(۷) آپ میں بھی یہ خاص صفت دیکھی گئی کہ جس وقت آپ محفل سماع کی صدارت فرمارہے ہوتے محفل جام کر دیتے۔ کوئی اپنی جگہ جنبش نہیں کر پاتا ایسی جلالی نگاہ ڈالے رکھتے۔ عالم ادب و آداب کا قابل دید نظر ہوا کرتا تھا۔ مکمل و اصل چشتی محفل سماع آپ خود بھی سنتے اور لوگوں کو سنواتے تھے۔

(۸) آخر میں بڑی عظیم وشاہکار ادا کا ذکر کر کے میری روح بہت خوش ہورہی ہے اور وہ اس لیے بھی کہ اپنی قریب ۴۳ سال سے زائد نیازیہ زندگی میں میں نے اپنے تمام نیازیہ بزرگ اسی خصوصی اوصاف کے حامل پائے اور یہ اس لیے بھی کہ حضور قبلہؒ کی بنیادی و اولین تعلیمات میں سے یہ بھی ایک اپنے مقام کی اعلیٰ ترین تعلیم ہے جو نیازی بزرگ کی پہچانوں میں سے خاص الخاص پہچان ہے ملاحظہ ہو حضرت اعجاز میاں صاحب کا انداز نذر قبول کرنا۔

غیر نیازی کی نذر کبھی قبول نہیں فرماتے تھے۔ بڑے پیار و محبت سے ہاتھ رکھ کر واپس فرمادیتے تھے۔ یہ فرماتے ہوئے میاں صاحب اپنے سلسلہ عالیہ نیازیہ کے قانون وضابطوں کے مطابق غیر نیازیوں کی نذر قبول نہیں کرتے شکریہ آپ کی محبت کا جب آپ کا مرید یا نیازی مرید نذر پیش کرتا تو دو تا پانچ روپیہ تک تو قبول فرمالیتے۔ اس سے ذرا بھی زائد نذر ہوتی تو فرماتے میاں کیا آپ کے پاس بہت زیادہ پیسہ آ گیا ہے جو اتنی نذر پیش کر رہے ہیں۔ اور دو تا پانچ روپیہ لے کر بقیہ رقم اس نیازی مرید کو واپس فرمادیتے تھے بعض اوقات تو زیادہ نذر دیکھ کر اس پر ہاتھ بھی

Marfat.com

نہیں لگاتے تھے بڑی سختی سے دہراتے ہوئے اکثر تعلیم فرماتے رہتے تھے کہ دیکھوں میاں کبھی بھی اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر نام ونمود و برتری کے لیے ہمیں نذر پیش مت کرنا۔ جب بھی نذر پیش کرو اپنی حیثیت کے مطابق پیش کرو۔ اگر ایسا کیا تو اللہ کے حضور ہم جواب دہ نہیں ہوں گے آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔ یہ بھی خیال رکھیں اور سختی سے اس پر عمل کریں کہ بعد نماز اکلِ حلال کی روزی کے حصول میں لگ جائیں اور جو بھی اللہ رزق عطا فرمائے سب سے پہلے اپنے والدین اگر حیات ہوں بعدہ بیوی بچوں پر خرچ کریں اس ذمہ داری کے بعد اگر آپ کو وقت ملے تو ہمارے پاس آئیں ورنہ آنا ضروری نہیں۔ جب بھی وقت ملے تب مزید تعلیمات کے لیے آپ آسکتے ہیں۔ سب سے پہلے شریعت ظاہری کے اس حصہ پر آپ کو پیرا عمل ہونا ہے۔ اسی طرح نذر لازم و ملزوم نہیں اگر والدین و بیوی بچوں کے اخراجات اٹھانے کے بعد کچھ بچتا ہو۔ بچت پر حسب حیثیت نذر پیش ہوتی ہے ورنہ دونوں کی پکڑ ہوگی۔ جو صاحب حیثیت و مالدار ہوں وہ اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ برائے تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ دین نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھایا جاسکے۔ صاحب حیثیت کو پردہ لازم ہے کہ چھوٹوں کو مالی کمزوروں کا احساس کمتری ومحرومی کا شکار نہ کر جائے اور دل آزاری بھی نہ ہو۔

خدماتِ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی:

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (حضرت میکشن صاحبؒ) کے پلیٹ فارم پر یہ وہ نیازیہ بزرگ گزرے ہیں جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے توفیق خصوصی عطا فرمائی کہ سب سے زیادہ وقت عطا کیا برائے تبلیغ وتوسیع سلسلہ نیازیہ بریلوی یعنی ۶۳ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۹۱ء قریب ۲۹/۲۸ سال۔ لہذا زیادہ سے زیادہ حیدرآبادی ان کے ہاتھ پر بیعت ہوکر داخل سلسلہ عالیہ نیازیہ ہوئے۔ شہر حیدرآباد میں اس پلیٹ فارم پر آپ کا اوّل نمبر ہے جنھوں نے سب سے زیادہ نیازیہ مرید بیعت فرما کر سلسلہ عالیہ کو جاندار وسعت دی۔ آپ بھی سلسلہ عالیہ سے بڑا جنونی قسم کا عشق ومحبت رکھتے تھے۔ مانند روح رواں اول جناب صوفی محمد سخی نیازی اور ان کے رفقاء حاجی لطیف الدین نیازی، خلیفہ عبدالحمید نیازی، شریف خان نیازی، فرید خان نیازی، حامد علی نیازی صاحبان۔ اور اس ٹیم

Marfat.com

نے حضرت کے ساتھ کام کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ کے فروغ و وسعت میں بڑے تابناک و یادگاری نقوش چھوڑے ہیں۔

ہر سال ربیع الثانی کے مہینہ میں جب حضرت صاحبؒ ایبٹ آباد سے حیدرآباد تشریف لاکر حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے گھر بتاشہ گلی میں قیام فرماتے برائے شمولیت وصدارت سالانہ عرس مبارک حضور غوث پاکؒ تو اوّل روز سے آخر دن جس دن آپ ایبٹ آباد واپس ہوتے جناب خلیفہ صوفی محمد سخی محمد نیازی صاحب چوبیس گھنٹے اپنے آپ کو حضرت والا کی خدمت پر مامور فرمالیا کرتے تھے۔ خواہ کتنے ہی دن قیام ہو۔ جناب صوفی صاحبؒ اپنا ذریعہ معاش گھربار، بیوی بچے، یعنی ساری دنیا سے کٹ کر صرف حضرت صاحبؒ کی خدمت تک خود کو محدود ترین کرلیا کرتے تھے۔ جسمانی یعنی ہاتھ پیر کی خدمات کے ساتھ ساتھ اپنی بساط بھر مالی خدمات میں بھی جناب صوفی صاحبؒ اپنا حصہ ڈالتے تھے۔ جب کہ حضرت قیام کے دوران۔ حضرت کے آنے جانے والے مریدین وعقیدت ومحبین اور عام لوگوں کے تمام خاطر تواضع اخراجات کلی طور پر حاجی لطیف الدین نیازی صاحب اپنے حصہ میں رکھا کرتے تھے۔ برائے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ اس وقت کے نیازیہ مریدین، خلفاء کی یہ عاشقانہ حالت ہوا کرتی تھی۔

حضرت صاحبؒ پندرہ بیس دن یا مہینہ بھر جتنے دن بھی حیدرآباد میں قیام فرماتے آپ کی خصوصی نشستیں بعد نماز عشا شروع ہوتیں۔ جو غیر معینہ اوقات تک جاری رہتیں۔ جس میں لوگوں کے آنے جانے کا تانتا بندھا رہتا جس میں آپ کے مریدین بھی تمام نیازیہ مریدین بھی اور غیر نیازی بھی ہوتے۔ آپ کے سیرت وکردار و پرکشش جامع پراثر گفتگو سے متاثر ہوکر لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوتے رہا کرتے۔ اسی نشست میں تمام نیازیوں کی آپ عام تعلیم و تربیت بھی فرماتے شریعت ظاہری کو اوّل و آگے آگے رکھتے ہوئے اور باطنی خصوصی تعلیمات وراز و نیاز کے امور پر گہری و پرفیض روشنی ڈالتے ہوئے خوب خوب سیراب فرماتے۔ سبحان اللہ کیا روحانی نشستوں کا زمانہ تھا۔

حضرت قبلہ اعجاز میاں صاحبؒ نے اپنی تمام ذمہ داریوں کا خوب ہی حق ادا کیا

Marfat.com

جو تاجداران خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف کی جانب سے ان کے حصہ میں رکھی تھیں۔ درحیثیت حامل خلافت و اجازت آپ اوّل سال ۶۳-۱۹۶۲ء سے لے کر آخری سال ۱۹۹۱ء تک بلا ایک بھی ناغہ ہر سال نیابت ذمہ داری سے شہر حیدر آباد میں سلسلہ عالیہ کے لیے خدمات انجام دیتے رہے۔ آخری سالوں میں بہت ہی ضعیف ہو گئے تھے تب بھی آتے رہے لیکن پھر ایک خادم کے ساتھ جو آپ کو تھام تھام کر چلاتا ہوا رہتا تھا۔ آخری سال تک سلسلہ عالیہ کو پیٹھ نہیں دکھائی مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ کے لیے سینہ سپر ہی رہے۔ سبحان اللہ۔

مجھ حقیر ناچیز راقم ہذا کو آپ کے کراچی کے مریدین و خلفاء کی معلومات نہیں نہ ہی کسی نے تعاون کر کے مجھے پہنچائیں لہٰذا مجبور ہو کر چھوڑ رہا ہوں ہاں اُمید ہے کہ مستقبل کا کوئی نیازی مورخ حصول معلومات پر اس میں ضرور اضافہ کرے گا۔ میں نے صرف وہاں تک کے لیے قلم اٹھایا جہاں تک ذمہ دارانہ میں نے بذات خود حضرت کی شخصیت اور ان کے معاملات کا مشاہدہ کیا شہر حیدر آباد میں جہاں سینکڑوں مرید آپ نے فرمائے وہاں مندرجہ ذیل حیدر آباد کے دو۲ خلفاء بھی میرے علم میں ہیں۔

۱۔ خلیفہ آفتاب نیازی صاحب۔ فقیر کا پڑ حیدر آباد

۲۔ خلیفہ شرف الدین نیازی صاحب، لطیف آباد نمبر ۱۱، حاجی لطیف الدین نیازی کے چھوٹے بھائی۔

وصالِ بے مثال:

آپ کی وصال ۳۰ر اپریل ۱۹۹۱ء مطابق ۱۴ر شوال المکرّم ۱۴۱۱ھ[1] شہر ایبٹ آباد میں ہوا۔ وہیں آپ کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ ہر سال ایبٹ آباد میں ہی آپ کا سالانہ عرس مبارک ہوتا ہے۔ آپ کے دربار سے وہاں کے لوگوں کو نیازیہ فیض جاری و ساری رہتا ہے۔

آل اولاد:

۱۔ حضرت صاحبزادہ سیّد صفدر علی شاہ صاحب مدظلہ العالی آپ کے صرف ایک صاحبزادہ منظر عام پر آسکے ہیں باقی اولاد کے سلسلہ میں مجھے معلومات حاصل نہیں۔

---

[1] بہ لحاظ جنتری۔ قدر القادری

Marfat.com

(۳)

اجمالی تذکرۂ حیات

حضرت قبلہ شاہ محمد جعفر میاں صاحبؒ

نبیرۂ سراج السالکین قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ بریلوی

نیازیہ بزرگ سویم اور بریلوی شہزادہ اوّل

جنھوں نے حضرت میکش میاں صاحبؒ کے اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد پلیٹ فارم سے مشن وتبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے اپنی خدمات کا عظیم حصہ ڈالا۔

حضرت قبلہؒ دریک نظر:

۱۔	خاندانی نام:	حضرت محمد جعفر رحمۃ اللہ علیہ
۲۔	والد ماجد:	قبلہ حضور شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ
۳۔	حسب ونسب:	مطابق والد ماجد (فاروقی وفریدی)
۴۔	مرشد والا:	والد ماجد حضرت قبلہ عزیز میاں صاحبؒ
۵۔	وابستگی سلسلہ روحانی:	سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی
۶۔	عطائے خلافت واجازت:	حضرت قبلہ پیر ومرشد

Marfat.com

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: بریلی شریف

۹۔ تاریخ وصال: ۱۹۶۹ء میں

۱۰۔ مقام وصال: بریلی شریف

۱۱۔ پاکستان کے دورے: آپ نے صرف ایک دورۂ پاکستان کیا

۱۲۔ تفصیلی ومزید معلومات: حاصل موجود نہیں۔ مستقبل کا نیازی مورخ اضافہ کرے گا۔

تعارف خصوصی: (خصوصی واختصاری)

کہاں آپ نبیرۂ سراج السالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحبؒ کہاں راقم الحروف غلام اور کہاں سے لاؤں وہ اہلیت کہ اپنے آقاؤں کی حقیقت کما حقہ اجاگر کرسکوں نہ ہی تفصیلی و مکمل معلومات لہٰذا آپ کے اجمالی تذکرۂ حیات میں صرف آنکھوں دیکھے بہت کم کانوں سنے حالات، واقعات و معاملات قلم بند کر رہا ہوں۔ ۱۹۶۹ء میں فوری بعد وصال روح رواں اوّل جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب درروح روانی دویم یعنی (روح رواں دویم حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ) آپ کے پہلے اور آخری دورۂ حیدرآباد (پاکستان) کے موقعہ پر بچشم خود حقیر ناچیز نے جو دیکھا ملاحظہ فرمایئے۔ چوں کہ آپ کے دورہ کا مکمل و تفصیلی آنکھوں دیکھا حال اجمالی تذکرۂ حیات بھائی حاجی لطیف الدین نیازی صاحب روح رواں دویم پچھلے اوراق میں قلم بند کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا یہاں اختصاری تعارف ہی پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت قبلہ شاہ محمد جعفر میاں صاحبؒ قبلہ حضور شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ سجادہ نشیں سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی (تاجدار خانقاہ عالیہ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف) کے منجھلے صاحبزادہ تھے۔ ۱۹۶۹ء دورۂ پاکستان کے دوران دیگر شہروں کی طرح شہر حیدرآباد کو بھی شرف مہمان نوازی سے سرفراز فرمایا اور قریب ایک ہفتہ حیدرآباد میں قیام فرمایا۔ اپنی ہفت روزہ نشستوں میں آپ نے اپنی قربت ومحبتوں سے کسی کی پیاس بجھائی تو کسی میں آگ لگائی۔ لوگ حیدرآبادی آپ کو دیکھ دیکھ کر، سن سن کر متاثر ہوتے ہوئے جوق در جوق آپ کے دست مبارک

Marfat.com

پر بیعت ہوتے سلسلۂ عالیہ میں داخل ہوتے۔ آپ نے ایک ہفتہ کے قیام کے دوران سلسلہ نیازیہ کی خاصی وسعت دی۔

حیدرآباد کے نیازیوں کی بڑی حسرت و آرزوئیں تھیں کہ ہمارے مرکز خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف سے ہمارے آقاؤں کی ذریت پاک کا پاکستان آنا جانا شروع ہو جائے۔ شکر الحمدللہ کہ وہ وقت آ پہنچا کہ نبیرۂ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ ۱۹۶۹ء میں تشریف لائے۔ گو جنونی عاشق روح رواں اوّل جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب اپنے شاگردوں میں عشق و محبت کی آگ لگا کر جا چکے تھے تاہم حاجی لطیف الدین نیازی صاحب روح رواں دوئم کی سربراہی میں ان کے جمیع رفقا نے بھی اپنی شاگردی کا حق ادا کیا اور شہر حیدرآباد میں حضرت قبلہ شاہ محمد جعفر میاں صاحبؒ کا وہ شاہکار بے مثال یادگاری استقبال کیا کہ پھر آج تک بعد میں ایسا منظر ابھی تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ چوں کہ جوں جوں وقت گزرتا گیا جناب صوفی صاحب کے تعلیم و تربیت یافتہ بھی اللہ کو پیارے ہوتے چلے گئے نئے لوگوں کو پھر صوفی سخی نیازی صاحب جیسا صادق و جنونی عاشق دستیاب نہ ہوا جوش کی جگہ سرد مہری نے لے لی۔

حضرت قبلہ شاہ محمد جعفر میاں صاحبؒ کے قیام کے دوران اگر ایک جانب مجلسی تعلیم و تربیت مسلسل چل رہی تھی۔ حیدرآبادی سلسلہ عالیہ میں داخل ہو رہے تھے یعنی وسعت سلسلۂ عالیہ کا کام بھی جاری تھا مقامی لوگوں کے آنے جانے کا تانتا بندھا ہوا تھا تو شہر کے باہر چھوٹے بڑے مراتب کی ہستیاں بھی آپ کی خدمت میں حاضریاں لگا رہی تھیں۔ کراچی سے حضور ننھے میاں صاحبؒ کے عظیم خلیفہ مولوی عبدالقادر شاہ صاحب تشریف لائے۔ ایبٹ آباد سے حضرت اعجاز میاں صاحب تشریف لائے۔ اور کراچی کے پروفیسر عبدالغنی شاہ صاحب بھی تشریف لائے۔ جو بریلی شریف سے آتے ہوئے اور کراچی جاتے ہوئے حضرت کی حاضری میں حیدرآباد رک گئے جنھوں نے بریلی شریف سے نوازے ہوئے تبرکات کی زیارت بھی کرائی۔

اوصاف حمیدہ:

چہرۂ اقدس ایسا پرنور کہ دل چاہے دیکھتے ہی چلے جاؤ۔ نگاہ ہٹنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ سارا

Marfat.com

پیکر مبارک ہی پر کشش و سحر کر دینے والا تھا۔ روحانیت کا یہ عالم تھا کہ کسی کی جرات نہیں ہوتی تھی کہ آنکھ ملا کر بات کرے۔ صرف حضرت مولوی عبدالقادر صاحب (کراچی) اور حضرت اعجاز میاں صاحب (ایبٹ آباد) والے ان کے قریب ہوتے تھے۔ اور گفتگو فرماتے تھے بہت تھوڑے وقت میں اتنا ہی دیکھ پایا تفصیل اوصافِ حمیدہ کی وہی رقم کر سکتا ہے جس نے طویل مدت حضرت کے قدموں میں وقت گزارا ہو۔

آپ کے اوصافِ حمیدہ میں ایک واردات میں یہاں ضرور تحریر کروں گا جو بذات خود میرے ساتھ پیش آئی۔ جس کی رو سے اہل علم وعرفان و اہل نظر صاحب حال آپ کی بلند ترین قوت روحانیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دوران قیام ایک محفل سماع بتاشہ گلی میں حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کے گھر منعقد ہوئی غالباً ۲۶ رشریف کی محفل تھی۔ جس کی صدارت آپ فرمارہے تھے۔ چھٹن بابو قوال محفل سماع پڑھ رہے تھے۔ بے تحاشہ پبلک تھی جگہ بہت کم تھی۔ محفل میں روحانی آگ برس رہی تھی۔ میں بھی بہت پریشان تھا کہ مجھے ٹکنے کے لیے ذرا جگہ نہیں مل رہی تھی۔ بڑی مشکل و کوشش سے قوالوں کے بیچ جوتیوں میں ٹکنے کی جگہ میسر آئی۔ اب مشکل یہ کہ حضرت کو نذر کس طرح پیش کروں ایک تو وہاں تک پہنچنے کا راستہ نہیں مل رہا تھا دوسرے یہاں سے اٹھا تو یہ جگہ بھی چلی جائے گی لیکن دل و حالت بے قابو ہو رہے تھے اور مسند پر جا کر پھول پیش کرنے پر مجبور کر رہے تھے۔ لہذا ہمت کی اور دھکا پیل سے نمٹتے ہوئے حضرت کی مسند تک پہنچا اور نذر پیش کی۔ نذر پیشی کے بعد سوچا اب تو یہاں پہنچ چکا ہے اب کیا پتہ دوبارہ آنا ہو یا نہ ہو لہذا حضرت کی دست بوسی و قدم بوسی بھی کرتے چلو بہت کوشش کی لیکن رش میں موقع ہی نہیں مل رہا تھا لہذا مایوس ہو کر سوچا کہ حضرت کے گھٹنے تک تو رسائی ہے چلو اسے ہی چوم لیتا ہوں لہذا جوں ہی میں نے حضرت قبلہ شاہ محمد جعفر میاں صاحب کے گھٹنہ پر سر رکھا اور چوما۔ فی الفور مجھ پر ایک بجلی سی گرگئی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ''گیارہ ہزار ووٹ کا کرنٹ میرے سر سے داخل ہو کر میری کمر کے آخری حصہ پر ختم ہو رہا ہے۔ پھر بہت ہیوی کرنٹ نے گردن اور کولھے تک بھی آنے جانے کی گردش شروع کر دی میرا اس مقام کا پہلا واقعہ تھا۔ حالت میری بے قابو غیر ہو رہی تھی اپنی جگہ پہنچنا

Marfat.com

مشکل ہورہا تھا لوگوں نے پکڑ کر دور کرتے ہوئے مجھے اپنی جگہ پہنچایا۔ اپنی جگہ پر بیٹھنے کے بعد بھی حالت جوں کی توں جاری تھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں یہ کیا چیز ہے یہ مجھے کیا ہورہا ہے کس کے پاس جا کر کس سے علاج کراؤں۔ بس ایک ہی بات سمجھ میں آئی کہ دعا کرسو اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا کہ بارالہٰ میری حالت درست فرما نارمل حالت عطا فرما۔ اور سرکاری نیازیہ درود شریف بھی پڑھنا شروع کر دیا۔ قریب آدھے گھنٹہ تک یا کچھ زائد مذکورہ بالا یہ روحانی کرنٹ پوری طاقت وشدت کے ساتھ میرے جسم میں تہلکہ مچاتا رہا۔ بعد آدھا گھنٹہ کم ہونا شروع ہوا۔ اور آہستہ آہستہ کم ہوتے ہوتے نہ جانے کب ختم ہوا اس لیے کہ میں بے جان ہو چکا تھا۔ ہوش وخرد بیکار ہو چکے تھے کام نہیں کر رہے تھے ایک عجیب وغریب قسم کا نشہ مجھے بے ہوش کیے ہوئے تھا محسوس سب کر رہا تا لیکن سمجھ کچھ نہیں آرہا تھا پورا پیکر بے خودی میں ڈوبا ہوا تھا۔ پورا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا اور چکنا چور تھا۔ بلکہ مجھے معلوم ہی نہیں ہورہا تھا کہ میرا جسم ہے بھی یا نہیں یہ کہاں چلا گیا۔ میرے ساتھی اس عالم میں بھی مجھے سنبھالتے ہوئے میرے گھر یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد لائے۔ اس وقت واردات کا کیف وسرور اور نشہ کئی دن میں جا کر ختم ہوا اور نارمل ہوا۔ میری زندگی کا یہ روحانی واقعہ ایک روحانی یادگار اب میرے حضرت قبلہ شاہ محمد جعفر میاں صاحبؒ کو جاننے پہچاننے میں کیا باقی رہ گیا تھا کہ وہ کس بلند ترین مقام کی ہستی ہیں ان کی اصلی روحانی آخری حد تک کی قوت تو صرف اللہ جانے مجھے تو صرف گھٹنہ تک سوچنا اور رہنا ہے کہ صرف ایک مرتبہ چھونے چومنے سے میرا حشر نشر یہ ہو گیا تو آگے کیا نقشہ ہوگا۔ اللہ جانے وہ جائیں۔ اسی موقعہ پر میں نے بے بی سعدیہ نیازی اور ڈاکٹر محمد علی کے سر پر حضرت کا خصوصی ہاتھ پھروایا تھا اور اسی محفل میں حضرت صاحب کے دست پاک پر ذکی نیازی، رضی نیازی بیعت کیے گئے تھے

خدماتِ سلسلہ عالیہ نیازیہ در شہر حیدر آباد:

گو حضرت قبلہ نے شہر حیدر آباد میں چند یوم ہی قیام فرمایا لیکن خاصی بڑی تعداد میں لوگ اپنے دست مبارک پر بیعت فرما کر سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں داخل فرمائے۔ یہ تو محض چند یوم کا آنکھوں دیکھا تبصرہ ہے جب کہ اصلی خدمات تو آپ کی ہندوستان والے متعلقین وذمہ داران ہی

Marfat.com

بتائیں گے لیکن یہاں تو یہ عالم رہا تھا کہ جس نے مجھے آپ کو دیکھا وہ یہ کہتا ہوا کام سے گیا۔

دین و ایمان کیے حوالہ تیرے
کس قدر اعتبار رہے ساقی
(سخی)

وصال بے مثال:

آپ کا وصال۔۔۔۔۔۔۔۔۔ء بروز۔۔۔۔مطابق۔۔۔۔۔ھ بریلی شریف میں ہوا اور وہیں آپ کی تجہیز و تکفین ہوئی جوں ہی کسی ذریعہ سے وصال کی تاریخیں میں خالی جگہ میں پر کر دی جائے گی۔

Marfat.com

(۴)

اجمالی تذکرۂ حیات

نبیرۂ قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ

حضرت قبلہ شاہ محمد صادق عرف سچے میاں صاحبؒ

نیاز بزرگ چہارم اور بریلوی شہزادہ دویم

جنہوں نے حضرت میکش میاں صاحبؒ کے اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے اپنی خدمات کا خاصہ حصہ ڈالا۔

حضرت قبلہ دریک نظر:

۱۔ خاندانی نام: حضرت قبلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔محمد صادق صاحبؒ

۲۔ والد ماجد: حضرت قبلہ مہدی میاں صاحبؒ

۳۔ حسب ونسب: مطابق والد ماجد (فاروقی وفریدی)

۴۔ مرشد والا:

۵۔ وابستگی سلسلہ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے خلافت واجازت: حضرت قبلہ میکش میاں صاحب اکبرآبادی

Marfat.com

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش:

۹۔ تاریخ وصال:

۱۰۔ مقام وصال: بریلی شریف

۱۱۔ آل اولاد: پچھلے اوراق میں تفصیلات دی جاچکی ہیں

نوٹ: معلوماتی حاصل ہونے پر خالی جگہ پر بھی کردی جائے گی اضافی معلومات بڑھا بھی دی جائیں گی۔

۱۲۔ پاکستان کے دورے: اوّل ۱۹۷۰ء، دویم۔۔۔۔۔۔، سویم۔۔۔۔۔۔

تعارف: (خصوصی واختصاری):

آپ حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کے چار نواسوں میں سے تیسرے نمبر کے نواسہ اور آپ کے داماد حضرت قبلہ مہندی میاں صاحبؒ کے فرزند ارجمند تھے۔

آپ اپنے بھتیجے حضرت قبلہ جعفر میاں صاحبؒ ۱۹۶۹ء کے بعد ۱۹۷۰ء میں پاکستان تشریف لائے۔ یہ آپ کا پہلا دورہ پاکستان تھا۔ جس میں آپ کے دو بڑے صاحبزادگان حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب اور حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ مسعود حسین نیازی عرف گوہر میاں صاحب (پی ایچ۔ ڈی علی گڑھ) آپ کے ساتھ ساتھ ہی آئے تھے۔ حضرت اوّل کراچی اپنی صاحبزادی صاحبہ کے گھر آ کر ٹھہرے بعدہ حیدرآباد تشریف لائے۔ حضرت قبلہ سچے میاں صاحب جب پہلی مرتبہ اپنے دونوں مذکورہ شہزادوں کے ساتھ پاکستان تشریف لائے تو شہر حیدرآباد میں حضرت مولوی شفیق الرحمٰن صاحبؒ کے مکان واقع کانگریس گلی بالمقابل چھوٹکی گٹی تھانہ پر قیام فرما ہوئے۔

اوصاف حمیدہ:

آپ قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کے نبیرہ ہوتے ہوئے کسی تعریف وتوصیف کے محتاج نہیں وہی تمام خوبیاں جلوہ گر تھیں جو ان کے بزرگوں میں تھیں دیکھا کہ ہنس مکھ مکھڑا۔ کم گو

Marfat.com

جامع گو۔ ہر معاملات سنجیدہ سے لینا ہر نیازی وغیر نیازی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا۔ شفقت و محبت۔ بڑی بہ رعب شخصیت بڑی پر کشش ادائیں تھیں۔

خدمات سلسلۂ عالیہ نیازیہ در شہر حیدرآباد:

گو حضرت صاحب نے بھی پہلے دورۂ پاکستان میں حیدرآباد شہر میں ہفتہ سے بھی کم یوم قیام فرمایا۔ لیکن چوبیس گھنٹہ آپ کی بھی نشستیں مجلسیں جاری رہتی تھیں۔ جس میں تعلیم و تربیت نیازی مریدین کے ساتھ آنے والے لوگوں پر خصوصی توجہ فرماتے رہتے بہت تھوڑا سا وقت چوبیس گھنٹہ میں آرام فرماتے بقیہ تمام وقت مخلوق خدا پر صرف فرماتے۔ اس سے پہلے دورۂ پاک پر حیدرآباد میں میرے ماموں عبدالسلام پہلوان نیازی بھی دیگر لوگوں کے ساتھ آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے۔

آپ نے اپنے بھتیجے حضرت قبلہ جعفر میاں صاحبؒ کی طرح ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (میکش میاںؒ) کے پلیٹ فارم سے مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے اپنے حصہ کا کام اور کردار نہایت احسن طریقہ سے انجام فرمایا۔ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے روح رواں دوئم جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب اپنے جمیع رفقائے کار کے ساتھ حضرت صاحب کی خدمت کے لیے تن، من، دھن کے ساتھ اس وقت تک آپ کی خدمت میں دست بستہ کھڑے رہے جب تک کہ حضرت اپنا حیدرآبادی پروگرام ختم کر کے حیدرآباد کے شہر سے چلے نہیں گئے۔ حضرت نے اپنے اس دورۂ حیدرآباد کے دوران مریدین و معتقدین کی دل جوئی بھی خوب کی ان کی دعوتوں پر ان تمام کے گھروں پر جا کر انھیں خوش کیا۔

اس پہلے دورۂ پاکستان کے موقعہ پر ایک خاص الخاص واقعہ دیکھنے میں آیا اور وہ یہ کہ حضرت قبلہ سچے میاں صاحب جب واپس اپنے ملک بھارت ہوئے تو چھوٹے بیٹے حضرت قبلہ گوہر میاں صاحبؒ کو تو ساتھ لے گئے اور سب سے بڑے بیٹے حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ کو پاکستان چھوڑ کر گئے انھیں حکم دیتے ہوئے کہ آپ کو اب یہاں ہی رہنا ہے اور مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہے۔ ویسے بھی بریلوی شہزادوں میں

Marfat.com

سے یہاں کسی کی مستقل رہائش رقیام نہیں لہذا تم یہاں رہ کر سلسلہ عالیہ کے لیے اچھا کام کر سکتے ہو۔اور پھر واقعی حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب نے اپنا کماحقہ حق ادا کیا جس کی تفصیل ان کے اجمالی تذکرۂ حیات میں دی جائے گی۔

بعدہ ۱۹ ء میں پھر آپ نے پاکستان کا دورہ کیا یعنی یہ آپ کا دوسرا دورہ تھا۔اس مرتبہ آپ اکیلے ہی تشریف لائے تھے۔اوّل کراچی اپنی صاحبزادی صاحبہ کے پاس قیام فرمایا بعد چار پانچ دن حیدرآباد کو بھی دیئے۔اس دوسرے دورہ میں آپ نے حضرت خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب کا مکان ڈی ۴۴/ یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد میں قیام فرمایا لہذا میزبانی کے فرائض محترمہ بیگم صاحبہ صوفی محمد سخی نیازی نے انجام دیئے بہت دل چسپی اور محبت و خدمت کے ساتھ اس دوسرے دورے میں جہاں آپ نے کچھ اور لوگ اپنے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلۂ عالیہ میں داخل کیے وہیں جناب خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب کو صرف تبلیغ کی خلافت بھی عطا فرمائی۔

ء میں آپ نے پھر ایک دورہ پاکستان کا کیا یہ آپ کا تیسرا دورہ تھا۔اس مرتبہ آپ صرف کراچی میں رہے۔کراچی والوں نے آپ کو گھیرے رکھا اور حیدرآباد نہیں آنے دیا یعنی آپ کی قربت و محبت و نشستوں اور مہمان نوازی سے شہر حیدرآباد کے لوگ محروم رہ گئے اور آپ کراچی سے ہی واپس اپنے وطن چلے گئے۔بریلوی شہزادوں میں حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ کو بھی یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ تین مرتبہ پاکستان تشریف لائے۔

وصال بے مثال:

آپ کا وصال ــــــ ء بروز ــــــ مطابق ــــــ ھ بریلی شریف میں ہی ہوا اور وہیں آپ کی تجہیز و تکفین ہوئی۔

نوٹ: آپ کے صاحبزادگان کی تفصیل پچھلے اوراق میں دی جا چکی ہے یعنی صفحہ نمبر ــــــ پر

Marfat.com

(۵)

اجمالی تذکرۂ حیات

نبیرۂ سراج السالکین قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ

حضرت قبلہ شاہ محمد نقی صاحبؒ عرف محبوب میاں صاحبؒ

نیازیہ بزرگ پنجم اور بریلوی شہزادہ سویم

جنھوں نے حضرت میکشن صاحب کے اس ذیلی نیازی ثانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ نیازیہ بریلوی کے لیے اپنی خدمات کا شاندار حصہ ڈالا۔

حضرت قبلہؒ۔ دریک نظر:

ا۔	خاندانی نام:	حضرت قبلہ-----------محمد نقی صاحبؒ
۲۔	والد ماجد:	حضرت قبلہ مہدی میاں صاحبؒ
۳۔	حسب ونسب:	مطابق والد ماجد (فاروقی وفریدی)
۴۔	مُرشد والا:	
۵۔	وابستگی سلسلۂ رُوحانی:	سلسلۂ عالیہ نیازی بریلوی
۶۔	عطائے خلافت واجازت:	

Marfat.com

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: بریلی شریف

۹۔ تاریخ وصال:

۱۰۔ مقام وصال: بریلی شریف

۱۱۔ آل اولاد: پچھلے اوراق میں تفصیلات لکھی جا چکی صفحہ نمبر۔۔۔۔ پر ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ: جب بھی بقیہ معلومات حاصل ہوئیں خالی جگہ پر کردی جائیں گی۔

تعارف: (خصوصی وخاص)

آپ حضرت قبلہ شاہ محمد نقی صاحبؒ عرف محبوب میاں صاحب اپنے چھوٹے بھائی حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ کی آمد ۱۹۷۰ء کے بعد ۱۹۷ ء میں پاکستان تشریف لائے۔ آپ نے بھی بریلی شریف آقاؤں رشہزادوں کی طرح شہر حیدرآباد کو بڑی خصوصی رونق بخشی۔ آپ نے بھی چند یوم یعنی ایک ہفتے کے لگ بھگ شہر حیدرآباد میں قیام فرمایا۔ آپ نے بھی چھوٹے بھائی سچے میاں صاحب کی طرح سارا قیام مولوی شفیق الرحمٰن صاحبؒ کے مکان واقع کانگریس گلی حیدرآباد میں ہی فرمایا۔

حسب معمول روحِ رواں دویم جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ (ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد) اپنے رفقائے کار (عبدالحمید نیازی، حافظ امین، فاروق نیازی شریف۔ فرید نیازی وغیرہ کے ساتھ حضرت کی خدمت میں کانگریس گلی پہنچ گئے۔ اور چوبیس گھنٹے کی خدمت کے لیے اپنے رفقائے کی ڈیوٹیاں لگا دیں جس میں سب سے زیادہ اور سب سے آگے آگے جناب فاروق نیازی آر۔ ایم۔ ایس والے رہے۔ جناب فاروق نیازی صاحب حضرت کے بہت قریب رہے اور اس طرح فاروق میاں نے ان کا دل جیت لیا اور پھر بعدہ ان کو حضرت محبوب میاں صاحبؒ نے خوب نوازا۔

آپ نے بھی چوبیس گھنٹوں کی تعلیم و تربیتی نشستیں حضرت مولوی شفیق الرحمٰن صاحبؒ کے مکان پر قایم فرمائیں جس میں لوگ جوق در جوق آتے رہے۔ آپ کی تعلیمات سے فیض

Marfat.com

پاتے رہے اور بیعت بھی ہوتے رہے۔ نیازیہ مریدین کے ساتھ ساتھ شہر حیدرآباد کے عام لوگ بھی خاصی تعداد میں آپ کی زیارت وحاضری کے لیے آتے جاتے رہے۔ نیازیوں کے گھروں پر دعوتوں کا سلسلہ بھی چلتا رہا آپ سب کا دل رکھتے اور دعوت قبول فرماتے۔ غیروں کے ساتھ بھی آپ بڑے شفیق ومحبّ تھے۔ اوراسی طرح صرف چند یوم میں آپ نے بھی خاصی تعداد میں لوگ اپنے دست مبارک پر بیعت فرما کر سلسلۂ عالیہ میں داخل کیے اور سلسلہ عالیہ کو وسعت فرمائی یعنی اپنا حصہ شامل کیا حضرت قبلہ میکش میاں صاحب کے ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے پلیٹ فارم سے آپ نے بھی بہت احسن طریقہ سے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے کام کو آگے بڑھایا۔ سلسلہ عالیہ نیازیہ کی سرکاری تعلیمات وتربیت کے ایسے نقوش چھوڑ گئے کہ بعد والوں نے خوب فیض پایا۔ روح رواں دوئیم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (میکش میاں صاحبؒ) جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب بمعہ اپنے رفقائے کار حضرت محبوب میاں صاحبؒ کی خدمت میں آخری وقت تک حاضر رہے کہ جب تک وہ حیدرآباد سے واپس اپنے وطن روانہ نہ ہو لیے۔ اور ہر طرح سے حضرت کا خیال رکھا۔

بڑے اہم بول:

جناب فاروق نیازی صاحب ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے ایک بڑے سرگرم کارکن تھے اور سلسلۂ عالیہ کی اس پلیٹ فارم سے بہت حسین وجمیل خدمات پیش کیں اس لیے یہ خصوصی پیرا یہاں ان کی نذر کر رہا ہوں باری تعالیٰ انھیں جنت الفردوس میں بلند درجات سے نواز فرمائے (آمین) حضرت قبلہ محبوب میاں صاحبؒ کے حیدرآباد میں قیام کے دوران جناب فاروق نیازی صاحب نے آپ کی بے حد خدمت کی اور حضرت کے بہت ہی قریب ہو گئے اور حضرت بھی ان سے بہت خوش ہوئے اور ان پر مہربان ہو گئے اور بات بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچی کہ شہر حیدرآباد کے لیے جناب فاروق نیازی صاحبؒ کو اپنا نائب بنا گئے۔ حضرت پڑھنے پڑھانے تعویز گنڈوں عام معالجی نسخہ جات وغیرہ یعنی نیازیہ خزائن میں سے ان کو بہت کچھ نواز گئے اور فرما گئے مجھ سے ہمیشہ رابطہ قائم رکھنا۔ جب حضرت انڈیا واپس چلے گئے تو جناب فاروق

Marfat.com

صاحب نے بڑے والہانہ ومضبوط روابط سدا قایم رکھے۔ یعنی خط وکتابت جاری رہتی تھی حضرت قبلہ محبوب میاں صاحبؒ ان پر اس قدر مہربان ہوئے کہ بریلی شریف میں بیٹھے بیٹھے جناب فاروق صاحب کو خلافت واجازت بھی عطا کر دی۔ خلافت واجازت ملتے ہی فاروق بھائی یہ کہ بدل گئے اور حیدرآباد کے دونوں سینٹروں یعنی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (حضرت سید فتح محمد صاحب) اور ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (حضرت میکش صاحب) جو کلی طور پر اپنے مرکز بریلی شریف کے لیے مرکزی کام کرتے ہیں کٹ گئے آنا جانا بھی بہت کم کر دیا اور خفیہ خفیہ اپنے ہاتھ پر مرید کرتے رہے۔ خلافتیں بھی دیتے لیکن افسوس صد افسوس مرکزی نیازیہ سینٹر کے انعقادات کے مواقعہ پر کبھی اپنا مرید یا خلیفہ نہیں لائے کہ تعارف کراتے خفیہ خفیہ کی جگہ کھل کر مرکز کے لیے تبلیغی وتوسیعی کاموں میں انھیں لگاتے ہاتھ بٹاتے۔ آج تک پتہ نہیں چل سکا کتنے مرید و خلیفہ انھوں نے بنائے۔ اپنے آخری وقت میں عجیب کام کر گئے کہ اپنے تمام مریدین وخلفاء کو اپنے پروں میں چھپائے رہے جس سے سلسلہ عالیہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ خیر وہ جانیں سرکار جانیں یہ بڑوں کی بات ہے۔ چوں کہ ہمارے ساتھی تھے ہمیشہ دکھ رہے گا کہ ابتدا میں سلسلہ عالیہ کی شاندار خدمات پیش کیں جب کہ آخری وقت میں نہ جانے کیا کر گئے۔

اوصاف حمیدہ:

نبیرۂ سراج السالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحبؒ ہوتے اس موضوع پر کچھ کہنے سننے کی ضرورت ہی نہیں ماسوا یہ کہ جیسے آپ کے بزرگ ویسے ہی آپ تھے۔ سراپا مکمل پیکر دیدہ ورولائق صد مدح۔

خدمات سلسلۂ عالیہ نیازیہ:

تمام عمر ہی پاک آپ نے خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلوی شریف میں رہ کر سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے وقف کی ہوئی تھی۔ وہاں سے آئے ہوئے نیازیہ مریدین وہاں کی آپ کی خدمات کے واقعات سنا کر تعریف توصیف کرتے رہتے تھے جب کہ شہر حیدرآباد چھوٹے بھائی سچے میاں صاحبؒ کی طرح بہت مختصر چند روزہ قیام فرمایا لیکن چین سے نہیں رہے جو بیس گھنٹہ لوگوں کے

Marfat.com

درمیان بیٹھے رہا کرتے نیازیوں کا تعلیم وتربیتی سلسلہ چلتا رہا اور نئے لوگ ہاتھ پر بیعت فرما کر سلسلہ عالیہ نیازیہ میں داخل کر کے سلسلہ کی وسعت کا کام جاری رکھتے۔ آرام بہت کم کیا سخی اپنے بزرگوں کی طرح کہ جس نے جو مانگا دیا بہر حال فاروق بھائی بڑے خوش قسمت تھے کہ حضرت کو خوب خوب لوٹا اوران کا حق بھی بنتا تھا کہ صوفی سخی نیازی صاحب کی ان کی تعلیمات وعمل کی روشنی میں حضرت کی چوبیس گھنٹہ خدمات انجام دیں۔ ماشاءاللہ

وصال بے مثال:

آپ کا وصال ۔۔۔۔۔ء بروز۔۔۔۔۔۔۔۔۔مطابق۔۔۔۔۔۔۔۔۔ھ بریلی شریف میں ہی ہوا۔ اور وہیں آپ کی تجہیز وتکفین ہوئی

نوٹ: (۱) آپ کی اولاد سے متعلق معلومات پچھلے صفحات نمبر۔۔۔۔ پر رقم کی جا چکی ہیں۔

(۲) دوئم یہ کہ مستقبل کا کوئی حیدرآبادی مورخ مزید معلومات حاصل ہونے پر خالی جگہ پر کرے گا۔

Marfat.com

(٦)

اجمالی تذکرۂ حیات

نبیرۂ قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ

حضرت قبلہ شاہ زین العابدین صاحبؒ عرف عابد میاں صاحب بریلوی

نیازیہ بزرگ ششم اور بریلوی شہزادہ چہارم

جنھوں نے حضرت میکش میاں صاحبؒ کے اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد ۱۹۶۲ء کے پلیٹ فارم سے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالی نیازیہ میں اپنی خدمات کا اچھا حصہ شامل فرمایا۔

حضرت قبلہ در یک نظر:

۱۔	خاندانی نام:	حضرت قبلہ۔۔۔۔زین العابدین صاحبؒ
۲۔	والد ماجد:	حضرت قبلہ شاہ تقی الدین صاحب عرف عزیز میاں صاحبؒ
۳۔	حسب ونسب:	مطابق والدِ ماجد
۴۔	مرشدِ والا:	
۵۔	وابستگی سلسلۂ روحانی:	سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی
۶۔	عطائے خلافت واجازت:	

Marfat.com

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: ۔۔۔۔۔بریلی شریف

۹۔ تاریخ وصال:

۱۰۔ مقام وصال: بریلی شریف اور وہیں تجہیز و تکفین ۔۔۔۔۔۔ہوئی۔

۱۱۔ پاکستان کے دورے: آپ قریب ۱۹۸۰ء سے ہر سال یا وقفہ ایک سال۔ اپنے وصال تک مسلسل پاکستان آتے رہے کلی طور پر کراچی تک رہے جزوی طور پر حیدرآباد میں کام کیا۔

۱۲۔ آل اولاد: پچھلے اوراق پر تفصیل سے رقم کردیا گیا ہے۔

نوٹ: خالی جگہیں مستقبل میں معلومات حاصل ہوتے ہی پر کردی جائیں گی۔

تعارف (خصوصی واختصاری):

حضرت قبلہ شاہ زین العابدین عرف عابد میاں صاحبؒ امام السالکین قبلہ حضور شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ کے تیسرے نمبر کے بیٹے تھے۔ آپ ۱۹۸۰ء کے لگ بھگ پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لائے تھے بعدہ پھر تو قریب ہر سال ہی تشریف لا لا کر پاکستان میں مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے اپنی خدمات پیش کرتے رہے۔ آپ ہمیشہ ان اپنے دوشہزادوں (بیٹوں) کو ضرور ہمراہ ساتھ لائے تھے۔ تاکہ مستقبل میں پاکستان میں سلسلہ عالیہ نیازیہ کی تبلیغ کا کام ان کے سپرد سونپا جائے تو بہ آسانی شروع کرسکیں گے کیوں کہ یہاں کی ہر چیز سے واقف ہو چکے ہوں گے۔

اوصاف حمیدہ:

نبیرہ سراج السالکین ہوتے ہوئے آپ بھی اس مقام پر کچھ کہنے سننے کے محتاج نہیں کہ جیسے آپ کے بزرگ ویسے ہی آپ تھے۔

خدمات سلسلہ عالیہ نیازیہ:

حضرت صاحب نے مشن تبلیغ و توسیع کے لیے حیدرآباد کی بجائے کراچی کو اپنا مرکز بنایا

Marfat.com

تھا۔اور اکثر وہیں سے ہو کر بریلی شریف واپس چلے جاتے تھے۔جزوی طور پر شروع شروع میں ضرور شہر حیدرآباد کو بھی رونق بخشی اور یہ اعجاز حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ کے ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کو خاص رہا کہ ان کے یہاں قیام فرما کر اور ان کو خدمت کا موقع دے کر سلسلہ عالیہ نیازیہ کے کام کو کچھ نہ کچھ وسعت دی اور یہ اس لیے کہ حیدرآباد کو ایک آدھ دن یا چند گھنٹے دے کر فوراً کراچی واپس ہو جاتے تھے۔اوّل دورہ آپ نے حیدرآباد میں کیا تو لطیف آباد نمبر۲ کے کسی غیر معروف شخص کے مکان پر قیام فرمایا جہاں کافی مرید کیے جن میں مشہور مرید جناب شریف نیازی صاحب تھے جن کا مکان لطیف آباد نمبر۱۱ میں ہے اور جوتے کا کارخانہ پکا قلعہ حیدرآباد میں تھا۔سال یاد نہیں دوسرا دورہ آپ کے رمضان کے مہینہ میں کیا جس میں آپ کے ساتھ آپ کے دونو جوان بیٹے بھی تھے۔اس دوسرے میں آپ چار پانچ دن صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے مکان ڈی ۴۴/ یونٹ نمبر۹ لطیف آباد پر قیام فرمایا اور یہیں سے کراچی واپس چلے گئے۔اس دورہ میں بھی آپ نے کچھ نہ کچھ تو مرید اپنے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل کیے ہوں گے ۔تیسرا دورۂ حیدرآباد انھوں نے حضرت شاہ شوکت حسین نیازی صاحب کی دعوت پر کیا تھا۔ایک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے سالانہ عرس مبارک پر آپ صرف ایک دن کے لیے تشریف لائے تھے۔حضور قبلہؒ کے عرس میں شرکت بھی فرمائی۔کچھ دیر مسند پر بیٹھ کر عرس مبارک کی صدارت بھی فرمائی بعدہ اس موقعہ پر حضرت عابد میاں سرکار نے اپنے چھوٹے بھائی کو سلسلۂ عالیہ سہروردیہ سے خلافت بھی عطا فرمائی۔اس مرتبہ بھی آپ نے اپنا قیام جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کے گھر ہی فرمایا۔

قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کے دوروں میں سے سب سے زیادہ دورے حضرت قبلہ عابد میاں صاحبؒ نے پاکستان کے فرمائے لیکن خصوصی توجہ کراچی پر ہی رکھی کہ وہیں آکر وہیں سے واپس جاتے رہے لہٰذا حیدرآباد کے ان مریدین نے بھی کراچی سے ہی رشتہ جوڑے رکھا اور حیدرآباد کے نیازیوں سے ہمیشہ دور رہے کبھی کبھار شریف نیازی نمبر۱۱ لطیف آباد والے سالانہ عرسوں میں آجایا کرتے تھے جب کہ نبیرہ حضرت قبلہ

Marfat.com

شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ نے برائے مشن وتبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی اپنی بقیہ تمام آخری زندگی پاکستان کے لیے وقف کر دی تھی اور نبیروں میں پاکستان میں سب سے زیادہ مرید انھوں نے ہی بنائے اور سلسلۂ عالیہ کو حضرت قبلہ اعجاز میاں صاحب کی طرح عظیم وسعت دی۔

وصال بے مثال:

آپ کا وصال بے مثال بھی۔۔۔۔۔سنہ بروز۔۔۔۔۔مطابق۔۔۔۔سنہ ھ بریلی شریف میں ہوا اور وہیں آپ کی تجہیز وتکفین ہوئی۔

نوٹ:

جوں ہی حضرت سے متعلق مزید معلومات وتفصیلات ملیں خالی جگہیں بھی پر کر دی جائیں گی اور مزید یہ کہ آپ کے حالات وواقعات کو قلم بند کر دیا جائے گا۔

Marfat.com

(۷)

اجمالی تذکرۂ حیات
نبیرۂ سراج السالکین شاہ محی الدین
عرف ننھے میاں صاحبؒ بریلوی

حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ
عرف شوکت میاں۔ بریلوی

نیازیہ بزرگ ہفتم اور بریلوی شہزادۂ پنجم

آپ نے بھی حضرت قبلہ میکش میاں صاحب کے اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد قایم (۱۹۶۲) کے پلیٹ فارم سے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے اپنی عظیم وشاندار خدمات پیش کیں۔

حضرت قبلہ دریک نظر:

۱۔ خاندانی نام: حضرت۔۔۔۔محمد شوکت حسین صاحبؒ

۲۔ والد ماجد: حضرت شاہ محمد صادق عرف سچے میاں صاحبؒ

Marfat.com

۳۔ حسب ونسب: مطابق والدِ ماجد

۴۔ مرشدِ والا: قبلہ حضور شاہ محمد تقی عرف عزیز میاں صاحبؒ

۵۔ وابستگی سلسلۂ عالیہ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ عطائے خلافت واجازت: والد ماجد حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش: بریلی شریف

۹۔ تاریخ وصال: ۲۸ ر ستمبر ۱۹۹۱ء شب، سنیچر نماز عشاء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

۱۰۔ مقام وصال: کراچی۔

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: تمام مجازی وحقیقی بریلی شریف میں ہوئی

۱۲۔ پتہ: بوقت وصال مکان نمبر بی/۶ لانڈھی نمبر ۶ کراچی تھا

۱۳۔ ذریعہ معاش: گورنمنٹ ملازمت سے ریٹائر

تعارف (خصوصی واختصاری)

حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ کے سگے نواسہ حضرت قبلہ شاہ محمد صادق عرف سچے میاں صاحبؒ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے۔ اپنے پہلے دورہ پاکستان ۱۹۷۰ء میں حضرت سچے میاں صاحبؒ دو بڑے بیٹوں حضرت شوکت میاں صاحبؒ اور حضرت گوہر میاں صاحب مدظلہ العالی کے ہمراہ تشریف لائے تھے واپسی پر حضرت گوہر میاں صاحب کو اپنے ساتھ واپس بریلی شریف لے گئے اور حضرت شوکت میاں صاحبؒ کو اپنے خصوصی حکم سے پاکستان میں چھوڑ گئے کہ حضور قبلہؒ کی ذریت پاک میں سے کوئی پاکستان میں نہیں ہے تمھیں یہ قربانی پیش کرنی ہے کہ آخری سانس تک پاکستان میں رہ کر سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی تبلیغ وتوسیع کے لیے کام کرنا ہے اور کوئی کسر باقی نہ رہے اپنی صلاحیتوں کے استعمال میں سلسلہ عالیہ ترقی پاتے ہوئے بام عروج پر پہنچے اور تمام نیازیوں میں تم ایک صرف حضور قبلہؒ کی ذریت پاک میں سے ہمیشہ موجود رہو، حیات میں بھی اور بعد وصال بھی۔

Marfat.com

حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب نے والد ماجد کے حکم کی تعمیل میں اپنی بقیہ تمام زندگی سلسلۂ عالیہ کے لیے وقف کر دی اور کما حقہٗ حق ادا کیا۔ مستقل رہائش آپ نے کراچی میں رکھی پہلے ڈرگ روڈ پھر لانڈھی۔ بندرگاہ پر کچھ عرصہ گورنمنٹ نوکری بھی کی لیکن جب نوکری سلسلہ عالیہ کے کام میں رکاوٹ بنی تو نوکری چھوڑ دی اور آخری سانس تک وسعت سلسلہ عالیہ میں لگے رہے۔

آپ کے تعلیم و تربیتی موضوع پر کچھ کہنے سننے کی ضرورت ہی نہیں چوں کہ ہر پہلو سے آپ بریلی شریف سے ہی مکمل ہو کر آئے تھے۔ بس اپنے حصہ کا کام شروع کرنا تھا۔ سو کیا۔

اوصاف حمیدہ:

آپ اپنے بڑوں کی اولاد تھے کہ خوبیوں کا ایک مجموعہ ساتھ لیے ہوئے حقیر ناچیز کی کم علمی و کم فہمی کم اہلیت و کم لیاقت اس قابل کہاں کہ کما حقہ آپ کی شخصیت کو اجاگر کر سکے۔ تاہم باطن سے مدحت کے لیے از خود جو کچھ آ رہا ہے کم از کم وہ تو اپنی بساط بھر ان صفحات پر سجانے کی سعادت تو حاصل کر لوں۔ آپ کے اوصاف پر بہت زیادہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے بارہ سال آپ کو بہت قریب سے دیکھا ہے ایک ایک ادا دل و دماغ پر نقش ہے۔ لہٰذا بخل کی قلم اپنے کردار پر نہیں لگوا سکتا دل کھول کر اوصاف بیان کروں گا۔ متعصب یا ان کے میرے رقیب کچھ بھی نہیں۔ اہل نظر عشاق حضور قبلہؒ ضرور پسند فرمائیں گے اس لیے کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ توصیف حضرت ننھے میاں صاحبؒ سے لے کر حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ تک جاری ہے دوسری جانب بابا صاحب سے ملاقات ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تک کی پرواز لیے ہوئے ہے۔ چہرہ مبارک ایسا نورانی اور پرکشش کہ جو ایک بار دیکھے دیکھتا ہی رہ جائے اور بار بار دیکھنے کو دل چاہے اور یہ خوبی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی جمیع ذریت پاک میں رکھی ہے۔ لوگوں کو میں نے کہتے سنا کہ بریلی شریف والے سرکاوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ ایک یکتا و خصوصی مثال سانچے کے ذریعہ پیدا فرماتا ہے۔ سارے کے سارے ایک معلوم ہوتے ہیں خواہ حضرت شوکت میاں صاحب ہوں خواہ حضرت عابد میاں صاحبؒ ہوں اور قبلہ حسنی میاں صاحب کا تو جواب ہی نہیں

Marfat.com

چوں کہ وہ وان سب کے ظاہری سرچشمۂ حسن و جمال ہیں۔ لوگ ہی کہتے ہیں کہ ایسے سرکار کہیں نہیں پائے جاتے ماسوا اکا دکا جو کبھی کبھی کہیں نظر آ جاتے ہیں بہرحال ایسا حسن و جمال اور اس بڑی تعداد میں کہیں نہیں دیکھا جاتا۔ یہ تبصرے غیر نیازیوں کے ہیں ۔ حضرت شوکت میاں صاحب" میرے گھر کے کسی بھی کمرہ میں ہوتے اور اچانک جب بجلی چلی جاتی تو اس کمرہ میں آپ کا چہرہ مبارک مثل مشعل چمکتا دمکتا ہوتا تھا گو طبعیت میں حالت جلال موجود تھا لیکن خود کو ایسا بنایا ہوا تھا کہ کسی نے ماسوا حالت جمال کے کبھی جلال میں نہیں دیکھا۔ ظاہر میں بڑی علمی شخصیت بھی تھے گفتگو فرماتے تو مجلس کو جام کر دیتے لوگ دیکھتے ہی رہ جاتے کہ حضرت کیا فرما گئے۔ گفتگو فرماتے کہ پھول جھڑتے ۔ یہ ایک ادا آپ میں پہلی مرتبہ دیکھی جو پہلے کسی بزرگ میں نہیں دیکھ پایا کہ جب آپ بچوں میں بیٹھتے تو بالکل بچے جانے جاتے اور ان سے بچوں جیسی گفتگو کرتے انھیں اپنا یار دوست بنا کر۔ نوجوانوں اور جوانوں میں جوان و نوجوان نظر آتے۔ بڑی عمر و بوڑھوں میں ان جیسا بن کر گفتگو فرما رہے ہوتے۔ عورتوں میں ان کی شان و مقام کے مطابق تبلیغ دین فرما رہے ہوتے تھے اس ادائے قاتلانہ کے ثمرات بھی دیکھے کہ ٹولیوں کی ٹولیاں آپ کی نشست میں بیٹھنے کے لیے آئیں کبھی بچوں کی ٹولی۔ کبھی جوانوں کی ٹولی۔ کبھی بوڑھوں کی ٹولی۔ کبھی عورتوں کی ٹولی۔ سب کو آپ مطمئن اور خوش کر کے اپنی مجلس سے فارغ فرماتے۔ اس ادا نے تو آپ کی شخصیت کو مقناطیست حامل کیا ہوا تھا لوگ ٹوٹ کر آپ سے محبت کرتے اور انتظار میں ہوتے کہ کب میاں کراچی سے حیدرآباد آئیں اور علم و عرفان سے بھرپور ان کی مجلسوں میں بیٹھنے کا موقع ملے۔ اور پھر انھی لوگوں میں سے لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی ہوتے رہتے تھے۔ نہایت پسندیدہ و مقبول بزرگ تھے۔ اگر کوئی مرید یا متعلقہ غیر مرید غلطی کر دیتا تو معاف کرنے میں دیر نہیں کرتے نہ ہی چہرۂ اقدس پر ناراضگی کے آثار ہو تے۔ بڑے کھلے دل سے جمیع معاملات چلاتے تھے۔ کسی مسئلہ پر کوئی سوال کرتا تو فی الفور بغیر بخل اور بغیر کچھ چھپائے تفصیل سے اس کو قابل اطمینان جواب عطا فرماتے تمام اس کی تشنگی بجھاتے ہوتے۔ کبھی کوئی اپنا یا غیر کچھ مانگتا متعلق دنیا یا دین جو کچھ اختیار میں ہوتا فوراً عطا کر دیتے یہ سخاوت فریدی و نیازی کا عالم تھا۔ ایک یہ بھی بڑی پیاری ادا۔

Marfat.com

دیکھی کہ ان کا مرید کوئی پروگرام دنیاوی یا دینی کرنے کی اجازت مانگتا تو فوراً اجازت دے دیتے۔ دس منٹ بعد پھر آتا کہ حضرت پروگرام تبدیل کر کے یہ کرنا چاہتا ہوں تو فوری پھر اجازت عطا کر دیتے۔ کہ اچھا میاں ایسا کرلو۔ اسی طرح کوئی دس مرتبہ بھی ان کے پاس پروگرام تبدیل کرانے ان کے پاس آتا تو چہرۂ اقدس پر کبھی شکن نہ ہوتی۔ ہر مرتبہ خندہ پیشانی وخوش دلی سے فرماتے رہتے کہ ٹھیک ہے میاں جیسا چاہوں کرلو۔ لوگوں کے دل جیتنے اور مخلوق کو خوش رکھنے کی ان میں بڑی صلاحیت وخوبیاں تھیں مخلوقِ خدا کے ساتھ ساتھ اپنے مریدین سے بھی شدید محبت کرتے تھے جیسے ان کی نرینہ اولاد ہو۔ جب آتے ایک ایک مرید کی خیریت معلوم کرتے کسی مرید کی خیریت نہیں ملتی تو پریشان ہو جاتے اور خود اکیلے ہی اس کی خیریت لینے اس کے گھر پہنچ جاتے اور اس کی خیریت پاکر مطمئن ہوتے۔ کبھی بھی کسی کی دل آزاری ودل شکنی کرتے ہوئے نہ پائے گئے۔ عاجزی انکساری کا پیکر تھے۔ اپنے اعلیٰ حسب ونسب کچھ بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ کبر وریاء کا دور دور تک نام ونشان نہ تھا۔ سب کچھ ہوتے ہوئے حالت مسکینی اختیار کیے رہتے کہ سرکار دو عالم کی یہ بھی تو سنت ہے۔ کھانا بہت مختصر تھوڑا پرہیزی کھاتے خواہ کتنے ہی شاندار کھانے آگے لگے ہوں ہاں دوسروں کو دل کھول کر کھلاتے آپ کا خاص کھانا صرف ''دلیا'' تھا جو پکتا تھا اور تناول فرماتے۔ غریب مریدین کی بہت دست گیری فرماتے تھے۔ بہت مرتبہ دیکھا گیا کہ دن بھر جو مریدین نذریں پیش کرتے رہتے وہ پڑی رہتیں اور رات آنے والے مریدین میں سے جو سب سے غریب ہوتا دن بھر کی تمام نذریں اسے دے دیتے کہ لو میاں اپنے بچوں کے استعمال میں لے لینا اور خود جیب خالی کر کے سوتے۔ سیرت وکردار وہی اپنے بزرگوں جیسا اعلیٰ ترین انداز واداؤں سے بھرپور قاتلانہ تو گفتار بھی نرم وحلیم گھائلانہ تھی۔ جب وعظ وپند یا کسی بھی موضوع پر تقریر کرنے پر آتے تو بہت بڑے عالم وعارف معلوم ہوتے اور ایسے ایسے رموز سے پردے اٹھاتے کہ سامعین حیرت زدہ رہ جاتے۔ مریدین سے آپ ایک بڑا یارانہ دوستانہ ماحول بنا کر رکھتے تھے۔ انھیں فری رکھتے تھے فرماتے تھے کہ بھئی میں ایسی پیری مریدی نہیں چاہتا کہ سب بت بنے بیٹھے رہیں یعنی منہ بنا کر منہ بند کر کے بیٹھے رہنا مجھے پسند نہیں بولتے چالتے رہو دل کھول کر اپنی سناؤ اور دوسرے

Marfat.com

کی سنو لیکن مکمل ادب و آداب کے ساتھ زندہ دلی آپ کا شعار تھا ذرا بھی ماحول گھٹن پسند نہیں فرماتے تھے۔ ان کے اوصاف سے متعلق ذخائر میرے سینہ میں ٹھاٹھیں مار رہے ہیں چوں کہ بہت قریب سے ۱۲ سال ان کو دیکھا لیکن اختصار کے پیش نظر بس اتنا ہی پیش کر رہا ہوں۔

خدمات سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی:

۱۹۷۰ء کے بعد سے حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ ہر دو ایک سال کے بعد میرے ماموں خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی کے گھر ڈی/۲۹ میں آ کر چپ چاپ سے دو ایک روزہ رہ کر واپس کراچی چلے جاتے تھے چوں کہ خلیفہ عبدالسلام پہلوان ان کے والد حضرت سچے میاں صاحب کے مرید تھے اس لیے وہ ان کے پیرزادہ تھے۔ پھر اچانک باری تعالیٰ کا کرم ہوا کہ ۱۹۷۹ء سے لوگ حضرت شوکت میاں صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہونا شروع ہو گئے۔ ان ہی کے گھر پر اور اس طرح حضرت شوکت میاں صاحب اچانک کھل کر حیدر آباد شہر میں منظر عام پر آ گئے۔ اسی سال میرے ماموں خلیفہ عبدالسلام پہلوان نے میرا تعارف و ملاقات حضرت شوکت میاں صاحبؒ سے کرایا اور بتایا کہ یہ آپ کے بھی دادا پیر حضرت قبلہ ننھے میاں صاحبؒ کے نبیرۂ ہیں بس پھر کیا تھا قبلہ حضور دادا جان ننھے میاں صاحبؒ کا نام سن کر میری تو حالت ہی غیر ہوگئی کہ میرے دادا پیر حضور نے اپنے ایک لخت جگر پوتے (بیٹے) کو میرے اتنے قریب پہنچا دیا کہ صرف ایک کوارٹر کا فرق کہ میں کوارٹر ۳۰۔ڈی میں اور وہ کوارٹر ۲۹۔ڈی، ماموں کے گھر میں۔ جب میں نے حضرت شوکت میاں صاحبؒ کو دیکھا تو وہ نور و چمک دمک و حسن و جمال دیکھا کہ دیکھتا ہی رہ گیا اور یہ سمجھ لیا کہ یہ سب کچھ سر چشمہ دادا پیر حضور ننھے میاں صاحبؒ سے ان میں سیراب کیا جاتا رہا ہے لہٰذا میں نے اسی وقت سے ان میں اپنے دادا پیر قبلہ حضور میاں صاحبؒ کو پا کر اپنی دس سالہ پیاس بجھانے کے لیے ان کے پیچھے ہو لیا یعنی ان کی نشستوں اور مجلسوں میں بیٹھنا شروع ہو گیا جب بھی وہ کراچی سے آ کر ماموں عبدالسلام پہلوان کے گھر آ کر قیام فرماتے بہت سے لوگوں اور ان کے مریدوں کے ساتھ میں بھی ان کی صحبت میں بیٹھا کیا کرتا۔

بعد وصال حضرت خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ ۱۹۶۹ء میری روح شدید بے چین

Marfat.com

وبے حساب پیاسی تھی روحانی غذا کی ۔ وہ چاہتی تھی کہ جناب صوفی صاحبؒ نے مجھے جہاں چھوڑا وہیں سے کوئی رہبر استاد مجھے آگے لے کر چلے ۱۰ سال ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۹ء میں نے اپنے کرب کے عالم میں گزارے بڑے بڑے مولوی ملاؤں اور بزرگوں کی صحبت میں بیٹھا لیکن میری روح مطمئن نہیں ہو پا رہی وہی تشنگی رہا کرتی یعنی وہ شراب معرفت مجھے نہیں مل رہی تھی جس کی روح طالب تھی میں اسی سرور میخانہ کی تلاش میں سرگرداں تھا جو حضرت صوفی محمد سخی نیازی صاحب پلا کر گئے تھے کہ اچانک جو حضرت شوکت میاں صاحبؒ میرے سامنے آئے میں فوری سمجھ گیا کہ میری حالت پر رحم فرماتے ہوئے میرے پیرو مرشد حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحبؒ نے دادا جان حضور ننھے میاں صاحبؒ کی خدمت اقدس میں ضرور میرا کیس پیش کیا ہے اور دادا نے توجہ فرماتے ہوئے بہت ہی اعلیٰ انتظام فرمایا ہے میری تعلیم و تربیت کے لیے کہ اپنے لخت وجگر کو میرے پاس خود بھیج دیا۔ یہ میرا یقین کامل اس لیے تھا اور ہے کہ صرف حضرت شوکت میاں صاحب کا چہرۂ اقدس دیکھ کر ہی میرا دل خوشی سے پھولوں نہیں سما رہا تھا میں مطمئن بھی ہو رہا تھا کہ میرے دادا جان حضرت ننھے میاں صاحب بہ صورت حضرت شوکت میاں صاحب میرے سامنے تھے اور میں نے ہمیشہ ان میں دادا جان کو ہی دیکھا ہی نہیں پایا بھی جس کو پردہ میں رکھتا ہے یہاں ظاہر نہیں کر سکتا صرف زبانی بتا سکتا ہوں ۔ لہٰذا اس بنیاد پر ان کے پیچھے ہو لیا تا کہ میں وہ تعلیم و تربیت ان سے حاصل کر سکوں جس کی میری روح طالب ہے ۔ انھیں دادا جان قبلہ حضور ننھے میاں صاحب جان کر ان کی صحبتوں رقربتوں رتعلیم و تربیتی مجلسوں میں بارہ سال رہا اور انھوں نے بھی حلق تک خوب خوب سیراب کیا۔ بات بس اتنی سی نہیں بلکہ بہت عظیم نسبت تھی کہ میرے دادا جان ان کے ذریعہ میری تعلیم و تربیت خود فرما رہے تھے کہ وہ خود حضرت دادا جان ننھے میاں صاحب تھے نام حضرت شوکت میاں کا چل رہا تھا۔ یہ نقشہ اس وقت بھی اہل نظر دیکھ رہے تھے ۔ اور آج بھی دیکھ سکتے ہیں جب کہ آنکھوں والے نابیناؤں نے جب بھی ہمیشہ میرے خلاف محاذ رکھا اور آج بھی اللہ ان کا بھلا کرے ۔ کہ حضرت شوکت میاں کا مرید ہو گیا ہے ان کا خلیفہ ہو گیا ہے کاش وہ دیکھ پاتے کہ حضرت شوکت میاں صاحبؒ کے پردہ میں میرے بابا جان و دادا جان مجھے روحانی

Marfat.com

طور پر مالا مال فرما رہے تھے جب کہ مخالفین کھانے پینے اور کھیل تماشہ، غیبت برائی اور حسد وجلن میں وقت خراب کرتے رہے۔ اللہ ان سب کا بھی بھلا کرے (آمین)۔

حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ ہماری آرائیں برادری پر بہت ہی شفیق اور مہربان تھے۔ اسی طرح برادری والے بھی ان سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے لہذا خاصی بڑی تعداد آرائیوں کی ان کے دست مبارک پر بیعت ہو کر داخل سلسلہ عالیہ نیازیہ ہوئے جب کہ برادری سے باہر کے لوگ بھی کافی تعداد میں ان سے بیعت ہوئے۔ برادری کی رغبت سے متعلق جب ان سے پوچھا گیا تو فرمایا اوّل یہ کہ یہ خلیفہ چوہدری عبدالرحیم نیازی صاحب اکبر آبادی کا قبیلہ ہے جن سے حضرت قبلہ ننھے میاں صاحبؒ بے حد محبت کرتے تھے دوئم یہ کہ بچپن میں ضرورت پڑنے پر مجھے ایک آرائیں خاتون کا دودھ پلایا تھا۔ ان دو وجوہات کی وجہ سے مجھے بھی ان سے محبت ہے اور انھیں بھی اور یہ کہ یہ ایک فطری پیار و محبت ہے۔ آپ نے شہر حیدر آباد میں بھی اپنے کئی مریدین کو خلافت سے بھی نوازا۔ جناب مولوی مشتاق صاحب نمبر ۹ حاجی نور محمد صاحب نمبر ۹ حاجی ننھے میاں صاحب (عبدالمجید) نمبر ۵ کو خلافتیں عطا فرمائیں۔ جب کہ خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب کو خلافت کے ساتھ ساتھ بعد اپنے وصال کے اپنا جانشین بھی مقرر فرمایا تھا اور اپنی گدی عطا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ عبدالصمد صاحب ایک مقامی (سندھی) شخصیت ہیں۔ اور بڑی روحانی اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہوئے اہل ہیں کہ اندرون سندھ ہمارے سندھی بھائیوں میں سلسلہ نیازیہ عالیہ نیازیہ بریلوی کو نہ صرف متعارف کرائیں گے بلکہ سلسلۂ عالیہ کو وسعت بھی دیں گے۔ جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب کا تعلق سندھ کے ایک مشہور و معروف قبیلہ ''چنا'' برادری سے ہے۔ یہ وہ عظیم اور عالی مرتبت قبیلہ ہے جس نے محمد بن قاسم کے دست مبارک پر سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور اس عظیم جنرل کی ان کے آخر وقت تک تن، من، دھن سے بڑھ چڑھ کر مدد کی اور آج بھی عشق اللہ محمد مرشد میں ڈوبا ہوا۔ یہ ایک قبیلہ ہے جس کی حقیقی تعریف کے لیے بہت سے اوراق کی ضرورت ہے۔ اسی بنا پر آل رسول حضرت پیر صاحب پاگارا کا یہ ایک منظور نظر قبیلہ ہے جو ان کے بہت ہی قریب رہتا ہے یعنی پرستار بھی مقربین بھی۔

Marfat.com

خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب کی مستقل رہائش بھی پیر جو گوٹھ میں حضرت پیر پاگارہ صاحب کے قلعہ کے پہلو "چنا محلّہ" میں ہے۔

۱۹۷۹ء کے دو تین سال بعد ہی حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب نے خلیفہ عبدالسلام پہلوان کے مکان ۲۹۔ڈی یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد پر حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک ۶ر جمادی الثانی قایم فرمایا اور ہر سال منعقد کرنا شروع کر دیا ۔اس سالانہ عرس مبارک نے دو تین سال میں ہی اس علاقہ میں اتنی مقبولیت و مشہوری حاصل کر لی کہ نہ صرف بڑی بڑی دور سے لوگ اس میں شرکت کرنے لگے اور بے حد رش ہونے لگا بلکہ ایک چھوٹا سا بازار بھی محلّہ کی گلیوں میں لگنے لگا۔ چوں کہ عرس مبارک دن رات دو دن پر مشتمل ہو گیا تھا۔ رات بھر مختلف قسم کے ٹھیلے بھی لگا کرتے تھے بلکہ ایک جانب حضور قبلہؒ کا سالانہ عرس مبارک بہت تیزی سے ترقی کر رہا تھا تو دوسری جانب لوگ بھی حضرت قبلہ شوکت میاں صاحبؒ کے دست مبارک پر بیعت ہو رہے تھے اور سلسلہ عالیہ تیزی سے وسعت پا رہا تھا۔ ۱۹۸۵ء میں جب خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب کو اپنے جوان بچوں کی شادیوں کا انتظام کرنا پڑا تو انھوں نے اپنے مکان کی تعمیرات شروع کیں۔ تعمیرات مکان ۲۹۔ڈی کی وجہ سے وہاں جگہ یک دم کم پڑ گئی اور حضور قبلہؒ کا سالانہ عرس مبارک کا انعقاد ناممکن ہو گیا بلکہ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کے قیام کا بھی مسئلہ پیدا ہو گیا کہ جگہ ہی مکان میں نہیں رہی۔ اب میاں صاحب بھی کہاں ٹھہرا کریں گے اور تبلیغ سلسلہ عالیہ کے لیے قیام فرمایا کریں گے۔ لہٰذا حضرت کی ہی سربراہی میں حضرت شوکت میاں صاحب کے خلفائے اور مریدین نے ایک میٹنگ کی اور بہت بحث مباحث اور غور و فکر کے بعد سب نیازیوں نے فیصلہ کیا کہ شمس نیازی کے تمام پانچوں بیٹے ابھی بہت چھوٹے ہیں جب کہ اس کے مکان ۳۰۔ڈی میں جگہ بھی بہت خالی پڑی ہے لہٰذا دونوں مسائل اس طرح حل کر و اور حضرت شوکت میاں صاحبؒ کا مستقل قیام بہ سلسلہ تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ شمس نیازی کے مکان میں منتقل کر دو اور ہمہ وقت دوئم یہ کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز کا سالانہ عرس مبارک بھی شمس نیازی کے مکان ۳۰۔ڈی میں ہی منعقد کرنا شروع کر دو۔ تمام پیر بھائیوں نے

Marfat.com

جب اس فیصلہ اور اس پر عمل کرنے کے لیے مجھ سے کہا تو بھلا یہ بتایئے مجھ میں کیا جرات کہ انکار کرسکتا اور دو دیم یہ کہ میری خوش نصیبی کے دن شروع ہو گئے کہ حضور قبلہؒ اور ان کی اولاد نے میرے گھرانے کو اپنے قیام کے لیے پسند فرمایا۔ بس صرف اس وجہ سے حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کا قیام میرے گھر پر شروع ہو گیا اور حضور قبلہ کا سالانہ عرس مبارک بھی۔ میرے چار بیٹے ڈاکٹر محمد علی نیازی، حکیم طارق علی نیازی، شارق علی نیازی، راشد علی نیازی پہلے ہی سے ۲۹ رڈی، ماموں کے مکان میں بیعت ہو چکے تھے حضرت شوکت میاں صاحبؒ کے دست مبارک پر جہاں والد محترم شہاب الدین نیازی بعد کو بیعت ہوئے جب کہ آخری بیٹا غلام محی الدین اپنی گود میں ایک سال کا تھا جب میاں میرے غریب خانے پر تشریف لائے اپنے تمام بزرگوں کے ساتھ ساتھ سبحان اللہ بن مانگے کیا عطائے علم ہے کہ میں لاعلم مجھے ہوش نہیں اور انھوں نے مجھے پسند بھی کیا اور مجھے میرے اہل خانہ و نسل کو چن بھی لیا۔ اور تب ۱۹۸۵ء تا وصال ۱۹۹۱ء تک حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب نے میرے غریب خانہ ۳۰۔ڈی پر ہی قیام فرمایا اور یہیں حضور قبلہؒ کا سالانہ عرس مبارک منعقد فرماتے رہے۔ اس ان کے قدموں کا میرے گھر آنا تھا کہ میری ہر ہر چیز کا نقشہ ہی بدل گیا۔ بہ الفاظ دیگر حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ کیا میرے پیارے سرکار دادا حضور سراج لسالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحبؒ ہی بنفس نفیس میرے غریب خانہ پر قیام فرماتے رہے۔ بعد وصال حضرت شوکت میاں صاحبؒ دادا حضور کی توجہ خصوصی و خاص سے آج تک ہر طرح سے بھرپور مالا مال ہوں۔ اس تبدیلی سے میاں صاحب بھی بہت خوش تھے کہ کہیں دور نہیں جانا پڑا۔ برابر میں ہی قیام و عرس مبارک تبدیل ہوا۔

اپنے بزرگوں کے سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کے مشن تبلیغ و توسیع کے لیے آپ کا طریقۂ کار ہمیشہ یہ رہا کہ آپ ہر دو تین مہینہ کے بعد یا کبھی کچھ زائد و کم وقفہ کے ساتھ شہر حیدر آباد تشریف لاتے اور ہمارے غریب خانوں کو عزت و رونق بخشتے کبھی آپ کا حیدر آبادی دورہ دو چار دن کا ہوتا۔ کبھی ہفتہ دس دن کا تو کبھی پندرہ واڑا بھی یا کبھی کچھ اس سے زائد بھی رہا۔ اس قیام سے ویسے تو چوبیس گھنٹہ لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا لیکن خصوصی تعلیمی نشست رات عشاء کی نماز کے بعد

Marfat.com

شروع ہوتی تھی جو رات دو بجے چلتی۔ اس میں سے عام لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے مطابق اپنے اوقات دنیاوی جب کہ یہی نشست چلتے چلتے دو بجے کے بعد خاص الخاص بن جاتی جو عام طور سے تین چار بجے تک چلتی کبھی کبھار فجر کی نماز پڑھ کر دو ایک گھنٹہ آرام کرتے۔ میں وہ واحد خوش نصیب تھا جو صاحب خانہ ہونے کی وجہ سے دونوں نشستوں کا مال لوٹتا تھا۔ یعنی محفل عام بھی اور محفل خاص سے بھی مستفیض ہوتا تھا۔ صاحب خانہ ہونے کے ناطہ میں تو کسی صورت دونوں مجالس چھوڑ کر جا کر نہیں سو سکتا تھا لہذا چوں کہ مہمانان گرامی کی مہمان نوازی مجھے صبح تک کرنی ہوتی تھی یہ تو اعلیٰ قسم کی بد اخلاقی ہوتی۔ لہذا ان خدمات کے ثمرات بھی مجھے سب سے زیادہ ملے کہ حضرت کی بے حد قربت اور اس قربت کی وجہ سے خصوصی راز و نیاز کے پردے اٹھا کر مجھے نوازا جاتا۔ حضرت صاحب چوبیس گھنٹہ میں صرف دو تین گھنٹہ آرام فرماتے تھے ورنہ اپنے بزرگوں کی طرح مخلوق کی خدا کی خدمت میں گھرے رہتے تھے۔

مذکورہ بالا تعلیم و تربیتی مجالس عام و خاص کے علاوہ۔ ایک بڑی تعداد مخلوق خدا کی ان کے پاس ایسی بھی آتی تھی جو دنیاوی مسئلہ مسائل اور بچے بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ حضرت قبلہ میاں صاحب مکمل ان کی تسلی و تشفی کے ساتھ ان کے علاج بھی کیا کرتے۔ مجازی و روحانی دونوں قسم کے کیسز دیکھنے میں آتے تھے اور دونوں ہی قسم کے مریضوں کا آپ علاج فرماتے۔ جنات کے کیسوں کے تو آپ بڑے ماہر تھے کہ جہاں جنات کے کیس ہوتے اور آپ وہاں پہنچتے تو جنات صرف آپ کو دیکھ کر کہتے کہ حضور آپ چوں کہ تشریف لے آئے لہذا ہم خود بہ خود جا رہے ہیں ہاں یہ کوئی بڑے سے بڑا کوئی مولوی ملا سیانا لاتے تو ہم دیکھتے لیکن آپ بڑوں کی اولاد ہیں کہ ہم احتراماً دست بستہ اس مریض کو چھوڑ کر جا رہے ہیں پھر کبھی نہیں آئیں گے جنات کے کیسوں کے بہت سے معاملات میرے علم میں ہے لیکن یہاں گنجائش نہیں کر لکھ سکوں چوں کہ میرا ایک اختصاری کاوش ہے ہاں کوئی پوچھے تو زبانی سنا سکتا ہوں۔ مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ میں شعبہ جنات بھی بڑا کارگر ثابت ہوتا تھا۔ مفید و فیضیاب ہونے والی مخلوق آپ۔ آپ کے بزرگوں اور آپ کے سلسلہ عالیہ کی روحانی قوت آنکھوں سے دیکھ کر فوری بیعت ہو جایا کرتے تھے جب

Marfat.com

کہ آپ کی ذاتی نورانی حسن و جمال خصوصی سے مزین پرکشش و پرسحر شخصیت اس شعبہ سے بہت بالاتر ہے۔

سراپا پرنور و پرکشش حسن و جمال سے آراستہ گفتگو نرم و حلیم متاثر کن۔ صادق اخلاص و محبت سے خاص و عام دونوں قسم کی مخلوق سے پیش آتے۔ خدمت خلق کے لیے تو ہمہ وقت تیار بیٹھے رہتے تھے۔ جو ایک بار دیکھ لیتا مل لیتا بس وہ پھر آپے سے گیا اور دوبارہ یعنی پھر دیکھنے کے لیے چکر ہی لگا تا رہتا تھا۔ یہ وہ آپ کی آبائی واجدادی صفات حمیدہ و جمیل تھی جس کی وجہ سے آپ نے صرف ۱۲ رسال ۱۹۷۹ء تا ۱۹۹۱ء میں حضرت قبلہ اعجاز میاں صاحب کے برابر مریدین اپنے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل کیے۔ جب کہ حضرت قبلہ کو ۶۳۔۱۹۶۲ء تا ۱۹۹۱ء کے عرصہ میں اپنے مریدین اور اس کی اہم وجہ وہ سال میں چار پانچ مرتبہ آتے اور وہ سال میں صرف ایک مرتبہ دل کی گہرائیوں کو دونوں بزرگوں کو خراج عقیدت پیش ہے کہ ان دونوں نے سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کو سب سے زیادہ تبلیغ و وسعت دی۔ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب بھی ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (میکش میاں) پر اپنے انمٹ یادگاری و مثالی عظیم نقوش چھوڑ گئے ہیں جو ہمیشہ یاد کیے جاتے رہیں گے اور مستقبل میں تقلیدی اثاثہ ہوں گے۔

خصوصی خصائص:

آپ میں بھی حضرت قبلہ سید محمد علی شاہ صاحبؒ کی طرح مرکزیت سے محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جتنی بھی سانسیں لیا کرتے جتنے بھی اقدامات اٹھاتے صرف وہ صرف مرکز کے لیے ہوا کرتے تھے ان کے مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی ان کا محور تھا اور تاجداران خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف ہوا کرتے تھے۔ کبھی بھی کسی مقام پر خود کو یا اپنے ذاتی گھرانہ کو نمایاں نہیں کیا ہمیشہ خود کو عالم کی کمتری میں ہی رکھا، ہر قول و فعل اپنے بزرگوں اور اجداد کی تعریف و توصیف میں ڈوبا ہوا ہوتا تھا۔ قبلہ حضور حسنی میاں صاحب موجودہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف تو ان کی جان تھے کبھی بھی کہیں بھی کسی مقام پر خود کو یا اپنے ذاتی گھرانے کو نمایاں نہیں کیا خود کو عالم کمتری میں ہی رکھا ہر قول و فعل اپنے بزرگوں اور اجداد کی تعریف و توصیف میں ڈوبا

Marfat.com

ہوا حضور قبلہ حسنی میاں صاحب موجودہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شریف تو ان کے آئیڈیل تھے اور ان کے متعلق تو بے حد تعریف وتوصیف فرماتے تھے کہ باری تعالیٰ کا ہمارے گھرانہ پر عظیم احسان ہے اور ہم بے حد وحساب اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں قبلہ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ العالیٰ کی صورت میں ہمیں ایک عظیم شاہکار شہزادہ عطا فرمایا ہے جنہیں ہم قبلہ حضور ننھے میاں صاحب ثانی کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں اور اس لیے کہ آپ کے دور سجادگی میں سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کو آپ نے ہر ہر پہلو سے بے حد وحساب ترقی دی ہے۔کوئی پہلو تاریک اور ناتواں نہیں چھوڑا۔اس قدر آپ میں قدرت نے قابلیت واہلیت اور صلاحیتوں کے ذخائر جمع فرمائے ہیں جن کو بروئے کار لاتے ہوئے آپ نے قبلہ حضور ننھے میاں صاحب کے دور کی یاد تازہ کردی ہے یک جانب سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی میں بے حد وسعت ہوئی ہے اور سلسلہ عالیہ روز بروز ترقی کررہا ہے تو دوسری جانب آپ نے تعمیرات میں بھی دلچسپی لی اور پرانی تعمیرات کی درستگی اور نئی کے کام بھی چلتے رہتے ہیں پورے اپنے کنبہ وخاندان کو ایک تسبیح میں پرودیا ہے۔ایک ایک بزرگ جوان اور بچہ کا پورا پورا خیال رکھتے ہیں ہر طرح سے بزرگوں کی عزت اور بچوں رچھوٹے سے شفقت ومحبت میں کسر نہیں رکھتے۔ان ہی صفات حمیدہ وجمیلہ کی وجہ سے پورے کنبہ خاندان میں بھی بے حد پسندیدہ ومقبول شخصیت ہیں۔

آپ پیری کو ضرورت کے مطابق اختیار فرماتے ہیں جب کہ فقیری (فقیر) پوری طرح اختیار فرمانے کی سعی فرمائے ہوئے ہوتے اور یہ ان کی ادا ہم دو طرح سے یوں بہ آسانی دیکھ سکتے ہیں۔اوّل یہ کہ جب شر وباطل پوری قوت سے حملہ آور ہونے لگا اور ایک حلال روزی کے حصول کو رکاوٹیں ڈالنے لگا۔پارسائی کا جنازہ نکالنے پر تل گیا اور اپنے شری لشکر کو آپ کے پیچھے لگادیا تو آپ نے گورنمنٹ کی افسری ملازمت کو ٹھوکر ماردی اور خود استعفیٰ دے کر نوکری چھوڑ دی۔دویم یہ کہ اپنے بزرگوں کی طرف سے ان کے حصہ کا ورثہ بریلی شریف میں موجود ہونے کے باوجود آپ نے اس کو بھی قبول نہیں کیا کہ وہاں جاکر خوشحال وآسودہ موج دار زندگی گزارتے بلکہ اپنی تمام حیات مشن تبلیغ وتوسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے وقف کردی۔ چوں کہ آپ

Marfat.com

کے والد ماجد کا حکم تھا کہ بیٹا پاکستان میں حضور قبلہؒ کی ذرّیت پاک میں سے کوئی نہیں ہے میں پہلی ڈیوٹی یہاں تمھاری لگاتا ہوں خود کو ہر طرح سے قربان کر کے اپنے بزرگوں کے سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کی وسعت و ترقی کے لیے یہاں کام کرو۔ لہذا والد ماجد کے حکم کی تعلیم میں انھوں نے بھی اپنا حق ادا کر دیا۔ بات فقیری کی چل رہی ہے۔ فقیری کا مقام طے کرنے کے لیے اسٹیل وفولاد کے دل جگر چاہیے اس لیے بہ قول ان کی ہی تعلیم کے، کہ کس راہ میں قدم قدم پر کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں۔ بڑی کٹھن راہ ہے۔ علت، ذلت، قلّت کی سولیاں تیار حالت میں ہر گھڑی سامنے کھڑی ہوتی ہیں۔ سائیں کی رضا پر نظر ہر وقت رہتی ہے کہ فقیر کے لیے کیا پسند کر کے کس وقت سولی پر چڑھنے کا حکم جاری فرمادے۔ اوّلاً اس کے قاعدوں ضابطوں میں یہ بھی ہے کہ دن بھر میں جتنی بھی نعمتیں عطا کی جارہی ہوں صرف جینے کے لیے حسب ضرورت فضول خرچی سے پاک اپنی ضروریات زندگی پوری کر کے بقیہ تمام مخلوق خدا پر خرچ کی جاتی رہے۔ اور سونے سے قبل جو کچھ بچے کسی ضرورت مند، مسکین، غریب، یتیم، بیوہ، بھوکے پیٹوں کی خدمت میں تمام پیش کر کے خالی جیب آرام سے سونے کے لیے بستر پر جائے۔ فقیر میں لازم وملزوم ہے کہ دن بھر آنے والی نعمتیں رات تقسیم کر کے ہر طرح سے خود کو خالی کر کے کل کے لیے توکل پر قایم کر کے سوئے۔ جب کہ پیری میں رنگ ہی دوسرا ہے اس پر تبصرہ کی ضرورت نہیں رات دن آپ دیکھتے رہے ہیں۔ ٹھاٹ باٹ، گاؤ تکیے اعلیٰ نسل کے بندوں کی گھمسان آمد جامد۔ پیر کے پیچھے ہاتھ باندھے سینکڑوں لوگوں کا چلنا۔ پجارو جیسی گاڑیاں زیر استعمال۔ کوٹھیاں، بنگلے، محلات زمینیں نہ جانے کیا کیا ٹھاٹ پیری کرنے میں حاصل ہوتے ہیں یہاں یہ اصل پیروں کے لیے تو مجبوری ہے جب کہ نمبر۲ کے لیے گناہ ہے۔ اب بھلا بتایے کہ سب کچھ چھوڑ کر فقیری کتنا کٹھن کام ہے لیکن یہاں بعض شیر ببر برائے مشن تبلیغ و توسیع دین اسلام اور اپنے سلسلہ عالیہ وقتی طور پر اور ظاہری طور پر پیر بنے ہوئے ہوتے ہیں جب کہ اندر سے ذاتی زندگی فلسفے پر مشتمل ہوتی ہے۔ اگر اوپر کا لباس اٹھا کر دیکھوں تو اندر بندوں کا سادہ لباس ہوگا اسے عظیم لوگ مخلوق خدا کے لیے وقتی طور پر ضرورت کے مطابق ان کی خاطر ان کے لیے پیری اختیار کر لیتے ہیں جب کہ اندر سے مکمل طور پر اپنی ذاتی زندگی فقیری پر

Marfat.com

مشتمل ہوتی ہے۔ جیسے ہمارے پیارے دادا حضرت نظام الدین اولیاءؒ اوپر سے شاہی لباس اور اندر سے فقیر چوبیس گھنٹہ میں چٹنی سے چوری سوکھی روٹی بڑوں سے پرہیز غریبوں میں بستی اسی تعلیم وتربیت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے حضور قبلہؒ اوران کی ذریت پاک کا ایک ایک فرد اپنی حیات پاک گزار رہا ہوتا ہے۔ یہ اعزاز جمیع سجادگان سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی رخانقاہ عالیہ نیازیہ کو بالخصوص حاصل ہے جب کہ دیگر سلاسل بھی ایسے بزرگوں سے خالی نہیں۔ اپنے بزرگوں کی تقلید میں ہم سب نیازیوں نے حضرت شوکت میاں صاحب کو بہت قریب سے دیکھا کہ ان کی جیب تو ہمیشہ خالی ہی رہتی تھی محفل سماع کی صدارت کررہے ہوں تو خالی جیب۔ جو مریدوں نے نذر کردیا بس اس سے کام چلاتے تھے جب تک فقیری وپیری سے متعلق ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہم سے رہا بھی نہیں گیا ایک دن حضرت شوکت میاں صاحب سے ہم نے پوچھ ہی لیا کہ میاں ہم ایک مدت سے آپ کو دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ کبھی بھی آپ کی جیب خرچ کرنے کے لیے ہمیشہ خالی رہتی ہے کراچی میں آپ کا اپنے اہل خانہ کا گزر کیسے ہوتا ہوگا۔ آپ خوب مسکرائے پھر گویا ہوئے میاں بڑا گہرا پر راز ونیاز کا سوال تم نے پوچھ لیا بتاتا تو نہیں لیکن تمھاری تعلیم وتربیت کی خاطر مجھے بہ حالت مجبوری بتانا پڑرہا ہے سنیے۔

کراچی میں صبح سے رات سونے تک میرے مریدین معتقدین مُحبّین ومقربین کا تانتا بندھا رہتا ہے کوئی آرہا ہے کوئی جارہا ہے اور حسب توفیق ان میں سے مریدین مجھے نذر پیش کرتے رہتے ہیں۔ ان ہی نذروں میں سے میں کھانے پینے کا سامان لاکر گھر میں دیتا ہوں اور اسی سامان سے دن بھر آنے والوں کی خاطر تواضع کرتا رہتا ہوں یعنی کھانا پینا اور اسی میں ہم دونوں میاں بیوی بھی شامل ہوکر اپنا وقت گزار لیتے ہیں رات جب سونے کا وقت ہوتا ہے تو ایک فقیر روز آتا ہے اور سدا دیتا ہے اپنا نام علی فقیر بتاتے ہوئے اس وقت دن بھر کی بچی ہوئی ساری نذر اس کو پیش کردیتا ہوں اور خالی جیب کرکے دونوں میاں بیوی سوجاتے ہیں اگلے دن پھر یہی سلسلہ چلنا شروع ہوجاتا ہے اور اس طرح زندگی گزرتی ہے۔ سارا کا سارا دارومدار توکل پر ہوتا ہے اور کاروبار زندگی اس کی رضا وخوشنودی کے مطابق چلتا رہتا ہے۔

Marfat.com

انھوں نے بھی کیا خوب ادا پائی کہ بہت سے لوگوں کی طرح اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد نہیں بنائی یعنی خود کو نمایاں نہیں کیا اور اس سے بڑا کیا ثبوت کہ لانڈھی کے ایک ویران سے ٹوٹے پھوٹے قبرستان میں گمنامی کے ساتھ آرام فرمارہے ہیں۔ اپنی حیات میں نہ جگہ کی فرمائش کہ مزار اور کسی خانقاہ کی فرمائش اپنے مریدوں سے کی۔ عام مسلمانوں کی طرح عام سے قبرستان میں گمنام سے جا سورہے جب کہ سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے عام معمولی سے خلفاء نے کراچی میں بڑی اعلیٰ جگہ پر اعلیٰ مزارات اور خانقاہیں بنائی ہوئی ہیں جب کہ آپ ذرّیت پاک حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی سادگی و بے نام ونمودی آپ کے سامنے ہے۔

خصوصی اداؤں میں یہ بھی ان میں موجود تھی کہ وہ تمام نیازیوں سے یکساں محبت و شفقت فرماتے خواہ کسی نیازی بزرگ کا مرید ہو۔ ذرہ بھر تمیز و امتیاز غیر و غیریت کا ان میں گزر نہ تھا۔ کہ یہ میرا یہ تیرا سب میرے کے اصول پر نیازیوں کو اپنی محبت سے نوازتے۔

ایک خاص بات ان میں سے یہ بھی تھی کہ وہ خاندان صاحبزادگان سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے جب بھی کراچی سے آتے سامان رکھنے سے پہلے بندہ یونٹ نمبر ۲ روانہ کردیتے کہ جاؤ حضرت ظہور میاں صاحب کو مطلع کردو کہ میں حیدرآباد آ گیا ہوں۔ تو اسی دن یا دوسرے دن صاحبزادہ حضرت ظہور میاں صاحب بھی حاضر ہوجاتے دونوں طرف سے ایک جیسی محبت تھی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آتے ہی سامان رکھتے ہی رکشہ میں خود یونٹ نمبر ۲ صاحبزادہ صاحب کے پاس پہنچ جاتے۔ پہلی ملاقات میں آپ ہی صاحبزادہ صاحب کو فوری پانچ روپیہ نذر کرتے تھے بعدہ صاحبزادہ صاحب نذر کرتے اس سلسلہ میں اپنے تمام مریدین کی آپ نے تعلیم بھی دی اور حکم بھی فرمایا کہ دیکھو میری حیات اور میرے بعد بھی جب کبھی صاحبزادہ صاحبان تمھارے سامنے آجائیں کم از کم پانچ روپیہ ضرور نذر کرتے رہنا۔ چوں کہ حضور سراج السالکین ننھے میاں صاحبؒ کی نسبت ہے کہ خلافت عطا کرنے کے بعد حضور خواجہ غریب نواز کی نسبت سے انھوں نے اپنے مرید صاحبزادہ حضرت سید فتح محمد شاہ صاحبؒ کو پانچ روپیہ نذر فرماتے تھے۔ حضرت شوکت میاں صاحب کو اپنے ہر پروگرام میں صاحبزادہ سیّد ظہور میاں صاحب کو اپنے ساتھ رکھتے

Marfat.com

اور گدی پر اپنے ساتھ بٹھاتے۔ کبھی گدی سے اٹھ کر آرام کو جاتے تو اپنی جگہ صرف حضرت صاحبزادہ سیّد ظہور میاں صاحب کو ہی بٹھا کر جاتے تھے۔ ۱۲ سال میں کبھی بھی کسی اور کو بھی ہم نے آپ کی غیر موجودگی میں آپ کی گدی پر سوائے صاحبزادہ حضرت سیّد ظہور میاں صاحبؒ آپ کو بٹھاتے نہیں دیکھا حضرت سیّد ظہور میاں صاحب کی طرح ان کی تمام اولاد اور گھرانہ حضرت شوکت میاں سے ایسی ہی محبت کرتا تھا جیسی آپ کرتے تھے۔

وصال بے مثال:

آپ کا وصال جناح ہسپتال کراچی میں ۱۹ر ربیع الاوّل ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۸ رستمبر ۱۹۹۱ء بروز سنیچر رات عشا کی نماز کے وقت ہوا۔ آپ کا جسد مبارک لانڈھی نمبر ۶ والے مکان پر لایا گیا اور دوسرے دن بروز اتوار بعد نماز ظہر آپ کی تجہیز و تکفین کی گئی اور قبرستان سائٹ ایریا لانڈھی میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ حضرت قبلہ چمہ میاں صاحب آپ کے چھوٹے بھائی جو انڈیا سے آئے ہوئے تھے ان کی سربراہی میں تمام امور تجہیز و تکفین انجام دیے گئے۔

آل اولاد:

آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی پس ماندگان میں صرف زوجۂ محترمہ چھوڑیں۔

ضروری نوٹ:

جناب صوفی محمد سخی نیازی صاحب کی طرح حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کی حیات پاک کی بھی تفصیلات بڑی کثرت میں میرے سینہ میں موجزن ہیں کہ طویل عرصہ ان کے قریب ترین رہ کر انھیں دیکھا اور سنا۔ طوالت کی وجہ سے نہایت ہی اختصار کے ساتھ اس کتاب میں ان دونوں بزرگوں کا میں نے ذکر کیا ہے۔ دعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ ان دونوں اساتذہ گرامی قدر کی الگ سے سوانح حیات لکھ جاؤں جو نیازیہ مریدین کے لیے ان شاءاللہ فائدہ پہنچائیں گی اس لیے کہ جنونی عشاق کی زندگانیوں کا ذکر ہوگا جو عشق و محبت سے مالا مال ہوں گی۔ (آمین)

Marfat.com

(۸)

اجمالی تذکرۂ حیات

نبیرۂ سراج السالکین شاہ محی الدین
عرف ننھے میاںؒ صاحب بریلوی

حضرت قبلہ شاہ مجتبےٰ حسین نیازی صاحبؒ
عرف چمہ میاں صاحبؒ

ہشتم نیازیہ بزرگ اور بریلوی شہزادہ ششم (چھٹے)

آپ نے بھی حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ کے اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (۱۹۶۲ء) کے پلیٹ فارم سے مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ کے لیے اپنی قیمتی و شاندار خدمات پیش کیں۔

حضرت قبلہ۔ دریک نظر:

ا۔	خاندانی نام:	حضرت۔۔۔۔''مجتبےٰ حسین''۔۔۔۔عرف چمہ میاں
۲۔	والد ماجد:	حضرت قبلہ شاہ محمد صادق عرف سچے میاں صاحبؒ

Marfat.com

۳۔ حسب ونسب: مطابق والد ماجد

۴۔ مرشد والا:

۵۔ وابستگی سلسلہ رُوحانی: سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ خلافت واجازت از: حضرت پیرومرشد

۷۔ تاریخ پیدائش:

۸۔ مقام پیدائش:

۹۔ تاریخ وصال: بریلی شریف

۱۰۔ مقام وصال: بریلی شریف

۱۱۔ ابتدائی تعلیم: بریلی شریف

۱۲۔ ذریعہ معاش: زمینداری، زراعت

۱۳۔ موجودہ پتہ: محلّہ خواجہ قطب، بریلی شریف

۱۴۔ آل اولاد:

تعارف: (خصوصی واختصاری)

آپ حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ کے سب سے چھوٹے بیٹے اور حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی تھے آپ دو مرتبہ پاکستان تشریف لائے اور وہ بھی بہت مختصر ترین قیاموں کے ساتھ۔ پہلی مرتبہ آپ ۱۹۹۱ء میں بڑے بھائی حضرت قبلہ شوکت میاں صاحبؒ کے وصال سے دو دن پہلے کراچی پہنچے تھے۔ بعد وصال بڑے بھائی ان کی تجہیز و تکفین اور سوئم وغیرہ اپنے ہاتھ سے انجام دے کر ہفتہ بھر صرف کراچی میں قیام فرما کر واپس اپنے ملک بھارت چلے گئے۔ اس ہفتہ قیام کراچی میں آپ نے بہ نفس نفیس خود اپنے بڑے بھائی کے مزار اقدس کا ابتدائی کام بھی کرایا تھا۔ چوں کہ یہ بہت ہی رنج وغم والم کا وقت تھا لہذا کہیں بھی نہ جاسکے صرف ابتدائی ضروری مزار شریف کے کام اور فاتحاؤں میں مصروف رہے تھے۔

دوسری مرتبہ آپ ـــــ ء میں پاکستان تشریف لائے اور کراچی میں اپنی ہمشیرہ

Marfat.com

صاحبہ کے مکان پر مقیم ہوئے۔ گویا دوسرا دورۂ پاکستان بھی بہت مختصر ترین ہی تھا مگر پچھلے اوّل دورہ کے مقابلہ میں کچھ زائد دن قیام فرمایا۔ آپ کے اس دوسرے دورہ میں ہم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کے کرتا دھرتا حقیر ناچیز خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب اور ڈاکٹر ایم اے نیازی کراچی گئے اور وہاں سے اپنے ساتھ حضرت قبلہ چمہ میاں صاحبؒ کو اپنے مرکز حیدرآباد لائے۔ شہر حیدرآباد میں آپ نے صرف چار دن قیام فرمایا یہ قیام آپ کا میرے غریب خانہ ڈی/۳۰۷ یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد میں ہی رہا۔ اور پھر واپس کراچی بہن کے گھر تشریف لے گئے۔ اور چند روز وہاں قیام فرما کر پھر اپنے ملک بھارت چلے گئے تھے۔ بعدہ وصال تک پھر تیسری دورہ آپ نہ کر سکے۔ اس دوسرے دورہ میں آپ نے شہر حیدرآباد میں چند لوگ اپنے ہاتھ پر بیعت فرما کر داخل سلسلہ عالیہ نیازیہ کیے اور سلسلہ عالیہ کو وسعت دی۔ اس سلسلہ میں کراچی کی صورت حال کا علم نہیں کہ کوئی مرید کیا یا نہیں۔

اوصاف حمیدہ:

نہ صرف یہ کہ آپ کی آواز ہو بہو بڑے بھائی جان قبلہ شوکت میاں صاحب سے ملتی تھی بلکہ طور طریق۔ عادات و انداز بھی وہی کے وہی تھے۔ پرنور چہرۂ مبارک۔ جمالی رویت۔ حلم و عجز حامل طبع۔ ہنس مکھ، پھول برستا چہرہ پیارا اخلاص و محبت ہر ایک سے فرماتے۔ ذرّہ بھر اپنا غیر خو نہیں تھی۔ انداز گفتگو بھی دل کش و خوش کن۔ المختصر حضرت قبلہ شوکت میاں صاحبؒ ثانی بنے ہوئے تھے سبحان اللہ۔

خدمات سلسلہ عالیہ نیازیہ:

دونوں دوروں کے دوران گو آپ پاکستان میں مختصر ترین قیام کر پائے۔ تاہم خدمات سلسلۂ عالیہ نیازیہ در شہر حیدرآباد میں کچھ نہ کچھ تو اپنا حصہ ڈال گئے دوسرے دورے میں شہر حیدرآباد میں آپ نے صرف چار دن ہی قیام فرمایا اور ان دنوں چار پانچ طالب مرید فرما کر سلسلہ عالیہ نیازیہ میں داخل کر گئے۔ جس میں ۱۹۹۳ء میں خلیفہ ڈاکٹر انعام الحق نیازی کو بیعت فرما کر سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی حیدرآباد کو ایک شاہکار تحفہ میں پیش فرما گئے جوان شاء اللہ مستقبل میں

Marfat.com

سلسلہ عالیہ کے لیے ایک اسٹار ثابت ہوگا چوں کہ اس بچہ میں بے حد صلاحیت ہیں۔ ان چار یوم میں آپ کے پاس بھی بزرگوں کی طرح نہ صرف نیازیوں کا تانتا بندھا رہا بلکہ غیر نیازی بھی زیارت وحاضری کے لیے کثرت سے آتے جاتے رہے۔ نیازیوں کی طرف سے ضیافتیں بھی چلتی رہیں۔ آپ کی خوبیاں اپنے بڑے حضرت قبلہ شوکت میاں صاحبؒ جیسی صفات اور خوبیاں تھیں اللہ تعالیٰ سے توفیق فرماتا اور آپ پاکستان آتے جاتے رہتے تو شہر حیدرآباد میں سلسلہ عالیہ نیازی کو بڑے بھائی کی طرح بہت اچھی وسعت دے جاتے لیکن اللہ تعالیٰ کو جلد پسند آ گئے اور اس نے اپنی امانت جلد اپنے پاس بلالی اور وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ باری تعالیٰ بلند ترین درجات سے انھیں نوازے۔

وصال بے مثال:

آپ کی وصال ۔۔۔۔۔۔ء مطابق ۔۔۔۔۔۔ء بروز ۔۔۔۔۔ بریلی شریف میں ہوا اور وہیں آپ کی تجہیز وتکفین ہوئی۔ بعدہ معلومات ہوتے ہی خالی جگہیں پر کر دی جائیں گی۔

Marfat.com

(۹)

اجمالی تذکرۂ حیات

نبیرۂ سراج السالکین

شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ مسعود حسین نظامی نیازی
عرف گوہر میاں صاحب مدظلہ العالیٰ

نہم۔ نیازیہ بزرگ اور بریلوی شہزادہ ہفتم (ساتویں)

آپ نے بھی حضرت قبلہ میکش میاں صاحبؒ کے اس ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد (۱۹۶۲ء) کے پلیٹ فارم سے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ کے لیے اپنی علم وحکیمانہ جاندار شاندار خدمات پیش کیں۔

حضرت قبلہ: دریک نظر:

ا۔ خاندانی نام: ـــــــــــــ مسعود حسین ـــــــ عرف گوہر میاں

Marfat.com

۲۔ والد ماجد: حضرت قبلہ شاہ محمد صادق عرف سچے میاں

۳۔ حسب ونسب: مطابق والد ماجد

۴۔ مرشد والا: مطابق والد ماجد

۵۔ وابستگی سلسلۂ روحانی: سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

۶۔ تاریخ پیدائش:

۷۔ مقام پیدائش: بریلی شریف

۸۔ تاریخ وصال:

۹۔ مقام وصال: بریلی شریف

۱۰۔ ابتدائی تعلیم: بریلی شریف اور علی گڑھ یونیورسٹی سے پی ایچ۔ڈی

۱۱۔ موجودہ پتہ: محلہ خواجہ قطب بریلی شریف

تعارف: (خصوصی واختصاری):

حضرت قبلہ شاہ مسعود حسین عرف گوہر میاں صاحب حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ کے دوسرے نمبر کے صاحبزادہ ہیں یعنی حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ سے چھوٹے۔آپ پہلی مرتبہ ۱۹۷۰ء میں پاکستان تشریف لائے والد محترم اور بڑے بھائی کے ساتھ۔ آپ والد محترم کے ساتھ واپس اپنے ملک چلے گئے تھے جب کہ بڑے بھائی مستقل قیام پاکستان میں کرلیا۔یہ آپ کی نوجوانی کا دور تھا۔

دوسری مرتبہ آپ نومبر دسمبر ۱۹۹۹ء میں پھر پاکستان تشریف لائے اور کراچی میں اپنی چھوٹی ہمشیرہ صاحبہ کے مکان واقع دستگیر میں قیام فرمایا۔اس مرتبہ جو آپ تشریف لائے تو خاص طور سے برائے مشن تبلیغ وتوسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی تاکہ بڑے بڑے بھائی حضرت قبلہ شوکت میاں صاحب کے کام کو وہاں سے مزید آگے بڑھا سکیں جہاں وہ چھوڑ گئے تھے۔اس دورہ میں حضرت صاحب نے پورے آٹھ دن شہر حیدرآباد کو وقف کیے۔آپ ہمراہ خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب،خلیفہ عبدالسلام پہلوان اور ڈاکٹر محمد علی نیازی کراچی سے حیدرآباد تشریف لائے۔

Marfat.com

بروز بدھ بعد نماز عشاء ۸/دسمبر ۱۹۹۹ء مطابق یکم رمضان المبارک حقیر ناچیز کے غریب خانہ ۳۰ ۔ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد پر جلوہ افروز ہوئے۔آٹھ روز میرے غریب خانہ پر قیام فرمایا آپ نے مجھ حقیر اور جمیع میرے اہل خانہ کو اپنی قربتوں، محبتوں، شفقتوں اور زیارتوں سے خوب خوب نواز کر احسان فرمایا خدمت کا موقع دیتے ہوئے آپ آٹھ روز قیام فرما کر بروز جمعہ صبح ۱۰ بجے ۱۹۹۹ء بذریعہ بس یونٹ نمبر ۷ لطیف آباد سے ہمراہ خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب واپس کراچی ہمشیرہ صاحبہ کے گھر تشریف لے گئے آپ کا یہ قیام یکم رمضان المبارک مطابق ۸/دسمبر ۱۹۹۹ء سے ۸/ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ ، ۱۶/دسمبر ۱۹۹۹ء رہا اور ۱۷/ دسمبر ۱۹۹۹ء مطابق ۹/رمضان شریف ۱۴۲۵ھ کراچی واپسی ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : (اغثنی یا اللہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

چوں کہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا لہذا کھل کر تو سلسلہ عالیہ کا تبلیغی وتوسیعی کام نہ ہو سکا تاہم جو کچھ بھی ہوا کافی کچھ ہوا۔اس دورے میں جہاں ضیافتیں بھی چلتی رہیں وہاں شہر حیدرآباد کی وی آئی پی شخصیتوں سے ملاقاتیں بھی جاری رہیں۔احسن البرکات کے حضرت ابوحماد مفتی احمد میاں برکاتی صاحب اعظم دواخانہ کے حکیم عبدالحق قریشی صاحب اور کالج کے پروفیسر عبدالعزیز صاحب سے تو آپ کی گرما گرم ملاقاتیں رہیں۔وقت کی کمی کی وجہ سے جلد واپس چلے گئے۔

آپ نے اپنا تیسرا دورۂ پاکستان دسمبر ۲۰۰۴ء تا مارچ ۲۰۰۵ء خاصہ طویل مدتی فرمایا۔ اس طویل مدتی دورہ کی وجہ "سوانح حیات حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز" تھی جو آپ نے لکھی اور جسے آپ پاکستان میں ہی چھپوانا چاہتے تھے۔لہذا دسمبر ۲۰۰۴ء لاہور میں اپنے ایک خلیفہ صاحب کے گھر قیام فرمایا اور خلیفہ صاحب کے تعاون سے کتاب پر کام کرتے رہے ۱۸ دن لاہور میں سوانح حیات کی تیاری پر صرف فرما کر جنوری ۲۰۰۵ء کراچی اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے مکان دستگیر پہنچے۔کراچی میں بھی سوانح حیات پر کام کرتے رہے جب کچھ فرصت ملی تو شہر حیدرآباد پر بھی توجہ فرمائی۔اور ۶/جنوری ۲۰۰۵ء مطابق ۲۶/ذیعقد ۱۴۲۵ھ بروز اتوار آپ حیدرآباد پہنچے۔

اس مرتبہ آپ کا قیام حقیر ناچیز روح رواں کہ اپنے رفقاء کے مشاورت سے آپ کا

Marfat.com

قیام جناب خلیفہ حاجی رئیس الدین نیازی صاحب اسٹیٹ بینک والوں کے گھر یونٹ نمبر ۵ پر رکھا تاکہ دیگر پیر بھائیوں میں بزرگوں اور سلسلہ عالیہ سے محبت میں مزید اضافہ ہو اور یہ کہ سلسلۂ عالیہ دیگر علاقوں میں بھی وسعت پائے۔ یہ آپ کا پانچ روزہ دورہ تھا یعنی ۶ر فروری ۲۰۰۵ء تا ۱۰ر فروری ۲۰۰۵ء میں پانچ یوم میں آپ نے خاصی تعداد میں لوگوں کو اپنے دست مبارک پر بیعت فرما کر داخل سلسلہ فرمایا۔ سابقہ مریدین کے گھروں پر بھی گئے۔ ضیافتوں میں بھی شرکت فرمائی۔ ماہانہ ۲۶ شریف کی صدارت بھی فرمائی میرے غریب خانہ پر ایسی ۲۶ر ذیعقد ۱۴۲۵ھ میں آپ نے ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحب کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔ جو ان کے چھوٹے بھائی حضرت چمہ میاں صاحبؒ کے مرید ہیں۔ پانچ روز شہر حیدرآباد کا دورہ ختم کر کے آپ شام چار بجے مورخہ ۱۰ فروری ۲۰۰۵ء واپس اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے گھر کراچی تشریف لے گئے۔

ایک پرفراق واقعہ آپ کے اس تیسرے دورۂ پاکستان کے دوران یہ بھی ہوا کہ ۸ مارچ ۲۰۰۵ء کو آپ کے خلیفہ حاجی رئیس الدین نیازی صاحب کا وصال ہو گیا۔ لہذا ایمرجنسی میں فوری پھر آپ حیدرآباد تشریف لائے۔ حاجی صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔ سویم تک ان ہی کے گھر یونٹ نمبر ۵ میں قیام فرمایا بعد سویم ۱۱ مارچ ۲۰۰۵ء کو واپس اپنی ہمشیرہ کے گھر کراچی چلے گئے۔

بے حد انتھک کوششوں کے باوجود آپ کا مشن یعنی سوانح حیات حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کی چھپائی کا کام نہ ہو سکا۔ بے تحاشہ رکاوٹیں اس کاوش میں پیش آئیں جن کی تفصیلات میں یہاں لکھنا نہیں چاہتا سینہ میں ہی پردہ میں رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ چہرے بے نقابی سے بچے رہیں لیکن افسوس بعد میں دیکھا کہ رکاوٹ ڈالنے والوں کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ چوں کہ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز کا معاملہ تھا اور حضرت قبلہ صاحب نے اپنی پوری زندگی کی بے حد و حساب محنتوں سے یہ سوانح تیار کی تھی لہذا مایوسی کے عالم میں یہ کہہ کر کہ چلو بھارت میں ہی یہ چھپواؤں گا۔

۱۶ر مارچ ۲۰۰۵ء کو بروز بدھ شام ۶ بجے بذریعہ ٹرین حیدرآباد سے لاہور چلے گئے اپنے ملک واپس جانے کے لیے۔ اس موقع پر ریلوے اسٹیشن حیدرآباد پر کافی تعداد میں نیازیوں نے آپ کو لاہور کے لیے رخصت کیا۔ لاہور میں پندرہ ربیس دن قیام فرما کر ۔۔۔ اپریل ۲۰۰۵ء کو

Marfat.com

لاہور سے اپنے ملک بھارت چلے گئے۔ افسوس صد افسوس اور ہمیشہ افسوس رہے گا کہ حضرت کا تیار کردہ کام "سوانح حیات حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ" پاکستان میں نہ چھپ سکی۔

تعلیم وتربیت:

ظاہری مجازی دنیاوی علوم میں آپ نے علی گڑھ یونیورسٹی سے تین مضامین میں ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی ہوئی تھی جب کہ باطنی روحانی تعلیم وترتیب کے لیے تو کوئی مسئلہ ہی نہ تھا کہ یہ تو ان کے اپنے گھر کے خزائن سے کیا کچھ نہ ملا ہوگا اور وہ خود کیا کچھ نہ اندر سے ہوں گے یہ نظر والوں کا کام ہے انھیں دیکھنا اور سمجھنا ہم آنکھوں والے اندھے وہاں تک کیا پہنچ سکتے ہیں۔

اوصاف حمیدہ:

آپ بھی نبیرۂ سراج السالکین قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ ہیں۔ لہٰذا آپ میں کیا نہ تھا جو آپ کے بزرگوں میں ہے بدرجہ اتم آپ میں موجود تھا۔ میں حقیر ناچیز اس قابل کہاں کہ کما حقہٗ آپ کی تعریف وتوصیف کا اظہار کر سکے بس یہ بھی کچھ کم نہیں، بڑی بات ہے کہ آپ حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحبؒ کے مرید بھی ہیں اور ان ہی سے صاحب خلافت واجازت بھی۔

بڑی ہی پرنور و پرکشش شخصیت ہیں۔ علوم باطنی کے ساتھ علوم ظاہری میں بھی بڑا مقام لیے ہوئے ہیں۔ ادب وآداب کا حسین پیکر دوٹوک گفتگو فرماتے ہیں۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی کرنے میں دیر نہیں کرتے۔ بے خوف وخطر دودھاری ہمیشہ حق زیر استعمال رکھتے ہیں۔ آپ میں اپنے مرشد کا رنگ بہت حد تک پایا جاتا ہے۔ اگر کسی کو ایسی شخصیت دیکھنی ہو جس میں منافقت نام کو بھی نہیں تو آپ کو دیکھے۔ اگر کوئی شخص ان کے سامنے کسی کو غیبت کر دے تو نا صرف بری طرح اسے جھاڑ پلا دیتے ہیں بلکہ بول چال بھی بند کر دیتے ہیں تاوقت یہ کہ وہ تائب نہ ہو جائے۔

خدمات سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی:

پہلے دورۂ پاکستان ۱۹۷۰ء میں عالم جوانی میں تو آپ سیر وتفریح کرنے جیسی حالت میں چند یوم حیدر آباد کو بھی دے گئے تھے اپنے والد ماجد کے ساتھ۔ لیکن بعدہ ۱۹۹۹ء کا دوسرا دورہ پورا تبلیغی تھا جس میں پندرہ سے زائد مرد وعورت بچے آپ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے تھے۔

Marfat.com

بعدہٗ پھر ۲۰۰۴ء۔۲۰۰۵ء کے تیسرے دورہ پاکستان میں تو بے گنتی مرد عورت بچے آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر سلسلۂ عالیہ نیازیہ میں داخل ہوئے بے گنتی سے مراد اس مرتبہ شمار نہیں کیا حساب کتاب مرید ہونے والوں کا نہیں رکھا۔ چوں کہ قیام آپ کا یونٹ نمبر ۵ خلیفہ رئیس نیازی صاحب کے گھر تھا میرے غریب خانہ پر نہ تھا۔ اس وقت بریلی شریف سے آنے والوں میں آپ ہی ایک شہزادہ نظر آرہے ہیں۔ لیکن افسوس کہ آپ کو شوگر کی بیماری لاحق ہوگئی جس سے بہت کمزور ہو گئے ہیں اور پاکستان کا اتنا لمبا سفر اب آپ کے بس میں نہیں رہا۔ یہ سلسلۂ مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی آپ کے علاوہ دوسرے کوئی شہزادہ پاکستان آتے نظر آرہے ہیں تاہم ہم بھی مایوس نہیں امید و آس لگائے بیٹھے ہیں کہ نئی نسل میں سے کوئی نہ کوئی شہزادہ ضرور یہاں آکر اپنے بزرگ کے مشن کو آگے بڑھائیں گے۔

اہم نکتہ کی وضاحت:

ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کی شان و بنیاد ہی ذریت پاک قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین عرف ننھے میاں صاحبؒ پر ہے کہ ان کی ذریت پاک ہی بریلی شریف سے تشریف لا لا کر اس ذیلی نیاز ثانی سینٹر حیدرآباد (میکش میاں صاحب) کے پلیٹ فارم سے مشن تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی کے لیے عظیم ترین خدمات پیش کر کے سلسلۂ عالیہ کو شہر حیدرآباد میں نہ متعارف کرایا بلکہ چمکایا بنائے ہوئے مشہور و معروف سلسلۂ روحانی۔ اس وقت صرف حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب وہ واحد شہزادہ ہیں جو اپنے بزرگوں کے مشن کے لیے کوشاں ہیں۔ آپ کے بعد بہ ظاہر تو کوئی شہزادہ/شہزادگان کی آمد نظر نہیں آرہی ہے۔ تاہم ہم پھر بھی پر امید ہیں کہ ہمارے بزرگان نئی نسل کے ذریعہ اس کمی کو ضرور پورا کریں گے۔

جیسا کہ اوپر رقم کیا کہ ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر حیدرآباد کی جان و بنیاد ہی ذریت پاک قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ ہیں ان کے بغیر یہ سینٹر بے جان۔ جو مقامی خلفاء ہیں وہ اپنی بساط بھر پوری ذمہ داریوں سے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں لیکن ذریت پاک کے مقابل تو کسی طرح بھی اہل نہیں۔ اس وقت اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ہم ذیلی نیازیہ ثانی سینٹر کے ذمہ داران نئے لوگوں کو

Marfat.com

جوسلسلہ عالیہ میں داخل ہونا چاہتے ہوں فوری صاحبزادگان صاحبان (ذمہ داران ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد) حضرت سید فتح محمد شاہ صاحب کے حضور پیش کر کے ان کے دست مبارک پر بیعت کرا کر سلسلۂ عالیہ نیازیہ داخل کرا دیتے ہیں۔ اس طرح وسعت سلسلہ عالیہ کو کسی قسم کے ضعف واحساس کی ذریت پاک سے بچالیا جاتا ہے اور سلسلہ عالیہ کی وسعت جاری وساری رہتی ہے۔ ہم شہر حیدرآباد کے تمام نیازی بلا کسی امتیاز وتفریق ایک مرکز تلے صرف اپنے مرکز بریلی شریف کے لیے کام کرتے ہیں ذیلی سینٹرز محض انتظامی امور ہیں مقصد ہمارا صرف وصرف تبلیغ و توسیع سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی ہوتا ہے۔ لہذا اس ٹیم ورک کے ساتھ ہمارا سلسلہ عالیہ تسلسل سے ترقی کی جانب ہمہ وقت گامزن رہتا ہے۔

نوٹ: اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب مدظلہ العالی کو عمر خضری عطا فرمائے۔ شکر الحمد للہ حیات ہیں اور مستقبل میں جو بھی ان کے معاملات ہوں گے اس تعارف وتاریخ میں بڑھا دیئے جائیں گے۔

Marfat.com

ایک اسپیشل کیس کا مختصر تعارف

حضرت قبلہ مولوی شفیق الرحمٰن نیازی صاحبؒ

آپ سے متعلق حقیر ناچیز کو قطعی تفصیلی معلومات نہیں میں صرف ایک وجہ سے میں نے اندازاً یہ جان لیا کہ حضرت قبلہ مولوی شفیق الرحمٰن نیازی صاحب سلسلہ عالیہ نیازیہ کی کوئی وی آئی پی شخصیت ہیں اس لیے کہ جو بھی شہزادہ صاحب بریلی شریف سے تشریف لاتے تو وہ ان کے گھر قیام کرتے یا آتے ہی ان کی خیریت معلوم کر کے ان کے پاس آنا جانا ضرور رکھتے جب تک شہر حیدرآباد میں بریلوی شہزادہ صاحب کا قیام رہتا۔ لہٰذا اس تعارف و تاریخ میں اگر میں نے ان کو نہیں سجایا تو بڑی بے انصافی و حق تلفی ہوگی۔

گو آپ نے شہر حیدرآباد میں کھل کر اور اعلیٰ منصوبہ بندی سے مشن تبلیغ و توسیع کے لیے کوئی کام نہیں کیا۔ لہٰذا سلسلۂ عالیہ کی نسبت سے آپ شہر حیدرآباد میں منظر عام پر نہ آسکے ہوسکتا ہے پیرانہ سالی و بیماری کی وجہ سے مجبور ہوں تاہم ان کی عظمت کے لیے یہی بہت ہے کہ ذریت پاک قبلہ حضور ننھے میاں صاحب کے منظورِ نظر تھے دوئم یہ ان کی ذاتی سیرت و کردار بھی یکتا ایک نمونہ تھی۔ جیسے لوگ آج تک نہ صرف یاد کرتے ہیں بلکہ تعلیم و تربیت کے لیے حوالہ دیتے ہیں۔

راقم ہذا نے حضرت کو جتنا کچھ بھی کمترین دیکھا لیکن بہت ہی خوب دیکھا۔ آپ کو سمجھنے کے لیے بس یہ ایک جملہ بہت کافی ہے کہ آپ پاکستان میں اعلیٰ ترین سیرت و کردار کے آئینہ میں بھارت کے میرے پیرومرشد حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی صاحب

Marfat.com

کی کاپی تھے۔ادب وآداب۔عجز وانکساری شہر حیدرآباد میں آپ پر بھی ختم تھا۔کالا ہو یا گورا، چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر، نیک ہو یا خطا کار ہر شخص سے ایسے پیش آتے کہ وہ شخص آپ کا دیوانہ ہو جاتا اور خواہش رکھتا کہ بار بار آپ سے ملا جائے۔عاجزی، انکساری، صدق واخلاص، سے پُر ایسی محبت بھری حلیم و نرم گفتگو فرماتے۔لوگوں کو بڑی عزت دیتے بہت خاطر تواضع فرماتے۔ہر ایک کے آگے پیچھے ہو جاتے۔بچھ جاتے۔کہاں اٹھاؤں۔کہاں بٹھاؤں۔ایک جداگانہ۔اپنی مثال آپ شخصیت تھے جو دیکھنے میں تصور نہیں آتے۔آپ کانگریس گلی سٹی تھانہ حیدرآباد کے سامنے والی گلی میں رہا کرتے تھے یا کبھی کبھی یونٹ نمبر ۶ لطیف آباد میں اپنے سالے شمیم صاحب کے مکان پر بھی ملتے تھے۔مہمان نوازی وعاجزی انکساری آپ پر ختم تھی۔

آئندہ: آپ سے متعلق جو کچھ بھی معلومات حاصل ہوں گی وہ یہاں اضافہ کر دی جائیں گی۔

Marfat.com

برائے یک نظر مطالعہ۔ بذریعہ چارٹ

تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے رفقائے کار

(موئس: حضرت علامہ سیّد محمد علی شاہ میکش آبادیؒ)

(۱)

نمبر شمار	نام روح رواں (یعنی کرتا دھرتا) بمعہ ولدیت و پتہ	کن سے مرید و خلیفہ	مقام انعقاد نیازیہ انعقادات	مدت انعقاد ماہانہ انعقاد 26 شریف از سال تا سال	رفقائے کار (روح ورواں کی شامل کار جماعت)
۱	جناب خلیفہ صوفی محمد تخی نیازی صاحبؒ ولد محمد بخش ۔ کواٹر نمبر D-44، یونٹ نمبر 9، لطیف آباد، حیدرآباد	حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی	کواٹر نمبر۔۔۔ D-44، یونٹ نمبر 9، لطیف آباد حیدرآباد	1962 تا 1969 7 سال	(۱) حاجی لطیف الدین نیازی (۲) خلیفہ عبدالحمید نیازی (۳) فریدالدین نیازی (۴) خان اشرف الدین نیازی (۵) حامد علی نیازی (۶) خلیفہ حافظ امین نیازی (۷) ماسٹر اسمٰعیل نیازی (۸) شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا) (۹) حاجی قطب الدین نیازی
۲	جناب حاجی لطیف الدین نیازی ولد شفیع الدین بتاشہ گلی، حیدرآباد بعدہ بنگلہ نمبر D-1، یونٹ نمبر 11، لطیف آباد، حیدرآباد	حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی	اوّل وقت بتاشہ کی گلی، فقیر کا پڑ حیدرآباد بعدہ رہائش پر بنگلہ نمبر D-1 یونٹ نمبر 11، لطیف آباد، حیدرآباد	1969 تا 1977 8 سال	(۱) خلیفہ عبدالحمید نیازی (۲) فریدالدین نیازی (۳) خان شرف الدین خان نیازی (۴) حامد علی نیازی (پہلے ہی وصال کر گئے تھے تخی صاحب کے دور میں) (۵) خلیفہ حافظ امین نیازی (۶) ماسٹر اسماعیل صاحب (۷) شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا) (۸) نیا اضافہ فاروق نیازی صاحب (۹) حاجی قطب الدین نیازی

(بقیہ پشت پر)

Marfat.com

برائے یک نظر مطالعہ۔ بذریعہ چارٹ

تبلیغی وروحانی۔ ذیلی نیازیہ بانی سینٹر حیدرآباد کے رفقائے کار

(مؤسس: حضرت علامہ سیّد محمد علی شاہ میکش آبادیؒ)

(۲)

۳	حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحبؒ ولد حضرت صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی چشتی صاحب مدظلہ مکان نمبر 140-D کی لائن، یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد۔	حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی	بنگلہ نمبر 140-D یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد	1977 تا 1991 14 سال	(۱) خلیفہ عبدالحمید نیازی (۲) فریدالدین نیازی (۳) خان شرف الدین خان نیازی (۴) خلیفہ حافظ امین نیازی (۵) ماسٹر اسماعیل صاحب (۶) شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا) (۷) فاروق نیازی (۸) حاجی قطب الدین نیازی (اب یہ میدان میں نکلے ہیں)
۴	شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا) ولد شہاب الدین کواٹر نمبر 30، بلاک D، یونٹ نمبر 9، لطیف آباد، حیدرآباد	حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی	کواٹر نمبر 30، بلاک D، یونٹ نمبر 9، لطیف آباد، حیدرآباد	1991 تا ہنوز 2014ء جاری ہے	(۱) حاجی قطب الدین نیازی (۲) محمد ذکی نخی نیازی (۳) محمد رضی نخی نیازی (۴) عبدالسلام پہلوان نیازی (۵) فرید الدین نیازی (۶) شاہ عبدالصمد نیازی (۷) خلیفہ برکت علی نیازی (۸) حاجی ننھے میاں نیازی (۹) وہاج الدین نیازی (۱۰) ڈاکٹر انعام الحق نیازی

Marfat.com

حصہ چہارم

(55 سالہ اجمالی)

تعارف و تاریخ
سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

در

شہر حیدرآباد (سندھ)

(پاکستان)

چھوڑو مجھے بے خود میرا آرام یہی ہے
بے نام ونشاں رہنے دو بس نام یہی ہے
بیکار د معطل ہی رہوں کارِ جہاں سے
فہمید میں اپنی تو بڑا کام یہی ہے
لے سر سے قدم تک ہوں جلا شمع کی مانند
شاید کہ میاں عشق کا انجام یہی ہے
کافر ہوں جو میں اپنے تئیں جانوں کہ میں ہوں
جو کچھ ہے سو تو ہے مرا اسلام یہی ہے
سوجھے نہیں دن رات ترے دھیان میں پیارے
اپنی تو سحر ہے یہی اور شام یہی ہے
کہتے ہیں نیاز آپ کو اس شکل مری میں
یہ سچ ہے کہ تو پاک پہ یاں نام یہی ہے

مرتبہ

حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی

راہِ غلام وخاکِ پا
حقیر ناچیز۔ شمس نیازی (ٹیلیفون والا)
حیدرآباد سندھ (پاکستان)

Marfat.com

Marfat.com

سالانہ انعقاداتِ

سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

در شہر حیدرآباد، سندھ

دیگر کئی اہم موضوعات کے ساتھ

Marfat.com

ترتیب بہ لحاظ اسلامی قمری ماہ
ہفت روزہ، ماہ بہ ماہ اور سالانہ

انعقاداتِ سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی

درشہر حیدرآباد سندھ، پاکستان

نمبرا: پہلا اسلامی قمری ماہ ـــــــ محرم الحرام ـــــــ ھ

ا۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی و خاص ذکر پاک تعلیم و تربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

برمکان ۲۰ ر ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نورالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مرکزی و ماہانہ ـــــ قمری ۲۶ شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

ہر قمری ۲۶ تاریخ کو ـــ از بعد نماز مغرب تا وقت مناسب وقت

برمکان ۳۰ ر ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: ذکی سخی نیازی و شمس نیازی

Marfat.com

نمبر۲: دوسرا اسلامی قمری ماہ ______ صفر المظفر ______ ھ

ا۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی وخاص ذکر پاک تعلیم وتربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

بر مکان ۲۰/ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مرکزی وماہانہ ______ قمری ۲۶ شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

ہر قمری ۲۶ تاریخ کو ــــ از بعد نماز مغرب تا وقت مناسب وقت

بر مکان ۳۰/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: ذکی یحیٰی نیازی وشمس نیازی

نمبر۳: تیسرا اسلامی قمری ماہ ______ ربیع الاوّل ______ ھ

ا۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی وخاص ذکر پاک تعلیم وتربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

بر مکان ۲۰/ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب

Marfat.com

۲۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

۶ ربیع الاوّل ہر سال از بعد نماز مغرب تا رات وقت مناسب

برمکان بنگلہ نمبر ______، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں ضیاء الدین نیازی بشمول جملہ ان کے برادران

۳۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ شاہ شوکت حسین نیازی صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

۱۹ ربیع الاوّل ہر سال از بعد نماز مغرب تا رات وقت مناسب

برمکان ۲۹/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب

۴۔ مرکزی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

۲۶ ربیع الاوّل ہر سال از بعد نماز مغرب تا رات وقت مناسب

برمکان ۱۴۰/ڈی، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: صاحبزادہ سید فضل حسین صاحب اور

(سادہ فاتحہ برمکان شمس نیازی ۳۰/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد)

نیز لنگر و محفل سماع

Marfat.com

۵۔ سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد ظہور حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قرآن خوانی ،ختم خواجگان، محفلِ سماع، فاتحہ ولنگر، تقسیم تبرکات وغیرہ

۲۲/ربیع الاوّل ہر سال۔ بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

برمکان ۵۷۷/ڈی، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں خواجہ حسن صاحب

نمبر۴: چوتھا اسلامی قمری ماہ _____ ربیع الثانی _____ھ

۱۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی وخاص ذکر پاک تعلیم وتربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

برمکان ۲۰/ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

محبوبین پاک حضرت غوث پاکؒ وحضرت محبوب الٰہی صاحبانؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر ومحفل سماع کے ساتھ

۱۷ ربیع الثانی ہر سال از بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

برمکان ۴۴۲۔سی/ون، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: خلیفہ برکت علی نیازی صاحب

Marfat.com

۳۔ مرکزی وخصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوب سبحانی سید محی الدین ابو محمد شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی صاحبؒ
اس میں ضم شدہ ہے ماہانہ ۲۶ شریف حضرت ننھے میاں صاحبؒ
قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ
۲۶/ربیع الثانی ہر سال از بعد نماز مغرب تا رات وقت مناسب
بر مکان ون/ڈی، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدر آباد
روح رواں: جملہ گھرانہ حاجی لطیف الدین نیازی صاحب اور
(سادہ فاتحہ بر مکان شمس نیازی ۳۰/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد)
نیز لنگر و محفل سماع

نمبر ۵: پانچواں اسلامی قمری ماہ _____ جمادی الاوّل _____ھ

۱۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی و خاص ذکر پاک تعلیم و تربیتی
خصوصی نشست بعد ختم خواجگان
ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن
بر مکان ۲۰/ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد
روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مرکزی و ماہانہ ___ قمری ۲۶ شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ
قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ
ہر قمری ۲۶ تاریخ کو ___ از بعد نماز مغرب تا وقت مناسب وقت
بر مکان ۳۰/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد
روح رواں: ذکی تخی نیازی و شمس نیازی

Marfat.com

۱۔ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی وخاص ذکر پاک تعلیم وتربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

برمکان ۲۰/ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نورالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مرکزی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ شاہ نیاز بے نیاز شاہ نیاز احمد صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

۶ جمادی الثانی ہر سال از بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

برمکان ۳۰/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: شمس الدین نیازی، ذکی سخی نیازی

۳۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

جناب قبلہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

۱۱ جمادی الثانی ہر سال از بعد نماز عصر تارات وقت مناسب

کنٹونمنٹ قبرستان مکرانی پاڑہ نزد مکی شاہ بابا، حیدرآباد، سندھ

روح رواں: ذکی سخی نیازی بمعہ ان کے جملہ برادران

Marfat.com

۴۔ مرکزی دماہانہ _____ قمری ۲۶ شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

ہر قمری ۲۶ تاریخ کو ___ از بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

بر مکان شمس نیازی ۳۰/ ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: شمس الدین نیازی، ذکی نحی نیازی

۷: ساتواں اسلامی قمری ماہ _____ رجب المرجب _____ھ

ا۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی وخاص ذکر پاک تعلیم و تربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

بر مکان ۲۰/ ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مرکزی سالانہ عرس مبارک

شہنشاہ ہند حضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

۹ رجب المرجب ہر سال از بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

بر مکان ۱۴۰، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاجزادہ سید فضل حسین صاحب

Marfat.com

۳۔خصوصی سالانہ عرس مبارک

شہنشاہ ہند حضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

۷ا رجب المرجب ہر سال از بعد نماز عصر تارات وقت مناسب

برمکان ۴۶۱/۱۳ بی، یونٹ نمبر اا لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: ڈاکٹر سید انور علی نیازی صاحب

۴۔مرکزی وماہانہ ____ قمری ۲۶ شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

ہر قمری ۲۶ تاریخ کو۔۔از بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

برمکان شمس نیازی ۳۰/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: شمس الدین نیازی، ذکی نجی نیازی

نمبر ۸: آٹھواں اسلامی قمری ماہ ____ شعبان المعظم ____ھ

ا۔ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی وخاص ذکر پاک تعلیم وتربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

برمکان ۲۰/ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۔ مرکزی وماہانہ ______ قمری ۲۶ شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

ہر قمری ۲۶ تاریخ کو۔۔۔ از بعد نماز مغرب تا رات وقت مناسب

بر مکان شمس نیازی ۳۰ ر ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: شمس الدین نیازی، ذکی سخی نیازی

نمبر ۹: نواں اسلامی قمری ماہ ______ رمضان المبارک ______ ھ

ا۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی وخاص ذکر پاک تعلیم و تربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

بر مکان ۲۰ ر ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مرکزی وخصوصی سالانہ (گھریلو سادہ فاتحہ) عرس مبارک

قبلہ حضور تاج اولیاء شاہ نظام الدین حسین صاحب

صرف قرآن خوانی، سادہ گھریلو فاتحہ کے ساتھ نیز لنگر و محفل سماع

یکم رمضان المبارک ہر سال از بعد نماز عصر تا رات وقت مناسب

بر مکان ۱۴۰، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاحبزادہ سید فضل حسین صاحب

Marfat.com

۳۔مرکزی وماہانہ(گھریلوسادہ فاتحہ)قمری ۲۶شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

برمکان شمس نیازی ۳۰ رڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: شمس الدین نیازی، ذکی تخی نیازی

نمبر ۱۰: دسواں اسلامی قمری ماہ ____ شوال المکرّم ____ھ

ا۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی وخاص ذکر پاک تعلیم وتربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

برمکان ۲۰ رڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نورالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔خصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ میکش اکبرآبادیؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر ومحفل سماع کے ساتھ

۹،۱۰ شوال المکرّم ہر سال از بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

برمکان بنگلہ نمبر ____، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

روح رواں: حاجی شفیق الدین نیازی صاحب کے صاحبزادے

Marfat.com

۳۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ صاحبزادہ سید فتح محمد شاہ صاحب اجمیری صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

۱۴ر شوال المکرم ہر سال از بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

بر مکان ۲۰ر ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ مرکزی و ماہانہ ــــــــ ۲۶ قمری شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

ہر قمری ۲۶ تاریخ کو ــــ از بعد نماز مغرب تارات وقت مناسب

بر مکان ۳۰ر ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: ذکی بخی نیازی و شمس نیازی

نمبر ۱۱: گیارہواں اسلامی قمری ماہ ــــــ ذیعقد ــــــ ھ

ا۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی و خاص ذکر پاک تعلیم و تربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

بر مکان ۲۰ر ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۲۔ مرکزی و ماہانہ ______ ۲۶ قمری شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

ہر قمری ۲۶ تاریخ کو ___ از بعد نماز مغرب تا رات وقت مناسب

بر مکان ۳۰ / ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: ذکی بخی نیازی و شمس نیازی

نمبر ۱۲: بارہواں اسلامی قمری ماہ ______ ذوالحجہ ______ ھ

۱۔ ہفت روزہ ختم خواجگان

خصوصی و خاص ذکر پاک تعلیم و تربیتی

خصوصی نشست بعد ختم خواجگان

ہر جمعہ صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دن

بر مکان ۲۰ / ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: صاحب زادہ سید نور الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مرکزی و ماہانہ ______ ۲۶ قمری شریف

حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن خوانی، فاتحہ، لنگر و محفل سماع کے ساتھ

ہر قمری ۲۶ تاریخ کو ___ از بعد نماز مغرب تا رات وقت مناسب

بر مکان ۳۰ / ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد

روح رواں: ذکی بخی نیازی و شمس نیازی

Marfat.com

خلاصہ سالانہ انعقاداتِ نیازیہ

۱۔ ہفت روزہ ختم شریف ۔۔۔۔۔۔۔۔۵۲/انعقادات

۲۔ ماہ بہ ماہ ۔۔۔ ماہانہ ۲۶ شریف ۔۔۔ ۱۲/انعقادات

۳۔ سالانہ ۔۔۔ اعراس مبارک ۔۔۔۔ ۱۴/انعقادات

کل ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۶۸/انعقادات

نوٹ:

سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی
کی جانب سے
شہر حیدر آباد (سندھ) پاکستان میں
بسلسلہ رشد و ہدایت دین اسلام
ایک سال میں ۶۸/انعقادات عمل میں لائے جاتے ہیں۔

ترتیب و پیش از:

شمس نیازی
(ٹیلیفون والا)
مکان نمبر ۳۰/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد (سندھ) پاکستان

Marfat.com

ہلکا پھلکا تعارف بہ سلسلہ

ہفت روزہ ماہ بہ ماہ وسالانہ

''انعقادات سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی''

درشہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

ا۔ہفت روزہ۔ختم خواجگان:

حضرت صاحبزادہ پیر نورالحسن صاحب مدظلہ العالی ولد صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین نیازی صاحب مدظلہ العالی ہر جمعہ کو ایک نشست ''ختم خواجگان'' اپنے مکان ڈی ۲۰/ یونٹ نمبر ۸ عقب جامع مسجد لطیف آباد حیدرآباد پر منعقد فرماتے ہیں۔ بروز جمعہ ۱۰ بجے ختم خواجگان پڑھنا شروع کیا جاتا ہے جو آدھے پون گھنٹے بمعہ فاتحہ پڑھ لیا جاتا ہے۔ بعدہ صاحب صدر مسند حضرت صاحبزادہ سیّد ظہور میاں صاحب تعلیم وتربیتی نشست شروع کرتے ہیں کہ حاضرین کو ہوش تک نہیں رہتا کہ کتنا وقت گزر گیا۔ لوگوں کے سوالات کے جوابات بھی دیتے ہیں یعنی تشنہ لوگوں کی پیاس بجھاتے ہیں یہ نشست ذکر بہت روحانی وفیضانی صورت اختیار کر گئی ہے۔ بڑی بڑی دور سے لوگ اپنے مسائل کے لیے حاضری لگاتے ہیں۔ شہر کے باہر سے بھی فون آتے رہتے ہیں کہ ان کے مسائل کے لیے بھی دعائیں کی جائیں۔ الحمدللہ تمام ہی لوگوں کے کام ہوتے ہیں یعنی فیض جاری رہتا ہے۔ اس نشست کا مکمل اہتمام حضرت صاحبزادہ سید نورالحسن صاحب بذات خود کرتے ہیں۔ قلاقند پر بعد ختم خواجگان فاتحہ کی جاتی ہے اور تقسیم تبرک حاضرین کی چائے سے

Marfat.com

تواضع کی جاتی ہے اور کبھی کبھی تو حضرت صاحب اس سے بھی زیادہ تواضع کا اہتمام فرماتے ہیں۔اس وقت یہ نیازیہ ختم خواجگان نشست بارگاہ الٰہی میں بہت مقبول ہے اور اس کا روحانی تقسیم یعنی محفل ذکر پر باری تعالیٰ کی تجلیاں کا اثر دیکھنے کے قابل ہوتا ہے اور فیض پانے کا ہوتا ہے۔ سلسلہ عالیہ نیازیہ کی جانب سے رشد و ہدایت دین اسلام کے لیے حیدر آباد (سندھ) میں حضرت صاجزادہ سید نورالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۵۲ انعقادات فرما رہے ہیں اور وہ بھی اپنی ذاتی کاوشوں اور محبتوں سے۔ باری تعالیٰ حضرت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی در درجات دینوی و دنیاوی ہمہ وقت و ہمیشہ جاری و ساری فرمائے (آمین ثم آمین)[1]

۲۔مرکزی و ماہانہ۔قمری ۲۶ شریف

قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ

قرآن کریم، فاتحہ، لنگر اور محفل سماع کے ساتھ

ہر مہینہ چاند کی ۲۶ رتاریخ کو بہ سلسلہ ننھے میاں صاحبؒ فاتحہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔یہ اہتمام حقیر ناچیز کے غریب خانہ ۳۰۔ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدر آباد پر ہوتا ہے۔ حضرت والا کا وصال بعد نماز عشاء ۲۷ ربیع الاوّل شب دوران محفل سماع ہوا۔

باشد ایمانِ مسلماں مصحف روئے علیؑ

سجدہ گاہِ ماست محراب دو ابروئے علیؑ

پر ہوا مظہر اذن جانے کا کہلایا جاتا ہے یادداشت کے لیے ہم پروگرام ۲۷ کی شب ہی کرتے ہیں۔اس انعقاد میں فاتحہ خوانی، لنگر اور محفل سماع تو شامل ہوتی ہیں تاہم ہمارے بزرگ صاحب مسند ضرورت کے مطابق شریعت و طریقت و تصوف پر سیر حاصل نظم و تربیت وقفہ وقفہ سے فرماتے رہتے ہیں تا وقت یہ کہ انعقاد اختتام کو پہنچے اس انعقاد میں مغرب کی نماز پڑھ کر فاتحہ دی جاتی ہے اور جتنا کچھ قرآن پاک پڑھا جاتا ہے بخشا جاتا ہے۔بعدہ لنگر شروع کیا جاتا ہے جو مغرب سے عشا تک کھلایا جاتا ہے۔بعدہ عشا کی نماز پڑھ کر محفل سماع کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔جو

[1] افسوس کہ اب سیّد نورالحسن صاحب و سیّد ظہورالحسن صاحب ہم میں موجود نہیں اللہ رب العزت ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین۔قدر القادری

Marfat.com

ڈیڑھ تا دو گھنٹے بشمول فاتحہ جاری رہتی ہے بعد دعائے خیر و تقسیم تبرک انعقاد کے لنگر کی تمام ذمہ داری جناب بھائی ذکی سخی نیازی صاحب کے ذمہ ہے اور محفل سماع کی ذمہ داری حقیر ناچیز شمس الدین نیازی کے ذمہ ہے۔

شہر حیدر آباد میں اس انعقاد کی بہت اہمیت ہے اور یہ مشن تبلیغ و توسیع سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی در شہر حیدر آباد میں سلسلہ عالیہ کے لیے ایک بنیاد کا درجہ حامل انعقاد ہے اسی انعقاد سے شہر حیدر آباد میں سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کی تیز ترین و کامیاب وسعت ہوئی۔ اس لیے بھی کہ پاکستان بننے کے بعد حضور خواجہ غریب نواز کے سالانہ عرس مبارک کے بعد ہی ۲۶ رشریف کا انعقاد بلا کسی رکاوٹ و بندش تسلسل کے ساتھ منعقد ہوتا چلا آ رہا ہے بقیہ اعراس مبارک بعد میں وجود میں آئے یوں سلسلہ عالیہ کی ترقی ہوتی چلی گئی عشاق پیدا ہوتے گئے اور وہ اپنی محبت کی وجہ سے مزید انعقادات قائم کرتے چلے گئے لیکن ۲۶ رقمری شریف کی جیسی ابتدا اور درمیان میں تھی ویسی آج بھی بنیادی قدر و اہمیت ہے بہ لحاظ وسعت سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی اس کی سالانہ عرس مبارک کی بنیاد رکھی اور ابتدا کی حضور ننھے میاں صاحبؒ کے خلیفہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب نے اور اس کی ماہانہ بنیاد رکھی اور ابتدا حضور ننھے میں صاحبؒ کے خلیفہ سیّد علامہ محمد علی شاہ صاحب نے دونوں جگہ ذمہ داری و تسلسل سے ۲۶ رشریف کے انعقادات جاری وساری ہیں۔ جن کی تفصیلات پچھلے اوراق میں بہت کچھ پہلے ہی قلم بند کی جا چکی ہیں۔ اس انعقاد کے سلسلے میں نیازیہ بزرگوں کے اقوال بھی یہاں پیش کیے جاتے ہیں حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی نے مریدین سے فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے مریدین یا نیازی تمام مریدین کو انعقادات ۲۶ قمری شریف حضور ننھے میاں صاحبؒ کے انعقادات پر فیوض و برکات کی تفصیلات بتاؤں تو تمام پیر بھائی آپس میں لڑ جائیں کہ یہ تاریخ کا میں اپنے گھر پر قائم کروں گا۔ حضرت کے اس فرمان پر ہم پیر بھائی تحقیق و دقیق غور و فکر کرتے رہتے ہیں کہ سب سے پہلے (اوّل روح رواں) جناب صوفی سخی محمد نیازی صاحبؒ نے ۳۰۰ر۴۰۰ روپے تنخواہ پر منشی گیری کرتے ہوئے اس انعقاد کی تن و من دھن سے خدمت کی ان کے وصال کے بعد باری تعالیٰ سے کیا انعامات

Marfat.com

پائے ہوں گے جناب صوفی صاحب جانیں یا اہل نظر ہم دنیا دار ظاہری آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ان کی اولاد دیکھتے ہی دیکھتے ارب پتی ہوگئی یعنی دنیا بھی کیسی دی۔ بعدہ جناب بھائی حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ اور حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ نے سلسلہ عالیہ کی یہ انعقادات منعقد کرتے ہوئے تن و من دھن سے خدمات انجام دیں اُن کے وصال فرما جانے کے بعد ہم دیکھ رہے ہیں کہ سارا لطیف نیازی گھرانہ نہ صرف کروڑوں میں کھیل رہا ہے بلکہ اسکول تجارت کی دنیا میں ایک بڑا مقام بنایا ہوا ہے۔ بعدہ سرکاروں نے اس انعقاد کی خدمات مجھے نوازیں الحمد للہ بہت ہی اعلیٰ وخوشحالی و فارغ البالی سے نواز فرمائے ہوئے ہیں۔ دوسری جانب حضرت ظہور میاں صاحبؒ اور ان کی اولاد کو مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ دین و دنیا دونوں ہی سے انھیں بھی کیسا نوازا ہوا ہے یہ مشاہدات ہم اپنے پیرومرشد کے ارشادات کی روشنی میں کرتے رہتے ہیں یہ تو ہماری محدود ظاہری نظر ہے اس باطن وظاہر کی تفصیلات اہل نظر ہی پا سکتے ہیں اب دوسرے بزرگ کے ارشادات بھی ملاحظہ فرمایئے جو کبھی کبھی اپنے مریدین کی نشست میں فرمادیا کرتے تھے اور میں بھی وہاں حاضر وموجود اپنے کانوں سے سن لیا کرتا تھا۔ وہ تھے حضور قبلہ ننھے میاں صاحبؒ کے پوتے (نبیرہ) حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ۔ ارشاد فرماتے ''حضرت قبلہ سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ' حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین نیازی صاحبؒ کے بیٹے اور حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے پوتے ہوتے ہوئے دونوں بابا جان اور دادا جان کی جان ہیں بہت ہی لاڈلے اور چہیتے ہیں۔ دونوں نے فرمایا ہوا ہے کہ جیسا بھی ہو ہمارے بیٹے / پوتے کو خوب دھوم دھام سے مانو۔ اسی طرح والد محترم نے بھی اور دادا جان نے بھی اپنی تمام روحانی ومجازی دولت ونعمت مکمل طور پر اپنے بیٹے پوتے کے حوالہ کی ہوئی ہے۔ اور آج تک غائبانہ طور پر سلسلہ عالیہ نیازیہ کی مکمل کمان قبلہ حضور ننھے میاں صاحبؒ کے ہاتھ میں ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں بابا و دادا جان فوری قبول ومنظور کر کے دستخط کر دیتے ہیں یعنی بابا جان دادا جان صرف اپنے پوتے کے کام پر نظر رکھتے ہیں کرتے دھرتا سب کچھ ابھی تک حضور ننھے میاں صاحب ہی ہیں پوری دنیا کے تمام نیازیوں کا وہی خیال رکھتے ہیں پکار پر وہی اس کے پاس پہنچتے

Marfat.com

ہیں اور اس کے معاملات درست فرماتے ہیں المختصر یہ کہ پورے سلسلہ عالیہ نیازیہ دنیا کے لیے باطنی طور پر آپ ہی کرتا دھرتا روح رواں ہیں۔ اس انعقاد پر بھی لکھنے کو بہت کچھ مواد موجود ہے لیکن طوالت کی وجہ سے اسی پر ختم کر رہا ہوں یہ انعقاد ۱۹۵۴ء کے بعد سے سالانہ عرس کی صورت میں حضرت صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کے گھرانہ سے منعقد کیے جارہے ہیں اور ۱۹۶۲ء سے بہ صورت ماہانہ فاتحہ وسماع قمری ۲۶ شریف حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی کے خلفا و ذمہ دار لاڈلے پسندیدہ غلاموں سے منعقد کیے جارہا ہے۔

۳۔ مرکزی وخصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ غوثِ صمدانی محبوب سبحانی سیدمحی الدین ابومحمد شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی و حسینیؓ

یہ سالانہ عرس مبارک بھائی حاجی لطیف الدین نیازی صاحبؒ نے پاکستان بننے کے چند سال بعد اپنے گھر بتاشہ گلی فقیر کے پڑ پر قائم کیا تھا اس وقت سے آج تک ان کے گھرانہ میں بغیر کسی ناغہ ورکاوٹ تسلسل کے ساتھ ہوتا چلا آرہا ہے بعد ان کے ان کے بھائی حاجی شفیق الدین نیازی صاحب اس کی کمان کرتے رہے بعد وصال حاجی صاحب اب حاجی شمس الدین اسکول والے اور خلیفہ شرف الدین نیازی صاحب اور حاجی لطیف الدین نیازی صاحب کی اولاد مل کر نگرانی وکمان کر رہے ہیں بڑی عقیدتوں اور محبتوں کے ساتھ۔ یہ انعقاد ۲۶ / ربیع الثانی ۔۔۔۔۔ ھ ہر سال حاجی صاحبؒ کے گھر بنگلہ نمبر ڈی۔ ون یونٹ نمبر ۱۱ لطیف آباد حیدرآباد میں ہوتا ہے۔ جو بعد نماز مغرب تارات مناسب وقت تک جاری رہتا ہے بعد عصر قرآن خوانی بعد مغرب فاتحہ ولنگر اور بعد عشا محفل سماع شروع ہوتی ہے۔ جو قریب دو بجے شب تک چلتی ہے۔

۴۔ مرکزی سالانہ عرس مبارک

شہنشاہ ہند حضرت خواجہ سیّد معین الدین حسن سنجری اجمیریؒ

یہ سالانہ عرس مبارک ۱۹۵۲ء میں بہ اجازت حصوصی والد ماجد حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ حضرت سیّد ظہور حسن چشتی نیازی اجمیری صاحب نے قائم کیا اس وقت

Marfat.com

سے آج تک ان کے بعد ان کے بیٹوں پوتوں کے ہاتھوں تسلسل کے ساتھ یہ انعقاد جاری و ساری ہے۔ اس وقت اس انعقاد کی نگرانی وکمان صاحبزادہ حضرت سیّد فضل حسن صاحب فرمارہے ہیں یہ انعقاد ہر سال ۹/رجب المرجب۔۔۔۔ھ ان کے مکان ۱۴۰ ارڈی، یونٹ نمبر ۲ پر منعقد ہوتا ہے۔ جو بعد نماز مغرب شروع ہوکر رات مناسب وقت تک جاری رہتا ہے۔ بعد مغرب ختم خواجگان محفل سماع لنگر بعد محفل سماع بعد فاتحہ دعا تقسیم تبرک۔ قریب ۱۲ بجے شب یہ انعقاد بھی ختم ہوجاتا ہے۔

۵۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

محبوبین پاک حضرت غوث پاکؒ اور حضرت محبوب الٰہی صاحبانؒ

یہ نیازیہ انعقاد جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب اپنے مکان نمبر سی ون۔۴۴۲ یونٹ نمبر ۸ پر منعقد کرتے ہیں۔ یہ انعقاد اپنے مرشد حضرت رؤف میاں صاحبؒ سے اجازت لے کر جناب خلیفہ صاحب نے خود اپنے گھر قائم کیا تاکہ بزرگان نیازیہ کی آمدورفت ان کے گھر رہے اور ان کی توجہ خصوصی سے ان کا گھرانہ مالا مال رہے۔ جناب خلیفہ صاحب اپنے مریدوں کے ساتھ انھیں انعقاد کی مالی ذمہ داریاں خود اپنے ذمہ رکھتے ہیں انتظامی امور کی طرح بعد نماز مغرب فاتحہ ولنگر ہوتا ہے بعد عشاء محفل سماع ہوتا ہے۔ ڈیڑھ یا دو گھنٹے بعد فاتحہ وتقسیم تبرک کے بعد ایک دو بجے تک یہ انعقاد اختتام کو پہنچتا ہے۔

۶۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

شہنشاہ ہند حضرت خواجہ غریب نواز سید معین الدین حسن سنجری اجمیری چشتی صاحبؒ

یہ انعقاد نیازیہ جناب ڈاکٹر سید انور علی نیازی صاحب ہر سال ۱۷رجب المرجب کو اپنے مکان نمبر بی/۴۶۱ یونٹ نمبر ۱۱ لطیف آباد حیدرآباد پر منعقد فرماتے ہیں۔ سرکار کی محبت میں کہ آپ کا تعلق بھی اجمیر شریف سے ہے یعنی اجمیری ہیں۔ یہ انعقاد آپ ڈاکٹر صاحب نے اپنے گھر قایم ومنعقد فرمایا یہ انعقاد بعد نماز مغرب فاتحہ ولنگر سے شروع ہوتا ہے بعد عشاء محفل سماع شروع ہوتی ہے تو ڈیڑھ یا دو گھنٹے اور فاتحہ وتقسیم تبرک پر قریب ایک یا دو بجے اختتام کو پہنچتا ہے۔

Marfat.com

۷۔ مرکزی سالانہ عرس مبارک

حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیاز شاہ نیاز احمد بریلوی

بانی سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کا سالانہ عرس مبارک ۶ رجمادی الثانی ہر سال حقیر ناچیز راقم تاریخ ہذا شمس نیازی کے غریب خانہ پر منعقد ہوتا ہے اس انعقاد کا اہتمام حقیر ناچیز اور بھائی محمد ذکی نخی نیازی صاحب کی جانب سے کیا جاتا ہے یہ انعقاد بعد عصر قرآن خوانی بعد نماز مغرب فاتحہ ولنگر اور بعد نماز عشاء محفل سماع اور بعد محفل سماع تقسیم تبرک قریب ایک دو بجے تک اختتام کو پہنچتا ہے۔

۸۔ مرکزی وخصوصی سالانہ عرس مبارک

(گھریلو سادہ فاتحہ) بغیر لنگر و سماع

قبلہ حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین قادری چشتی نیازی بریلوی صاحبؒ

آپ حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ کے لخت جگر حضور تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین صاحبؒ کا مرکزی وخصوصی سالانہ عرس مبارک گھر میں ہی سادہ فاتحہ کا اہتمام کر کے اہل خانہ کے ساتھ مل کر منعقد کیا جاتا ہے تمام پیر بھائیوں یا لوگوں کو مدعو نہیں کیا جاتا اور وہ رمضان المبارک کی عبادات کے احترام میں ایسا کیا جاتا ہے بعد نماز عصر تا شب مناسب وقت تک یہ گھریلو نیازیہ انعقاد منعقد رہتا ہے یہ انعقاد جناب صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالی اپنی ذاتی حیثیت میں ہر سال یکم رمضان المبارک کو اپنے گھر ۱۴۰ ارڈی، یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد پر منعقد فرماتے ہیں۔

۹۔ مرکزی سالانہ عرس مبارک

قبلہ حضور سراج السالکین شاہ محی الدین احمد عرف ننھے میاں صاحبؒ قادری چشتی نیازی بریلوی

اس سالانہ عرس مبارک کو ۲۶ ربیع الاوّل ہر سال مکان نمبر ۱۴۰ ارڈی، یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد حیدرآباد پر منعقد کیا جاتا ہے اس سالانہ عرس مبارک کو ۱۹۵۴ء میں صاحبزادہ حضرت قبلہ سیّد فتح محمد شاہ صاحب نے قائم وشروع کرایا تھا جو اب تک جاری ہے اس وقت ان کے پوتے

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ سید فضل حسن صاحب اپنے مذکورہ بالا مکان پر منعقد فرماتے ہیں۔ یہ انعقاد نیازیہ بعد عصر قرآن خوانی ختم شریف سے شروع کیا جاتا ہے بعد نماز مغرب فاتحہ ولنگر ہوتا ہے اور بعد نماز عشاء محفل سماع کا آغاز ہوتا ہے جو رات بھی یا مناسب وقت تک جاری رہتے ہوئے اختتام کو پہنچتا ہے

۱۰۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ قادری، چشتی، نیازی، اجمیری۔

اس انعقاد سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی کو حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ کے منجلے پوتے حضرت صاحبزادہ سیّد نور الحسن صاحب مدظلہ العالیٰ اپنے مکان ڈی ۲۰/ عقب جامع مسجد یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پر منعقد فرماتے ہیں۔ ہر سال یہ عرس مبارک بعد نماز مغرب فاتحہ ولنگر کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے اور عشاء کے بعد محفل سماع شروع ہوتا ہے جو رات دو بجے تک تو جاری رہتا ہے اور کبھی کبھی یہ عرس مبارک بھی رات بھر چلتے ہوئے نماز فجر تک پہنچ کر اختتام کو پہنچتا ہے۔ یہ انعقاد ہر سال ۱۴ ارشوال المکرّم کو منعقد کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب رحمکش اکبر آبادی، قادری، چشتی، نیازی، اکبر آبادی

یہ انعقاد سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ نے ۱۹۹۲ء میں اپنے گھر قائم کر کے شروع کیا اور اپنی تمام زندگی سال بہ سال منعقد فرماتے رہے اس وقت حاجی صاحب کے صاحبزادہ جناب ضیاء الدین نیازی صاحب اپنے تمام بھائیوں کی سنگت کے ساتھ ہر سال یہ عرس مبارک پابندی و ذمہ داری سے منعقد فرما رہے ہیں یہ انعقاد بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔۔ یونٹ نمبر ۹ پر ہر سال منعقد کیا جاتا ہے بعد نماز مغرب فاتحہ ولنگر سے انعقاد کا آغاز ہوتا ہے بعد نماز عشاء محفل سماع ہوتا ہے جو ڈیڑھ گھنٹہ ہوتے ہوئے رات بارہ بجے اختتام کو پہنچتا ہے یہ انعقاد ہر سال ۹، ۱۰ شوال المکرّم کو ہوتا ہے۔

Marfat.com

۱۲۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب

" قادری، چشتی، نیازی، بریلوی، (نبیرہ سراج السالکینؒ)

آپ کا سالانہ عرس مبارک یعنی انعقاد سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی ہر سال ۱۹ ربیع الاوّل کو منعقد کیا جاتا ہے۔ جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب یہ عرس مبارک خلیفہ عبدالسلام پہلوان کے مکان ۲۹/ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد پر منعقد کرتے ہیں یہ انعقاد بعد نماز مغرب فاتحہ و لنگر سے شروع ہوتا ہے بعد نماز عشاء لنگر کے بعد محفل سماع شروع ہوتا ہے جو ڈیڑھ دو گھنٹے جاری رہتے ہوئے شب ایک دو بجے کے قریب اختتام کو پہنچتا ہے۔

۱۳۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت قبلہ شہنشاہ دین صاحب" قادری، چشتی، نیازی صاحب

جناب خلیفہ محمد اقبال خان نیازی صاحب اپنے پیرو مرشد حضرت قبلہ شہنشاہ دین ہر سال ۲۴/رجب المرجب کو منعقد فرماتے ہیں۔ یہ انعقاد بعد نماز عصر شروع ہوتا ہے اوّل عصر کے بعد سے محفل سماع شروع ہو جاتی ہے جو عشا تک چلتی ہے بعد نماز عشا فاتحہ و تقسیم تبرک کے بعد عرس مبارک اختتام کو پہنچتا ہے یہ انعقاد خلیفہ صاحب اپنے بنگلہ نمبر ۱۲۹/بی، بلاک ڈی یونٹ نمبر ۶ لطیف آباد حیدرآباد پر منعقد فرماتے ہیں۔

۱۴۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ

اپنے والد ماجد کے اس انعقاد نیازیہ کا اہتمام جناب محمد ذکی سخی نیازی صاحب اپنے تمام بھائیوں کے ساتھ مل کر قبرستان کنٹونمنٹ مکرانی پاڑہ قریب مکی شاہ بابا۔ حیدرآباد میں فرماتے ہیں یہ انعقاد ۱۱ شوال المکرّم کی ہر سال ہوتا ہے۔ چوں کہ صوفی صاحب اپنی آخری آرام گاہ مکرانیوں کے ساتھ مکرانی پاڑہ میں رکھتے ہیں لہذا وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ بھی ان کے تعاون سے فاتحہ و لنگر و چادر شریف وغیرہ کا اہتمام رکھا گیا ہے۔ مستقبل میں کچھ اور بھی تبدیلیاں

Marfat.com

بھی متوقع ہیں اگر کینٹونمنٹ محکمہ نے مزار کی مکمل تعمیر کی اجازت دے دی۔

۱۵۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب

آپ کا سالانہ عرس مبارک آپ کے صاحبزادہ ضیاء الدین نیازی صاحب اپنے تمام بھائیوں کی سنگت کے ساتھ ہر سال ۶ ربیع الاوّل کو اب اپنے بنگلہ۔۔۔۔، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد پر منعقد فرماتے ہیں یہ انعقاد بھی بعد نماز مغرب فاتحہ و لنگر سے شروع ہو کر بعد نماز عشاء محفل سماع کے ساتھ شب بارہ یا ایک بجے تک اختتام کو پہنچتا ہے۔

۱۶۔ خصوصی سالانہ عرس مبارک

حضرت صاحبزادہ سیّد ظہور حسین چشتی نیازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا سالانہ عرس مبارک آپ کے صاحبزادہ خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ ربیع الاوّل کو ہر سال اپنے مکان نمبر ۵۷۷/ڈی، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد پر منعقد فرماتے ہیں۔ بعد مغرب تا رات مناسب وقت ختم خواجگان، قرآن خوانی، محفل سماع و لنگر اور تقسیم تبرکات کے ساتھ۔

Marfat.com

ضروری کوائف

مریدین سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی
جو مستقلاً شہر حیدر آباد (سندھ)
میں رہائش رکھتے ہیں

Marfat.com

ضروری کوائف

مریدین سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

مستقل رہائشی درشہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان

یعنی۔نمبرشمار۔نام نیازی۔نام والد ماجد۔نام پیرومرشد۔پیشہ۔پتہ۔فون رموبائل رفیکس وغیرہ وغیرہ

نوٹ نمبرا: اگلے صفحات میں شہر حیدرآباد (سندھ) پاکستان میں مستقل بنیادوں پر جو نیازی مریدین مقیم ہیں ان کے ضروری کوائف جو میں قلمبند کرنے جارہا ہوں ان کا اندراج دوطرح سے کررہا ہوں۔

اوّل: ''بہ لحاظ گھرانہ'' یعنی وہ گھرانے جو یا تو صدفی صد یا قریب قریب صدفی صد سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی میں نہ صرف بیعت ہوکر داخل ہو چکے ہوئے ہیں بلکہ تن و من و دھن اور دامے درمے سخنے قدمے اوّل یوم داخلہ سلسلۂ عالیہ سے آج تک جان چھڑک تسلسل سے مسلسل اپنی خدمات پیش کیے ہوئے ہیں یعنی یہ کہ بعد بزرگ ان کے بیٹے پوتے بھی اپنے بزرگوں کی طرح سلسلہ عالیہ نیازیہ بریلوی سے شدید محبوتوں کے ساتھ وابستہ خود کو ہمہ وقت ہر خدمت کے لیے تیار رکھے ہوتے ہیں۔بہ الفاظ دیگر یہ کہ عشاق جنونی گھرانے۔

دوئم: ''بہ لحاظ انفرادی حیثیت'' یعنی جن گھرانوں سے اکا دکا فرد وافراد داخل سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی ہوئے ہیں۔یہ تمام بھائی بھی اپنے اپنے مقام پر بڑے محبّ صادق و جانثاران حضور قبلہ

Marfat.com

شاہ نیاز بے نیازؒ ہیں جن کے راز و نیاز وہ جانیں یا ان کے پیارے حضور قبلہ شاہ نیاز بے نیازؒ

نوٹ نمبر۲: ''بہ لحاظ گھرانہ'' کے گھرانوں کی عورتوں اور بچوں اور بچیوں کے نام اندراج نہیں کیے گئے ہیں صرف مرد حضرات کے نام لکھے گئے ہیں لہذا کل تعداد حاصل کرنے کے لیے اندازے عمل میں لائے جائیں گے یہ جس قدر معلومات اس سلسلے میں حاصل ہو جائیں تو مستقبل کا کوئی نیازیہ مورخ اس تاریخ کے نئے ایڈیشن میں شامل کر لے۔ درخواست عاجزانہ ہے۔

Marfat.com

نیازی مریدین کے ضروری کوائف

بہ لحاظ۔ مکمل۔ ''گھرانہ''

گھرانہ: صاحبزادہ سیّد محمد ظہور حسین قادری چشتی نیازی اجمیری

۱۔ صاحبزادہ حضرت سید محمد ظہور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
والد صاحبزادہ حضرت سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ
''بیعت بردست والد ماجد حضرت سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ
ساکن مکان نمبر ۷۷۵/ڈی یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد حیدرآباد (سندھ)
پیشہ: ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں۔

۲۔ صاحبزادہ حضرت سید فضل حسن صاحب قادری چشتی نیازی اجمیری مدظلہ العالیٰ
ولد صاحبزادہ حضرت سیّد محمد ظہور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بیعت بردست داداجان حضرت سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ
ساکن مکان نمبر ۱۴۰/ڈی، یونٹ نمبر ۲ لطیف آباد حیدرآباد سندھ
پیشہ: ریٹائرڈ لائف گزار رہے ہیں۔ فون نمبر 3861330 موبائل نمبر:

۳۔ صاحبزادہ حضرت نورالحسن شاہ صاحبؒ قادری، نیازی، اجمیری
ولد صاحبزادہ سیّد ظہور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بیعت بردست داداجان حضرت سیّد فتح محمد شاہ صاحبؒ
ساکن مکان نمبر ۲۰/ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ)

Marfat.com

پیشہ: تجارت عثمانیہ اسٹور کے نام سے اسپیئر پارٹ کی دکان گاڑی کھاتہ میں
فون نمبر 2869120-2782509 موبائل نمبر:
افسوس آج وہ ہم میں موجود نہیں۔

۴۔ صاحبزادہ حضرت سیّد خواجہ حسن صاحب قادری، چشتی، نیازی، اجمیری۔
ولد صاحبزادہ سیّد ظہور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بیعت بردست صاحبزادہ حضرت سیّد
ساکن مکان نمبر ۵۷۷/ڈی یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ)
پیشہ: بعد ریٹائرڈ ماسٹری اب تجارت کر رہے ہیں۔
فون نمبر 3869408 موبائل نمبر:

گھرانہ: صاحبزادہ حضرت سیّد فضل حسن صاحب قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

۱۔ صاحبزادہ حضرت سیّد عامر حسین شاہ صاحب قادری، چشتی، نیازی، اجمیری
ولد صاحبزادہ حضرت سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالیٰ
بیعت بردست حضرت سیّد صاحبزادہ
ساکن مکان نمبر ۱۴۰/ڈی، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ)
پیشہ واپڈا میں ملازم۔ فون نمبر 3861338 موبائل نمبر:

گھرانہ: صاحبزادہ حضرت سیّد نورالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

۱۔ صاحبزادہ حضرت سیّد فیصل حسن صاحب مدظلہ العالیٰ، ۲۔ صاحبزادہ سیّد ثاقب حسن مدظلہ العالیٰ

گھرانہ: صاحبزادہ سیّد خواجہ حسن قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

نوٹ: آپ کے کوئی صاحبزادہ نہیں، صاحبزادی ہیں

گھرانہ: صاحبزادہ حضرت سیّد عبدالرؤف میاں صاحب قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

۱۔ صاحبزادہ حضرت سیّد محمد خورشید عالم صاحب قادری، چشتی، نیازی، اجمیری
ولد صاحبزادہ سیّد عبدالرؤف میاں صاحبؒ

Marfat.com

بیعت بردست صاحبزادہ حضرت سیّد

ساکن مکان نمبر ۵۸۸/ڈی، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ)

پیشہ: تجارت سے منسلک ہیں۔ فون نمبر موبائل نمبر

۲۔ صاحبزادہ حضرت سیّد قمر عالم صاحب قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

ولد صاحبزادہ حضرت سیّد عبدالرؤف میاں صاحبؒ

بیعت بردست صاحبزادہ حضرت سیّد

پیشہ واپڈا ملازم۔ فون نمبر: موبائل نمبر:

۳۔ حضرت سیّد فخر عالم شاہ صاحبؒ قادری چشتی نیازی

ولد صاحبزادہ حضرت سیّد عبدالرؤف میاں صاحب

بیعت بردست صاحبزادہ حضرت سیّد

ساکن نمبر ۵۸۸/ڈی، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد (سندھ)

پیشہ تجارت سے منسلک ہے۔ فون نمبر: موبائل نمبر:

گھرانہ: صاحبزادہ حضرت سیّد خورشید عالم صاحبؒ قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

گھرانہ: صاحبزادہ حضرت سیّد قمر عالم صاحبؒ قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

گھرانہ: صاحبزادہ حضرت سیّد فخر عالم صاحبؒ قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

گھرانہ: جناب خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی

بیعت بردست مبارک حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی

ا۔ جناب محمد ذکی سخی نیازی صاحبؒ قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی

ولد خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحبؒ ۔۔۔۔۔ بیعت بردست پاک حضرت

ساکن بنگلہ نمبر ۲۲/اے، بلاک نمبر ۴ متصل فالکن ہاؤس اسکول، گلشن اقبال۔ کراچی

امریکہ معلوم کیا جاسکتا ہے پیشہ: تجارت۔ فون نمبر: ۔۔۔۔۔ موبائل نمبر: ۔۔۔۔۔

Marfat.com

۲۔ جناب محمد رضی نیازی صاحب ؒ قادری، چشتی، نیازی، اکبر آبادی
ولد خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب ؒ۔ بیعت بر دست حضرت قبلہ جعفر میاں صاحب ؒ
ساکن بنگلہ نمبر ۲۲/ای، بلاک نمبر ۴ متصل فالکن ہاؤس اسکول، گلشن اقبال۔
کراچی امریکہ پتہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔
پیشہ: تجارت۔ فون نمبر ــــــــــ موبائل ــــــــــ

۳۔ جناب محمد نعیم سخی نیازی صاحب ؒ قادری، چشتی، نیازی، اکبر آبادی
ولد خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب ؒ۔ بیعت بر دست حضرت اعجاز میاں صاحب ؒ
ساکن بنگلہ نمبر ۲۲/ای، بلاک نمبر ۴ متصل فالکن ہاؤس اسکول، گلشن اقبال، کراچی۔
پتہ امریکہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ پیشہ: تجارت۔
فون نمبر ــــــــــ موبائل ــــــــــ

۴۔ جناب ڈاکٹر وسیم سخی نیازی صاحب ؒ قادری، چشتی، نیازی، اکبر آبادی
ولد خلیفہ صوفی محمد سخی نیازی صاحب ؒ۔ بیعت بر دست حضرت اعجاز میاں صاحب ؒ
ساکن بنگلہ نمبر ۲۲/ای، بلاک نمبر ۴ متصل فالکن ہاؤس اسکول، گلشن اقبال۔
کراچی امریکہ پتہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔ پیشہ: تجارت۔
فون نمبر ــــــــــ موبائل ــــــــــ

نوٹ: چاروں بھائی شادی شدہ ہیں اور ان کی اولادیں بھی ہیں لیکن ابھی چھوٹی ہیں دوئم لیکن مکمل معلومات مجھے حاصل نہیں لہٰذا مستقبل کا کوئی نیازی کوئی مورخ اس تاریخ میں معلومات حاصل کر کے بڑھایا جاسکتا ہے۔

گھرانہ: جناب حاجی لطیف الدین نیازی صاحب ؒ قادری، چشتی، نیازی، اکبر آبادی

بیعت بر دست حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبر آبادی

۱۔ جناب افتخار الدین نیازی صاحب (عرف بھائی جان) قادری، چشتی، نیازی، اکبر آبادی
ولد حاجی لطیف الدین نیازی صاحب ؒ۔ بیعت در دست مبارک

Marfat.com

ساکن بنگلہ نمبر ڈی۔ون، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد
پیشہ: تجارت۔ فون نمبر 3864624 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب شریف الدین نیازی صاحب قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی
ولد حاجی لطیف الدین نیازی صاحب۔ بیعت بردست مبارک
ساکن بنگلہ نمبر ڈی۔ون، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد پیشہ: تجارت۔
فون نمبر 3864624 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔ جناب حافظ انتظار نیازی صاحب قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی
ولد حاجی لطیف الدین نیازی صاحب۔
بیعت بردست پاک حضرت قبلہ علامہ سیّد محمد علی شاہ صاحب میکش اکبرآبادی
ساکن بنگلہ نمبر ڈی۔ون، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد پیشہ: تجارت۔
فون نمبر 3864624 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۴۔ جناب ڈاکٹر تنویر نیازی صاحب قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی
ولد حاجی لطیف الدین نیازی صاحب۔ بیعت بردست مبارک
ساکن بنگلہ نمبر ڈی۔ون، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد پیشہ: ڈاکٹری۔
فون نمبر 3864624 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۵۔ جناب فیصل نیازی صاحب قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی
ولد حاجی لطیف الدین نیازی صاحب۔ بیعت بردست مبارک
ساکن بنگلہ نمبر ڈی ون، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد
فون نمبر 3864624 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب خلیفہ حاجی شفیق الدین نیازی صاحب قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی

۱۔ جناب ضیاء الدین نیازی صاحب قادری، چشتی، نیازی، اکبرآبادی
ولد حاجی شفیق الدین نیازی صاحب۔ بیعت بردست پاک حضرت سیّد اعجاز میاں صاحب

Marfat.com

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔، یونٹ نمبر۹ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: تجارت اسکول

فون نمبر 3811511 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب حافظ اعجاز لدین نیازی صاحبؒ

ولد حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔، یونٹ نمبر۹ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: کاروبار پاپوش

فون نمبر 3811511 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔ جناب ڈاکٹر بلیغ الدین نیازی صاحب

ولد حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔، یونٹ نمبر۹ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: ڈاکٹری

فون نمبر 3811511 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۴۔ جناب سہیل نیازی صاحب

ولد حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔، یونٹ نمبر۹ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔

فون نمبر 3811511 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۵۔ جناب سعید الدین نیازی صاحبؒ

ولد حاجی شفیق الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بدست پاک حضرت

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔، یونٹ نمبر۹ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر 3811511 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب خلیفہ شرف الدین نیازی صاحبؒ قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

ا۔ جناب شعیب نیازی صاحبؒ

ولد خلیفہ شرف الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بدست پاک حضرت

ساکن بنگلہ نمبرون۔ ڈی، یونٹ نمبر۱۱ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: اسکول

Marfat.com

فون نمبر 3864624 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب ڈاکٹر ارشد نیازی صاحب

ولد خلیفہ شرف الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت

ساکن بنگلہ نمبر ون۔ ڈی یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: ڈاکٹری

فون نمبر 3864624 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب شمس الدین نیازی صاحب قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

(اسکول والے)

ا۔ جناب ڈاکٹر اویس نیازی صاحب

ولد شمس الدین نیازی صاحب۔۔۔ بیعت بردست پاک حضرت

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔ یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: ڈاکٹری

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ا۔ جناب اوزیر نیازی صاحب

ولد شمس الدین نیازی صاحب۔۔۔ بیعت بردست پاک حضرت

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔ یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: اسکول

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب فرید خان نیازی صاحب قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

(حضرت قبلہ جعفر میاں صاحب سے بیعت ہوئے)

ا۔ جناب جاوید خان نیازی صاحب

ولد جناب فرید خان نیازی صاحب۔۔۔ بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب نوید خان نیازی صاحب

Marfat.com

ولد جناب فرید خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔ جناب جنید خان نیازی صاحب

ولد جناب فرید خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۴۔ جناب عبید خان نیازی صاحب

ولد جناب فرید خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۵۔ جناب سلمان خان نیازی صاحب

ولد جناب فرید خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۶۔ جناب کاشف خان نیازی صاحب

ولد جناب فرید خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۷۔ جناب نعمان خان نیازی صاحب

ولد جناب فرید خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Marfat.com

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب شریف خان نیازی صاحبؒ

۱۔ جناب محمد اقبال خان نیازی صاحبؒ

ولد شریف خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیشہ: کیمسٹری پروفیسر درس وتدریس

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ولد شریف خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیشہ: تجارت

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔ جناب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ولد شریف خان نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیشہ: تجارت

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب عبدالحمید نیازی صاحب

۱۔ جناب پرویز صاحب

ولد عبدالحمید نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیشہ: تجارت

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ولد عبدالحمید نیازی صاحب۔۔۔بیعت بردست پاک حضرت

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیشہ: تجارت

Marfat.com

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ قادری، چشتی، نیازی، اجمیری

۱۔ جناب معین الدین نیازی صاحبؒ

ولد حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت سیّد اعجاز میاں صاحبؒ

ساکن بنگلہ نمبر ۸۰۸، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: گورنمنٹ ملازم واپڈا

فون نمبر 3866234 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب معین الدین نیازی صاحبؒ

ولد حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت سیّد اعجاز میاں صاحبؒ

ساکن بنگلہ نمبر ۸۰۸، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: کاریگری موٹر سائیکل کلینک

فون نمبر 3866234 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔ جناب ندیم نیازی صاحبؒ

ولد حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ

ساکن بنگلہ نمبر ۸۰۸، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر 3866234 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۴۔ جناب سلیم نیازی صاحبؒ

ولد حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ

ساکن بنگلہ نمبر ۸۰۸، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: گورنمنٹ ملازم واپڈا

فون نمبر 3866234 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۵۔ جناب فیصل صاحبؒ

Marfat.com

ولد حاجی قطب الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بدست پاک حضرت قبلہ حضور حسنی میاں صاحب مدظلہ العالی

ساکن بنگلہ نمبر ۸۰۸، یونٹ نمبر ۲، لطیف آباد، حیدر آباد۔ پیشہ: ـــــــــــ

فون نمبر 3866234 موبائل نمبر ـــــــــــــــ

گھرانہ: شمس الدین نیازی (ٹیلیفون والا) عرف شمس نیازی، قادری، چشتی، نیازی، اکبر آبادی

ولد شہاب الدین نیازی۔ بیعت بردست پاک حضرت قبلہ علامہ سید محمد علی شاہ صاحبؒ میکش اکبر آبادی

پیشہ تجارت۔ فون نمبر 3816525 موبائل نمبر ـــــــــــــــ

۱۔ جناب ڈاکٹر محمد علی نیازی صاحب۔

ولد شمس الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ

ساکن مکان نمبر ۳۰ر ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد۔ پیشہ: ڈاکٹری

فون نمبر 3816525 موبائل نمبر ـــــــــــــــ

۲۔ جناب حکیم طارق علی نیازی صاحب۔

ولد شمس الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ

ساکن مکان نمبر ۳۰ر ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد۔ پیشہ: حکمت

فون نمبر 3816525 موبائل نمبر ـــــــــــــــ

۳۔ جناب شارق علی نیازی صاحب۔

ولد شمس الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ

ساکن مکان نمبر ۳۰ر ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد۔ پیشہ: تجارت

فون نمبر 3816525 موبائل نمبر ـــــــــــــــ

۴۔ جناب راشد علی نیازی صاحب۔

ولد شمس الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ

ساکن مکان نمبر ۳۰ر ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدر آباد۔ پیشہ: تجارت

Marfat.com

فون نمبر 3816525 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۵۔ جناب غلام محی الدین نیازی صاحب۔

ولد شمس الدین نیازی صاحبؒ۔ بیعت بردست پاک حضرت قبلہ شاہ گوہر میاں نیازی صاحبؒ

ساکن مکان نمبر ۳۰ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد۔ پیشہ: تجارت

فون نمبر 3816525 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب خلیفہ حافظ امین صاحب قادری، چشتی، نیازیؒ

۱۔ جناب

ولد

ساکن مکان نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحب

ولد محمد صادق صاحب بیعت بدست پاک حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحبؒ

ساکن بھٹی اوکمپاؤنڈ حیدرآباد (عارضی پتہ) پیر جو گوٹھ میں مستقل پتہ

۱۔ جناب عبدالاحد نیازی صاحب

ولد عبدالصمد نیازی

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب طاہر علی نیازی صاحب

ولد عبدالصمد نیازی

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔ جناب عارف علی نیازی صاحب

ولد عبدالصمد نیازی

Marfat.com

ساکن بنگلہ نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پیشہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب خلیفہ حاجی عبدالمجید صاحب عرف ننھے میاں صاحبؒ

مرید و خلیفہ حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت میاں صاحبؒ

۱۔ جناب خلیفہ رئیس الدین نیازی صاحبؒ

ولد جناب خلیفہ حاجی عبدالمجید صاحب عرف ننھے میاں صاحبؒ

بیعت بردست پاک حضرت قبلہ شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب

ساکن مکان نمبر ۴۵/۳ڈی، یونٹ نمبر ۵ (پرانا) لطیف آباد، حیدرآباد پیشہ: اسٹیٹ بینک ملازم

نیا مکان نمبر ۱/۲۴۱، گلشن زوہیب نمبر ۵، لطیف آباد، حیدرآباد۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب کامران نیازی صاحبؒ

ولد جناب خلیفہ رئیس الدین نیازی صاحبؒ بیعت بردست پاک حضرت شاہ گوہر میاں صاحب

ساکن مکان نمبر ۴۵/۳ڈی، یونٹ نمبر ۵ (پرانا) لطیف آباد، حیدرآباد پیشہ: تجارت

نیا مکان نمبر ۱/۲۴۱، گلشن زوہیب نمبر ۵، لطیف آباد، حیدرآباد۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔ جناب فرقان نیازی صاحبؒ

ولد جناب خلیفہ رئیس الدین نیازی صاحبؒ بیعت بردست پاک حضرت شاہ گوہر میاں صاحب

ساکن مکان نمبر ڈی/۳۴۵، یونٹ نمبر ۵ (پرانا) لطیف آباد، حیدرآباد پیشہ: تجارت

نیا مکان نمبر ۱/۲۴۱، گلشن زوہیب نمبر ۵، لطیف آباد، حیدرآباد۔

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحبؒ

ولد ننھے صاحب۔ بیعت بردست پاک حضرت صاحبزادہ سیّد عبدالرؤف میاں صاحبؒ

ساکن مکان نمبر سی ون/۴۴۲، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد حیدرآباد۔ پیشہ تجارت

Marfat.com

فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۱۔ جناب محمد سلیم نیازی صاحبؒ
ولد جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب صاحبؒ
بیعت بردست پاک حضرت صاجزادہ سیّد رؤف میاں صاحبؒ
ساکن مکان نمبر سی ون/۲۴۲، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد حیدرآباد۔ پیشہ تجارت
فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔ جناب محمد عثمان نیازی صاحبؒ
ولد جناب خلیفہ برکت علی نیازی صاحب صاحبؒ
بیعت بردست پاک حضرت صاجزادہ سیّد فضل حسن صاحب مدظلہ العالیٰ
ساکن مکان نمبر سی ون/۲۴۲، یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد حیدرآباد۔ پیشہ تجارت
فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھرانہ: جناب ڈاکٹر انعام الحق نیازی صاحب مدظلہ العالیٰ

ولد عبدالحق صاحب۔ بیعت بردست پاک حضرت قبلہ شاہ مجتبے حسین نیازی صاحب
عرف چمہ میاں خلافت از حضرت قبلہ گوہر میاں صاحبؒ
ساکن مکان نمبر ۱۰۳، لائن نمبر ۳۱، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد حیدرآباد (سندھ)۔
پیشہ: ڈاکٹری میڈیکل آفیسر پرائیویٹ فیکٹری بلوچستان
فون نمبر 3865399 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۱۔ جناب ریاض الحق نیازی صاحبؒ
ولد عبدالحق صاحبؒ بیعت بردست پاک حضرت قبلہ گوہر میاں صاحب
ساکن مکان نمبر ۱۰۳، لائن نمبر ۳۱، یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد حیدرآباد (سندھ)۔ پیشہ: پرائیویٹ ملازمت
فون نمبر 3865399 موبائل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Marfat.com

نیازی مریدین کے ضروری کوائف
بہ لحاظ ''انفرادی حیثیت''

نمبر	نام نیازی	نام پیرو مرشد	پیشہ	پتہ
۱	جناب خلیفہ فاروق نیازی صاحبؒ	حضرت قبلہ مولانا عبدالشکور نیازی صاحبؒ خلافت از حضرت محبوب میاں صاحب بریلوی	آر۔ایم۔ ایس حیدرآباد میں سرکاری ملازم ریٹائرڈ بعد وصال	مکان نمبر اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر ۱۰، کراچی۔
۲	جناب ماسٹر محمد اسمٰعیل نیازی صاحب	حضرت قبلہ اعجاز میاں صاحبؒ۔۔۔ آبادی	تجارت	مکان نمبر یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد
۳	جناب حامد علی نیازی صاحب (مرحوم)	حضرت قبلہ میکش میاں صاحب، آگرہ	منشی گیری	مکان نمبر یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد
۴	جناب رفیق نیازی صاحب (مرحوم)	حضرت قبلہ میکش میاں صاحب، آگرہ	خراد مشین دکان	مکان نمبر یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد کراچی جاکر وصال کر گئے
۵	جناب نوشہ نیازی صاحب	حضرت قبلہ میکش میاں صاحب، آگرہ	چوڑی کا کاروبار، سہاگ بینگل لطیف آباد نمبر ۱۱، حیدرآباد	مکان نمبر یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد
۶	جناب خلیفہ عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب	حضرت قبلہ سچے میاں صاحب بریلوی	تجارت	مکان نمبر ۲۹، بلاک ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

Marfat.com

۷	جناب اسلام الدین نیازی صاحب ولد عبدالسلام پہلوان نیازی صاحب	شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب	سرکاری ملازم	مکان نمبر ۲۹، بلاک ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد
۸	محترمہ بانو نیازی صاحبہ زوجہ سراج الدین نیازی	شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب	امور خانہ داری	مکان نمبر پہاڑی لطیف آباد نمبر ۱۱، حیدرآباد انتقال شدہ، تدفین لطیف آباد
۹	جناب محمد عرفان نیازی صاحب ولد سراج الدین نیازی	شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب	تجارت	مکان نمبر گاڑی کھاتہ حیدرآباد
۱۰	محترمہ سعدیہ نیازی صاحبہ ولد شمس الدین نیازی	شاہ محمد شوکت حسین نیازی صاحب	پرائیویٹ ملازم امور خانہ داری	مکان نمبر سرجانی ٹاؤن کراچی
۱۱	جناب شمس الدین نیازی صاحب سبزی والے ولد ننو میاں	سید اعجاز میاں صاحب	تجارت	مکان نمبر پہاڑی لطیف آباد نمبر ۱۱ سے کراچی منتقل ہوگئے
۱۲	جناب قاسم بابا نیازی صاحبؒ	عزیز میاں صاحب	راج مستری	مکان نمبر۔۔۔۔۔ لطیف آباد نمبر ۱۲، حیدرآباد انتقال شدہ، تدفین لطیف آباد
۱۳	خلیفہ حاجی حفیظ نیازی	سید اعجاز میاں صاحب خلافت زوجہ	کارپینٹری	مکان نمبر لطیف آباد نمبر ۹، حیدرآباد
۱۴	زوجہ خلیفہ حاجی حفیظ نیازی	سید اعجاز میاں صاحب		مکان نمبر لطیف آباد نمبر ۹، حیدرآباد
۱۵	جناب رفیق الدین نیازی صاحب	سیّد اعجاز میاں صاحب		مکان نمبر
۱۶	جناب محترم دختر رفیق احمد نیازی	حضرت قبلہ سید اعجاز میاں صاحب	امور خانہ داری	مکان نمبر

Marfat.com

۱۷	جناب کلیم نیازی صاحب	محبوب میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر لطیف آباد حیدرآباد
۱۸	محترم آفتاب نیازی صاحبؒ	سید اعجاز میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر ریشم گلی حیدرآباد انتقال شدہ تدفین حیدرآباد
۱۹	حاجی عبدالسلام نیازی (م) حاجی رحیم بخش	میکش اکبر آبادی	تجارت	مکان نمبر ۹۔۶ر بی ٹو یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد حیدرآباد
۲۰	محترمہ تجن کلو نیازی (م) زوجہ حاجی عبدالسلام نیازی	میکش اکبر آبادی	امور خانہ داری	ایضاً
۲۱	جناب غلام رسول نیازی (م) عرف غلام بھائی	جعفر میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد۔ انتقال شدہ تدفین لطیف آباد
۲۲	جناب. امامی نیازی (م) صاحب	جعفر میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر یونٹ نمبر ۸، لطیف آباد، حیدرآباد۔ انتقال شدہ تدفین لطیف آباد
۲۳	جناب غلام رسول نیازی صاحب	سید اعجاز میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر حیدرآباد
۲۴	زوجہ غلام رسول نیازی صاحبہ	سید اعجاز میاں صاحبؒ	امور خانہ داری	مکان نمبر حیدرآباد
۲۵	جناب محترم ولد غلام رسول نیازی صاحب	حضرت قبلہ سید اعجاز میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر حیدرآباد
۲۶	جناب بھائی غلام رسول صاحب	حضرت قبلہ سید اعجاز میاں صاحب	تجارت	مکان نمبر حیدرآباد
۲۷	محمد اعظم نیازی صاحب ولد حافظ امین	حضرت قبلہ سید اعجاز میاں صاحب	تجارت	مکان نمبر حیدرآباد

Marfat.com

۲۸	جناب اکرم نیازی صاحب ولد حافظ امین	حضرت قبلہ سید اعجاز میاں صاحب	تجارت	مکان نمبر حیدرآباد
۲۹	خلیفہ حاجی نور محمد نیازی صاحبؒ ولد اسماعیل	شاہ شوکت میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر ۴ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۰	جمیلہ نیازی زوجہ حاجی نور محمد نیازی بنت حاجی امیر الدین	سچے میاں صاحبؒ	امور خانہ داری	مکان نمبر ۴ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۱	جناب گلزار نیازی صاحب ولد حاجی نور محمد نیازی	محبوب میاں صاحبؒ	سرکاری ملازم	مکان نمبر ۴ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۲	جناب فرید الدین نیازی صاحب	شاہ شوکت نیازی صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر ۱ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۳	جناب نعیم الدین نیازی صاحب	شاہ شوکت نیازی صاحبؒ	ملازم	مکان نمبر ۱ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۴	جناب فہیم الدین نیازی صاحب	شاہ شوکت نیازی صاحبؒ	سرکاری ملازم	مکان نمبر ۱ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۵	جناب فضل الدین نیازی (م)	حضرت قبلہ سچے میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر ۳ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۶	محترمہ مجو نیازی (م) زوجہ قمروالدین پہلوان	سید اعجاز میاں صاحبؒ	امور خانہ داری	مکان نمبر ۷ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۷	صلاح الدین نیازی قمروالدین پہلوان	سید اعجاز میاں صاحبؒ	تجارت	مکان نمبر ۷ رڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد حیدرآباد
۳۸	بشیرن نیازی زوجہ بشیر الدین پھول والے نومیاں	سید اعجاز میاں صاحبؒ	امور خانہ داری	مکان نمبر یونٹ نمبر ۱۱، لطیف آباد، حیدرآباد
۳۹	کنیزہ نیازی (م) زوجہ وکیلا چودھری	سید اعجاز میاں صاحبؒ	امور خانہ داری	مکان نمبر ۲۷ رڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد، حیدرآباد

Marfat.com

۴۰	مسرت نیازی زوجہ جمال الدین ولد حسین بخش	شاہ محمد شوکت حسین نیازی	امور خانہ داری	مکان نمبر ۳۴/ ۳ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد
۴۱	جناب محمد اقبال نیازی ولد جمال الدین	شاہ محمد شوکت حسین نیازی	تجارت	مکان نمبر ۳۴/ ۳ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد
۴۲	جناب محمد افضال نیازی ولد نیازی الدین	شاہ محمد شوکت حسین نیازی	تجارت	مکان نمبر ۳۴/ ۳ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد
۴۳	جناب نظام الدین نیازی (م)	شاہ محمد شوکت حسین نیازی	تجارت	مکان نمبر یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد، حیدرآباد
۴۴	محترمہ اچھو نیازی (م) زوجہ عبدالغفور بنت حاجی رحیم بخش	جعفر میاں صاحبؒ	امور خانہ داری	مکان نمبر یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد، حیدرآباد
۴۵	محترمہ زینت نیازی (م) [illegible] جناب عبدالغفور	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحبؒ	امور خانہ داری	مکان نمبر سرفراز، حیدرآباد
۴۶	جناب صدیقا نیازی زوجہ احمد میاں	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	امور خانہ داری	کوارٹر نمبر ۳۴/ ۳ڈی، یونٹ نمبر ۹ لطیف آباد، حیدرآباد
۴۷	جناب عبدالقیوم نیازی	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	تجارت	مکان نمبر چھوٹکی گٹی، حیدرآباد
۴۸	جناب وھاج الدین نیازی بلّے خلیفہ	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	تجارت	مکان نمبر کراچی
۴۹	جناب خلیل نیازی	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	تجارت	کوارٹر نمبر یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد
۵۰	رشیدہ نیازی زوجہ خلیل نیازی	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	امور خانہ داری	کوارٹر نمبر یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد
۵۱	محترمہ نسرین نیازی صاحبہ بنت خلیل نیازی	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	امور خانہ داری	کوارٹر نمبر یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد
۵۲	محترمہ پروین نیازی صاحبہ بنت خلیل نیازی	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	امور خانہ داری	کوارٹر نمبر یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد

Marfat.com

۵۳	محترمہ خیرل نیازی صاحبہ بنت شمس الدین	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	امور خانہ داری	مکان نمبر یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد
۵۴	جناب محمد یوسف نیازی ولد حبیب	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	تجارت	مکان نمبر یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد شفٹ کراچی
۵۵	محترمہ شائلہ نیازی صاحبہ بنت عبدالرحمٰن نیازی	حضرت خلیفہ عبدالصمد نیازی صاحبؒ	امور خانہ داری	مکان نمبر ۷/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد حیدرآباد
۵۶	جناب عبدالرحمٰن نیازی ولد قمرالدین پہلوان	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	کاریگری	مکان نمبر ۷/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد حیدرآباد
۵۷	محترمہ زرینہ نیازی صاحبہ زوجہ محمد رفیق	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	امور خانہ داری	مکان نمبر ۳۴/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد حیدرآباد
۵۸	محترمہ زوجہ محمد رشید صاحبہ	حضرت قبلہ شاہ شوکت میاں صاحب	امور خانہ داری	مکان نمبر ۳۴/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد حیدرآباد
۵۹	جناب ہارون رشید نیازی ولد محمد رسید	حضرت صاحبزادہ سید نورالحسن صاحبؒ	کاریگری	مکان نمبر ۳۴/ڈی، یونٹ نمبر ۹، لطیف آباد حیدرآباد
۶۰	شاہد علی نیازی عرف شین میاں	حضرت صاحبزادہ سید نورالحسن صاحبؒ	کاریگری	مکان نمبر یونٹ نمبر ۱۱ لطیف آباد حیدرآباد

نوٹ

ذیلی نیازیہ بانی سینٹر

حیدرآباد کے

حضرت قبلہ صاحبزادہ سیّد فتح محمد صاہ صاحبؒ

کے انفرادی حیثیت کے مریدین کی معلومات مجھے حاصل نہیں

ملتے ہی اگلے ایڈیشن میں ان کے نام بڑھا دیئے جائیں گے۔

شمس الدین نیازی

Marfat.com

خصوصی وخاص الخاص قدر وقدر دانی
عشاق سلسلۂ عالیہ نیازیہ بریلوی

از حضرت پیرزادہ سیّد فضل حسن صاحب چشتی نیازی اجمیری مدظلہ العالیٰ

جناب حضرت مولانا پیر قدیر احمد قدیر القادری شاہ صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں وہ ایک سچے پکے مسلمان اور اپنے پیر کے سچے عاشق، سچے مرید ہیں۔ حضرت پیر قبلہ وکعبہ حضور زندہ ولی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ہیں آپ کی کاوشوں سے بھائی شمس الدین نیازی صاحب کا ہدیہ پُر خلوص پورا ہو رہا ہے اور آپ نے بڑی محنت اور کوششوں سے اس کتاب کو مکمل کیا۔ حالاں کہ ابھی میں نے اس کتاب کو دیکھا نہیں صرف چند اوراق دیکھے جو بھائی شمس الدین نیازی کی عقیدت، محبت، ایثار وقربانی جو اہل بیت آل رسول ﷺ اور پیران عظام سے ہے۔ وہ مجموعہ انھوں نے شائع کیا ہے۔ خداوند کریم آل رسول ﷺ کے صدقے اُن کی اِس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور ان کو دونوں جہانوں کی نعمتیں عطا کرے اور اُن کے ماں باپ کے وسیلہ سے عمر خضری عطا کرے اور اُن کے اہل خانہ ہمیشہ شاد وآباد، خوش وخرم رکھے۔ سرکار شاہ نیاز احمدؒ بے نیاز، سرکار حضور تاج الاولیاء، سرکار بندہ نواز حضرت شاہ محی الدین احمدؒ ننھے میاں، سرکار مخدوم سید محمد علی میکش میاں، اُن کی اس خدمت کو قبول کریں اور دونوں جہانوں کی خوشیوں سے مالا مال کریں، دنیا اچھی کی ہے تو دین بھی اچھا ہو آمین ثم آمین۔ اسی طرح ہمارے حضرت کے دوسرے خلیفہ حافظ احمد حسین نیازی آپ کا تخلص دانش نیازی ہے آپ شاعر، کاتب، پیر اور مخدوم اپنے پیر و مرشد کے بڑے ذہین اور فرماں بردار مرید ہیں بچپن سے ہی جب آپ اسکول میں زیرِ تعلیم تھے پیر دیکھا مرید ہوئے اور آخر دم تک اپنے پیر کی سیوا کرتے رہیں گے۔

پیر صاحب نے کبھی بھی آپ کو اپنی محبت سے دور نہ کیا ہر وقت حافظ صاحب، حافظ جی زبان پر رہتا تھا اگر میں کسی قابل ہوتا تو اُن کی تعریف کرتا آپ بڑی معرفتوں اور بڑی شان کے

Marfat.com

مالک تھے آپ نے ہر رنگ میں اپنے پیر اور پیران عظام کی خدمت کی۔ دیوان شریف چھپوانے میں شجرہ عالیہ اردو نظم میں اور ہر ایک کی شان میں منقبت، اپنے پیر کی شان میں ''حیات فتح محمدی'' جو آپ کا منہ بولتا نمونہ ہے اِسی کڑی کی اب دوسری کتاب بھائی شمس الدین نیازی کی طرف سے جاری ہو رہی ہے۔ حافظ صاحب نے جب سرکار حضرت جعفر میاں نے حیدر آباد میں نزول فرمایا۔ سپاس نامہ لکھا بلکہ ایک رسالہ ''گلدستہ'' کے نام سے بہت سے حضرات کے اسم گرامی کے ساتھ روشنی ڈالی وہ رسالہ گلدستہ میں نے بھائی شمس الدین نیازی کو دے دیا تھا آپ تمام بزرگانِ دین کی شان میں وعظ اور تقریر بھی کرتے ہیں علم و ادب پر بڑا عبور حاصل تھا شعر و شاعری میں ردیف، قافیہ کا خاص خیال رکھتے تھے آپ دو تین محفلوں میں مجھے ملے ولیوں اور بزرگان دین کی بے حد شان بیان کرتے تھے حضرت شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سلسلے کے خلیفہ حضرت پیر عبدالرحمٰن سہروردی میرے بڑے کرم فرما تھے میرا اُن کا بیس سالہ ساتھ تھا سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی پر وہ سادات کی بے حد عزت کرتے تھے اور مجھے حضور غریب نواز کی وجہ سے بے حد عزت دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے تھے۔ اُن کے بیان بھی سالانہ دس پندرہ عرس فاتحہ ہوتی تھی وہ ہر فاتحہ میں مجھے بلاتے تھے آستانہ دو قبر آپ کی اپنی مسجد اور اب ان کا آستانہ ماجی ہسپتال کے قریب بڑی خانقاہ عالیہ ہے یہ ان کا دوسرا سالانہ عرس رجب شریف ۹ یا ۱۰ کی تاریخ وصال ہے ان کے مرشد کی شان میں بڑی پیاری منقبت لکھی۔۔۔

مکینِ لامکاں حضرت شہاب الدین سہروردی
تمھیں ڈھونڈوں کہاں حضرت شہاب الدین سہروردی

حافظ صاحب نے کتابیں بھی لکھیں ''مذاق صوفیہ'' رسالہ بھی لکھا اور بے شمار لوگوں کو اُن کے مرشد کی شان میں منقبت اور اپنے سب پیرانِ عظام کی شان میں منقبت یہ سب میرے پاس موجود ہیں سلام و شجرہ شریف میری خاطر دو دفعہ نثر و نظم میں لکھ کر دیا وہ ہمارے مرشد کے بے مثال خلیفہ تھے سچے عاشق مرشد اور سچے اہل بیت اور آل رسول ﷺ کے غلام تھے اُن کے میرے پاس ۱۰۰ مسرت نامہ جو مکمل تعلیمِ معرفت، شریعت و حقیقت ہیں میری ناعقلی ناسمجھی کی وجہ سے ۵۰ کے قریب احترام کی وجہ سے اُن میں قرآن پاک بھی تھا۔ امام حسنؓ کے سامان محرم شریف میں تعزیہ شریف کے سامان کے ساتھ خود جا کر ٹھنڈا کر دیا۔ بعد میں جب سمجھ آئی باقی چالیس پچاس

Marfat.com

موجود ہیں وہ سنبھال کرر کھے ہیں یہ ہی سوچا کرتا تھا حافظ صاحب نے سب کی شان بیان کی سب کا ذکر سب کا چرچہ کیا کوئی ایسا وقت آجائے میں بھی اُن کی مدحت سرائی کروں اب یہ جناب قدیر احمد قدر القادری شاہ صاحب کی اگر مہربانی کرم نوازی ہو جائے تو ہمارے محترم خاص حضرت حافظ احمد شاہ دانش اجمیری صاحب کا بھی کچھ تھوڑا قصہ اِس کتاب میں آجائے تم میرا چرچا کرو میں تمھارا چرچا کروں گا وہ اپنے پیر کے بے حد سچے، اچھے مرید اور خلیفہ تھے اُن کی کوئی مثال نہیں ملتی وہ میرے بے حد ناز اٹھاتے تھے مجھے کبھی ناراض نہیں کیا مجھے کئی دفعہ خواب میں اپنی زیارت کرائی۔ اُن کے گھرانے پر مجھے اور میرے اہل خانہ کو فخر ہے۔

اُن کے چھوٹے بھائی ڈپٹی محمود الحسن صاحب نیازی اُن کے بھتیجے جناب رئیس الحسن نیازی وہ بھی دیگر علوم کے ساتھ علوم روحانیت وعلم ابجد پر عبور رکھتے ہیں۔ حافظ صاحب تو دریا تھے۔ ان کے مرید قابل ہیں جب حافظ صاحب کا وصال ہوا اس سے ایک دن پہلے میرا معروضہ ان کی خدمت میں پہنچا انھوں کے اپنے ایک مرید سے کہا مجھے کل لفافہ لا کر دینا مجھے سیّد فضل حسن کو جواب دینا ہے اس مرید نے مجھے بتایا آپ کا ذکر بہت کرتے تھے جب میں اُن کے وصال میں پہنچا۔ ۲۵ر جمادی الثانی کو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف حضور غریب نواز میں نشان چڑھتا ہے۔ اُسی دن آپ کا وصال ہوا۔ میں درگاہ شریف کی چادر شریف وارثی سلسلہ زرد رنگ کی اُس پر اللہ محمد علی فاطمہ حسن حسین جگہ جگہ گول دائروں میں لکھا تھا اُس پر سرکار غریب نواز کا عطر پیش کر کے چادر پہنائی ڈولے شریف پر آپ یقین جاننا خدا اور رسول گواہ ہیں حافظ صاحب کی سیدھی آنکھ پھڑکنے لگی اور آنکھ کھولی اور جب آپ کا جنازہ مسجد شریف کی طرف جا رہا تھا بے حد بے شمار لوگ تھے اور معمولی سے معمولی بارش کی پھوار آرہی تھی۔

تسلیم جو پوچھے گا محشر میں خدا مجھ سے
کیا لایا ہے کہہ دوں گا حسرت درِ جاناں کی

میں ادیب عالم منشی فاضل نہیں میں تو طفل مکتب ہوں ان کے سامنے ان کی تعریف کس زبان سے کروں وہ کیا تھے کیا نہیں تھے ان کی مثال نہیں ملتی یہ چند خاص مریدین ہیں جو بچپن ہی میں مرید ہوئے اور وصل کے مزے خوب لوٹے۔ حافظ احمد شاہ نیازی، منشی احمد خان نیازی، ڈپٹی محمود الحسن صاحب نیازی، عبدالرزاق خان نیازی، معشوق صفی نیازی، قیوم بھائی نیازی، ظہور محمد

Marfat.com

نیازی میرے حضرت کے وصال سے بیس سال پہلے حضرت پروفیسر شاہ عبدالغنی جبل پور والے اور ڈاکٹر بچو میاں شاہ اور ان دونوں حضرات کی تعلیم بھی ان کے مرشد کی طرف سے میرے دادا حضرت شاہ قبلہ صاحبزادہ فتح محمد نیازی چشتی نے کی۔ ان حضرات نے جو وصل کے مزے لیے اور رات دن رویا کرتے تھے یہ وہی جان سکتا ہے جو اس سے واقف ہوں۔ بقول حضرت شاہ تسلیم رضا شکوریؒ۔

اب بھی جو رہے پیاسا یہ اس کا مقدر ہے
تم نے تو بہا دی ہیں نہریں مے عرفاں کی
ہم درد سے جیتے ہیں ہم درد سے مرتے ہیں
ہم جیسے مریضوں کو حاجت نہیں درماں کی

حضرت علامہ پیر مولانا قدیر احمد قدر القادری شاہ صاحب اگر چاہیں اور خوشی سے میری یہ مدحت ان کی شان میں اگر کرم نوازی فرما کر لکھ دیں گے تو اور اس میں جو کم عقلی کی وجہ سے کمی رہ گئی ہو تو وہ اپنے اوصاف کریمانہ سے صحیح کر دیں ممنون و مشکور ہوں گا ویسے حافظ صاحب کے گھرانے کا بے حد احسان ہے وہ بے حد سچے پکے عاشق رسول، عاشق آل رسول، عاشق پیران عظام، پیر پرست تھے۔ بے انتہا چیزیں لکھیں میں نے جب ہوش سنبھالا تو بہت دیر ہو چکی تھی وہ ہر بات ہر چیز اپنے پیر کی محفل کے بعد گھر جا کر قلم بند کر لیا کرتے تھے۔ سرکار بندہ پرور جعفر میاں سرکار حیدرآباد سے بذریعہ ریلوے گزر رہے تھے سادہ لباس بیت کی ٹوپی نورانی چمکدار روشن چہرہ پورا حیدرآباد کا اسٹیشن ہجوم سے بھر گیا آپ پندرہ بیس منٹ جب تک گاڑی رکی رونق افروز رہے دنیا آپ کو دیکھ رہی تھی کوئی بادشاہ ہے یا وزیر اعظم ہے۔

پھرے زمانہ میں چار جانب نگارِ یکتا تمھیں کو دیکھا
حسین دیکھے، جمیل دیکھے، پر ایک تم سا تمھیں کو دیکھا

حافظ صاحب کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے میں نے پوچھا حافظ صاحب آپ کو کس نے رُلایا کہا فضل میاں جب سرکار ننھے میاں قبلہ اجمیر شریف سے آئے میں نے یہ ہی نقشہ یہ ہی صورت یہ ہی سادہ لباس اسی طرح اژدہام دیکھا جو آج میں دیکھ رہا ہوں۔ مجھے سرکار ننھے میاں کی محبت نے رُلایا۔ اور وہ کافی دیر روتے رہے۔

وہی کارواں وہی قافلے وہی زندگی وہی مرحلے
مگر اپنے اپنے مقام پر کبھی تم نہیں کبھی ہم نہیں

Marfat.com

وہی چیز میں آج دیکھ رہا ہوں وہی صورت آج مجھے رلا رہی ہے۔ وہ جب کار چوبی کی ٹوپی پہن کر اپنے مرشد کے قریب ہوتے ایک صورت کی دونوں مورتیا۔

آپ اپنے دیکھنے کے واسطے
ہم کو آئینہ بنایا یار نے
آپ نے بت بن کے کی جلوہ گری
اور ہمیں کافر بنایا یار نے
سرِ شانِ بے نیازی کھل گیا
جس طرف بھی رخ پھرایا یار نے

☆

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا
کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا

کہیں وہ بادشاہ تخت نشیں
کہیں کاسہ لیے گدا دیکھا
کہیں عابد بنا کہیں زاہد
کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا
کہیں بُولابلیٰ وہ کہہ کے الست
کہیں بندہ کہیں خدا دیکھا
کہیں عاشق نیازؔ کی صورت
سینہ بریان و دل جلا دیکھا

منجانب:

ہدیہ پرخلوص
پیرزادہ شاہ سیّد فضل حسن
چشتی معینی نیازی اجمیری

Marfat.com

تعارف وتاریخ

کے لیے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا۔

۱۔ ''اسرار اسراء''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۲۔ ''ارکان خمسہ''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۳۔ ''اللہ ہی اللہ''، فضل الرحمٰن کوثر۔

۴۔ ''باقیات الصالحات''، حکیم سیّد سلطان احمد نیازی، آگرہ، انڈیا۔

۵۔ ''تذکرہ حضرت شاہ آغا محمد''، شاہ مرزا نذیر احمد نیازی۔

۶۔ ''توحید وحدت الوجود کے تناظر میں''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۷۔ ''حرف تمنا''، حضرت محمد علی میکش اکبر آبادیؒ۔

۸۔ ''حضور قبلہ کے فارسی دیوان کا ترجمہ وتشریح''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۹۔ ''حقیقتِ محمدی''، الحاج پروفیسر شاہ محمد عبدالغنی نیازی۔

۱۰۔ ''داستان شب''، حضرت محمد علی میکش اکبر آبادیؒ۔

۱۱۔ ''دیوان شاہ نیازؒ''، شفقت احمد بریلوی، کراچی۔

۱۲۔ ''راز نیاز''، بہزاد لکھنوی، کراچی

۱۳۔ ''ریاض الفضائل''، الحاج پروفیسر شاہ محمد عبدالغنی نیازی۔

۱۴۔ ''سراج السالکین''، سید قطب الدین نیازی، ناشر: حکیم سیّد سلطان احمد نیازی، آگرہ، انڈیا۔

۱۵۔ ''سلسلۂ عالیہ نیازیہ''، حکیم سیّد سلطان احمد نیازی، آگرہ، انڈیا۔

۱۶۔ ''سوانح حضرت غوث الاعظمؒ''، حضرت محمد علی میکش اکبر آبادیؒ۔

۱۷۔ ''سوانح عمری حضرت خواجہ غریب نوازؒ''، بشیر احمد چشتی، اجمیر شریف، انڈیا۔

Marfat.com

۱۸۔ ''عزیز جہاں شدہ محمد تقی''، عزیز ملک۔

۱۹۔ ''فتح محمد''، الحاج محمد حافظ احمد حسین دانش نیازی۔

۲۰۔ ''فضائل اہلِ بیت (سوال و جواب)''، محمد قاسم نیازی، بریلی شریف، انڈیا۔

۲۱۔ ''کراماتِ نظامیہ''، سید محمد فائق واسطی نظامی نیازی، ساکن قصبہ سلہورہ، فتح پور، انڈیا۔

۲۲۔ ''کیفیات''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۲۳۔ ''مخزالخزائن''، الحاج پروفیسر شاہ محمد عبدالغنی نیازی۔

۲۴۔ ''مزارات و بدعت''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۲۵۔ ''مسائلِ تصوف''، حضرت محمد علی میکش اکبرآبادیؒ۔

۲۶۔ ''مضامین کیف''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۲۷۔ ''معارف التسمیہ والفاتحہ''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۲۸۔ ''معرفت نامے''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۲۹۔ ''معمولات نیازی''، مسعود حسن نظامی، بریلی شریف، انڈیا۔

۳۰۔ ''مفتاح المقطعات''، ڈاکٹر مرزا اختیار حسین کیف نیازی۔

۳۱۔ ''میکدہ''، حضرت محمد علی میکش اکبرآبادیؒ۔

۳۲۔ ''نیازیاتِ بسمل''، سیّد محبوب الرحمٰن نیازی معروف حکیم سیّد سلطان احمد نیازی، آگرہ، انڈیا۔

۳۳۔ ''نغماتِ عشق''، الحاج پروفیسر شاہ محمد عبدالغنی نیازی۔

۳۴۔ ''نغمہ اور اسلام''، حضرت محمد علی میکش اکبرآبادیؒ۔

۳۵۔ ''نقدِ اقبال''، حضرت محمد علی میکش اکبرآبادیؒ۔

۳۶۔ ''یادگارِ عزیز''، الحاج پروفیسر شاہ محمد عبدالغنی نیازی۔

رسائل:

۱۔ ''علامہ میکش اکبرآبادیؒ''، (ادبی مجلّہ)، جناب معین فریدی، بزمِ اقبال، آگرہ، انڈیا۔

۲۔ ''روہیل کھنڈ'' ہفت روزہ، بریلی، ۱۴ تا ۱۹ جنوری ۱۹۶۸ء۔

Marfat.com

اغلاط نامہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلطی	درست
۱۹۶	۱	۱۹۲۵ء تا ۲۰۱۲ء	۱۹۵۲ء تا ۲۰۱۲ء
۲۰۳	۱۳	۱۹ اشوال	۱۴ اشوال
۲۲۵	۱۱	مارح	مارچ
۳۰۴	۷	۱۹۱۱ء	۲۰۱۲ء
۴۲۳	۲	بانی	ثانی
۴۲۴	۲	بانی	ثانی
۴۲۴	کالم نمبر ۳	حضرت صاحبزادہ سیّد فضل حسن صاحبؒ ولد جناب صاحبزادہ سیّد ظہور حسین نیازی چشتی صاحب مدظلہ مکان نمبر 140-D کی لائن، یونٹ نمبر 2 لطیف آباد حیدرآباد بنگلہ نمبر 140-D، یونٹ نمبر 2، لطیف آباد، حیدرآباد	حاجی شفیق الدین نیازی ولد شفیع الدین نیازی بنگلہ نمبر 1-D، یونٹ نمبر 11، لطیف آباد، حیدرآباد بنگلہ نمبر 1-D، یونٹ نمبر 11، لطیف آباد، حیدرآباد

Marfat.com

تعارف و تاریخ

سلسلہ عالیہ نیازیہ (بریلی) در شہر حیدر آباد سندھ (پاکستان)

مرتب کار

حضرت قبلہ محمد علی شاہ میکش نیازی اکبر آبادی

را غلام و خاک پا

حقیر ناچیز شمس نیازی

Marfat.com